الحمد لله که در سنه ۱۲۶۳ هجری از تصنیفات
مولانا محمد خرم علی صاحب بلهوری سلمه الله تعالی

باهتمام عاصی عبد الملک ولد مولوی
محمد صادق غفر الله له جلیه طبع پوشید

فهرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب که اهل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

تمام ہوئی

فہرست دوازدہ ابواب و فصول مشارق الانوار برای استخراج احادیث مطلوبہ

لله الحمد والمنة که از تصنیفات
مولوی محمد خرم علی بلهوری

کتاب تحفة
الاخیار ترجمه
مشارق الانوار
در علم حدیث

بتاریخ نوزدهم رمضان شریف
در مطبع جزیرهٔ بمبئی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہئے کہ علم حدیث
اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام
اور سب علوم دینی اُسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم
فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اُسکے کچھہ سند نہین لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین
اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب
معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اُردو زبان مین کیجئے سو سب کتابون سے
مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اُسکی احادیث کی
صحت پر اتفاق ہی کوئی اُسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اُسمین
ہر جنس روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو انچاس ۱۲۴۹ ہجری مین حسب دلخواہ
ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا گیا حق تعالی اپنے

کرم

کرم سی اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف
فرمائے اہین **مقدمہ** اسمین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری و مسلم اور
کتاب مشارق الانوار اور اسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تا کہ نا واقفون کو
بصیرت حاصل ہو حیرانی نہ رہے **فصل** اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اسکو کہتے ہین
جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی زبان مبارک سی فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے
سامنے ہوا اور حضرت نے اسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اسکو حدیث قولی کہتے ہین
اور جو کیا اسکو حدیث **فعلی** کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اسکو حدیث **تقریری**
کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نی کتاب نہین تصنیف کی
زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نی تصنیف شروع
کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماء حدیث نی جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھہ
حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہے **متواتر** اور **اُحاد** متواتر وہ ہے
جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نی روایت کی ہو کہ عقل انکے جھوٹھ بولنے کو
محال جانے **اُحاد** وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو **اُحاد** کی تین قسمین ہین **مشہور**
اور **عزیز** اور **غریب** **مشہور** وہ ہے جسکو ہر زمانہ مین تین یا زیادہ راویون نی
روایت کی ہو **عزیز** وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون نے روایت کی ہو اور

غریب وہ ہے جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے
ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے خواص کو بھی عوام کو بھی اور احاد روایت سے علم ظنی حاصل
ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سی اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوتا ہے ۔
سو احاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اسپر عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت
اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ
ثابت ہو **فائدہ** مقبول احاد کی دو قسم **صحیح** اور **حسن**
صحیح اسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزکار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے
ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے
مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم
دونون مین ہو اسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو تیسری
وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف
بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور
اہل حدیث نے اسکو صحیح جانا ہو **حسن** اس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کے طرح ہو لیکن
اسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہرچند مقبول اور حجت اور واجب
العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہے

فائدہ مردود قسم احادیث کی جو لائق حجت کی نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اسکو کہتی ہین جو صحیح اور حسن کی مخالف ہو خواہ اُس کا کوئی راوی درمیان سی ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتداء سند سے راوی ساقط ہو اسکو **معلّق** کہتی ہین اور اگر انتہا سی ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اُسکو **مرسل** کہتی ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئی تو اُسکو **معضل** کہتی ہین اور نہین تو **منقطع** اور طعنہ راوی کا یہہ کہ وہ جہوٹہا ہو تو اُسکی حدیث کو **موضوع** کہتی ہین یا اُسپر جہوٹہہ کی تہمت لگی ہو تو اُسکو **متروک** کہتی ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اُسکی روایت معتمد لوگون کی مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اُسکی حدیث کو **منکر** کہتی ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چہہ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتی ہین اول **صحیح بخاری** دوسرے **صحیح مسلم** تیسری **ابوداود** چوتہی **ترمذی** پانچوین **نسائی** چہٹی **ابن ماجہ** سوای بخاری اور مسلم کی باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بہی اور حسن بہی اور ضعیف بہی چنانچہ اُنکی مصنفون نی بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین خدا نی محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اُنکو خوب پہچان جاتی ہین جیسی صراف کہوٹا یا کہرا روپیا اشرفی پرکہہ لیتی ہین بدون اُنکی بتلای ہر شخص نہین جان سکتا ہرچند اصطلاحات حدیث کی **تفصیل** بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اسواسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا ہی مترجمہ کی دریافت کیلئے کافی ہی

فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ذکر مین آن دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سی صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی اُمت کا خصوصا صحیح بخاری کہ بعد قرآن کی اصح الکتب ہی اِن دونون کتابون مین سوای صحیح حدیث کی حسن حدیث ہی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسی اُستاد کامل ہوئی علم حدیث مین کہ یہہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقت یے دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نی انکی فضائل اور کمالات کو اور انہی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھہ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھہ مجمل انکا حال برکت کی واسطی مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ**

نام اور نسب امام بخاری کا **ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ** ہی ایکسو چورانوے ہجری مین پیدا ہوئی طفلی مین اندھی ہوگئی تہی اُنکی مانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتی ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نی تیری دعا اور زاری سی تیری بیٹی کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کے سن عمر بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئی تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکی پہر حج کی واسطی گئی اور عرب مین علم تحصیل کرنی لگی جب اٹھارہ برس کے ہوئی فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اُس سب مجموعہ کی مدینی مین حضرت کی قبر مبارک کی پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمعیل محدث سی روایت ہی کہ مین اور بخاری اُستادون سی ساتہی علم حدیث تحصیل کرتی تہی ایک روز مین نی بخاری

کہا کہ تمہاری پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتی یاد رہنا بہت مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل
سی کیا فائدہ ہوگا سولہ ۱۶ روز کی بعد بخاری نی کہا کہ تم نی مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری
یاد داشت سی مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ۱۵ ہزار حدیث لکھہ چکا تہا انہی سب حدیثون کو
بخاری نی مجھکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تہا کہ مین نی اپنی حدیثون کو اُنسے صحیح کر لیا
پہر بخاری نی کہا کہ تم جانتی ہو کہ میری یہہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اُسی روز مین
جان چکا تہا کہ یہہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکیگا اور صحیح بخاری تصنیف کرنی کا
یہہ سبب ہی کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو
علیحدہ جمع کری تو خوب فائدہ ہو کہ بی دغدغہ لوگ اُسپر عمل کرین بخاری کی دل مین یہہ بات
اثر کر گئی چھہ لاکہہ ۶۰۰۰۰۰ حدیثین اُنکی پاس تہین اُنکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبی
مین ثابت تہی اُسکو لکھتی اور باقی کو ترک کرتی اور معمول یہہ کیا تہا کہ ہر حدیث کی تحریر کی
واسطی غسل کرتی اور دو رکعت نماز پڑھتی اور دعا اور استخارہ کرتی کہ الٰہی مجھسی خطا نہو
آخرش کو اسی طرح سولہ ۱۶ برس کی محنت سی مدینی مین حضرت کی مسجد کی اندر منبر اور حضرت کی قبر
مبارک کی درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول
بخاری سی شروع ہوا اب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچہتر ۷۲۷۵ ہین اور اگر مکرر کو حذف
کیجئی تو چار ہزار ۴۰۰۰ ہین اُنکی خوش نیتی کی سبب سی یہہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اُنکی حیات مین

ستر ہزار (70000) آدمی نی بلا واسطہ اُن سی یہہ کتاب سنی کی امام بخاری سی روایت ہی کہ فرماتی تہی
کہ مجھکو یہہ امید ہی کہ قیامت مین مجھسی غیبت کا سوال نہو گا اس واسطی کہ مین نی کبہی کسی کے
غیبت نہین کی اسی کلام سی انکی تقویٰ اور پرہیزکاری کو خیال کیا چاہئی جب بخاری بخارا مین آئی
تو وہان کی حاکم نی کہا کہ تم اپنی تصنیفات میری مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑہا دو بخاری نی کہا کہ
یہہ حدیث کا علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجہکو غرض ہو اپنی بیٹے کو میری مکان مین بہیجا کر
جیسی اور لوگ سیکہتے ہین وہ بہی سیکہا کری حاکم نی کہا تو جب میرا بیٹا آوی تو اور کوئی طالب علم
تمہاری پاس نہ آکری ہماری چوبدار دروازی پر کہڑی رہین گی کسی کو نہ آنی دین گی ہم نہین
چاہتی کہ عوام خلقت ہماری بیٹی کی برابر بیٹہی بخاری نی یہہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی
میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت
ناخوش ہوا اور بعضی جہنمی دنیادار عالمون نی بخاری پر طعن تشنیع شروع کری حاکم کو فساد پر مستعد کیا
آخرش کو امام بخاری بخارا سی تنگ ہو کر نکلی اور نیشاپور مین گئی وہان کی حاکم سی بہی ناموافقت
ہوئی پہر وہان سی سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کی مجہپر تنگ ہو گئی اب
مجہکو زندگی سی نجات دی پہر دوسو چہپن (256) ہجری مین وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ **تاریخ**
بہر احوال بخاری ضبط کردم از ثقات   صدق (194) تاریخ تولد نور (256) تاریخ وفات عبد الواحد طوسی
اسی زمانی مین بڑی ولی کامل تہی انہون نی خواب مین دیکہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم معہ چند اصحاب کے

راہ مین

رہین منتظر کہڑی ہین عرض کی یارسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین
منتظر ہون پہر تحقیق ہوا تو اُسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تہا اور بہت بزرگون نی خواب مین دیکہا
کہ حضرت نی صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نی بین اللہ کی پاس خواب مین
دیکہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا کہ ای ابوزید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس
کہاکری کا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مین نی کہا یارسول اللہ آپ کی کون کتاب ہی فرمایا
کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنی صحیح بخاری اور اسیطرح امام الحرمین کا بہی خواب مشہور ہی شدت اور
خوف اور سختی عرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہی چنانچہ حرمین
شریفین مین اب تک معمول ہی کہ جب روم کی بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کی
علما بخاری شروع کرتی ہین حق تعالی فتح نصیب کرتا ہی **فائدہ** امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج
بن مسلم قشیری نیشاپوری دوسو چار ہجری مین پیدا ہوئی اور دوسو اکسٹھہ ہجری مین انتقال ہوا
تمام اہل حدیث انکی بزرگی اور کمال کی قائل ہین اور بڑی عمدہ محدثین انکی شاگرد ہین جیسی ابوحاتم
رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اُنسی تصنیف ہین خصوصا صحیح مسلم مین عجائب
رنگارنگ علم حدیث کی دقائق ہین کہ اہل حدیث انکو جانتی ہین تین لاکہہ حدیث سی اس کتاب کو منتخب
کیا ہی اور اسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب احادیث اُس کتاب کے بارہ ہزار ہین امام
مسلم نی کبہی کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی ابوحاتم رازی نی مسلم کو

خواب مین دیکھا اُنکا حال پوچھا کہ خدا نی تمہاری ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی
بہشت کو میری واسطی مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون آبو علی ایک بزرگ تہی
جب وہ مرگئی تو کسینے اُنکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نی تمہاری کس سبب سے نجات کی اُنہون نی
کہا کہ ان جزون کی برکت سی اور وہ جز صحیح مسلم کی تہی **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اُسکے
مصنف کی ذکر مین اِس کتاب کے مصنف کا نام **رضی الدین** حسن ابن حسن صغانی ہی چغانیان
ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہی وہان پیدا ہوئی بغداد اور مکی مین علم تحصیل کیا
اپنی وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغتمین اُستاد بی نظیر تہی
تصنیفات اُنکی بہت ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب الشمس المنیرہ
من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلتہ
العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم
والعلی اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تہی اُسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اُسمین
نہ تہی اُنکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو
شامل ہی اُنکی سوائی اور تصنیفات بہی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہی **فائدہ** مشارق الانوار
مین مصنف نی عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اول یہہ کہ صحیحین کے احادیث
سی صرف قولی حدیثون پر کفایت کی ہی حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونو

کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہی کہ انکی اصل حدیث کو لایا اور شواہد اور متابعات اور روایت بالمعنی کو
ترک کیا اور یہہ نہین کہ بسبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا
علم چاہئی ہر عالم کا یہہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نی دیباچہ کتاب مین کہا ہی کہ یہہ کتاب صحت اور
متانت مین میری اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مین نی اسمین اٹھائی
ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کرسکتا اسکو علما جانتی ہین اور علما سی وہی
وہی عالم جانتی ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہہ کہ مصنف نی
اس کتاب کو بارہ ۱۲ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کی اتحاد مضمون کی
رعایت نہین کی کہ مثلا صلوۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر
مرتب کیا ہی مثلا جن حدیثون کی سرے پر من ہی اول باب مین لایا اور ان کی حدیثون کو دوسرے
باب مین اور جن پر لا ہی انکو تیسری باب مین اور باوجود اسکی پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی
جیسی لغت کی کتابون مین ہوتی ہی خلاصہ یہہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی
ہی عجب محنت اور استادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سی مرتب کیا ہی جو اسکو
غور سی دیکھی وہ اس کا لطف پاوی ہرچند معنوی ترتیب مین یہہ بڑا فائدہ ہی کہ جس
مضمون کی حدیثون کو چاہا انکی باب اور فصل سی دیکھہ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف
ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بی تکلف اسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح

رنگ برنگ کی مضمون ہر وقت دریافت ہوتا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا کہ یہہ کتاب گلدستہ ہی جسکی ہر تحریر نو بیکرنگ ہوا اور خوشبو ہر قسم کی تیسری یہہ کہ مصنف لبعضی حدیث کو ٹکڑی کرکی اپنی ترتیب کی موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہہ کام عالم عارف کو درست ہی جسمین بیچ کے معانی مین خلل نہ پڑی چنانچہ مصنف نی ایسا ہی کیا چوتہی یہہ کہ بقول شارح کا ذرونی سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھالیس ہین **فائدہ** معلوم کیا چاہئی کہ اس کتاب کے ترجمہ مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہہ کہ مصنف نی اختصار کی واسطی احادیث کی اسناد یعنی راویون کی نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اُس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پہر صحابی کا نام لیا پہر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کی واسطی ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نی ہر حدیث کی ترجمہ مین کہہ دیا ہی کہ حضرت نی یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین ذکر کیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑی دوسرے یہہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اسواسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کی محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکہا ہی مرادی مطلب جا بجا لکہا اور باوجود اسکی حتی المقدور تحت لفظ ترجمہ کی بہی رعایت کی ہی تیسرے یہہ کہ اصلی غرض اس سی یہہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حرف شناس اور عوام بہی محروم نرہین اس واسطی نہایت مشکل مطالب نہین لکہی چوتہی یہہ کہ اس کتاب کے خطبہ کا ترجمہ نہین

جملہ احادیث مشارق الانوار ۲۲۴۶

کیا کہ عوام کو اُس سے کچھ فائدہ نہ تھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا
اور اہل علم مر گئے اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مین نے
اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی
صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اُسمین
ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا جمع ہوین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی
م اور جو دونون مین متفق ہو اُسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی
احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کا کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہے
اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچون یہہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہہ
قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اُسکا مطلب
بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمہ کے بعد فائدہ مین اُسکا پورا قصہ لکھہ دیا اور جہان
مطلب مجمل اور مشکل تھا اسکو مفصل کر دیا اور چارون اماموں کے مذہب جابجا مناسب مقامون مین بے تعصب
لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملا دفع کئے غرض کہ بحمد اللہ یہہ کتاب اہل اسلام کے واسطے
عجیب تحفہ ہے اکثر مطالب دینی کو شامل ہے جسکی دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف
اٹھاوے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی نے ہندی تفسیر اور یہہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین
دیندار کے حق مین یے دونو کتابین گویا دو آنکھین ہین جنسے دونو جہان کا انجام نظر پڑیگا و پر مین عرش تک از جنسے

اَلبَابُ الاَوَّلُ

پہلے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر متن ہے

خ ۱ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خداکو اور اسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کے روزے رکھے کرم اور فضل کی راہ سی ضرور ہوگیا خدا پر اسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اُسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اُسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جسمین پیدا ہوا **ف** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سُنا دین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشتمین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کئے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اُسی سی بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنے ہرچند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نہ کرو کہ صرف نجات پر قناعت کر بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین

اس حدیث مین

اس حدیثمین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو اُنکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیثمین اُنکا بیان موجود ہے اور نماز روزے کیساتھہ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے محتاج پر نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو مصنف نے یہانکی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیونکی جڑ ہے بدون ایمانکے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین **م۲**

زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھہ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہے جب تک اُسکو نہ پہنچوا دے **ف** بہولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے اپنے گہر مین باندہ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہے یعنی بخاری اور مسلم دونو مین یہہ حدیث بالاتفاق ہے حالانکہ یہہ صاف خطا ہے اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح کازرونی نے لکہا ہے کہ یہہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکہا زید بن خالد سے اُسمین اس مضمونکی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے **ق۲۴** **اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ** صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہانے کا غلہ

م۲

ف۳

مول لیوی تو اُسکو نہ بیچے جبتک اُسکو تول کر قبضے مین نہ لاوی **ف** چارون امامون کا یہی مذہب ہے
کہ غلہ بیچنا مول لینے والیکو بدون اپنا قبضہ کئے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی
چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور
گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہہ
دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسی زمین اور باغ **ق** اِبْنِ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ
اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا
فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ
بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوی کھجور کی درخت کو گابہا پیوند کرنے کے
بعد تو اُسکے پہل کا مالک وہی ہے جسنے بیچا مگر یہہ کہ مول لینے والا پہل کی بھی شرط کر لیوی اور جو
غلام کو مول لیوی تو جو اُسکے پاس مال ہے اُسکا وہی مالک ہے جسنے اُسکو بیچا مگر یہہ کہ مول لینے والے نے اُس مال کی بھی شرط
کر لی ہو **ف** کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اُس مین پیوند
کرتے ہین تو بہت پہلتا ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند کی
پہل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام
اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پہل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پہل نہین بک جاتا خواہ پیوند
ہوا ہو یا نہوا ہو یہہ حدیث بخاری اور مسلم دونو مین ہے اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم

ق

یعنی صرف مسلم کی علامت ہے سو غلط ہے ق عائشۃ من ابتلی من هذه البنات بشیء
فاحسن الیهن کن له سترا من النار بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سی روایت
که حضرت صلعم نی فرمایا که جو جانچا جاوے بیٹیون سی کسی چیز مین پھر انکے ساتھہ بھلائی کری تو بیٹیان
قیامت مین اسکے آڑی آجاوین گی اسکو دوزخ سی بچاوین گی ف حضرت عائشہ رض سی روایت
که ایک عورت دو بیٹیان لیے میری پاس سوال کرنی آئی اسوقت کچھہ موجود نہ تھا مین نی ایک کھجور
اسنے آپنے کھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہه حال مین نی حضرت
عرض کیا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین جسنے انسی بھلائی کی
وه دوزخ سی بچا بھلائی یہہ که انکی بخوبی پرورش کری انکو دینداری سکھلاوے انکا برا دین
نیکبخت آدمی سی نکاح کردے م ابو هریرة من ابطا به عمله لم یسرع به نسبه
مسلم مین ابو هریره رض سی روایت ہے که حضرت نی فرمایا که جسکے ساتھہ اسکے عمل نی دیر لگائی اسکے
ساتھہ اسکا نسب شتابی کچھہ نکرسکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھہ کام نه دیگی
ع بندگی باید پیمبرزادگی منظور نیست م انس من اثنیتم علیه خیرا وجبت له
الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض
انتم شهداء الله فی الارض انتم شهداء الله فی الارض صحیح مسلم مین انس رض سی
روایت ہے که حضرت نی فرمایا که جسکی تمنے بھلا کہا اسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا

دوزخ اسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کی
گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اسکی تعریف کی دوسرا
جنازہ نکلا اصحاب نے اسکو بد کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح
بخاری مین بھی ہے کچہہ ایک دو لفظ کا فرق ہے معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کی دیندار خدا کے
گواہ ہین انکی تعریف کرنی اور برا کہنی کو بڑا دخل ہے اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچہہ اعتبار
نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہے اور کال مسند احمد اور
بزار کی کتاب مین عامر جہنی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اسکی بدی
جانتا ہے اور لوگ تعریف کرین تو خدا نے فرشتون سے فرماتا ہے کہ مین نے اپنے بندون کی گواہی
قبول کی اور اسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور
ٹھیک ہے کہ زبان خلق نقارۂ خدا ق لَیْسَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَسْاَلَ عَنْ شَیْئٍ فَلْیَسْاَلْ
فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْئٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا صحیح بخاری اور
مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کچہہ کوئی پوچہا چاہے سو پوچہے سو مجہسے جو کچہہ
پوچہوگے بتا دونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری و مسلم مین روایت
یون ہے کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کی منبر پر خطبہ پڑہا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا
کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب نے جب یہ خوف قیامت سے رونے لگے

پھر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے تو عبد اللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون
ہے فرمایا حذافہ ہے اور حضرت اسوقت بڑے غصے مین تہے عمر فاروق رض نے گھٹنون کے بل کھڑے ہو کر کہا کہ
ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہہ سنکر حضرت کا غصہ بجہا یعنی
علما نے کہا ہے کہ منافقون نے کہا تہا کہ پیغمبر ہماری سوال کے جواب مین عاجز ہے اسواسطے حضرت غصے سے
بار بار فرماتے تہے انکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبد اللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے
عمر فاروق نہ کی بات بوجھ گئے کہ یہہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہے تب وہ بات عرض
کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق کی ثابت ہوئی
معلوم ہوا کہ بدون حاجت بیفائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہے **ح** سَہْلُ ابْنُ سَعْدٍ
مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا یعنی رَجُلًا کَانَ
یُقَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَقَتَلَ فِی الْاٰخِرِ نَفْسَہٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھنا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تہا کافرون سے لڑتا تہا
آخرش اُسنے اپنی جان کو آپ مارا **ف** جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے
اُسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہے تو بہشتی کون ہوگا ایک
شخص اُس کا حال دریافت کرنے کو اسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اسکو بہت چور کیا تو علحدہ ہو کر اُسنے
اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مر گیا تب سب کو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تہا اس حدیث سے

خ

معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہے
کہ یہہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اُسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ
پاوے اسواسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا م أَبُو مُوسَى وَعَائِشَةُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ
لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ مسلم مین ابو موسی رض سے اور حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت چاہتا ہے خدا اُسکے ملنے کو چاہتا اور جو
برا جانے خدا کا ملنا خدا اُسکے ملنے کو برا جانتا ہے ف حضرت عائشہ رض یا کسی اور بی بی نے یہہ حدیث
سنکر کہا کہ موت تو سب کو بری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا یہہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب
ایماندار مرتا ہے تو اُسوقت فرشتے اسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ
موت کو بدل چاہتا ہے اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اُسکا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو
مرنے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہے تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اُسکا ملنا برا
جانتا ہے یعنی زندگی مین جو موت بُری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اُسکا کچھ مضایقہ نہین مرنے وقت کا
اعتبار ہے سو اُسوقت ایماندار مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے اور یہہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے
علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہے خ ١١ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ
إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ
فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی

م

خ ١١

یعنے جہاد کی نیت سے گہوڑا رکہے خدا کو مان کر اور اسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اُسکے چارے اور پانی پینے کے اور اسکے لید اور پیشاب کے برابر ثواب اسکی ترازو میں ہوگا قیامت کے دن

ف یعنے جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گہوڑا پالنے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہہ ثواب پاوی

م ۱۳ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم میں معمر بن عبد اللہ بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط میں غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہے ف

ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کریگا خدا اُسکو کوڑھی اور محتاج کر دیگا

اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جسنے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند رکہنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اسواسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہے اور جسنے غلہ اپنے گہر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہے اناج کی سوداگری کرنا منع نہیں جیسا کہ عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں غلہ بند کر رکہنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکہنا منع ہے سوا اناج کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہیں

ق ۱۴ تحقیق بدعت عَائِشَةَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت میں جو اسمیں نہیں سو وہ نئی بات یا اُسکا نکالنے والا مردود ہے ف یعنے جو دین میں وہ نئی چیز

نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نہ کھلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی اور بے ادبی ہے اُسی کا نام بدعت ہے دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہے سو جو بات اِن چار اصلون مین نہین وہی بدعت جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اِس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلا قبر پر گچ کرنا گنبذ بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سو اسکے دین مین خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین اُنکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضی کا صریح احادیث مین منع ہے اسی طرح اور بدعتونکو خیال کرلے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بیخبر ہے حلوا خوردن را روی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سوای مجتہد کے کسی کا قیاس حجت نہین غرض کہ اِس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب بدعتونکی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اُسکو خوب سمجھہ لیوے سب بدعتونکی برائی خود بوجھہ جاوے زیادہ دلیلونکی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ علماء حدیث نے کہاہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزارون بدعتین صرف اسی حدیث سے رد ہوتی ہین شعر

سنی ہوکر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہے دین کی برہم زن چھوڑ بدعت محمدی بن جا شاد ہون تجھسے تا رسول خدا ق۔ ابن مسعود من احسن فی الاسلام فلا

بواخذ..

قف ۱۵

یُوَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَ
الْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین
آیا تو جو کفر مین کیا اُسپر پکڑ نہوگی اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اُسکے پکڑ ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنے ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرنے دم تک اُسپر
قائم رہا تو اُسپر کفر کے گناہون کا موخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے
نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اُسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہے ق اَبُو
هُرَیْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا
یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگون کے
مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اُس سے ادا کروا دیگا یعنے ادا کر نیکا
سامان کر دیگا دُنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالون کو برباد کرنیکے ارادے سے لیوے تو خدا اُسی کو
برباد کر ڈالیگا ف یعنے جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے
اور اُسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اُسکا مددگار ہے اور جو مال مردم خوری کی نیت سے
لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہے
کافر کا مال بھی دبانا درست نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمانکی کچھ خصوصیت نہین ابن
ماجہ مین عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے

یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نہ کرے اسی واسطے محمد ابن جعفر بے حاجت
بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسی طرح حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسی نے
کہا کہ آپکو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی
خدا کیطرف سے اُسپر ایک حافظ اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے
اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدل جاوے تو اب تو کہان پہر عذاب
لگے پڑے ق سَعِیدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلَی سَبْعِ

ق ۱۶

اَرْضِیْنَ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو چھین لیگا بالشت بہر
زمین ظلم سے تو اُسکی گردن مین اُسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے
یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بہر زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اُسی پر نزول
حکم کریگا کہ اُس زمین کو سات طبق تک کہودے پہر اُسکے گلے مین قیامت کے دن اُسکا طوق ڈالا جاویگا
یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کہود کر اُسکے گلے مین
مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق
ہونیکی یہہ صورت ہے کہ ظالم زمین مین دہسایا جاویگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی چنانچہ
اگلی حدیث مین صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت
سخت گناہ ہے خ ابْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ

خ ۱۷

خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بہر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دہسایا جایگا ق ۱۸

اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری ومسلم مین ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اُسنے البتہ نماز پائی

ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک یہہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسنے جماعت کی

نماز کا ثواب پایا اور دوسرے یہہ کہ جسنے ایک رکعت کی قدر نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز

ادا ہے قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کی بعد آفتاب طلوع ہوا یا عصر کی وقت ایک

رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کی مذہب مین

اس صورت مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سی باطل ہوئی ف ۱۹ ابوہریرہ

مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

مِنْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو

مال کسی مفلس مرد پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضداروں سے

بہ نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسیکے ہاتہہ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار

ہوگیا قیمت نہین دیسکتا تو وہ اپنی مال کو اگر ہو بہو پاوی تو لے لیوے اور بیع کو باطل کردیوے

اور قرضدارون کا اسمین حق نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک اس مال کا

ق۲۰ بیچنے والا سب فرضداروں کے برابر ہے اُس مال کو بیچ کر سب قرضداروں برابر بانٹ لیوین ق سَعدُ ابنُ اَبی وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعیٰ اِلیٰ غَیرِ اَبِیہِ وَھُوَ یَعلَمُ اَنَّہُ غَیرُ اَبِیہِ فَالجَنَّۃُ عَلَیہِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو اپنی باپ کے چھوڑ کسی اور سی ناتا رشتہ لگا دی اور وہ جانتا ہی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہے تو اسپر بہشت حرام ہے ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوی تو وہ شخص بہشت سے بی نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعضی شیخ یا مغل آپ کو سید بتلاتی ہین بہت برا کرتی ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین ف۲۱ اَبُو ھُرَیرَۃَ مَن اَرَادَ اَھلَ المَدِینَۃِ بِسُوءٍ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوبُ المِلحُ فِی المَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو مدینی کی رہنے والون سی برائی کا قصد کریگا خدا اُسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہے ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینی پر لشکر بہیجا تہا ہزارون لوگ قتل کئی اور بہت ظلم ہوئی سو خدا نی بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اُسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اسکا نام و نشان باقی نرہا ق۲۲ عَدِیُّ بنُ حَاتِمٍ مَنِ استَطَاعَ مِنکُم اَن یَستَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَو بِشِقِّ تَمرَۃٍ فَلیَفعَل بخاری اور مسلم مین عدی رضی اللہ عنہ حاتم طائی کے بیٹے سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سی جس سے ہو سکے دوزخ سی چھپنا یعنی بچ رہنا کہجور کی پہانک ہی دیکر سہی تو اسکو کیا چاہئی ف یعنی خیرات

کرنا دوزخ کی اگ سی بچاتا ہے تہوڑی بہت کا خیال نچاہئی یہان تک کہ کہجور کی پہانک برابر بہی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکہتا ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت بدکارنی پیاسی کتی کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

م ۲۳ عَنْ جَابِرٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جسسے ہوسکے اپنی بہائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا تو کیا چاہئے **ف** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی منتر کرنا منع فرمایا میرے بہائی کو بچہو کا منتر آتا تہا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع کیا اور مجہکو بچہو کا منتر آتا ہے حضرت نی فرمایا کہ اس منتر کو میری آگے تو پڑہ اُسنے پڑہا حضرت نی اُسکو اجازت دی اور یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہہ کہ خدا کے سوای کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُسسے مدد مانگے جسطرح اکثر منترون مین ہوتا ہے چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر مین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جہاڑ پہونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہے

م ۲۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچہہ کام مین پہر وہ چہپا رکہی ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہہ بہی چوری مین داخل ہے

قیامت کی دن اسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اُسکی چوری ظاہر ہوگی اسکو فضیحت کریگی

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی

سوئی برابر چیز بھی اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہے جسکو قیامت مین

خدا اور رسول کو منہہ دکہلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچتا رہے اسکو آسان نہ سمجہے **خ ۲۵**

اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلَىٰ حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ

صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوی کسی قوم کی بات سننے کی واسطے اور اسکا

سننا انکو برا لگتا ہو یا وہ اُس سے بہاگتی پہرتے ہون اُسکے دونون کانون مین پگہلا سیسہ

بلایا جاویگا قیامت کے دن **ف** یہہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اُسنے کان سے لوگون کو رنج دیا

ق ۲۶ **اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِمْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى**

اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ بخاری مین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو بیع

سلم کری کہجور مین یعنی قیمت آگی سی دے رکہے اور مال ایک مدت کی بعد لیوی تو چاہیی کہ پیمانہ ٹہرا لے

اور تول ٹہرائی ہوا ایک مدت معین تک **ف** جب حضرت مکی سی مدینی مین تشریف

لائی تو دیکہا کہ وہان کی لوگ بیع سلم کرتے تہے تول اور مدت مین جہگڑا ہوتا تہا تب

حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ہرچند حدیث مین کہجور کا ذکر ہے اس واسطے کہ مدینی مین بہی بہت

پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیزین درست ہے بشرطیکہ تول اور ماپ اور مدت مقرر ہوگئی
ہو اسطرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کی بعد یا دو مہینے کی بعد فقہ مین اسکی
سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کی نزدیک کمتر مدت مہینہ بھر ہے اور جو بعضی جگہہ معمول ہے
کہ قیمت اگی سی دی کر کہتی ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاو ہو گا وہی ہم لیوین گے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ درست نہین اسواسطی کہ اسمین تول مقرر کر لینا ضرور ہے زیادہ بھاو کچھہ معین
چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاو ہوا کبھی چالیس ہندوستان مین بیع سلم کو بعضی ملک
مین بدنی اور کھوٹی کہتی ہین آسر کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عایشہ سے
لکھی ہے سو خطا ہے اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبد اللہ ابن عباس سے
روایت ہے حضرت عایشہ سی نہین خ ۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلَى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ
فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ بخاری مین ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو اپنے بہائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کری
یعنی تلوار یا برچہی سی تو مقرر فرشتے اسکو لعنت کرتی ہین اگرچہ اسکا سگا بہائی ہو ف
اشارہ کرنا یعنی ہتہیار سی دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصّی سی نوبت
قتل کی پہنچی اور سگے بہائی کی ساتہہ ہرچند ظاہر مین احتمال قتل کا نہین تو بھی اسکی
طرف ہتہیار سی اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتہیار کی اشارہ کرنے سے

خ ۲۷

فرشتے اسپر لعنت کرتی ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا م ۲۸

اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابوہریرہ ۲۹

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوی تو اسکو نہ بیچے

جب تک اسکو نہ تولے اور قبضہ نکری ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو

تنخواہ مین چٹھیان لکھہ دیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے گانون سے لے لو سپاہی

لوگ بدون اناج لئے لوگون کی ہاتھہ وہ چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نی مروان سے

کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوئی لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتی ہین ہین نی

حضرت سے یہہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئی اناج بیچنا درست نہین پہر مروان نی منع

کر دیا ف وَابْنِ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنے گائے

یا بکری مول لی جسکا دودہ اُسکے مالک نی کئی دن نہین دوہا تا کہ بہت دودہار معلوم ہووے

پہر مول لینی والا اُسکو پہیرا چاہیے تو اُسکے ساتہہ ایک صاع غلہ یا کہجور بہی دیوے

یعنے دودہ کے بدلے ف صاع لکہنو کی حساب سے ایک چٹانک تین سیر ہوتا ہے

امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہی کہ جب فریب ثابت ہو تو پہیر دیوی اور

ایک صاع دودہ کی بدلی ادا کرے امام اعظم کی نزدیک تہنون مین دودہ بند کر کے

بیچنا

بیچنا ایسا عیب نہین جس سی کای بکری کا پہیر دینا پہنچے بلکہ بقدر تفاوت دودہ کی قیمت کو کم کر ڈالنا چاہی حنفی کہتی ہین کہ یہہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کی مخالف ہے تو تاویل کی لایق ہے واللہ اعلم ۳۰ ابوھریرۃ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جس نی میری اطاعت کی تو مقرر اُسنے خدا کی طاعت کی اور جسنی میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اُس نی بی شک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اُس نی بی شبہ میرا کہنا مانا اور جس نے میری حاکم کا کہنا نہ مانا اُسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی طاعت کی ممکن نہین اسواسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سی معلوم ہوئی بعضی لوگ جو کہتی ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہے سو یہہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اسواسطی کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہہ بات خوب ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان آور چون کہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم ممکن نہین اس واسطی حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی طاعت ہر قول و

فعل ہین واجب ہے اور حاکم کی طاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطاسی معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین

۱۳۱ مر

م ۱۳۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَؤُا عَيْنَهُ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کی گہر مین جہانکے بدون انکی اجازت کی تو البتہ انکو حلال ہے انکی انکہہ پہوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسی کے گہر مین جہانکنا حرام ہے اور گہر والے کو اسکا منع کرنا اور اینٹ پتہر مارنا درست ہے اگر اسکی انکہہ پہوٹ جاوی تو امام شافعی کی نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کی نزدیک خون بہا ہے انکے نزدیک حدیث کا یہہ مطلب کہ جہانکنے والا اس لایق ہے کہ اگر نہ مانے تو اسکی انکہہ پہوڑ ڈالئے اور یہہ نہین کہ اگر انکہہ پہوڑی تو خون بہانہ دیوی

ق ۱۳۲

ق ۱۳۲ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِنْهَا اِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کی جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندہا یا لنگڑا لولا نچاہئے صحیح سالم ہوتا کہ جوڑ

جو آزاد کرنے والی کا آزاد ہو وی **ق** ۳؎ ابو ھریرۃ من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعی غیر مشقوق علیہ بخاری اور مسلم نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے غلام سی آزاد کرے تو اُسپر ضرور ہے اپنی مال سے اُسکو بالکل خلاص کر دادینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سی ادا کری اور اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہو تو اُس غلام کی ذات سے جیسے قیمت ٹھہرائی جاوی پہر بقدر حصے اور شریکون کی غلام سی نوکری اور مزدوری کروائی مگر اُسپر جبر نہ ڈالی **ف** یعنی اگر ایک غلام کی کئی مالک ہون اُنمین سی ایک شخص اپنا حصہ آزاد کری اگر وہ مالدار ہے تو غلام اُسیوقت بالکل آزاد ہوگیا اور شریکون کی حصے اپنے مال سی ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا ہے اور امام اعظم کی نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کی موافق اُس غلام سی محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنیوالی سی قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہہ مذہب ہے کہ اُسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کی قدر غلام ہے اور شریکون کو نہین پہنچتا کہ اُس سے محنت کروالین یا آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہہ مذہب ظاہر اس حدیث کی خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنی حصون کی غلام سی محنت مزدوری

کرواکی اپنی قیمت بہر لیوین چنانچہ یہہ حدیث انکی مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر کرین یعنی شتابی نکرین اور اپنی حق سی زیادہ نہ مانگین ق ۳۴ ابن عمر مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَهُ وَبَیْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ قِیْمَةَ عَدْلٍ لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو ساجہے کے غلام کو آزاد کری تو اسکے مال سی دوسرے شریک کی حصے کے موافق منصفی سی قیمت ٹہرائی جاوی نہ گہٹا کر نہ بڑہا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پہر وہ غلام اسی کی طرف سی آزاد ہو گا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق ۳۵ جابر مَنْ اُعْمِرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِیْهَا وَهِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ جسنی کسی کو گہر دیا لا عمر بہر کو تو وہ شخص اور اسکے وارث اس گہر کی مالک ہو گئی سو دینی والی کی اس بات نی اسکی حق کو کاٹ دیا اور وہ گہر اسی کا ہو گیا جسکو دیا اور اسکے وارثون کا ف یعنی جسنے عمر بہر کو کسی کو گہر دیا تو وہ گہر اسی کا ہو گیا اسکے مرنے کی بعد اسکی وارث پاوینگے دینے والا نہین پا سکتا ح ۲۰ اَبُوْ عَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ بخاری مین روایت ہے عبدالرحمن بن جبر رضی سی کہ حضرت نبی فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بہر گئے

خدا کی اُسپر دوزخ حرام کی **ف** راہ خدا میں یعنی جہاد حج ہیں یا سب عبادتوں میں لیکن
فی سبیل اللہ جہاد میں زیادہ تر مستعمل ہے **م** ٣٨ ابو ہریرۃ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ
فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِہٖ ثُمَّ یُصَلِّی مَعَہٗ غُفِرَ لَہٗ مَا
بَیْنَہٗ وَمَا بَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مسلم میں روایت ہے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعہ کے واسطی مسجد میں آیا پھر اُس نی سنتیں
پڑھیں جتنی اُسکی قسمت میں تہیں پھر چپکا بیٹھہ رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کی ساتھ
نماز فرض پڑھی اُسکی مغفرت ہوئی اسوقت سی دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور بہی **ف**
یعنی جسنے یہہ سب کام کئی اوسکے دس روز کی گناہ معاف ہوئی اس واسطی کہ ایک نیکی کا دس گنا
ثواب ہے جمعہ کا غسل سنت ہے اور خطبی کی وقت چپ رہنا فرض ہے **ق** ٣٩ ابو ہریرۃ مَنِ
اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ غُسْلَ الْجَنَابَۃِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً وَمَنْ
رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَۃً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّالِثَۃِ
فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الرَّابِعَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَۃً
وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَۃِ الْخَامِسَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ
الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ سی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کی دن جیسے ناپاکی کی واسطی نہاتے ہیں یعنی خوب نہایا اور ہر جگہہ پانی پہنچایا

دمر ٣٨

ق ٣٩

پہر دوپہر ڈہلی اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گہڑی آیا تو اُسنے جیسی گای بیل قربانی کیا اور جو تیسری گہڑی آیا تو اُسنے جیسی سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتہی گہڑی آیا تو اُسنے جیسی مرغی قربانی کیسے اور جو پانچوین گہڑی آیا تو اُسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب امام خطبہ پڑہنی کی واسطی نکلا تو فرشتی خطبی اور نماز کی سننے کو دروازہ چہوڑ مسجد مین آجاتی ہین ف فرشتے جمعہ کی دن مسجدون کے دروازون پر لکہنے جاتی ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہی اور خطبی کی وقت مسجد مین آجاتی ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اتنا بہت ثواب پاوینگے ح

سلمان مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْمَسَّ مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو نہایا جمعہ کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اُسسے ہوسکے یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑی پہنے پہر تیل لگایا یا خوشبو پہر دوپہر ڈہلے مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹہون کو نہ چیرا پہر نماز پڑہی جتنی اُس کی قسمت مین تہی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پہر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ سنتا رہا تو اُس شخص کی مغفرت ہو گئی اُس وقت سے پچہلے جمعہ تک ف بعضی لوگون کی عادت ہے کہ جمعہ کے دن دیر کر آتی ہین اور

صفین

صفین چیرتی لوگون کو تکلیف دیتی اول صف مین جاتی ہین اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صف
چیرنا درست نہین یا پہلی سی اول صف مین بیٹھ رہے یا پہر جہان جگہہ پاوی وہین بیٹھ جاوے
م وائل ابن حجر مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہے
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو چہین لیگا کسی کی زمین ظالم بن کر ملیگا اللہ سے
قیامت مین اور خدا اسپر نہایت غضبناک ہوگا م ابو امامۃ ایاس بن ثعلبۃ الحارثی
مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا
مِنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو چہین لیگا
حق کسی مسلمان کا جہوٹی قسم کہا کر سو اللہ نی بیشک اسکے لئی دوزخ ٹہرا رکہی اور بہشت اسپر
حرام کی تو ایک آدمی نی کہا یا رسول اللہ بہلا وہ تہوڑی چیز ہو تو بہی حضرت نی فرمایا کہ ہان اگرچہ
پیلو کی ٹہنی ہو ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا
ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہے سفیان بن ابی زہیر
رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو کتا رکہی نہ اسکا کہیت بچاوی نہ بہیڑ بکری رکہا وے
گہٹتی جاوین گی ہر روز اسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف یعنے کتا پالنا تین کام کے لئے
درست ہے ایک تو کہیت رکہانی کو دوسرے بہیڑ بکری بچانی کو تیسرے شکار کی واسطے چنانچہ

یہہ مطلب اور حدیث مین آیا ہے ان تین کامون کی سوای کتنا پالنا نہین درست کہ نیک عمل
مٹتے جاتے ہین **ق** جابر مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ بَنُوْ اٰدَمَ بخاری اور مسلم مین
جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو پیاز اور لسن اور گندنا کہاوی سو ہماری
مسجد کی نزدیک ہرگز نہ آوی اس واسطی کہ فرشتون کو اس چیز سی یعنی بدبو سی تکلیف ہوتی ہے
جس سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے **ف** جابر مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا
اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ بخاری اور مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ
عنہ سے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو لسن یا پیاز کہاوی وہ ہم سی الگ رہے یا ہماری مسجد سے
الگ رہے اور اپنے گہر مین بیٹھہ رہے **ف** پیاز لسن کا کچا کہانا مکروہ ہے اور اسکو کہاکر
مسجد مین جانا اور بہی برا ہے امام نووی نی شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مولی بہی پیاز لسن کے
برابر ہے کہ اسکی ڈکار مین بہی بدبو آتی ہے اگر پیاز لسن کو پکاوی یا سرکہ مین ڈال کر
بو دور کرے تو کہانا درست ہے **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ اَکَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ
مِمَّا بَیْنَ لَابَتَیْہَا حِیْنَ یُصْبِحُ لَمْ یَضُرَّہٗ سُمٌّ حَتّٰی یُمْسِیَ مسلم مین روایت ہے سعد بن
ابی وقاص سی کہ جو سات کہجور صبح کو کہاوی ان درختون کی جو دونون طرف مدینی کی پتہریلی
زمین مین ہین تو شام تک اسکو کوئی زہر ضرر نکری **ف** یہہ حضرت کی دعا برکت ہے

ق

ق انس و ابو هریرۃ من اکل من ھذہ الشجرۃ فلا یقرب مسجدنا
بخاری اور مسلم مین روایت ہے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اس
درخت یعنی لسن سی کہاوی وہ ہماری مسجد مین نہ آوی ق ابو ہریرۃ من امسک کلبا
فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراط الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری
اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی جو رکہیگا کتی کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ
جو کے برابر روز گہٹتے جاوینگے لیکن کہیت اور گای بکری کے رکہونے کے لئی کتا رکہنا درست ہے
چنانچہ اس کا بیان پہلی حدیث مین ہو چکا م ابو ہریرۃ من انظر معسرا او وضع لہ
اظلہ اللہ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ رض
کہ حضرت نی فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت تنگ پکڑنے سے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے
کچہہ چہوڑ دے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکہیگا جس دن کہین سایہ نہ ہوگا سوائی
اوسکے سایہ کے یعنی قیامت کی دن ق ابو ہریرۃ من انفق زوجین فی سبیل
اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب تقول ای قل ھلم فقال ابو بکر
رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجوا ان تکون منہم بخاری اور مسلم مین روایت ہے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین بلاوینگے اوسکو

ق
ق
م فضیلت قرضدار کو مہلت دینے یا قرض معاف کرنے
ق

بہشت کی چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازون کی کہینگے او فلانی ادہر آئے تو ابوبکر صدیق نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح توٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو انہین لوگون مین ہے جن کو سب بہشت کی فرشتی خوشی سی بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرنے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپئے یا دو پیسے یا دو کوڑی یا دو کپڑی یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا

خ ابن عباس مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ بخاری مین روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالی یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو مار ڈالو ف امام شافعی کی نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظم کی نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہین درست اسواسطی کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہے

ق عثمان مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اللہ کی واسطی مسجد بنا دی اور اُس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہو تو اللہ اسکے لئی ویسا گھر بہشت مین بنا دیگا

م ابو ہریرۃ مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو توبہ کری پچھم سی سورج نکلنے کی پہلی تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے

فضیلت صدیق اکبر و بشارت بہشت

خ

ق
بشارت
تعمیر مسجد

م

سورج مغرب کی طرف سی نکلیگا تو قیامت کا ہونا سب پر کہل جایگا پہر توبہ کا دروازہ بند ہوگا

م ۵۳ ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد علیہ بین شعیرتین ولن یفعل مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو دیکہے اپنی طرف سی بنا کر خواب بیان کری اُس پر حکم ہو گا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہہ کبہی نہو سکے گا ف یعنی نہ دو جو مین گرہ پڑسکے گی نہ اس سی عذاب موقوف ہو گا

ق ۵۴ ابو ہریرۃ من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یتوجا بہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی حضرت نی فرمایا کہ جس نی آپ کو پہاڑ پر سی گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین اونچی مکانون سی گرا کریگا پڑا رہے گا انہین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اُسکے ہاتہہ مین زہر رہے گا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اُسکو پیا کرے گا مدام اور جو اپنی جان کو لوہی کی ہتہیار سی ماریگا تو وہ ہتہیار اُسکے ہاتہہ مین ہو گا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اُسکو بہوکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سی اپنی جان مارے گا دوزخ مین اسپر اُسی چیز کا عذاب

بیکس بین بنزدی
جو در بہشت
جو بند

ہوا کرے گا اگر جان مارنی کو وہ شخص حلال جانتا تہا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا
اور اگر حلال نہین جانتا تہا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا لمبی مدت کو بہی اسے الو لیتے ہین

ق بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور
مسلم مین بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے عصر کی
نماز چہوڑی اسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید
ہے اسواسطے کہ یہہ وقت غفلت کا ہے لوگ اسوقت بازار مین مشغول ہوتی ہین سیر کو
نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکہے
ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اسواسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتی ہین ق ۵۶

سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ
سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
صبح کو سات کہجور عجوہ کہا دے تو اسدن اسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکرے گا ف
عجوہ ایک عمدہ قسم کہجور کی ہے مدینے مین خ ۵۷ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ
تَمْرَۃٍ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَتَقَبَّلُھَا بِیَمِیْنِہٖ
ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ
بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کہجور کی برابر

ق
ق ۵۶
خ ۵۷

حلال روزی سی اور اللہ قبول ہی نہین کرتا سوای حلال کے سو اسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کی داہنے ہاتہہ سے پہر اسکو پالا کرتا ہے دینی والے کے واسطے جیسے تم اپنے بچہڑے کو پالتے ہو یہان تک کہ اس تہوڑی چیز کو بڑہاتا ہے کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہے ف یعنی اگر حلال مال تہوڑا ہی راہ خدا مین دے تو اسکا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سی کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہہ کہ حرام مال سی اگر لاکہون روپئے خرچ کرے خدا اسکو ہرگز نہین قبول کرتا دوسرے یہہ کہ حلال مال سی ایک کوڑی دینا لاکہہ روپے کے برابر ہے بلکہ اُسے ہی زیادہ تیسرے یہہ کہ مسلمان بندہ خرچنی مین حلال مال کا دہیان رکہی تہوڑے بہت کا خیال نکری **م** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گہر مین پاک ہوا پہر کسی مسجد مین گیا نماز فرض پڑہنے کو تو دو ڈگ کا یہہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سی گناہ مٹے گا دوسرے ڈگ سے درجہ بلند ہوگا (یعنے قدم) **خ** ۵۹ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ

فضیلت صدقہ حلال کی بیان

م فضیلت مسجد کی جانے کی وضو کرکے

خ ۵۹

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْدَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ
تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو رات کو سوتے سی جاگا اور اُسنے لا الہ الا اللہ سی اللھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو
قبول ہوگی اور اگر وضو کرکی نماز تہجد بہی پڑھی تو نماز بہی اسوقت کی نہایت قبول ہوگی
لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہہ معنی ہین کہ سوای اللہ کے کوئی لایق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی
شریک نہین اسیکا سب ملک ہے اور اُسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہے سب خوبیان
اللہ کو پاک ہے سب عیبون سی اور سب سے بڑا بدون اُسکے مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہے نہ بندگی کی
طاقت اُسکے بعد یون کہی اے میرے اللہ مجھکو بخش دے م ابوھریرۃ من توضأ فاحسن
الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفرلہ ما بینہ وبین الجمعۃ
وزیادۃ ثلاثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سی جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا
پہر مسجد مین آیا پہر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اُسکے گناہ بخشے گئے اُسوقت سی پچھلے
جمعہ تک اور تین روز اور بہی زیادہ اور جو خطبی کی وقت کنکریان ٹالا کیا تو اُسنے بیہودہ کام
کیا م ابوھریرۃ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ
حتی تخرج من تحت اظفارہ مسلم مین ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا

(حاشیہ:) وقت بیداری کے تہجد پڑھنے کی فضیلت

(حاشیہ:) م فضیلت سنے خطبہ جمعہ اور

(حاشیہ:) م فضیلت وضو

فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اسکی تمام بدن سی گناہ نکل جاتے ہین یہان
تک کہ ناخونونکی نیچی سی نکل جاتی ہین خ ٦٢ ابو ہریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن
استجمر فلیوتر بخاری ہین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا
کہ جو وضو کری تو چاہئے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کری اور جو ڈھیلے لے تو چاہئے
کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق ٦٣ عثمان من توضأ نحو وضوئی
هذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما
تقدم من ذنبه قاله حین توضأ ثلاثا بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو میری طرح وضو کری جیسی مین نی یہہ وضو کیا ہے پھر کھڑا
ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھی دل مین دنیا کا ہی خیال نکری تو اسکے اگلی گناہ معاف
ہو جاوینگی یہہ حدیث اس وقت حضرت نی فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نی ایک دن
ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا
اور فرمایا کہ اس وضو سی دونا ثواب ملتا ہے پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہہ میرا وضو کا طور
ہے اور اگلی پیغمبرون کا خ ٦٤ سهل ابن سعد من توکل لی ما بین رجلیه و
ما بین لحییه توکلت له بالجنة بخاری مین روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ
عنہما سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو مجھسی ضامن ہوا اسکا جو اسکے دونو پیرون مین ہے یعنی حرامکاری

نکری اور جو ضامن ہوا اُسکا جو دونون جبڑون مین ہے یعنی زبان سی جہوٹہہ نہ بولو غیبت نہ کری

حرام مال نہ کہاوی تو مین اُسکے واسطی بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انہین

ق ٦٥ دونون مقام سی ہوتی ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ف ابْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ

فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

خ ٦٦ جمعہ پاوے وہ نہاوے خ ٦٦ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری مین

روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست

فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کر دیگا تو اسکے لئی بہشت ہے ف تبوک ایک مقام تہا شام کی ملک مین مدینی سی سولہ دن کی

راہ حضرت نی وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچہہ نتہا تنگی اور

تکلیف بہت تہی تب حضرت نی اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت

عثمان نی آدھے لشکر کا سامان کر دیا چارسو اونٹ دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر

کین حضرت بہت راضی ہوئی اشرفیون کو آپنے دامن مین اچہالتی تہی اور فرماتی تہی کہ عثمان کو اب

ق ٦٧ کوئی کام ضرر نکر سکے گا ق ٦٧ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ

اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا بخاری اور مسلم مین

زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کر دے

تو بی شک وہ بہی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچہی اسکے گہر کی اچہی طرح خبر لیا کیا تو وہ بہی مغز

غازی

غازی ہو یعنی غازی کی ثواب پاویگا ۶۸ خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنے اللہ کی واسطے حج کیا پہر نہ عورت سی صحبت کی نہ صحبت کی بات اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جہگڑا تو گناہون سی پاک ہو کر اپنے گہر ایسا پہر آتا ہے کہ جسدن ماکی پیٹ سی پیدا ہوا تہا **ف** حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ مین گناہون سی بچی سا تہیون کی تہہ نہ لڑی تب گناہون سی پاک ہو ۶۹ م سَمُرَةُ ابْنُ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ مسلم مین روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو میری طرف سی حدیث کی روایت کری اور وہ جانتا ہو کہ وہ جہوٹہی حدیث ہے تو وہ دو جہوٹہون مین سی ایک جہوٹہا ہے **ف** دو جہوٹہی یعنی مسیلمہ کذاب اور مختار یا اسود عنسی جنہون نی پیغمبری کا جہوٹہا دعوی کیا تہا یا یہہ مطلب کہ ایک جہوٹہا وہ جسنا پاک نی حضرت پر جہوٹہہ باندہا دوسرا جہوٹہا یہہ کہ اُس جہوٹی حدیث کو نہ روایت کرتا ہے جان بوجہہ اکثر لوگ جو علم حدیث سی ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچہہ اصل نہین مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اسکو مانے جیسے کہ یہہ کتاب مشارق الانوار ہے کہ سب علماء اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتی ہین

م عثمان من حفر بئر رومة فله الجنة مسلم مین روایت ہے حضرت عثمان سی
کہ حضرت نی فرمایا کہ جو رومہ کا کنوان کہدا کر درست کردے اُسکے لئی بہشت ہے ف
رومہ ایک کنوان تہا مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئی تو وہان میٹھا پانی سوائے اس کنوئے
تہا اور وہ کنوان بگڑ گیا تہا تو حضرت نی اُسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ
کیا حضرت عثمان نی اسکو بنوا دیا م ابو الدرداء من حفظ عشر آیات من
اول سورة الکهف عصم من الدجال مسلم مین ابو درداسی روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورۂ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سی بچا ق
ثابت ابن الضحاک من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال بخاری ؤ مسلم
مین روایت ہے ثابت بن ضحاک سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اسلام کے سوای کسی اور دین کی جہوٹہی
قسم کہاوی تو وہ ویسا ہی ہوگیا جیسا اُسنی کہا ف یعنی جو جہوٹہی قسم اسطرح
کہاوی کہ مین نی اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی یا ہندو تو جیسی
اُسنے قسم کہائی ویسا ہی ہوگیا ق ابن مسعود من حلف علی مال امرء مسلم
بغیر حقه لقی الله و هو علیه غضبان ثم قرأ علینا رسول الله صلی
الله علیه و آله وسلم مصداقه من کتاب الله ان الذین یشترون
بعهد الله و ایمانهم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لهم فی الآخرة و لا یکلمهم

م
م
ق
ق
بیان عذاب و تعظیم

اللہ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم بخاری اور مسلم مین روایت ہے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کہا کر لیویگا
خدا سی ملیگا اور وہ اسپر نہایت غضبناک ہوگا پہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا
ٹہکانا قرآن سی پڑھکر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمین کہاکر تہوڑا سا
مال دنیا لیتی ہین ان لوگون کو آخرت مین کچھہ حصہ نہین اور خدا انسے بات نکریگا اور رحمت سی انکی
طرف ندیکھیگا اور انکو گناہون سی پاک نکریگا اور انکو دکھہ کی مار ہے ق ابو ہریرۃ
من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل
الذی ہو خیر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو قسم کہا بیٹھا کسی بات پر پہر اسکو اس بات کے سوای اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو
چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ دیکر کرے اسکو جو بہتر ہے ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے
قسم کہائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پہر اس قسم کہانی سی پچھتائین حضرت سے کہا کہ یا
رسول اللہ کچھہ اس قسم کی بہی تدبیر ہوسکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کہاکر پچھتاوے
وہ پہلے کفارہ دیکر پہر اس بات کو کری اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک
کفارہ دینا قسم توڑنیکے بعد چاہئی ق ابو ہریرۃ من حلف فقال فی حلفہ
باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کہا وے تو چاہئی کہ اُسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے **ف** لات اور عزیٰ عرب مین دو بت تھے کافر انکی قسمین کہاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئی تو بموجب عادت کے بعضی لوگ بھول کر بتون کی قسم کہا جاتے تو حضرت نے اُسکا علاج یہہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور ہو جاوی **ق** ٧٦ ابن عمر وابو ہریرۃ

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہماری اوپر ہتھیار اٹھاوی وہ ہم سی نہین **ف** یعنی جو مسلمانون سے لڑی وہ کامل مسلمان نہین **م** ٧٧ جابر مَنْ خَافَ اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو ڈری کہ مین پچھلی رات کو نہ اٹھہ سکون گا تو اُسکو چاہئی کہ اول رات عشا کی ساتھہ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو پچھلی رات پڑھے اس واسطی کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتی حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے **م** ٧٨ ابو ہریرۃ

مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ

بڑھا.

بَرِّهَا وَفَاجِرِهَا وَلَا يَتَحَاشَا مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي

وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو امام کی

تابعداری سی نکل گیا اور جسنی مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پہر وہ مرگیا تو کفر کی موت

موا اور جو لڑا اندہا دہند جہنڈی تلی غصی ہوا تو برادری کی واسطی نہ خدا کے لئی لوگون کو بہکا

بلایا تو برادری کی واسطی مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کی واسطے پہر وہ اس حالت مین مارا گیا تو

اسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانی پر کمر باندہ کر کلا مارنی لگا نیک اور بد کو نہ

ایماندار کو چھوڑا نہ قول والون سی یعنی مطیع الاسلام لوگون سی قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے

نہ مین اسکا **ف** قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى

السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور

مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا جس دن کہ فتح ہوا کہ جو ابو

سفیان کی گہر مین گھس رہا وہ پناہ مین ہے اور جسنے ہتہیار پہینک دئی وہ پناہ مین اور جسنے

اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ مین ہے **ف** جب حضرت دس ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنے کو

چڑہ گئی تو ایک روز فتح ہونی سی پہلی حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ مین مسلمان ہوئے

حضرت عباس نی عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھہ ایسا کیجئی

کہ کئی مین اسکا نام ہو جاے تب حضرت نی مکی مین یہہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کی گہر مین ہے وہ پناہ مین

قٓ

م ابو ہریرۃ من دعی الی الھدیٰ کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لاینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعی الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلک من آثامہم شیئا

مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اسکو ثواب ملیگا برابر اُسکے ثواب کی جو نیک کام مین اُسکے تابع ہونگے اور بتانیوالے کا ثواب کرنیوالونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونو کو پورا ثواب ملیگا یہہ نہوگا کہ کچھہ بتانے والے کو ملے کچھہ کرنے والون کو اور جو گمراہی کی طرف لوگون کو بلاوی تو اُسپر اتنا گناہ ہوگا جتنا اُسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والے کا گناہ کرنیوالون کے گناہ کو نہین گھٹاویگا یعنی دونون کو برابر پورا گناہ ہوگا

م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ مسلم مین ابو مسعود انصاری سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو نیک بات کسی کو بتلاوے کا تو اسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا

ف مثلاً ایک شخص نی کسی کو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جاویگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکی کچھہ کہین سی دلادی تو جتنا ثواب دینی والے کو ہوگا اُتنا سفارش کرنیوالے کو اسیطرح سب نیک کام

ق ابن عباس من رأی من امیرہ شیئا یکرھہ

فلیصبر

بیان ثواب و عذاب کسی امر نیک یا بد کا

فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اپنی سردار کی کوئی بری بات دیکھے تو اُسپر صبر کری سو بیشک یہہ بات ہے کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اُسکی موت بطور کفر ہے ف یعنی جس سردار کی ساتھہ امامت کی بیعت کی ہو تو اُسکے ظلم اور بُری باتون پر صبر کرنا چاہیئے اسلام کی ترقی ایسے پر موقوف ہے آپسمین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہے مسلمانون کو ہرگز درست نہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ

كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب سے فرماتی تھے کہ تم لوگونمین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کری مین اُسکی تعبیر کہون م أَبُو سَعِيدٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ مسلم مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو تم لوگون مین سی بری بات خلاف شرع کو دیکھی تو چاہی کہ اُسکو اپنی ہاتھہ سی بگاڑدے اور جو ہاتھہ سی بگاڑنیکی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سی اُسکی بُرائی لوگون کی روبرو بیان کری اور جو زبان سی بھی نکہہ سکے تو اُسکو دل مین بُرا جانے اور دل مین بُرا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی بُرا نجانے تو اُسمین کچھہ بھی ایمان نہین ف ایک بار مروان نی اپنی حکومت مین خطبہ عید کی

ق

م

نماز عید سے پہلے پڑہی تو ایک شخص نی اُس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہے خطبے کو نماز سی پہلی پڑہتا ہے اُسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نی کہا کہ اِسنے اُس حدیث پر عمل کیا جو مین نی حضرت سی سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھی تو اُسکو منع کردے اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتہ سے خواہ زبان سی خواہ دل سی بعضی علما نی کہا ہے کہ ہاتہ سی روکنا حاکمون کا کام ہے زبان سے عالمون کا دل سی عوام خلقت کا

خ ۸۵ اَبُوْسَعِیْدٍ وَاَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ بخاری مین ابو سعید اور قتادہ رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجہکو خواب مین دیکہا اُسنے سچ مچ دیکہا ف یعنی اُسکو واہی تباہی خواب نہ سمجہی اِس واسطے کہ شیطان میری صورت بن نہین سکتا

ق ۸۶ اَبُوْہُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے مجہکو خواب مین دیکہا تو وہ مجہکو جاگتی دیکہیگا یا اُسنے مجہکو جیسے جاگتی دیکہا شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ف اس حدیث کی راوی کو یہین شک ہے کہ حضرت نی یہہ فرمایا کہ مجہکو جاگتی مین دیکہیگا یا یہہ فرمایا کہ جیسے اسنے جاگتی دیکہا جاگتی مین دیکہیگا اُسکے دو معنی ایک یہہ کہ قیامت مین دیکہیگا دوسرے یہہ کہ یہہ بات حضرت کی زندگی تک تہی اب نہین

ق ۸۷ اَبُوْہُرَیْرَۃَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ

فَقَدْ رَاٰنِی فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ **خ** لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنی مجھکو خواب مین دیکھا تو بی شک اس نی دیکھا اسواسطی کہ شیطان مجھسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا **ف** حضرت کو خواب مین دیکھنا اسی طرح اور چیزو سکا سچ ہے اسمین کچھہ شبہ نہین **م** سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ مسلم مین روایت ہے سہل بن حنیف سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اللہ سی شہادت مانگیگا سچی دل سی تو اللہ تعالیٰ اُسکو شہیدون کی مرتبون پر پہنچا دیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مواہو **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگی جمع کرنیکے لئی اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اسکے حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت **ف** فاقے مین سوال کرنا درست ہے جمع کرنیکے واسطی نہین **م** صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَنْ سَاَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مسلم مین روایت ہے صفیہ ابی عبید کی بیٹی سی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو نجومی یا فال

دیکھنے والے سے کچھ بیک و بد پوچھی تو اسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی **ف** غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونی یا فال والے سے کچھ پوچھا اسکے ایمان میں خلل ہے

م۹۱ ابوھریرۃ من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلاثین وکبر اللہ ثلثا و ثلثین فتلک تسعۃ وتسعون قال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر غفرت لہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نماز کی بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہی اور تینتیس بار الحمد للہ کہی اور تینتیس بار اللہ اکبر کہی تو پہ ننانوے بار ہوئے اور یہہ کہہ کے پورے سو کری کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کی پہین برابر ہوں

م۹۲ انس من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ و ینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہہ بات کہ اسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اسکی بڑہائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگوں کی خبرگیری کرے **ف** طول عمر کا یہہ مطلب کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اسکی نیک اولاد ہو کہ اسکے واسطے دعاء مغفرت کرے اسکی روح کو ثواب پہنچاوے ؀

برادر

برادر پروری فرض ہے اُسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اُنکی کہانے کپڑے کی
خبر لیوے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے ۹۳ م
اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا جسکو بہلا معلوم ہو کہ خدا اسکو قیامت کی سختیون سی نجات
دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دی قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے
سب یا تہوڑا ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ
وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهٖ لَا اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا جو خوشی سی چاہتا ہے بہشتی مرد کو دیکہنا
تو اسکو دیکہی یہہ بات حضرت نے اُس مرد کی حق مین فرمائی جسنے کہا تہا یا رسول اللہ مجہکو وہ
کام بتلائیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نبی فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسی کو
اسکا شریک مت ٹہرا اور نماز فرض پڑہا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے

ق
عملتہ

رکہا کر پہر اس مرد نی کہا اس پاک ذات کی قسم جسکی قابو مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سی فرض جان کر نہ اسپر کچہہ بڑہون گا نہ گہٹاؤن گا **ف** اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا یا تو اس شخص پر حج فرض نہو گا یا یہہ سبب کہ حج عمر بہر مین ایک بار فرض ہوتا ہے نماز روزہ اور زکوٰة ہمیشہ فرض ہین

حج ۹۵ اَبُوْدَرْدَا وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابودرداء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا جو راہ چلا علم دین کی سیکہنے کو خدا اُسکی برکت سی اُسپر بہشت کی راہ آسان کریگا **ف** یہہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور دیندار عالمون کی حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوی جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بہی علم دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو

م مُسْلِمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین مسلمہ بن اکوع سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہم پر تلوار کہینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہماری طریقے پر نہین

م وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَارَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا جو سنے کسی کو گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہے تو اُسے یون کہے کہ خدا کری تیری چیز تجہکو نملے مسجد مین

اسواسطی نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اُسمین تلاش کیجئے **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کی لئی نہین **م** جو بُو مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهُ وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم بن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھی طریقے کی تو اُسکو اسکا ثواب ملے گا اور جو اُسکے بعد اس طریقی کو کئی جاوین گی انکا ثواب بہی اُسکو ملیگا بدون اسبات کے کہ انکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بُرے طریقی کی تو اسکو اسکا گناہ ہوگا اور جو اُسکے بعد اس بری راہ پر چلین گے انکا بہی گناہ اُسی کی گردن پر ہوگا بدون اسبات کے کہ کچھ اُنکے گناہون سے گھٹے یعنی دونونکو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا **ف** حضرت مسجد مین بیٹھے تہی کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اُنکے دینی کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اُٹھی یا ایک انصاری صحابی اُٹھے اور مٹھی بہر درم اُنکے واسطے لائے جب لوگون نی انکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نی فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اُسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنیکا اور رواج دینی کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہہ کہ جس چیز کی شرع مین

خوبی ثابت ہے اُسکو جو کوئی رواج دیگا تو اسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کی فرمانی سی معلوم ہوئی اور حضرت عمر سی اُس وقت اُس کی راہ نکلی اور یہہ مطلب اُسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھہ اصل ثابت نہو اُسکو لوگ اپنی دل مین اچھا سمجھہ کر رواج دین اور اِس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل نکرین م عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کی دن یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تہا جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا رہا مستحب ہے حدیث مین آیا ہے کہ اسکے روزے سی ایک سال کی گناہ معاف ہوتے ہین خ ابْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پئیگا اور بدون توبہ کئی مرجاویگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سی بے نصیب رہیگا م ابو سَعِيدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی شیرہ پئے تو چاہئے اکیلی چیز کا پئے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کہجور کا خواہ فقط گدر کہجور کا ف عرب کا دستور تہا کہ کہجور کو چور کرکے بہگو رکہتی اُسکا شیرہ پیتے

اُسی کا

اسی کا نام نبیذ ہے سو حضرت نی دو دو چیز کی ملانی سی منع کیا اسواسطے کہ ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا
ہے بعضی علما کی نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کی نزدیک حلال اور اگر نشہ کری تو حرام م ام سلمۃ
مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ
مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنے سونی چاندی کی برتن میں
پیا اسنی اپنی پیٹ میں غٹ غٹ کرکی دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونی کا زیور عورت کو
درست ہے مرد کو نہیں اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونی کی برتن میں کھانا پینا عورت مرد دونوں پر حرام ہے

١٠٢ م

ق ابو هريرة مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا
حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ
الْعَظِيْمَيْنِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو جنازہ پر
آیا یہان تک کہ نماز اسپر پڑھی تو اسکو قیراط بھر ثواب ہے اور جو جا رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا
تو اسکو دو قیراط بھر ثواب ہے لوگون نی پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنی بڑے فرمایا کہ دو بڑے
پہاڑ کے برابر م عبادة بن الصامت مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم میں عبادہ بن صامت رضی سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوای خدا کے کوئی بندگی کی لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیغمبر ہے اللہ کا تو اللہ نے اسپر دوزخ حرام کی ق عبادة بن الصامت مَنْ شَهِدَ

١٠٣ ق
١٠٤ م
١٠٥ ق

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم
مین عبادہ بن صامت رض سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو گواہی دے اسبات کی کہ سوای اللہ کے کوئی
لایق بندگی کی نہین اکیلا کوئی اسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اسکا بندہ ہے اور اسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ
عیسی اللہ کا بندہ ہے اور اسکا پیغمبر اور اللہ کی بات سی بنا ہے جو مریم کی طرف ڈالی تہی یعنی صرف حکم خدا سے
بنا اسکا کوئی باپ نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہے اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی
خدا اسکو بہشت مین لیجایگا کیسے ہی اسکے کام ہون **ف** یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن
اور حدیث کی موافق درست ہووے وہ مقرر بہشتی ہے نیک کام اسکے ہون یا بد خواہ حق تعالی
اپنی کرم سی یا حضرت کی شفاعت سی اسکے سب گناہ معاف کر دے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑ کے
بہشت مین جاوی مسلمان سدا دوزخ مین نرہیگا آخر اسکو نجات ہے کلمے کی برکت سے **عَنْ اَبِیْ**
هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ
الدَّهْرِ مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوب رض سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے
رکہی پہر عید کے بعد چہہ روزے شوال کے رکہی جسکو شش عید کہتی ہین تو اسنے گویا برس روز کے
روزے رکہے **ف** سبب اس کا یہہ کہ برس کے تین سو ساٹہہ روز ہوتی ہین اور شرع مین ایک

نیکی

نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتی ہیں **ق** ابو سعید

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی

جہاد اور حج میں ایک روزہ رکھیگا خدا اسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا

ق ابو موسی مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونوں ٹھنڈی وقت یعنے فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت میں

جائیگا **ف** فجر کو نیند غالب ہوتی ہے عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے

آتے ہیں تو اس واسطے ان نمازوں کا زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے یہہ نہیں نکلتا کہ انکے

سوای اور نماز کی حاجت نہیں اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی

تو آسان وقتوں کی خواہ مخواہی پڑھیگا **م** عثمان مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِی

جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِی جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا

صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا

کہ جنے عشا کی نماز جماعت سی پڑھی تو اسنے جیسی آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جنے

صبح کی نماز جماعت میں پڑھی تو اسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی **ف** روایت

ہے کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیاں فرماتی تھے اسمیں بعضی لوگوں نی کہا

کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بہر محنت مزدوری کرتی ہین ہم سی نہین ہو سکتا کہ ہم
شب بیداری کرین تو حضرت نی انکے حق مین یہہ حدیث فرمائی **ص** جندب بن عبد
اللہ من صلی صلوۃ الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمتہ
بشیء فانہ من یطلبہ من ذمتہ بشیء یدرکہ ثم یکبہ علی وجھہ فی
نار جھنم مسلم مین جندب بن عبداللہ رض سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنے صبح کی
نماز پڑھی وہ خدا کے امان مین اگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈہونڈھے کسی بات مین
اپنی امان کی سبب سے یعنی صبح کی نمازی کو کسی طرح نہ چہیڑو وہ خدا کی امان مین ہے سو بیشک
خدا جسکو اپنی پناہ دینے کی سبب سے ڈہونڈہتا ہے پکڑ لیتا ہے یعنی اسکا گنہگار کسی طرح
بچ نہین سکتا پہر اسکو اوندہا منہہ کی بہل دوزخ مین ڈال دیتا ہے **ف** یعنی صبح نیند
اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہے اسکے سچے ایمان کی اسواسطے
خدا نی اسکو اپنی پناہ مین لیا اور اسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا **ص**
ابو ھریرۃ من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج ھی خداج
ھی خداج مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی وہ
نماز پڑھے جسمین الحمد کی سورت نہ پڑھے سو وہ نماز ناقص ہے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے
ف جب ابو ہریرہ نی یہہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا کہ اگر ہم امام کی پیچہی ہون تو الحمد

کسطرح پڑھین تو کہا اپنی دل مین پڑہ لیا کر دین نی حضرت سی سنا فرمانی تہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نی نماز کو اپنے اور اپنی بندی کے بیچ آدہا آدہ بانٹا ہے سو جب بندہ کہتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندی نی میری خوبیان بیان کین اور جب کہتا ہے کہ الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے کہ میری بندے نی تعریف کی اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نی میری بڑائی کی اور جب کہتا ہے کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہے کہ یہہ میرے واسطے ہے اور بندے کے واسطے بہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوی پہر جب کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہے کہ یہہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوی **ف** امام شافعی کہتی ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض اسی حدیث کی دلیل سی امام اعظم کی طرف سی جواب ہے کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کی چہوڑنی سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص کہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہہ دلیل ہے واجب ہونی کی

خ ۱۱۲ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انس سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کی وقت ہماری قبلے کی طرف منہہ کری اور ہمارا حلال کیا ہوا

کہا وی تو وہ ایسا مسلمان ہے کہ جسکے واسطی اللہ اور اُسکے رسول کی پناہ ہے سو اللہ کا قول
وقرار نہ توڑ و اسکی دی امان ہین یعنی اُسکو کچہہ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اُسکے
پناہ دئے ہوئی کو نہ چہیڑو **ف** یہود اور نصاری کی نمازین رکوع نہین قبلہ انکا اور
ہے اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کہاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی
نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کہایا تو اُسنے وہ باطل دین چہوڑے تو وہ مسلمان ہوا
اب اسکو رنج دینا درست نہین **م** ١١٣ اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو مجہپر ایک بار درود
پڑھے گا خدا اُسپر دس بار رحمت کریگا **ف** درود پڑہنے کا ثواب بیحساب ہے اور حدیث
مین حضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول انکو
بخشاؤنگا جو مجہپر بہت درود پڑہا کئی **خ** ١١٤ اَبُوْهُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ
فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اُسکو چاہیے کہ دونون گہونٹ جدا جدا
کرے یعنے اگر لنبا کپڑا ہے تو ایک کہونٹ سے ستر چہپاوے دوسرے گہونٹ کو مونڈہون پر ڈالے
اور اگر چہوٹا کپڑا ہو تو اُس سے ستر ہی چہپاوے اور نماز پڑہ لے **خ** ١١٥ اُمِّ حَبِیْبَۃَ مَنْ صَلّٰی
فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَجْدَۃً تَطَوُّعًا بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ بخاری مین

حضرت

حضرت ام حبیبہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو سنت نماز پڑہے ہر دن بارہ رکعت اسکے لئی بہشتمین گہر بنایا جایگا **ف** مرادان رکعتون سی رات دن کی معمولی سنتین ہین دو فجر کی چہہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی **خ ۱۱۶** عُمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ بخاری مین عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنے کہڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہے اور جسنے بیٹھے پڑھی اسکو کہڑیکا آدہا ثواب ہے اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اسکو بیٹھے کا آدہا ثواب ہے **ف** یہہ حدیث اس بیمار کی حق مین ہے جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہے لیکن اگر چاہے تو تکلیف اٹہا کر کہڑے بہی پڑہ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہے لیکن تکلیف سے بیٹہکر بہی پڑہ سکتا ہے تو ایسے بیمار کو آدہا ثواب ہے اور جس بیماری کسیطرح اٹہا بیٹہا نجاوی اسکا ثواب پورا ہے بیٹھے پڑھے یا کہڑے اور بعضون کی نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہے

خ ۱۱۷ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اُس سے کبہی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بہی موقوف نہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے اسواسطے

بیان عذاب مصورین

یہہ کام خدا کا ہے تو تصویر بنانے والا گویا درپردہ خدائی کا دعوی کرتا ہے دوسرا سبب یہہ کہ تصویر سازی جڑ ہے بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے

م۱۱۸ ابن عمر مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ اَوْ لَطَمَهُ فَاِنَّ كَفَّارَتَهُ اَنْ يُعْتِقَهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اپنی غلام بے کئے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پی کی یا اسکو طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ یعنی اتار یہہ ہے کہ اسکو آزاد کر دے ف غلام کو بی تقصیر مارنی سی آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظم اور امام شافعی کی نزدیک فرض نہین

م۱۱۹ انس و معاذ بن جبل مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ مسلم مین انس و معاذ بن جبل رض سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو مانگے خدا سی شہادت کو سچے دل سی تو اسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اسنے شہادت نہ پائی ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہے

ق۱۲۰ سعيد بن زيد مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ اللهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو ظلم سی بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا اسکے گلی مین سات طبق زمین کا طوق ڈالے گا

م۱۲۱ ثوبان مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ مسلم مین ثوبان رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھی گا وہ ہمیشہ

بہشت کی پانچی سی میوے چنی کا ف بیمار کا پوچہنا مسلمان کا حق ہے حضرت کی سنت ہے
لازم ہے کہ بیمار کی پاس تہوڑا بیٹہی زیادہ اُسکو نہ بکا دی اور دعای خیر کر کی چلا آوی خ ۱۲۲
أَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ
أَصَابِعَهُ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اپنی ہو
یا بیگانی پالیگا یہان تک کہ وہ جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آوی کا میرے ساتہہ اسطرح
اور حضرت نی اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسی انگلیان آپسمین خوب ملی ہین کچہہ فرق نہین ویسی ہی
لڑکیون کا پالنی والا بہی قیامت مین میرے ساتہہ ملا رہے کا زہے قسمت جنہے لڑکیون کو پالا
اور حضرت سی ملا م ۱۲۳ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ
الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسکو
خوشبودار گہاس یا پہول دیا جاوی سو اُسکو نہ پہیر کیلیوی اس واسطی کہ ہلکا احسان ہے
اور خوشبودار چیز ہے ف یعنی خوشبودار پہول کچہہ بڑا احسان نہین کہ اسکا عوض دینا کچہہ
مشکل ہو یا عوض نہ دینی سی کوئی گلہ شکوہ کری تو ایسی چیز کیون رد کری م ۱۲۴ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ
مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ تیر لگانا سیکہے پہر اسکو چہوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہین ف یعنی تیر
لگانا جہاد کا سبب ہے تو اسکا چہوڑنا گویا جہاد کا چہوڑنا ہے خ ۱۲۵ عَائِشَةُ مَنْ عَمَرَ

خ ۱۲۲
ترتیب و پیدائش و حضرت
م ۱۲۳
م ۱۲۴
خ ۱۲۵

ارضاً ليست لأحدٍ فهو أحق بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے
کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لایق ہے
یعنی پہر اُس زمین کا کوئی دعوی نہین کرسکتا ہے م ۱۲۶ عائشۃ من عمل عملاً لیس علیہ
امرنا فهو رد مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو کوئی
وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہے ف اس حدیث سی بدعت جڑ پیڑ سی
اکہڑ گئی یعنی جس دین کی کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کہلا خواہ چہپا تو وہ کام مردود ہے
مسلمان محمدی کو اُس سی بچنا چاہیے ق ۱۲۷ ابو هريرة من غدا الى المسجد او راح
اعد الله له في الجنة نزلاً كلما غدا او راح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اسکے
واسطی مہمانی تیار کریگا بہشت مین ہر صبح شام م ۱۲۸ ابن عمر و ابو هريرة من غشنا فليس
منا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو ہم
یعنی مسلمانون سی دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایک بار حضرت بازار مین گئے
ایک گیہون کی ڈہیر مین ہاتہ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اُس کا پوچہا اُسنے کہا کہ یا حضرت
پانی سی بہیگ گیا ہے حضرت نبی فرمایا کہ بہیگے گیہون اوپر کیون نرکہے کہ سب لوگ دیکہتے
پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے وہ مسلمان نہین م ابن عمر من

م ۱۲۶
ق ۱۲۷
م ۱۲۸
م ۱۲۹

فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہی تو جیسی اسکے جورو لڑکے اور مال چھین گیا ھر ۱۳۱ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِیْہِ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اپنے بہائی مسلمان کی مشکل آسان کرے دنیا کی مشکلون سی تو اللہ تعالی اسکی مشکل آسان کریگا قیامت کی مشکلون سی ق ۱۳۱ اَبُوْمُوْسَی الْاَشْعَرِیْ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ف ایک آدمی نی حضرت سی پوچھا کہ لوگ مال کی واسطی لڑتی ہین نام کی واسطی لڑتی ہین عزت کی واسطی لڑتی ہین سو امین سے خدا کی راہ کا لڑنی والا کون ہے حضرت نی فرمایا کہ جسکی یہہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ ہین ہے خ ۱۳۲ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ بخاری مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہی مین بہتر ہون یونس پیغمبر سی وہ جھوٹہا ہے ف اس حدیث کی دو مطلب ایک یہہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سی بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس کی قوم کی تکلیف دینی پر نہ صبر کرسکے اور بے حکم خدا کے وہان سی چلے گئے

ق ۱۳۱ تعارض مسلم
خ ۱۳۲

اور مچھلی کی پیٹ مین قید ہوئی تو مین اُنسی صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جہو تہا ہے اسواسطے
کہ پیغمبر سی کوئی بہتر نہین ہوسکتا دوسرا یہہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سی بہتر کہے
حالانکہ ہماری حضرت سب پیغمبرون سی افضل ہین سو اسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوک مجھکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین
تو کافر ہوجاوین جیسی یہودیون نے حضرت موسی کی بڑائیان کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا
کہا اور کافر ہوگئی ھر ۱۳۳ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد
ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سی اذان سنکر یون کہے
کہ مین بہی گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کی کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اسکا
شریک نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ ہے اور اسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری سی اور مسلمانی کے دین سی تو اسکے گناہ بخشے جاینگے خ ۱۳۴ جَابِرٍ
مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے

ھر ۱۳۳

خ ۱۳۴

نشت بہی
زورن

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہہ دعا یعنی اللھم سے وعدتہ تک پڑہے تو اُسکو قیامت مین میری شفاعت پہنچیگی یعنی حضرت اُسکو بخشا دینگے اس دعا کی یہہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کی صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہنچا اُسکو بہتر مکان پر جسکا تونے اُنسے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر مین پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اُسکا حکم موقوف نہو گا وسیلہ بہشتمین بہت ایک عمدہ مکان ہے کہ وہ خاص حضرت کی واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسی کی سفارش نکر سکینگے اسوقت ہماری حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدہ مین ملینگے پہر لوگون کو بخشا لینگے اسکا نام مقام محمود ہے ق ۱۳۵ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَأْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑہا کرے گا تو قیامت کی دن اُس سے بہتر کوئی عبادت نلا دے گا مگر وہی شخص جو پڑہا کیا ہو اُسکی طرح یا اُسپر کچہہ بڑہ کے یعنی اُسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہے جو سبحان اللہ بحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہو کا اُسکے سوای اور کوئی اُسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق ۱۳۶ اَبُوْ اَیُّوْبَ

ق ۱۳۵

ق ۱۳۶

الانصاري من قال لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير عشر مرارا كان كمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمٰعيل بخاری اور مسلم میں ابوایوب سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو لا اله الا الله قدیر تک دس بار پڑھے گا ثواب اسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کئے معنی اسکے یہہ کہ نہیں کوئی سوای خدا کے لایق بندگی کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسیکو بادشاہی ہے اور اسی کو سب خوبیاں اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے **ف** غلام کوئی ہو اسکے آزاد کرنے میں ثواب ہے لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات میں سب سے افضل ہے تو انکے آزاد کرنے میں زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی **ق** ابو هريرة من قال لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتب له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احد بافضل مما جاء به الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایک دن

ق

بار پڑہے تو اُسکو دس غلام آزاد کرنی کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اسکے لئی لکہی
دین کی اور سو برائیاں اُسکی مٹائی جاوین کی اور اُسدن شام تک اُسکو شیطان سی
ہ رہے گی اور اُس سے بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اُسی زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین
بار پڑہا کرے گا اُسکے گناہ جہیل ڈالے جاوین کی اگرچہ سمندر کی پہین برابر ہون یعنی اگرچہ
ت ہون معاف ہونگی **م** طارق بن اشیم من قال لا الٰہ الا اللہ وکفر بما
یُعبد من دون اللہ حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ مسلم بن طارق
اشیم سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوا
للہ کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اُس سے انکار کرے تو اُسکا مال اور خون حرام ہے
ر اُسکا حساب اللہ پر ہے **ف** یعنی جو مسلمان ہوا اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر
نے مکر کیا ہو گا اپنے بچنی کی واسطی تو خدا اسکو سمجہ لے گا یعنی دل کا حال دریافت کرنا
مارا کام نہین ہمکو ظاہر کا علم ہے لا الٰہ الا اللہ بڑا پتا ہے اسلام کا حضرت کے وقت جو لا
الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بہی کہتا تہا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تہا اور یہ اس
دیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کہی وہ مسلمان ہے خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے
مانے اسواسطے کہ ایمان اُس کا نام ہے کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا
ی منکر ہو تو کافر ہے **خ** ابو ہریرۃ من قام رمضان ایمانا واحتسابا

خ ١٤١ ثواب عبادت لیلۃ القدر

غفر له ما تقدم من ذنبه بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جو ایمان سے اور ثواب کی واسطی رمضان کی راتون مین نماز پڑہے کا خواہ تراویح خواہ اور نماز
تو اسکے اگلی گناہ بخشے جاوینگے خ ابو هریرة من قام لیلة القدر ایمانا
واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا
غفر له ما تقدم من ذنبه وروایة الاقلیشی من یقم لیلة القدر
بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو ایمان سی اور ثواب کے
واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان
سے اور ثواب کی واسطی رمضان کی روزی رکھیگا تو اسکے اگلی گناہ بخشے جاوینگے
اور اقلیشی نی جسکی کتاب النجم تصنیف ہے اس حدیث مین من قام لیلة القدر کی جگہہ من یقم لیلة
القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونون کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہے

م ١٤٢

م ابو هریرة من قتل دون ماله فهو شهید مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اپنی مال کی بچانے کے واسطے مارا جاوی تو وہ شہید ہے
ف یہہ حدیث بخاری او رمسلم مین عبد اللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت
سہو ہے اور ابو ہریرہ کی طرف اسکی روایت کی نسبت خطا ہے کاتب کی مصابیح مین ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ اگر کوئی میرا مال

چھینے تو مین کیا کرون حضرت نی فرمایا کہ اپنی مال کو نہ دی پہر اُس نی کہا اگر وہ ہتہیار کرے اور لڑے حضرت نی فرمایا کہ تو بہی اُس سے لڑ پہر اُسنے کہا بہلا اگر وہ مجہی مار ڈالے حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پہر اُسنے کہا اگر مین اسکو مار ڈالون حضرت نی فرمایا کہ وہ ظالم تہا وہ دوزخی ہوا اُسوقت حضرت نی یہہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانی کی سبب سی مارا جاوے وہ شہید ہے م ابو ہریرۃ مَنْ قُتِلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَھُوَ شَھِیْدٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنے جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی موت مرگیا وہ شہید ہے اور جو وبا مین مرگیا وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سی مرگیا جیسی اسہال کی بیماری تو وہ شہید ہے اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہے ف مصابیح مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نی عرض کی کہ جو خدا کی راہ مین منھہ نہ موڑی اور مارا جاوے حضرت نی فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تہوڑی ہونگی پہر حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونی سی مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بہی شہید ہے

بیان شہداء

ہرچند اعلیٰ رتبی کا وہی شہید ہے جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہید وں کی طرح کچھہ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہو گا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین

ف ۱۴۳

ق ۱۴۳ ابوقتادة من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو ماری اور اسکے مارنیکی گواہ بھی ہون تو اسکے اسباب اور ہتہیار کا مالک مارنیوالا ہے **ف** امام اعظم کی مذہب مین قاتل اسباب کو اسوقت پاوی کا کہ جب امام نی اسبات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کی نزدیک امام کا حکم کچھہ شرط نہین

خ ۱۴۴

خ ۱۴۴ عبدالله بن عمرو من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد من مسيرة اربعين عاما بخاری مین عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو قول قرار والی کو مار ڈلے گا وہ بہشت کی بو نہ سونگہی کا اور بہشتکی خوشبو چالیس برسکی راہ سی معلوم ہوتی ہے **ف** معاہد اور ذمی اس کافر کو کہتی ہین جو مطیع الاسلام ہوا ور امام نی اسکو پناہ دی ہو اسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح درست نہین

م ۱۴۵

م ۱۴۵ ابوهريرة من قتل وزغة في اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتل في الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة لدون الاولى وان قتلها في الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة

لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو اُسکو دوسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سی کم اور جو تیسری بار مین ماریگا تو اُسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سی کم **ف** یعنی اول بار گرگٹ مارنی کا بڑا ثواب ہے دوسری بار کم تیسری بار اُسسے بہی کم گرگٹ زہر دار جانور اور موذی ہے تو جسنے موذی کو مارا تو اُسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تہا تو سب جانور آگ بجہاتے تہی لیکن گرگٹ آگ کو پہونک پہونک بہڑکاتا تہا اسواسطے اس بدذات کے مارنی مین ثواب ہے

ف ابو ہریرۃ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِیٌّ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو اپنی غلام کو حرام کاری کا بدون کئی عیب لگاویگا تو قیامت کی دن اُسکو کوڑے لگینگے اور اگر اُسنی حرام کاری کی ہوگی نہ لگینگے **ف** جو کسی کو حرام کا عیب لگاوی اور چار گواہ نلاسکی تو حاکم اُسکو اسّی کوڑی ماری اور جو مالک اپنی غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑی کہاویگا

ف ابو مسعود عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو رات کو سورۂ بقر کی تمامی کی

دو کیتین پڑہے کا یعنی امن الرسول سی آخر تک تو وہ کفایت کرتی ہین **ف** یعنی سوتی وقت
قرآن پڑہنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جنے امن الرسول پڑہا تو کافی ہے یا بجای تہجد کفایت
کرتا ہے **ق** ١٤٨ اَلرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ کَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ
صَوْمَہٗ وَمَنْ کَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ بخاری اور مسلم مین ربیع رض سی
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جسنی صبح سی روزہ رکہا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکہی اور جسنے
صبح سی روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کری یعنی کچھہ نکہاوی **ف** قریش مکے مین عاشورکا
روزہ رکہتی تہے حضرت بہی رکہتی تہی جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشوری کی روزیکا حکم
کیا لوگون کو اور یہہ حدیث فرمائی پہر جب رمضان کی روزی فرض ہوئی تو عاشوریکا روزہ
فرض نرہا بعضی رکہتی تہی سنت جانکے اور بعضے نرکہتے تہی **ق** ١٤٩ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَنْ کَانَ
اعْتَکَفَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَرَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ
فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پہر آوی اپنے اعتکاف کی مقام پر سو مین نی مقرر شب قدر کو
خواب مین دیکہا ہے اور مجہکو دکہا دیا ہے کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر
وہ رات ہے جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا **ف** صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعید سی یون روایت ہے کہ ہم ایکسال رمضان مین شب قدر کی واسطے

دسوین تاریخ سے اُنیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی
صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دھے مین تلاش کرو طاق راتون
مین اور مین نے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف
توڑا ہو وہ پھر مسجد مین اگر اعتکاف کرے ابو سعید کہتے ہین کہ اُسوقت آسمان پر کہین بدلی کا
ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد چھت ٹپکی پھر حضرت نے
اُسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ

١٥٠ خ

أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْ
مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ
مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ
ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اُسکی آبرو کا ہو یا کسی اور چیز کا یعنے جان مال کا تو چاہیے
کہ آج اُسسے بخشوا لیوے اُس دن سے پہلے کہ جسدن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے
کچھ نیک کام ہونگے تو اُسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے
تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد جاوینگے یعنے پھر ان گناہون کو لادے سزا کیواسطے دوزخ مین جاویگا ف
گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سی یا اُسکے فضل سی

حقوق العباد

معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ بے اُنکے بخشے نہین معاف ہوتے تو
جسکو قیامت کا ڈر ہو اُسکو لازم ہے کہ جنکے قصور کئے ہون اُنسے معاف کروالے
خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسی کا چھین لیا ہو یا
کسی کی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغابازی سے کسی کا مال دبا یا ہو تو اُسکو
پھیر دے اور اگر کسی کو مارا کوٹا ہو بے عزت کیا ہو تو اُسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے
زندگی کو غنیمت جانے ابھی اُسکا علاج ممکن ہے قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکیگی کہ وہان نہ یا
پاس ہو گا نہ اسباب ق ابو ھریرۃ من کانت لہ ارض فلیزرعھا او
لیمنحھا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اُسین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عنا
دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نہ لے تو اپنی زمین کو رہنے دے ف بخاری مین روایت ہے
کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدہا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے تھے پھر با وقت
جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے
یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی اور
ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہے خ ابن عمر من کان حالفا
فلیحلف باللہ او لیصمت بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

ق ۱۵۱

خ ۱۵۲

فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی قسم کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سوا خدا کے کسی کی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث
مین صاف منع کیا ہے ھ انس مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ بخاری اور
مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہئے
کہ پھر ذبح کرے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہین
اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا

ھ ۱۵۳ تحقیق قربانی [illegible]

ھ سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُھَنِیِّ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ مِنْ ھٰذِہِ النِّسَاءِ اللَّاتِیْ تَمَتَّعَ
فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَھَا مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت
ہو ان عورتون سی کہ جنسے متعہ کیا ہو تو اسکو چھوڑ دے یعنے متعہ کرنا اب حرام ہوا ف
متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس
روپئے کے دو روز یا سال بھر کے لئے سو اہل سنت اور جماعت کے چارون مذہب مین متعہ
حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہی سو انکو غلطی ہوئی ہے
اس واسطے کہ امام مالک کے موطا مین اور انکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہے
اور علما محدثین کی یہہ تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز
مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے موطا اور بخاری

ھ ۱۵۴ جواب تحقیق متعہ کے بیان

اور مسلم اور ترمذی مین اُسکی روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مُباح ہوا پہر فتح مکہ مین قیامت تک کو حضرتؐ نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرتؐ کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبداللہ بن عباس اول اسکو درست کہتے تھے آخر کو جب انکو حدیثین پہنچین تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون سے متعہ کی حرمت ثابت ہوچکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہے انکی بوجھ مین خلل ہے

ق ١٥٥ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ کَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھانا کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھہ کو لیجاوے اور راوی کو شک ہے کہ پانچ چھہ فرمایا کہ اسکے بدلے کچھہ

ف اور جب حضرتؐ کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرتؐ کے ساتھہ اور صحابہ بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرتؐ نے مدینے مین رہنے والون سے یہہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے

ح ١٥٦ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ بخاری مین عبداللہ

بن عمر

بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بہائی مسلمان کا کام کاج کیا کرینگا
تو خدا اُس کا کام بنایا کریگا **ف** یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہے تو چاہیے کہ خدا مطلب پورا
کرے اُسکو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بہائی کا مقدور بہر کام بنا دے اور اسکے واسطے سعی سفارش
کیا کرے

ق ۱۵۶

ق جابرٍ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ
حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم میں روایت
ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گہر میں یا باغ میں
تو اُسکو بدون اطلاع شریک کے شراکت کی چیز کا بیچنا نہیں درست پہر بعد اطلاع کی اگر شریک چاہے
تو مول لے گا اور اگر نچاہے گا تو نیگا

خ ۱۵۷

خ أَبُو سَعِيدٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ
فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ
عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ بخاری میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس
سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہیں ہے اسکو سواری کے واسطے دے اور جسکے پاس
کہانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچہہ کہانا پینا نہیں ہے اسکو دے **ف** حضرت نے
سفر میں یہہ فرمایا تہا

م ۱۵۸

م أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى
إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم میں اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتہہ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس

قربانی نہو وہ احرام کو کہول ڈالی **ف** حضرت ایکبار سب لوگون کولے کر حج کو گئے جب مکی
مین پہنچے تب یہہ حکم کیا کہ جسکے ساتہہ قربانی ہو وہ احرام باندھی رہے حج کرکے اتارے
اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کہول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا
احرام باندہ کے حج کرے لیکن حضرت کی ساتہہ قربانی تہی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندہے
رہے بعد حج کے احرام اتارا **ق** ابو هريرة من كان منكم مادحا اخاه لا محالة
فليقل احسب فلانا والله حسيبه ولا ازكى على الله احدا احسب
كذا وكذا ان كان يعلم ذلك بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی اپنے بہائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہی
کہ مین فلانی کو گمان کرتا ہون اور خداہی اسکو خوب جانتا ہے مین خدا کی سامنے کسی کو بی عیب
نہین کہہ سکتا مجہکو یہہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اُس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو
کہے **ف** حضرت کی روبرو ایک شخص نی دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نی فرمایا کہ
تونی اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر بہول جاویگا اور آپ کو بہتر سمجہی گا تو
خدا اُس سے ناخوش ہوگا پہر حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکہایا
یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پہر اگر تعریف کرنا ضرور ہو جاوے یعنے اُسمین کچہہ فائدہ
دین کا سمجہے تو جو باتین اسمین سچی سچی ہون اُنکو اِس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہے

ق ۱۵۱

کیفیت مدح و دری و بیان تعریف

سچا سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی مین پورا ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون بھی
آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ فاسق کی
تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بیفائدہ تعریفین کرنے کی
خصوصا امیرون کی مصاحب خوشامدی کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی
بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوشامدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے
یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تہی ان جھوٹھی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی
خو بگاڑتی ہین م ابوہریرۃ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ
بَعْدَھَا اَرْبَعًا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے
بعد جمعہ کی نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد
جمعہ کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہے م ابوہریرۃ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَھِدَ اَمْرًا فَلْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْکُتْ مسلم مین ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا
تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرا دے تو اسکو چاہئے کہ نیک بات بولے
یا چپ رہے م فَضَالَۃُ ابْنُ عُبَیْدٍ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا
یَأْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

م ١٦٠

م ١٦١

م ١٦٢

فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن مین
یعنی اگر چاندی کی بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہئین اور اسی طرح سونے مین
دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بہی زیادہ ہو گا تو وہ سود ہے **ف** مصابیح مین
فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کی فتح مین مین نے سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پہر جب
اُسکے جواہرات کو اکہاڑا تو اُس کا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مین نے یہہ حال
حضرت سے کہا حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **خ** ۱۶۳ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
اَلْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کی ساتہہ سلوک کرے
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے
دن کا تو اُسکو چاہئے کہ اپنے مہمان کی آو بہگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اُسکو ملے نہین
اُتارے عمدہ کہانا ہو سکے تو کہلاوے اسکا حال اچہی طرح سے پوچہے مہمانداری کا تین دن تک
حق ہے آگے اگر کریگا تو ثواب پاوے گا اور جو ایمان لایا ہو اسکا قیامت کا تو اپنے ہمسا

خ ۱۶۳

ق ۱۶۴

بیان حقوق مہمان و ہمسایہ

یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیاکرے یعنی اسکا کام کاج کردے اسکو ناحق آزردہ نہ کرے
اگروہ اُسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نہ کرے غرض مقدور بھر اُسکو رنج نہ دے
آرام پہنچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا
رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضایع نہ کرے اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ
واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دُنیا کا اُنکا کہنا اور سُننا دونون
منع ہین

ق ١٦٥

ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ جو کسی پر رحم نہ کریگا تو اُسپر خدا رحم نہ کریگا ف ایک بار حضرت نے
امام حسن کو پیار سی چوما تو ایک آدمی نی حضرت سی کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسی کو
اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہے
کہ جو لڑکون پر رحم نہ کرے اور بڈھون کا ادب نکرے وہ ہماری گروہ مین نہین

ق ١٦٦

ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر
فاروق رض سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت مین
نہ پہنے گا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخاب
اور تافتہ سو عورتون کو درست ہے اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہے اور جسکا
تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس

۱۶۷ ھ نردشیر امتناع چوسر و شطرنج وغیرہ

اسکا حرام ہی ھ بُرَیْدَۃَ بْنِ الْحُصَیْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِشِیْرِ فَھُوَ کَمَنْ غَمَسَ
یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ وَدَمِہٖ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر
کھیلا سو ویسا ہے جسنے ہاتھہ ڈبویا سور کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہے چوسر کی
طرح سو حرام ہی خواہ کچھہ بد یا نہ بد اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ انمین ناحق مال ضایع ہوتا ہے
یا اوقات ھ جابر مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَقِیَہٗ
یُشْرِکُ بِہٖ دَخَلَ النَّارَ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ
ملا یعنے مرتے دم تک خدا کے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشتین جاویگا
اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو
ایک جانیگا وہ بہشتی ہے اور جو خدا کے سوای کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا گیا وہ
مشرک دوزخی ہے حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانیکے کیا کیا
سبب ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

۱۶۸ ھ

ھ جابر مَنْ لَمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ
خُفَّیْنِ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسکو دو جوتے میسر نہون تو دو موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے
ف یہہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو
نہ میسر ہو تو ناچاری مین درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا

۱۶۹ خ

کمل ما وی خ ابوھریرۃ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ بخاریمین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزہمین بہتان کرنا اورجھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اوراُسکے کام سی باز نہ آوی تو اللہ کو اُسکے کہانے پینے چھوڑنیکی کچھ پروا نہین ف یعنے روزہ رکھنے سی یہہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر وباطن پاک ہواورجب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کہانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہوئی اگرچہ فرض کردن سی ادا ہو لیکن بے لطف

۱۷۰ خ

خ ابوذرؓ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ وان زنی وان سرق بخاری مین ابوذر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری اُمت سی اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتہہ کسی کو ساجہی نجانتا ہو تو وہ بہشتمین داخل ہو گا اگرچہ حرام کاری اورچوری کی ہو ف یعنے مسلمان اگرچہ گنہگار رہو لیکن ایمانکی برکت سے ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا یا بعد سزا کے بہشتمین جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سی بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات خاتمہ بخیر چاہیئے

۱۷۱ ق

ق عائشۃؓ من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ بخاری اورمسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوی اور اسپر روزے ہون قضا نکرسکا ہو تو اُسکی طرف سے اُسکا وارث روزے رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اورامام اعظم کے مذہب مین ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کے برابر مردیگی

طرف سی اداکرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے ھ ابو ھریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بغزو مات علی شعبۃ من نفاق م مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی دل مین نیت کی تو وہ منافقون کے وتیرہ پر مرا ف یعنے جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافرون سی اسکے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل مین البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافقونکی طرح اسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہین ق ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوای کسی اور کو اسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ مین گیا ف یعنے جو خدا کے سوای کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے م عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ مسلم مین حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہہ بات ہے کہ خدا کے سوای کوئی نہین جہان کا مالک لایق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے مین جو اکثر عوام خلقت منہہ سے

۱۷۲ م

۱۷۳ ق

۱۷۴ م

مشرک ہین پورے مسلمان نہین اس واسطی کہ حضرت نے اس حدیث مین صاف فرمادیا کہ جو دل سے

سے خدا کے کسی کو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور یہہ نہین کہ زبان سے تو کلمہ کہین

اور مسلمانی کا دم مارین پھر شرک بھی کرین تو لازم ہی مسلمانکو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا عقیدہ

۱۷۶ م

دل مین رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً

غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحَهَا وَغَبُوْقَهَا مسلم مین ابو ہریرہ سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار اونٹ یا گای یا بکری کسی کو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اسکے

۱۷۷ م

صبح وشام دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا م عُمَرُ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

مِنَ اللَّيْلِ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَتْ

لَهُ كَاَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ مسلم مین عمر فاروق رض سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

اپنے رات کے وظیفے سی سو گیا یعنے سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہو یا تھوڑا پھر اسنے

ف

صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اسکا ثواب ویسا لکھا جاتا ہے گا جیسا رات کا

یعنے اسوقت مین کرنے سی اسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا

۱۷۸ خ

پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے خ عَائِشَةُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَ

مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اسکو ادا کرے اور جسنے

امتناع منہیات ممنوعہ

نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اسکو نکرے **ف** یعنے نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اسکا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماباپ سے نہ بولنا دعوت قبول نہ کرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا دلہن چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزئے کے سامنے رات بھر ایک پانوں سے کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رت جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں اول تو ان کا موں کی منت نہ مانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

۱۷۹ هـ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ مسلم میں خولہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر یہہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکیگی اس دعا کے یہہ معنے کہ میں پناہ مانگتا ہوں بوسیلہ خدا کے کلام جسکی پوری تاثیر ہے ہر بدی سے جو اس نے بنائی **ف** ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجھکو بچھونے کاٹا تب حضرت نے یہہ فرمایا

۱۸۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ کر لے یعنے روزہ نہیں گیا خدا نے اسکو کھلایا پلایا **ف** یعنی خدا نے اسکی دعوت کی

بھی

ق ۱۸۱

بھی سہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہے اُسکو پوچھے کو نہین پکڑتا ق عَائِشَۃ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے حساب مین جھگڑا پڑا اسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ جن نیک لوگون کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اُنسے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ فرماتی ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اُنکے نامۂ اعمال فقط دکھلائے جاوینگے اُنسے کچھ پوچھا نجاویگا مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نہ کیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنے بندیکا بال بال گنہگار ہے کیا طاقت ہے کہ جواب دہی کر سکے گا الٰہی بحق حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حساب مین نہ پکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین خ

خ ۱۸۲

عُمَرُ مَنْ نِیحَ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ بِمَا نِیحَ عَلَیْہِ بخاری مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اُسپر عذاب ہوتا ہے نوحہ کی سبب سے ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان کرنا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہے یعنے جس نوحہ کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہہ کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونیکی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اسکے مرنیکے بعد جو

اسپر نوحہ ہوگا تو اسپر اُس کا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیوں نہ منع کر گیا
اور اگر اسکے منع کرنیکے بعد لوگ نمانینگے تو اسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہے
ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا

۱۸۳ م — جَرِيْرٌ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ مسلم مین جریر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب رہا

ف یعنی مسلمان کو لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہے

۱۸۴ م — اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰی ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰی شَبَابُهٗ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا بے غم رہے گا نہ کبھی اسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اسکی مٹے گی یعنے سدا جوان ہی رہے گا بڈھا کبھی نہوگا

۱۸۵ خ — اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اسپر کچھ مصیبت ڈالتا ہے

ف مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبراوے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت مین گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین ہر دم خدا یاد آتا ہے آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق مین اکسیر ہے سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اسکو آگ سے گلاتے ہین

لیکن

مصیبت مین نعمتین ہین

لیکن اُس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاوے یا خدا کو بھولے اور اُسکا گلہ کرے

ق ۱۸۶ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھہ خدا نیکی کیا چاہتا ہے تو اُسکو دین مین بوجھہ دیتا ہے شریعت کا بھید اُسپر کھولتا ہے

م ۱۸۷ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَبِرِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اُسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمانکو کپڑے پہنا دیگا یا اُسکے عیب چھپا دیگا خدا اُسکے عیب دین و دنیا مین چھپا دیگا اور خدا بندیکی مدد پر ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت مین بجای سَتَرَ مُسْلِمًا کے سَتَرَ عَلٰى اَخِيْهِ آیا ہے لیکن دونو عبارت کا مطلب ایک ہی لفظ کا فرق ہے

م ۱۸۸ م جَابِرٌ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاوے گا جسکا نام ثنیتہ المرار ہے اُسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے

ف حضرت نے ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیتہ المرار نام تھا وتنہ کا فر

مسلمانون کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرت نی فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے
دھمکانیکے واسطے چڑہ جایگا اُسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اُسپر چڑہ گئے
بنی اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھے اُنکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے
شہر کے دروازہ مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون اسی قصیکو حضرت نے یہان یاد فرمایا

مِنَ الْاِسْتِفْهَامِیَّۃِ

یہان سی وہ حدیثین شروع ہوئین جنکے سر پر من استفہامیہ ہے یعنے پوچھنی کی لفظ

م ابُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ
تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا
قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار
ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین ہون یارسول اللہ پھر حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج
جنازیکے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق نی کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا
ابوبکر صدیق نی کہا کہ مین نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابوبکر صدیق نی

۱۸۹ م
بیان دعا ایک سبب
وفضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ

کہا

ٹہلاکر ہین فی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ جسنے چارون کام ایک دن مین جمع ہو ئی وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا **ق**

جَابِرٌ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ حِيْنَ دَنَا فِيْ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہم سے آگے بڑہ جاوے سو گرد اگرد ڈھیلے چن کر حوض بنا وی پھر آپ پانی پئے اور ہمکو پلا وے یہہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی پاس پہنچے تھے **ف** حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرتے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا ابل کر بہہ جاتا تھا حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈ باندہ کر حوض بنا وی تو پانی اسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نی ویسا ہی کیا پھر حضرت نے اسمین وضو کیا اسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا **م** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ يَعْنِيْ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوع سی روایت ہے حضرت نے پوچھا کہ کسنے مار ڈالا یعنے کافرون کے جاسوس کو لوگون نی کہا سلمہ نے مارا ہے حضرت نے کہا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی **ف** سلمہ سی روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑتے تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کر

اپنے اونٹ پر سوار ہو کے بھاگا ہین نی اُسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اُسکو مار کر اُنکے
مع اسباب لے آیا تب حضرت نے اسکا اسباب سب مجھکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون
ملک مین بی امان آوے تو اُسکا قتل کرنا درست ہے ق ۱۹۲ جَابِرٌ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ
قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون
ہے ایسا جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے کی سنکے اُس نی بہت رنج دیا ہی الله اور اسکے رسول کو
ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کی اصحاب کی ہجو کرتا
تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ لڑانے کی واسطے جوش دلاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکے
قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند صحاب اسکے قلعہ مین جو مدینے کے پاس تھا گئے
اور اُسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت
بہت خوش ہوئے اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو الله اور رسول کو بُرا کہے اسکا قتل
کرنا واجب ہے م ۱۹۳ انس مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَمَنْ يَأْخُذُ بِحَقِّهِ يعني سيفا فاخذ
أَبُو دُجَانَةَ فَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہہ
تلوار لیگا سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہہ حضرت نے
جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار کہ تہہ مین لی اور
فرمایا کہ یہہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکو وہ لیو جو خوب گھس کر لڑے

۱۹۴ ھ

بیان جنگ

تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونو صفون کے اندر پہیترے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے
فرمایا کہ اس چال کو خدا جہاد کے سوائے کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک
لڑائی آخر ہوئی **ھ** اَنَسٍ مَنْ یَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ **قٰلَہٗ** سَبْعَ مَرَّاتٍ یَوْمَ
اُحُدٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ کون ہے جو کافرون کو ہمارے اوپر سے
ہٹاوی یہہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ اُحد مین **ف** احد ایک پہاڑ ہے مدینے سے تین کوس
وہان حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے
پچاس تیراندازون کا عبداللہ بن جبیر کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر انکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھہ ہو
تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازون نے
بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہٹنے کا حکم نہین لوگون نے نمانا لوٹنے پر چڑھے
گھاٹی کا خالی ہوگیا خالد بن ولید اسوقت تک مسلمان نہوئے تھے اُسی گھاٹی کے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے
لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اور دانت [illegible]
پتھر لگا گر گئے اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوی وہ بہشت پاوی ایک
صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا جو انکو ہٹادی وہ بہشت
پاوی دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے
اور لڑائی آخر ہوگئی زہی قسمت انکی جو حضرت پر فدا ہوئے **خ** عُثْمَانُ مَنْ یَشْتَرِیْ بِیْرَ

۱۹۵ خ

يُومَنَّ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بخاری بین عثمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
رومہ کے کنوین کو مول لیوی پھر اسکا ڈول اس کو ئے مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اسکو
خدا کی راہ مین وقف کردے اپنی ملکیت مین نہ رکھے **ف** حضرت جب کہ سے مدینے مین آئے تو وہان سوا ایک
کنوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنوان بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اس کنوئیکو صاف کراوے اسکو
بہشت ملیگی حضرت عثمان نی اپنا مال لگا کر اسکو صاف کرایا پھر جب تیار ہوا انو کافرون نی
مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اسکے مول لینی کو فرمایا تو حضرت عثمان نی آٹھہ ہزار اور
ایک روایتین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اسکو وقف کردیا **ق** اَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ
لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوجَهْلٍ **فل** يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھہ آوے ابوجہل کو کہ اسنے کیا کیا یعنی جیتا
ہے یا مرگیا ہے فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبد اللہ بن مسعود گئے **ف** بدر
ایک کوئے کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجرت کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان
ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نوسے تھے اور حضرت کے ساتھہ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی
شکست ہوئی تب حضرت نی فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لادی تو عبد اللہ بن مسعود اسواسطے گئے
دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنیکے قریب ہے پھر عبد اللہ نی اسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اسنی پوچھا کہ
کسکی فتح ہوئی انہون نی جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لا ڈالا

بشارت بہشت کی حضرت عثمان کو

ق ۱۹۶

بیان جنگ بدر

حضرت نے

حضرت شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِی فِی اِنَّ

دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّ آیا ہے

خ ۱۹۷ ابن عباس اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِہَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ کَانَ یَقُوْلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا حِیْنَ کَانَ یُعَوِّذُھُمَا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق کے واسطے اسیطرح مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلہ اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سی

م ۱۹۸ ابن عمر اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ الْاَبُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستون کے ساتھہ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اسکے غیبت مین

م ۱۹۹ انس اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِیْ وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَہٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رَضَاعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ

مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم میرا بیٹا ہے شیر خوارگی مین مر گیا اور اسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودہ پلانیکی مدت کو پورا کرتی ہین **ف** حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کے حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت مین اسکو دائیان دودہ پلاتی ہین **خ**

اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَ الْقَتَرَةُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھین گے کہ اسپر خاک دھول پڑی ہے سیاہی اسکو لپیٹی ہے **ف** بخاری مین اس کا پورا قصہ یون ہے کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہے عذاب مین گرفتار دیکھین گے تو کہین گے کیون مین نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نہ کر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہہ حال ہے خدا فرمادیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنے یہہ ممکن نہین کہ

پہر دوزخ سی نکلے او ربہشت مین جاوے پہر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنی پانون کی تلی دیکہو تو دیکہین
کہ آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پہر فرشتے اسکے پانون کو پکڑ گہسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے
یعنی تبدیل صورت سی عار دور ہوگی کہ کوئی اسکو نہ پہچانے گا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچہہ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین
پڑے ق عایشہ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی نزدیک سب لوگون مین
زیادہ دشمن لڑاکا جہگڑالو ہے م جابر اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ
سَرَایَاہُ فَاَدْنَاہُمْ مِنْہُ مَنْزِلَۃً اَعْظَمُہُمْ فِتْنَۃً یَجِیْئُ اَحَدُہُمْ فَیَقُوْلُ
فَعَلْتُ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْئُ اَحَدُہُمْ فَیَقُوْلُ
مَا تَرَکْتُہٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ امْرَأَتِہٖ فَیُدْنِیْہِ مِنْہُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ
اَنْتَ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی
پر رکہتا ہے پہر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بہیجتا ہے سو اس سے مرتبے مین
زیادہ نزدیک وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان انمین سے آکر کہتا ہے کہ مین نے فلانا
فلانا کام کیا یعنے فلانی سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے
کچہہ بہی نہین کیا پہر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو چہوڑا یہان تک کہ جدائی کرا دی

ق

م

میں مسلم انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم میرا بیٹا ہے شیرخوارگی میں مرگیا اور اسکے واسطے دو دائیاں ہیں بہشت میں دودہ پلانیکی مدت کو پورا کرتی ہیں **ف** حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کے حرم سے جسکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مرگئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا تو اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ معزز میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت میں اسکو دائیاں دودہ پلاتی ہیں **خ**

أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ يَرَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَ الْقَتَرَةُ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھین گے کہ اسپر خاک دھول پڑی ہے سیاہی اسکو لپٹی ہے **ف** بخاری میں اس کا پورا قصہ یون ہے کہ جب قیامت میں حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہے عذاب مین گرفتار دیکھین گے تو کہین گے کیون مین نے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نہ کر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمھارا کہنا مانون گا تب حضرت ابراہیم جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ مین تجھکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اسسے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہہ حال ہے خدا فرماویگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کرچکا یعنے یہہ ممکن نہین کہ

یہہ دور

پہر دوزخ سی نکلے اور بہشتمین جاوے پہر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنی پانون کی تلی دیکہو تو دیکہین
گے آزر خاک آلودہ جانور ہوگیا پہر فرشتے اُسکے پاؤن کو پکڑ گہسیٹ کر دوزخ مین ڈال دیوینگے
یعنی تبدیل صورت سی عار دور ہوئی کہ کوئی اُسکو نہ پہچانے گا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچہہ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ
میں پڑے ق عایشۃ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی نزدیک سب لوگون میں
زیادہ دشمن لڑاکا جہگڑالو ہے م جابر اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ
سَرَایَاہُ فَاَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَنْزِلَۃً اَعْظَمُھُمْ فِتْنَۃً یَجِیْءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ
فَعَلْتُ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَیْئًا ثُمَّ یَجِیْءُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ
مَا تَرَکْتُہٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ امْرَاَتِہٖ فَیُدْنِیْہِ مِنْہُ فَیَقُوْلُ نِعْمَ
اَنْتَ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی
پر رکہتا ہے پہر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بہیجتا ہے سو اُس سے مرتبے مین
زیادہ نزدیک وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اُنمین سے آکر کہتا ہے کہ مین نے فلانا
فلانا کام کیا یعنے فلانی سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے
کچہہ بہی نہین کیا پہر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو نچہوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی

اسمین اور اسکی جورو مین تو اسکو اپنے پاس کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہیلی اسواسطے شیطان کو یہہ کام بہت پسند ہے مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اسکے مانند کوئی اور بات منہہ سے نکل جاے اور پہر اولاد حرام سے پیدا ہو **ق** اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِیُّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چہانون تلے ہین **ف** یہہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدون کو بشارت ہے کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین **م** اَنَسٌ اِنَّ اَبِی وَاَبَاكَ فِی النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَیْنَ اَبِیْ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہے ایک آدمی نے پوچہا کہ میرا باپ کہان ہے تب حضرت نے یہہ فرمایا **ف** اس آدمی سے پہلی فرمایا تہا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہے جب وہ غمگین ہوکر چلا تو حضرت نے اسکو بلایا پہر یہہ فرمایا کہ میرا باب اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجہے جب پیغمبر کے باپ کا یہہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تہے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضی احادیث مین آیا ہے کہ حضرت کی

ف ۲ بشارت مجاہدین

ہم ۲

خاطر سے حضرت کی والدین کو حق تعالی نی قبر مین زندہ کیا سو وہ ایمان لائی لیکن محدثین کی نزدیک وہ احادیث معتمد نہین واللہ اعلم **م** ابن عمر اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری نامون مین بہت پیارا نام اللہ کی نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہے **ف** یہ نام مقبول اسواسطے ہوئی کہ انمین اپنی بندگی اور خدا کے خدائی کا اقرار ہے اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چہوڑ کی بندون کا بندہ ہونا ایماندار کو لائق نہین **م** ابو ذر اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا کلام بندون کا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیون کی ساتھ **ف** کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے ایک تو سب عیبون سی پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نی سبحان اللہ کہا تو اسکو سب عیبون سی پاک جانا یعنی کبھی اسکو موت اور زوال نہین کہاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سی ڈرتا نہین کسی کا محتاج نہین کوئی اسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اسکو سب خوبیون سی سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تہامنی والا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کری تو جب سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجہا اسواسطے خدا کی نزدیک یہہ کلام بہت پیارا ہے اور اسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے

پہنچا پہلی باب میں گذرا کہ جو اسکو سو بار صبح شام پڑھے گا قیامت میں کوئی اُس سے افضل نہو گا

ق ٢٠٦

ق ابو ہریرۃ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْہِ حَتّٰی
لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ
جَالِسٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیشک جب تم میں سے
کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے پھر اسپر دھوکھا ڈال دیتا ہے
یہاں تک کہ اسکو نہیں یاد رہتا کہ کئی رکعتیں پڑھیں تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے
بیٹھے سہو دو سجدے کرے

ق ٢٠٧

ق ابن مسعود اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ
اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ
ذٰلِکَ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَکَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ
یَکْتُبُ رِزْقَہٗ وَاَجَلَہٗ وَعَمَلَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ
اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ
عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ
اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ
بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اسکی ماں کی پیٹ میں چالیس دن جمع

رہتا ہے چالیس دن لوہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا
اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اُسمین روح پھونکتا ہے اور چار باتون کا اُسکو حکم ہوتا ہے کہ اسکی روزی
لکھلے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جئیگا اور اسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کریگا
اور یہہ لکھتا ہے کہ نیکبخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اسکی جسکے سوا
کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہان تک کہ اسمین اور
بہشت مین ہاتھہ بھر کا فرق رہ جاتا ہے یعنے بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر
غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی
آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہان تک کہ دوزخ مین اور اُسمین سوا ایک ہاتھہ بھر کے
کچھہ فرق نہین رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے
پھر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا اور انتہا اور تقدیر کا بیان ہے
عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہین سمجھہ سکتے اُسکے بوجھنے کو بہت علم اور
صاف ذہن چاہئے لیکن اتنا دریافت کیا چاہئے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی
عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا ہوگا اور
کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجاننا چاہئے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان
کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہئے ضعیفی مین توبہ کر لینگے

سو یہہ شیطان نی انکو دھوکہا دیا ہی اسواسطی کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوی بلکہ ہردم موت سرپر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اُسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اسواسطی کہ **عمر** مختصر شاید ہین نفس نفس واپسین ہووے الٰہی اپنے کرم سی ہمکو نفس اور شیطان کے جال سی نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین

خ ۲۰۸ ابن عباس

اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اُنسے زیادہ تر لائق ہے **ف** حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے کسی نی اُنکی ضیافت نکی اُنکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وہ لوگ صحابہ کے پاس آئے کہ تم مین کسی کو منتر آتا ہو تو اُسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھہ لئے ہم نہ پڑھینگے تم نی ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا وعدہ ٹھہرا ابوسعید نے الحمد پڑھی وہ فوراً اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے انکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تم نی اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے اُن بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور پچھلے حنفی مذہبیون کا

م ۲۰۹ عمران بن حصین

اِنَّ اَخَاکُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْہِ مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا

اصحاب سے فرمایا کہ تمہارا بھائی مرگیا تھا اُسکے جنازے کی نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ
نجاشی نصرانی المذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے
قرآن سنکر حضرت کا بے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھہ بہت سلوک کیا کرتا تھا
جسدن وہ حبش مین مرگیا اُسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی اور یہہ حدیث فرمائی پھر
عیدگاہ مین صف باندہ کے اُسکی نماز پڑھی یہہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق
پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا
حنفی مذہب والے کہتے ہین کہ یہہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہو گئی ہو اور دور
نزدیک ہوگیا ہو اورون کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین م اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ
اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کم بخت نام خدا کے نزدیک اس مرد کا نام ہے
جسنے شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا ف سب پادشاہون کا پادشاہ خدا ہے
بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسبت ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق اَنَسٌ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ
قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اِنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْتَ عَنَّا
وَرَضِيْنَا عَنْكَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے
بھائی مارے گئے شہید ہوئے اُن لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے

م ۲۱۰

ق ۲۱۱

ہمارے پیغمبر کو یہہ پیغام پہنچا دی کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہم سے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے
ف کافرون کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے
ساتھہ کچھہ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکہلاوین حضرت نے ستر قاری قران کے جو رات
بھر نماز پڑھا کرتے اور دنکو لکڑیاں لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اُنکے
ساتھہ کئے اُن کافرون نے راہ مین دغا سے انکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے
خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہنچا دے تو جبرئیل نے یہہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہہ حدیث اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اُن کافرون پر بد دعا کی ق جابر اِنَّ اَخْوَفَ مَا
اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ بڑا خوف جسکا مجھکو اپنی اُمت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کے کام کا یعنے لونڈے بازی کا
امت مین بڑا ڈر ہے ف ابو داؤد مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو ھ اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ
النَّارِ عَذَابًا یَنْتَعِلُ بِنَعْلَیْنِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ دِمَاغُہٗ مِنْ حَرَارَۃِ نَعْلَیْہِ
مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر مین سب دوزخیون سے
وہ شخص ہوگا کہ وہ اگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوسکا ہانڈی کی طرح جوتیونکی
گرمی سبب کے ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہہ ہے سخت عذاب کو اسی پر قیاس

کیا جائے

کیا چاہئے ھ ابو ہریرۃ اِنَّ اَدنٰى مَقعَدِ اَحَدِكُم مِنَ الجَنَّةِ اَن يَقُولَ لَهُ
تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُولُ لَهُ هَل تَمَنَّيتَ فَيَقُولُ نَعَم فَيَقُولُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ
مَا تَمَنَّيتَ وَمِثلَهُ مَعَهُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
تم لوگون مین کم سی کم بہشتی کا یہہ مرتبہ ہوگا کہ اُسسے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو
بندہ مانگے گا پھر دوسرے بار مانگیگا پھر خدا فرماویگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا
جتنا مجھکو مانگنا تھا خدا پھر اُسسے فرماویگا کہ لے ہم نی تجھکو دیا جتنا تونے مانگا بلکہ اسکے ساتھ اتنا

ف ادنی بہشتی کا یہہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگے گا اُسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والوان کو
خداہی جانے کہ کیا کیا کچھہ ملیگا ھ ابن مسعود اِنَّ اَروَاحَ المُؤمِنِينَ فی طَيرٍ خُضرٍ تَعلُقُ فِي
شَجَرِ الجَنَّةِ هٰكَذا ذَكَرَهُ الليثي ولختصره والرِوايَةُ اَنَّ اَروَاحَهُم
فِي جَوفِ طَيرٍ خُضرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالعَرشِ تَسرَحُ مِنَ الجَنَّةِ
حَيثُ شَاءَت ثُمَّ تَأوِي اِلٰى تِلكَ القَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ اِلَيهِم رَبُّهُم اطِّلَاعَةً
فَقَالَ هَل تَشتَهُونَ شَيئًا قَالُوا اَيَّ شَيءٍ نَشتَهِي وَنَحنُ نَسرَحُ مِنَ الجَنَّةِ
حَيثُ شِئنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوا اَنَّهُم لَن يُترَكُوا مِن
اَن يَسأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ اَن تَرُدَّ اَروَاحَنَا فِي اَجسَادِنَا حَتّٰى نُقتَلَ فِي
سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَن لَيسَ لَهُم حَاجَةٌ تُرِكُوا مسلم مین عبد اللہ

م ٢١٤

م ٢١٥

بن مسعود سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا شہیدونکی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے
درختون کے میوے کھاتے ہین اقلیشی نی اتنی ہی روایت کی ہے کم کرکے اور پوری روایت یہہ ہے
کہ مقرر شہیدونکی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین انکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین
لٹکتی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان انکا جی چاہتا ہے اور رات کو انہین قندیلون مین آکر
ٹھہرتی ہین سو انکے رب نے انکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز تمہارا جی بھی چاہتا ہے شہیدون نے
کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر
خدا نی تین بار اسی طرح سی پوچھا جب شہیدون نی دیکھا کہ بدون کچھہ مانگے نہین چھٹتے تو کہا
ای رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ
مین مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نی دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی ہوس اور
آرزو باقی نہین رہی پھر اُسنے پوچھنا چھوڑا **ف** عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ
مین نی حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہے کہ شہیدون کو مردہ
نہ سمجھو وہ زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا
کیا مطلب ہے اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک تو یہہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سی روح نہین مرتی
دوسرے یہہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے

اورون کو یہہ رتبہ حاصل نہین کہ وہ قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے

تیسرے یہہ کہ بہشت بالفعل موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا چوتھے یہہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے

نہایت بڑے رتبے ہین م ثَوْبَانُ اِنَّ اِسْمِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّذِیْ سَمَّانِیْ بِهٖ اَهْلِیْ

مسلم مین ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہے جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا

ف ثوبان رض سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اسنے

کہا السلام علیک یا محمد مین نے اسکو ڈھکیل دیا کہ بے ادبی سے نام کیون لیتا ہے یا رسول اللہ

کیون نہین کہتا ہے تب حضرت نے یہہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہے یعنی کیا ہوا جو اسنے

میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ

عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین

تصویر بنانیوالون کو ہوگا ق عَائِشَةُ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ

الْقِیٰمَةِ وَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرونکے بنانیوالون پر عذاب دیا جاویگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ

جلاؤ جسکو تم نے بنایا ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے ایک

چادر مول لی جس مین تصویرین تھین اسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا

م ٢١٦

ف ٢١٧ صورت بنانی اور تصویر رکھنی منع ہے

ق ٢١٨

حضرت نے جو اُسکو دیکھا تو باہر کہڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز
بُری معلوم ہوئی ہے تب مین نے کہا یارسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپکو ملال ہے
تب حضرت نے فرمایا کہ یہہ چادر کیسی ہے مین نے کہا کہ مول لی ہے آپکے بیٹھنے کے واسطے
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون
اُس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہے کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس
مباح چیزین کیا کم ہین جو تصویردار مکان کو بتخانہ بنائے اور اُسپر خدا کی لعنت برسائے

ق ٢١٩

ق سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی
النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِہٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سی روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہکار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی
پھر اُسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہی کہ اُسکی حاجت
پڑی اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کے واسطے پوچھے یہہ تو درست ہے بلکہ اُسکا حکم ہے کہ دریافت
کرے دوسرے یہہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا
کہ ناحق بے حاجت باتین پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے بیفائدہ سوال کرنے سی حرام ہو جاوے

م ٢٢٠

اور تم گنہکار ہو م عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ مسلم مین
عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین

بہت کم ہین **ف** یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی عورتین نہایت کم ہین اسواسطے کہ عورتون
مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوند کا کہنا کم مانتی ہین **خ** اَنَسٌ اِنَّ اَقْوَامًا
خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر کچھہ لوگ ہم سی چھوٹ کر مدینے مین
رہ گئے ہین پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنی مین جو ہمکو ثواب ہوا اُنہین وہ بہی ہمارے ساتہہ
شریک ہوئی ناچاری نے اُنکو روکا تہا **ف** حضرتؐ نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے
پاس سواری اور سفر کا سامان نہ تہا وہ حضرتؐ کے ساتہہ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے
جب حضرتؐ وہان سے پہری تب راہ مین یہہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا ہمارے ساتہہ ہمکو
ثواب ہوا اُنکو بہی ہوا اسواسطے کہ وہ دل سے ساتہہ تہے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو دین مین بڑا دخل ہے **ق** اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ
اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ
فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ
وَاَنَا مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اشعری
لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینہ مین اُنکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہوجاتا ہے تو ایک
کپڑی مین جو اُنکے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہین پہر ایک برتن سے آپسمین برابر برابر بانٹتے ہین

سو وہ میرے طور پر ہیں میں اُنسے راضی ہوں ف اشعری ایک یمن کی قوم ہے جنمیں ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہیں اُنکی یہہ حضرت نے عادت بیان کر کے پسند کی تا کہ اور لوگ بہی اسی طرح اتفاق کریں خ ابو ذر اِنَّ الاَکثَرِینَ ھُمُ الاَقَلُّونَ اِلّا مَن قَالَ بِالمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا بخاری میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہیں وہی قیامت میں ثواب سے مفلس ہیں پر جنسے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنی دہنے اور بائیں اور آگے سب طرف خوب دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا میں خوب دیا وہ البتہ ثواب پاویگا اور جنسے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت میں مفلس ہو گا نہ تو مال ہی پاس ہو گا نہ ثواب خ ابو ہریرۃ اِنَّ الاِیمَانَ لَیَارِزُ اِلَی المَدِینَۃِ کَمَا تَارِزُ الحَیَّۃُ اِلٰی جُحرِھَا بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہے اپنی بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گہر ہے ہر وقت میں ایمانداروں کو وہاں جانے کی حاجت رہی جب تک حضرت جیتے رہے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکہنے کو جاتے تہے پہر خلیفوں کی وقت میں اسی طرح لوگ جایا کئے اور وہاں بڑے بڑے عالم ہوا ہر زمانے کے لوگ علم سیکہنے کو جایا کئے پہر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہیں غرض مسلمانوں کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے قریب کفر کا ہر طرف غلبہ ہو گا آخر سب ملکوں کی ایماندار لوگ سب طرف سی سمٹکر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہو نگے

خ ۳۰۴

خ ۲۲۴

نوجہان سے

ق ۲۱۵

تو جہاں سے ایمان نکلا تہا وہیں سمٹ کر جاویگا ق جابرٌ وعائشۃ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلَائِکَۃُ بخاری او رمسلم میں جابر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گہر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے رحمت کے نہیں جاتے

ق ۲۱۶

ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اس گہر میں برکتی پہیلیگی ق ابن عمرؓ وعائشۃ اِنَّ التَّلْبِیْنَۃَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ وَتَذْہَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری او رمسلم میں عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور کچہ غم بہی کہوتا ہے ف تلبینہ بے چہنے جو کی آٹے کے حریرے کا نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہے تو ناتوان بیمار کو راحت بہی ہوگی اور غم بہی دور ہو گا سفر السعادت میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ کا معمول

ف ۲۱۷

تہا کہ اہل ماتم کو جو کا حریرہ کہلاتی تہیں تا کہ ٹہنڈک پڑے اور غم دور ہو ق النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِیْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَہُمَا مُشْتَبِہَاتٌ لَا یَعْلَمُہُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُہَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُہَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَہِیَ الْقَلْبُ

بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہے اور حرام
بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کی درمیان دو طرفا ملتی ہوئین چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین
جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہون مین پڑا وہ حرام مین
بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کی آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کسی
رمنے کو بھی چرنے لگے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے جان لو کہ خدا کا رمنہ اسکی حرام
کی ہوئین چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب
بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہہ حدیث
بڑے کام کی ہے اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہے اسکو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کی
سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث
مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گاے بکری
اونٹ دودہ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرامکاری
چوری دغابازی جھوٹ اسیطرح اور چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور جو شبہہ دار
چیز ہے یعنی کچھہ حلال سے بھی میل رکھتی ہے اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنی گھر مین پاوے
لیکن تجھکو یہہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہے یا کسی اور کی اسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اسکا حضرتؐ نے
قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہہ حلال ہے یا حرام یا عالمون کا اسمین اختلاف ہو

تحقیق تقوی

کوئی

کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے ایسی ہی بن بن کا بچاؤ ہے اس واسطے کہ
شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی
گرفتار ہوجاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا
کہ تقوی فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہین ہے تقوی کا مقام دل ہے یعنی جب دل مین ایمان سما جا اور اسکی
ناراضمندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھہ کان ہاتھہ پاؤن سب خودبخود سنور جاتے ہین اسواسطے
کہ دل بادشاہ ہے تمام بدنکا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھہ
رنڈیان گھورتی ہے کان غیبت اور باجونکی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہے نہ موت کا
کچھہ غم ہے نہ قیامت کا کچھہ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین م ابن

م ۳۱۸

عباس ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله
فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده و
رسوله اما بعد فاجن جاءه ضماد الازدي فقال يا محمد اني ارقي من هذه الريح
وان الله يشفي على يدي من شاء فهل لك مسلم مین عبد الله بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر سب خوبیان الله کے واسطے ہین ہم اسکو سراہتے ہین اور اسی سے ہر کام مین مدد مانگتے
ہین جسکو اسنے راہ پر لگایا اسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اسنے بہکایا اسکو کوئی راہ پر نہین
لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اسکا

ساجھی نہین اور بیشک محمد اسی کا بندہ ہے اور اسی کا پیغام پہنچانیوالا بعد اسکے یہہ خطبہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اُسنے کہا تھا کہ مجھکو آسیب
اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے منہہ سے خدا جسکو چاہتا ہے ارام دیتا ہی سو تجھکو بھی
اگر خواہش ہو تو مین تجھی جھاڑون **ف** ضماد ازدی مین کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اسکو
دخل تھا جب وہ مکے مین آیا تو مکے کے کافرون نے اُسسے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہوگیا ہے کچھہ
آسیب کا اُسپر خلل ہے تو اسکو اپنی منتر سے جھاڑ وہ حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنیکو
پوچھا تب حضرت نے امابعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھہ اور فرمایا چاہتے تھے اُسنے
حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اسکو دوبارہ پڑھا اُسنے کہا پھر پڑھیے
حضرت نے اسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے
بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مین نے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی
سمندر کیطرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھہ بڑھائیے مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد
مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے **م** ابو سعید
اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم
ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری ہری ہے اور خدا مقرر ایک
گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہے پھر تا کا کرتا ہے کہ کیا کیا کام کرتے ہو **ف**

۲۱۹ **م** تحذیر زینت دنیا کی

حدیث ۲۳

یعنے جیسے شیرینی دِل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسی ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر
آدمی لوٹ پوٹ ہوا اور خدا ایک گروہ دنیا سی اٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان جمانا جاہتا جانچنیکے واسطے
پھر جو دنیا کے عیش و آرام مین پھنسا اُس نی دہوکہا کہایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی
سوچا کہ اگلے لوگون کے پاس یہہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کہلونا جانکے
اور بے اعتمادی کا سوانگ سمجھکر اُسکے جال مین نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش
ہوشیار ہے اور اُسی کا نام دیندار ہے حضرتؐ نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو
ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رکہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اُسکے یہہ حدیث فرمائی تا کہ مسلمان
سوچین اور دنیا کے پھندے سے نکلین ہ ابو ہریرۃ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیبًا وَ
سَیَعُوْدُ الدِّیْنُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا اس فرقہ کیطرح پھر آخر کو ویسا ہی
ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف مطلب یہہ کہ اول
اول اسلام بہت کم تھا کوئی اُسکا یار و مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی
نہین پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ آخر کو
قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا جیسے پہلے تھا تو اسوقت کے مسلمان مسافر کی
طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اِسوقت ہین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے

کوئی اسکی نہین سنتا ہے کافر تو ایک طرف کلمہ گو اسکو ہنستے ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق ۲۲۱ عَائِشَةُ

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب آدمی قرضدار ہوا بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور قرضدار ان سے وعدہ کرتا ہے تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی ۲۲۲ ھ

م ابن مسعود اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کی نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹھہ بولا کرتا ہے یہان تک کہ بڑا جھوٹہا لکھا جاتا ہے یعنے جب آدمی کو سچ یا جھوٹہہ بولنی کی عادت پڑی پھر آخر کو اُسین کامل ہو جاتا ہے ۲۲۳ ھ

م ابو هُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ

دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے
پھر اُسکا خاتمہ بہشتیون کے کام پر ہوتا ہے **ف** یعنے خاتمہ کا اعتبار ہے اول کا مون پر کچھ
اعتماد نہین تو علم و عبادت پر گھمنڈ ٹھیک نہیے **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

ق ۲۳۷

فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کا لفظ رحمن کی لفظ سی نکلا ہے پھر خدا نی اُسے کہا کہ
جسنے تجھسے میل رکھا اُسسی مین نے رکھا اور جسنے تجھکو توڑا تو اُسکو مین نی توڑا **ف** رحم کے معنے
برادر پروری ہین سو فرمایا کہ یہہ لفظ رحمن سی نکلا ہے یعنی جو حرف رحم مین ہین وہ رحمن مین ہین
پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اُسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا اُسپر کرم
نکریگا **خ** عَائِشَةُ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عایشہ سے

خ ۲۳۸

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے جیسا پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہے
ف یعنی جہاں جہاں نسب کی سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے بھی نکاح
نہین درست جیسے ما او بہن سی نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سی بھی نکاح منع ہے
اسی طرح اور بھی قیاس کرلیا چاہئے دودہ پلائی کا بڑا حق ہے دایہ اور اُسکے لوگون سے
سلوک کرنا سنت ہے **م** اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت

م ۲۳۹

ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکہہ بھی اُسکی پیچھے لگی چلی

جاتی ہے **ف** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ مرگئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا
تو آنکھہ کھلی رہ گئی ہے جیسے مردونکی ہوتی ہے پھر حضرت نے اپنے ہاتھہ سے آنکھہ بند کر دی اور
یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردیکی آنکھہ بند کر دینا چاہیے **ق** اَبُو بَکرَۃَ

ف ٢٤٣

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِاسْتَدَارَکَهَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ
اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثَۃٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ
وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَالَّذِی بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اُسدن تھا
کہ جب خدانے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اُنمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی اُنمین
لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین سو ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم ہین
اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الاخر اور شعبان کے بیچ مین ہے **ف** ان چار مہینون کی حرمت
مدت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافرون کا دستور تھا کہ جب اُنکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو
ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اِن کمبختون نے
مہینونکو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین
حجۃ الوداع کیا تو ذی حجہ کا مہینہ دونو حساب سے برابر پڑا اصل حساب سے بھی اور کافرون کے
حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہہ حدیث

فرمائی

فرمائی یعنے اب زمانہ گردش کھاکر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اِس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو بہت مانتے تھے اسواسطے رجب انکی طرف نسبت کیا

م حُذَیْفَۃَ ابْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَکُوْنُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّۃُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَاشِرَۃَ وَھِیَ فِیْ غَیْرِہٖ نُزُوْلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ مسلم میں حذیفہ بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہونیکی جب تک دس نشانیاں پہلے نہو لینگی ایک تو پورب مین زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھسنا چوتھے دہوان کہ عالم مین پہیلیگا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اِس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اِس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اُترنا ہے

ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھہ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلیگا مسلمانونکو زکام ہوجاویگا اور

کافرون کا سر ہلس جاویکا کے ہین ایک جانور زمین سی نکلیگا ساٹھہ گز کا لنبا سر اسکا جیسے بیل کا
اور آنکھہ جیسی سور کی اور کان جیسے ہاتہی کے اور سینگ جیسی پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور
کوکہہ جیسی بلی کے اور دُم جیسے مینڈھی کی اور رنگ جیسی چیتے کا ہا نہہ پانون جیسے اونٹ ملے کے
اسکے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہو گی مسلمان اور کافر کو سونکہہ کر
تبلا دیگا اور کہیگا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہین **ق** اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ۲۴۲
اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ
فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کے نشانیون سی کسی کے مرنے
جینے سے اینین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکہا کرو تو اللہ سی دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو
جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جسدن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اُسی دن
گہن پڑا لوگون نی کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نی فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت
ہے تمہارا گمان غلط ہے کسی کے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو
لوگون مین مشہور ہے کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرا ہے سو غلط بات ہے گہن کی
نماز دو رکعت ہے سنت بڑی سورتین اُسمین پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین
مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے **م** جَابِرٌ اِنَّ الشَّهْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا ۲۴۳

وَعِشْرُونَ مسلم مین جابر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بہی ہوتا ہے

ف ایک بار حضرت نے قسم کہائی کہ مہینہ بہر بیبیوں کی پاس نجاوین پہر انتیس دن کے بعد

انکے پاس تشریف لیگئے لوگوں نے عرض کیا یا رسول الله آپنے مہینے بہر کی قسم کہائی تہی

حضرت نے فرمایا کہ کبہا ہوا مہینہ انتیس دن کا بہی ہوتا ہے

٢٤١ م

م جابرٌ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا تو وہان سے بہاگ جاتا ہے جتنی دور روحا ہے **ف** روحا ایک مکان ہے مدینہ سے چہتیس کوس

٢٤٢ م

م انسٌ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ

مسلم مین جابر رضی الله عنه سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے

کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنی کا قابو ہے

ف یعنی عرب مین اسلام قایم رہے گا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سی مراد

بت پرستی ہے سو سچ ہے کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل سی بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ

وفساد بہت ہوئے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

٢٤٣ ح

ح انسٌ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری او مسلم مین انس رضی الله عنه سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کی بدن مین پہرتا ہے خون کی طرح **ف** یعنی شیطان کا

۲۴۴ م

ادمی پر غوب غالب ہوے بدخیال ڈالنے مین م حذیفہ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ
اَنْ لَا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ یَسْتَحِلُّ بِھَا فَاَخَذْتُ
بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ یَسْتَحِلُّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم مین حذیفہ رض سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
شیطان حلال جانتا ہے اس کہانی کو جبپر خدا کا نام نلیا جاوے اور شیطان اس لڑکی کو لی آیا
تہا کہ اسکے سبب کہانا حلال کرلے سو مین نی اُس کا ہاتہہ پکڑ لیا پہر اس جنگلی گنوار کو لے آیا
کہ اسکے سبب کہانی کو حلال کرلے سو اسکا بہی ہاتہہ مین نی پکڑ لیا قسم اُسکی جسکے ہاتہہ مین
میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتہہ میرے ہاتہہ مین ہے اس لڑکی کے ہاتہہ کی ساتہہ ف حذیفہ رض سے
روایت ہے کہ ہمارا دستور تہا کہ جب کہانا آتا تو ہم ہاتہہ نڈالتی جب تک حضرت نکہاتی
سو ایکبار کہانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اسکو کوئی کہینچی لاتا ہے سو اُسنے چاہا
کہ کہانی مین بدون بسم اللہ کہی ہاتہہ ڈالے حضرت نے اسکا ہاتہہ پکڑ لیا پہر ایک گنوار اُسی
طرح دوڑتا آیا اُسکا بہی ہاتہہ حضرت نے پکڑ لیا پہر یہہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نی چاہا تہا
کہ اگر یہہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لئی کہانے لگے تو مین بہی کہاؤن اس حدیث سے ثابت
ہوا کہ کہانا کہانے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہین تو شیطان ساتہہ کہاتا ہے ف

۲۴۵ ق

ابن مسعود اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ

وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکِذْبَ لَیَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَهْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ کَذَّابًا بخاری اور مسلم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہے اور نیکی بہشت مین پہنچاتی ہے اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کی نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹھہ بولنا نافرمانی کو پہنچاتا ہے اور نافرمانی دوزخ مین پہنچاتی ہے اور مرد جھوٹھہ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کی نزدیک بڑا جھوٹھا لکھا جاتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنی کا انجام بہشت ہے اور جھوٹھہ بولنی کا انجام دوزخ ہے مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھہ بولنی کو سچ بچانے **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل مین اسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے سبب سے خدا اُسکے درجے بلند کرتا ہے اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل مین اسکو کچھہ بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بے دن سوچی ہر ایک بات کو نہ بکا کرے

۴۴۲ م

م ابو سعید و ابو هریرة ان العبد لیتکلم بالکلمة ینزل بها فی النار
ابعد ما بین المشرق والمغرب مسلم میں ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی ایسی بات بولتا ہے کہ جسکے سبب سے دوزخ میں گر جاتا ہے
اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب میں فرق ہے

۴۴۳ ق

ق ابو هریرة وابن عباس
ان العین حق بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہے ف یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہے
خدا نے اسمیں تاثیر رکھی ہے

۴۴۴ ق

ق ابی بن کعب ان الغلام الذی قتله الخضر
طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا بخاری اور مسلم میں ابی بن
کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا
وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا میں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے
ف حضرت موسی اور خضر کا قصہ قرآن میں مذکور ہے اسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا
یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا

۴۴۵ ق

ق ابن عمر ان الفتنة
ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف هذا الکتاب هذا
حدیث سمعته من النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام قاله وهو یشیر الی
المشرق بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ

فساد اُدہر سے جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہے کہا حسن صغانی اس کتاب کی جمع کرنیوالے نے کہ مین نے خواب مین یہہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تہی پورب کی طرف **ف** اور حدیث مین آیا ہے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دو سینگ اسمین لگا دیتا ہے تاکہ کافرون کا سجدہ اسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بہی پورب کی طرف سی نکلینگے یعنی عراق کی ملک سے

م

م انس اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا تو اُسکے سبب سے دنیا مین کچھہ اُسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہے اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اُسکی آخرت کی واسطے جمع کر رکہتا ہے اور اُسکے بعد دنیا مین بہی روزی دیتا ہے اُسکی بندگی پر **ف** یعنی خدا کسی کی نیکی برباد نہین کرتا وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھہ ثواب نہین تو اسواسطے اُسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہے اور ایماندار کا بدلا دونون جہان مین **خ** ابن عمر وابو هريرة اِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بخاری مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

خ ۲۵۱

کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اسکا باپ بھی کریم دادا بھی کریم ہو پڑدادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کی بیٹی حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کی پڑوتے

ف یعنی سوای حضرت یوسف علیہ السلام کے یہہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبری ہوتی آئی ہو کسیکو حاصل نہین

م روایتہ بن الاسقع ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم

مسلم مین واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجھکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا ف کنانہ حضرت کی چودہوین پشت مین ہین انسے عرب کی بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی چودہوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پڑدادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور اولاد سے شرافت مین افضل ہے پھر انمین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کی عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اسواسطے کہ حضرت کی اولاد سوای حضرت فاطمہ کے اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن

مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث
اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے ق انس ان اللہ امرنی
ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال لابی بن کعب فقال ابی وسمانی قال
نعم فبکی بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ابی بن کعب سے
کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں سو ابی بن کعب نے کہا
کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے
رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کی بڑے قاری سو حضرت نے
انکی استادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان انکو استاد جان کر اُنسے قرآن سیکھیں اس حدیث سی
انکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی خ ابو الدرداء ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم
کذبت وقال ابو بکر صدق وواسانی بنفسہ ومالہ فھل انتم تارکو
لی صاحبی بخاری میں ابو الدرداء سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے تمہاری
طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو اول تمنی کہا کہ تو جھوٹھا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا نبی ہے اور
اُنسے میرے ساتھہ اپنی جان اور مال سی سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے یار کو میری خاطر چھوڑ دو
یعنی کسی طرح کا اسکو رنج نہ پہنچاؤ ف بخاری میں ابو درداء سی روایت ہے کہ ایک بار ابو بکر صدیق
اور عمر فاروق میں کچھہ گفتگو سی رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا

ق ۴۵۴

خ

فضیلت صدیق اکبر

رسول اللہ میرے اور عمر کی درمیان کچھ گفتگو ہوگئی ہین اُنپر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سی اپنے
اپنا قصور معاف کرایا سو اُنہون نی معاف نکیا سو مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون
حضرتنے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجھکو بخشیگا پھر عمر بہی اس گفتگو سی پچتانے معاف
کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئی وہان سنا کہ وے حضرت پاس گئی ہین جب عمر حضرت پاس
آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کی بہل عاجزی سے کھڑے ہوکر
حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سی ہوئی ہتی تب حضرت نی
یہہ حدیث فرمائی پھر اس دن سی صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت خیال رکہنی لگے کسی نے
انکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے
معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا رہے سو
جنے صدیق اکبر سے عداوت رکہی اُسنے مقرر حضرت کو رنج دیا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ
اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے
اور خیال دل مین آتنے ہین سو خدا نی اُسکے گناہ میری امت سی معاف کردئے جب تک اسکو نہ
بولے یا اُسپر عمل نکرے **ف** یعنی جس برے کام کا خطرہ دل مین آوی سو معاف ہے
اور اگر اسکو منہہ سی نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا **م** اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ

۲۵۶ ق دوسرے مومن کو جو بات سی ویسا فعل نکرے

۲۵۷ م

جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ
مسلم مین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے
کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا **ف** تمام قرآن کا مطلب تین
قسم ہے ایک قسم مین وحدانیت اور اسکے صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم
حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کی ٹھہری کہ اسمین توحید اور صفات
الٰہی کا بیان ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا
رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا
وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ
أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہ خدا نے مکہ سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے
رسول اور مسلمانون کو اسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا
صرف میرے واسطے ایک ساعت حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر کہ حلال

ق ۵۸

ہنو گا سو شکار کا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اسکا درخت نہ کاٹا جاوی اور اُسکی گری پڑی چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اسکو جو ڈہونڈہ کی مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سی ایک بات جو بہتر جانی سو اختیار کرلی یا تو خون بہا قاتل سی لیوی یا خون کے بدلے خون لیوے پہر حضرت کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نی کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گہانس کاٹنی کی اجازت دیجیئے اسواسطے کہ ہم مکی والے لوگ اس گہاس کو قبرون مین اور اپنی چہتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ مگر اذخر کاٹنا درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کہڑا ہوا پہر اُسنے کہا کہ یہہ سب حکم مجہکو لکہوا دیجیئے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکہہ دو ابو شاہ کی واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکہنا درست ہے بلکہ سنت ہے م ابو سَعِیدٍ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَعِنْدَہٗ مِنْھَا شَیْئٌ فَلَا یَشْرَبْ وَلَا یَبِعْ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نی شراب کو حرام کیا سو جسکو یہہ شراب کی حرمت کی آیت پہنچ گئی ہو اور اُسکی کچہہ شراب باقی ہو سو اسکو نہ پیئے اور نہ بیچے **ف** جب شراب کی حرمت مین آیت اُتری تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی م عَائِشَۃَ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَلِھٰذِہٖ اَھْلًا مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نی بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پہر اُسکے واسطے ہی لوگ بنائے اور اُسکے واسطے ہی لوگ بنائے

۲۵۹ م

۲۶۰ م

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔

ق ابوھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْھُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فَاَصَمَّھُمْ وَاَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب انکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیوں کی قرابت یعنی ناتا خدا کے روبرو کھڑی ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اسکا ہے جو قطع برادری سے فریاد چاہتا ہے خدا نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اُسے ملوں جو تجھسے ملے اور اس سے کاٹوں جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہوں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہ ہیں کہ جنپر خدا نے لعنت کی ہے پھر انکو بہرہ کر دیا حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض جب ہے کہ خدا نے دنیا بنائی

م عائشۃ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلْجَنَّۃِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِھِمْ

۲۶۱ ق بیان جنت و دوزخ

۲۶۲ م

مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کی واسطے لوگ بنائے اُسوقت سے انکو بہشتی ٹہرایا جب کہ وہ اپنی باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اسوقت سی انکو دوزخی ٹہرایا جب کہ وہ اپنے باپون کی پشت مین تھے **ف** یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کی نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اُسکے بہید کو دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اُسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہے اندہیرے مین کچھ نظر نہین آتا

ق ۲۶۳ — فضیلت صدیق اکبر

ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندہ کو دنیا اور آخرت مین سو اس بندہ نے آخرت کو اختیار کیا **ف** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہے کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑہا اور یہہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اُنکے رونے سے کہ یہہ رونیکا کون مقام تہا جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تہی اصحاب مین سوای حضرت صدیق کے کوئی اس بہید کو نہ سمجہا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تہے جب صدیق روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر رو مت سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجہپر احسان ہے اگر خدا کی سوای جانی دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجہ سے کرتا لیکن ہمارے تیری اسلام کی برادری اور محبت ہے

ص ۲۶۴ **ص** عَائِشَۃَ

ان اللہ

اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَالَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا
لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
خدا نرمی کا پیدا کرنیوالا ہے اور نرمی کو بہت پسند رکہتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر
نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اسکی عطا ہے سو اسکے سوای کسی پر نہین م ثوبان اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی
لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْہَا
مسلم مین ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو
لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میری سامنے کر دیا سو مین نے زمین کا پورب پچہم یعنی جہان آفتاب
نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے دیکہہ لیا تو جہان تک مین نے دیکہا ہے وہان تک میری اُمت کی بادشاہت
پہنچیگی ف مدینہ مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز
قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو جہان تک پہنچنا مقدر تہا نہ
دکہلا دی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ حضرت کا معجزہ عظیم ہے کہ فتوح اسلام کی آیندہ
خبر دی سو اُسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی م جابر ابن سمرۃ اِنَّ اللّٰہَ سَمَّی الْمَدِیْنَۃَ
طَابَۃَ مسلم مین جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینہ کا نام
طابہ رکہا یعنی پاک ہے اسمین ناپاکی نہین ف ایک گنوار مسلمان ہوا پہر جب بیمار پڑا تو مرتد
ہو کر مدینہ سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو رہنے نہین دیتا ق انس

۲۶۵ م

معجزہ

ف

۲۶۶ م

۲۶۷ ق

اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہے **ف** حضرت نے
ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنی دو بیٹیون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت نے
پوچھا کہ یہہ اِس طرح کیون رنج اُٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ اُسنے پیادہ حج کرنے کی نذر مانی تھی تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو اُسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ
چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہو لیوے **خ** اَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِنَّ اللّٰہَ
قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَاءَ وَرَدَّھَا عَلَیْکُمْ حِیْنَ شَاءَ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنِ
النَّاسَ بِالصَّلٰوۃِ بخاری مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا نے بند کر رکھا تمہاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اُٹھہ اور لوگون کو خبر
کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ **ف** ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے
عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب
بلال نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہون گا نماز کے وقت جگا دون گا پھر لوگ سو گئے
بلال پہلے جاگا کئے جب نیند کا غلبہ بہت ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھہ گئے پھر سب سو گئے کی نماز
قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت سب سے پہلے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلال کدھر گیا جو تو نے
کہا تھا بلال نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجھکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر

خ ۲۶۹

۲۶۹ ھ

حضرت نی فرمایا کہ یہان سی اٹھو یہہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئی پھر آگے بڑہ کی قضا کی
نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین ھ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَرَّاَھَا
مِنْ ذٰلِکَ یَعْنِیْ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ اِمْرَأَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نی اُسکو پاک کیا ہے اُس سے یہہ حدیث
اسماء کی حق مین فرمائی جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تہین ف ایکبار صدیق اکبر اپنی گہر مین گئے
دیکہا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہہ حال حضرت سے کہا تب
حضرت نے فرمایا کہ اسما کو خدا نی بدکاری سے پاک کیا ہے یہہ حدیث اُسوقت کی ہے جب عورتون کو نہ
پردے کا حکم نہوا تہا اسما پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تہین جب وہ شہید ہوئی تو صدیق کی نکاح
مین آئین پہر اُنکے بعد علی مرتضی کی نکاح مین آئین ق زَیْدُ ابْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَّقَکَ

۲۷۰ ق

مَا لَہٗ حِیْنَ نَزَلَتْ سُوْرَۃُ الْمُنَافِقِیْنَ وَقَدْ کَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا
وَقَوْلِہٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ بخاری و مسلم مین زید
بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نی تجھکو سچا کیا یہہ حضرت نے زید بن ارقم
سے فرمایا جب سورہ منافقین اتری اور زید بن ارقم نی حضرت کو خبر دی تہی کہ عبد اللہ بن ابی منافق
ہے لوگون سے کہتا تہا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ پہوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تہا

کہ ہم جب مدینہ کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے کو کہا اور
ذلیل حضرت کو **ف** زید بن ارقم سے روایت ہے کہ بنی مصطلق ایک کافرون کی قوم تہی حضرت
ان سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر کچہ لوگ مہاجرین اور انصار کے آپس مین جہگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی منافق تہا مدینہ کا
سردار وہ کچہ انصار والون پر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال
تو تجہکو کاٹ کہا دے اور اپنی لوگون سے کہا کہ محمد کی ساتہیون کو کہانا پانی نہ دو تا کہ وہ بہاگ
جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پہر جاوینگے تو حضرت کو نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین
کہ مین نے یہہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن
اڑا دون حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنی ساتہیون کو مارڈالتے ہین پہر عبد اللہ بن
ابی اور اسکے یارون نے حضرت کے سامنے قسم کہائی کہ ہم نے یہہ نہین کہا حضرت نے انکو سچا جانا
مجہکو جہوٹہا جانا اسبات کا مجہکو نہایت رنج ہوا پہر جب ہم مدینے مین پہنچے تو خدا نے سورۂ منافقین
اتاری اور وہ سب حال اسمین مفصل بیان کیا پہر حضرت نے مجہکو بلایا اور یہہ حدیث فرمائی م

۲۷۱ م

بیان فضیلت احسان

شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا
الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ
مسلم مین شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض
لیا ہے ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچہی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی

فراغت

فراغت کرو تو بسا نرسا کر مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور

چاہئے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہئے کہ راحت پہنچاوے حلال کرنے کی جانور کو **ف**

یعنی خدا نے ہر چیز کی نسبت احسان کرنا فرض کیا ہے یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان

۲۷۲ **ق**

چاہئے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز کر لیوے تا کہ زیادہ تکلیف نہو **ق**

اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ

فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ

يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرامکاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اسکو پاوے گا

سو آنکھ کی حرامکاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرامکاری اس سے شہوت سے بات کرنا

اور جی حرامکاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہے اور شرمگاہ اسکو کبھی سچا کر دیتی ہے

اگر اسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اسکو جھوٹھا کرتی ہے جو اسنے حرامکاری نکی **ف**

شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اسواسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین

م عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے

دینا **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک

بدلے زبان داب کے السام علیک کہا یعنی تجہپر مری پڑے حضرت عائشہ نے اُنسے غصہ ہو کر اُنسے
کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تمپر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہہ
حدیث فرمائی یعنی تم نے گالی کے بدلے کیون گالی دی اور بڑہ کے لعنت کیون کی خدا کو
یہہ پسند نہین آتا **ق** عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا
یَنْتَزِعُہٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ
عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُہَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو
اس طرح نہ اٹھالے گا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اُٹھاویگا عالمون کو اٹھا کر
یہان تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نچھوڑے گا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے
پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اُنہین جاہلون سے لوگ مسئلے پوچھینگے سو وہ فتوی دینگے
مسئلہ بتاوینگے بی علمی اور نادانی سے سو آپ وہ گمراہ ہوئے اورون کو گمراہ کیا **م**
اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ
وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ وَعَمَلُ النَّہَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ
حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ
خَلْقِہٖ مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا

ق ٢٧٤

م ٢٧٥

نہین سوتا ہے اور اسکی شان کی مناسب ہی نہین سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اٹھاتا ہے
یعنے بندون کے عمل تولتا ہے بعضی قبول کرتا ہے بعضی رد کرتا ہے یا روزی کم زیادہ
کرتا ہے اُٹھہ جاتے ہین اسکی طرف رات کی کام دن کی کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے
کامون سے پہلی خدا کا پردہ نور ہے اگر اُس پردے کو اٹھا دے تو اسکی ذات پاک کی روشنیان
جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو **ف** اس حدیث مین
خدا کے علم اور اسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى
صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین
دیکہتا ہے لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو دیکہتا ہے **ف** یعنی بندون صفائی دل اور خالص
نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھہ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہین
آدمی غور کری تو بوجہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا
مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا رحمت کی نظر سے
نہین دیکہتا اسکی طرف جو ازار کو غرور سے لٹکا کے کہینچتا جاتا ہے **ف** یعنی جسنے
غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ
نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بی غرور حرام ہے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہے **خ**

م ۴۷۶

م ۴۷۷

خ ۴۷۸

ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ
سَبَقَتْ غَضَبِیْ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھہ رکھا کہ مقرر میری رحمت آگے بڑہ گئی میرے
غصہ پر **ف** یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہے اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد
نہین پکڑتا اور عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند
نہین کرتا **ق** عائشۃ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَکْسُوَ الْحِجَارَۃَ وَالطِّیْنَ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا
حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناوین **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایکبار
لڑائی کو تشریف لے گئے اور مین نے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے
تو اسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر
چادر ڈالنا اور اسکے گرد فرش کرنا شریعت محمدی مین بہتر نہین **م** عائشۃ اِنَّ
اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُیَسِّرًا مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو نہین بھیجا ہے سختی کرنے والا ولیکن
مجھکو بھیجا ہے سکھانیوالا آسانی کرنے والا **ف** ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے
نان نفقہ فراغت کی ساتھہ مانگا تب آیت اتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت

ق ٧٤

م

اور اللہ اور اُسکے رسول کو تو پہلے حضرتؐ نے عائشہ صدیقہ سی یہہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لے لو عائشہ صدیقہ نی عرض کی یا رسول اللہ آپکے مقدمی مین ماباپ کے پوچھنی کی کیا حاجت ہے مین نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہہ ہے کہ اور ازواج سے اسکی خبر نکیجیو تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہے کہ مین آسانی سے سکہلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھی گی کہ عائشہ نی قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بہی قبول کری م ابنِ مسعود اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَجَعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا نی جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پہر انکی نسل کو باقی نہین رکہا اور البتہ بندر اور سور اسسے آگے بہی تہے ف ایک شخص نی پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کرڈالا تہا یہہ بندر اور سور کیا انہین کی اولاد ہین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی خ ابو هريرة والنعمان بن مقرن اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری مین ابو ہریرہ اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہکار آدمی سے کرتا ہے ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پہر جب اسکے زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مارکے مرگیا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتی ہین یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کی

م ۲۸۱

خ ۲۸۲

واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتی ہین سنکے اچھی ہین یہی اسی حدیث کو سمجھنا چاہیے م انس اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضیٰ

عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْهَا مسلم مین

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اس بندے سے

کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد کہے ق ابو ہریرۃ اِنَّ اللّٰہَ لَیَضْحَکُ مِنْ

رَجُلَیْنِ وَیُرْوٰی یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَہٗ ثُمَّ یَدْخُلَانِ

الْجَنَّۃَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے

دو مردون سے کہ انمین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وہ دونون بہشت مین جاوین اور ایک

روایت مین بجای لیضحک من رجلین کے یضحک اللہ الی رجلین آیا ہے مطلب دونون عبارت کا

ایک ہے ف اصحاب نے پوچھا یا حضرت یہہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونون بہشتی ہون حضرت نے

فرمایا کہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے

ق ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ

اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ بخاری اور مسلم

مین ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے

پھر جب اسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی

خدا فرماتا ہے کہ یہی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑے بیشک

م

ق ۲۹۳

ق ۲۹۴

اسکی

اسکی پکڑ سخت دردناک ہے **ف** یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اور بہی ظلم کرتا رہے اور
باکہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اُسنے پکڑا پہر نہین چہوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہے پر
دنیا مین بہی خاک سیاہ ہوجاتا ہے **ق** جابرٍ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَا بَيْعَ
الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَهٗ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ بخاری اور مسلم مین
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اُسکے رسول نی حرام کیا شراب
اور مردار اور سور اور بتون کا بیچنا یہہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹہوین سال
ہجری کے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
قَالَهٗ لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے
کہ مقرر خدا اور اُسکا رسول تمکو سچا جانتے ہین اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین **ف** جب مکہ فتح
ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کی گہر گیا اُسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو
اپنی وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے
انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجہکو برادرون کی محبت غالب ہوئی ہے مین خدا کا
بندہ ہون اور اسکا رسول اپنا وطن چہوڑ کر مین تمہاری بستی مین کیا میری زندگی تمہاری زندگی کے
ساتہہ ہے میری موت تمہاری موت کے ساتہہ ہے انصاریون نی عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے
خدا کی کہ ہماری تو بات طعنہ کی راہ سے نہ تہی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی

مدینہ چھوڑکر مکہ میں نہ رہ جاویں سواب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتی ہو تمہاری بات نہیں

م ۲۹۷ م ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّہَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّہَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھہ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دنکو اپنی رحمت کا ہاتھہ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے

م ۲۹۸ م ابو ہریرہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِّنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ وَیُرْوٰی ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاویگا ہوا کو یمن سے کہ ملک ریشم سے بھی زیادہ نرم ہو جسکے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسکو نچھوڑیگی بے مارے یعنی سب ایماندار مرجاوینگے ف یہہ قیامت کی قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت بدکار کافروں پر قائم ہوگی اسوقت ایماندار کوئی نہوگا

ق ۲۹۹ ق عائشہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ بخاری اور مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیثمین

ہوچکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہ کا جواب دینا پہر حضرت کا منع کرنا اور یہہ حدیث فرمانا

م ١٩١ سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ

مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکہتا ہے پرہیزکار مالدار چہپے گمنام بندی کو ف یعنے مالداری کے ساتہہ پرہیزکاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے جب اسلام مین فتنہ فساد پہیلا تو سعد بن ابی وقاص صحابی نی شہر چہوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے انکے بیٹے نی کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے تب انہون نی یہہ حدیث پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کی وقت گوشہ گیری بہتر ہے

ق ١٩٢ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یُّشَمِّتَهٗ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چہینک کو پسند رکہتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے سو جو چہینکے پہر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اسکو سنے اسپر واجب ہے کہ اسکے حق مین دعا کرے یعنے یرحمک اللہ کہے ف چہینکنے سی بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کرسکتا ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمہائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت و سستی لاتی ہے اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی

ق ١٩٣ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اللّٰهَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْهِ كَنَفَهٗ وَیَسْتُرُهٗ وَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَهٗ

بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا
وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰی كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ وَالْمُنَافِقُوْنَ
فَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو
نزدیک کرلے گا یعنی قیامت مین پہر اسکو اپنی رحمت کی سکے سے چہپا لیگا اور فرما دیگا کہ تو اپنا
فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانی تقصیر یاد ہے سو مسلمان کہیگا کہ اے میرے رب ہان یاد ہے یہان تک
کہ اُس سے اُسکے گناہ قبول کرا دیگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرمائیگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چہپائے ہم آج بہی انکو بخشتے ہین پہر نیکیون کا نامہ اعمال اسکو دیا جاویگا اور
کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اُنکے گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اُنکے ہاتہ پانون انکو
کہینگے کہ یے لوگ ہین جو خدا پر جہوٹہ باندہتے تہے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر
یعنی جو حد سے بڑہ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی ۲۹۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى
لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَيُرْوٰى وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَرَضِيَ لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ
وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ
تُنَاصِحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ
اِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہارے

واسطے تین کام پسند رکھتا ہے اور مکروہ جانتا ہے تمہارے واسطے اور ایک روایت مین
یون ہے کہ غصے ہوتا ہے تین چیز سے سو تین چیز تمہاری واسطے پسند کی ہین اُنمین سے اول
یہہ ہے کہ تم اُسکی بندگی کرو اور کسیکو اسکا ساجہی نہ سمجہو اور دوسرا یہہ ہے کہ خدا کی رسی کو
مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پہوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی
اور راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہہ کہ خیرخواہی کرو اُسکی جسکو خدانی تمپر حاکم کیا یعنی اسلام کے
حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدانی تمہاری واسطے مکروہ رکہین ہین سو اُنمین سے اول قیل و
قال ہے یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسرے بی احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچہنا تیسرے
بی موقع مالکو ضایع کرنا جیسے بہت عمارتین حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا
برباد کرنا م عمر اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّ یَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ
مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہے
اس قرآن سے بعضی لوگون کا اور بعضون کو اِسی سے گرا دیتا ہے ف یعنے جن لوگون نے
قرآن کو پڑہا اور اسپر عمل کیا انکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اُسپر عمل نکیا وہ بی قدر ہوئے
م ہِشَامُ بْنُ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ
فِی الدُّنْیَا مسلم مین ہشام بن حکیم رض سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا
انپر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لِاَھْلِ

م ۲۹۵

م ۲۹۶

ق ۲۹۷

الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ
فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا
مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ
فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي
فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سی کہ اے بہشتیو سو وہ کہینگے اے
رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بہلائی تیرے قابو مین ہے پہر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی
ہوئے سو وہ کہین گے کیون نہ ہم راضی ہون اے رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھہ دیا ہے کہ کسی کو
نہین دیا پہر خدا فرماویگا کہ بہلا ہم تمکو اس سے بہی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وہ کہین گے اے
بہشت سی زیادہ کون چیز عمدہ ہے پہر خدا فرماویگا اب مین نے اتاری تمپر اپنی رضا مندی
سو اسکے بعد اب مین تمپر کبہی غصہ نکرونگا **ف** معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سی عمدہ خدا کی
رضا مندی ہے جو سب نعمتون کے بعد ملیگی **ح** ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ
شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اسکا پینا حرام کیا اُسی نے اسکا بیچنا بہی حرام کیا یعنی شراب کا
ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بہر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجہکو معلوم نہین

۲۹۸

کہ شراب حرام ہے اُس نے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی **ق** اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّۃِ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ
فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی
جو پیتا ہے چاندی کی برتن مین وہ اپنی پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے **م**
اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین
ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنیولے قیامت کی دن نہ گواہ ہون
ہون گے نہ سفارش کرنیوالون مین **ف** مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسی طرح درست نہین سو جن لوگون کی
عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی اُنکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہو گی اسواسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت
کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے
سو نہین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی **ق** اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی
الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ
یَسَارِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنی آگے اور
نہ اپنے داہنی لیکن اپنے بائین طرف پانون کی نیچے تھوک لے **ف** اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین
اور اگر تھوک آجاوی تو آگے نتھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے

ق ۲۹۹

م ۳۰۰

ق ۳۰۱

تہوکے اگر مجلس مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کہڑا ہو تو اپنی کپڑی مین تہوکلے

ق ۳۰۲
ق ابو ہریرۃ اِنَّ المُؤمِنَ لَا یَنجَسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مؤمن مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھکو ایکبار نہانی کی
حاجت ہوئی راہ مین حضرتؐ سے ملے مین اُس راہ ہٹ کر نہا کے حضرت پاس حاضر ہوا حضرتؐ نے پوچھا کہ تو
کہان تہا مین نے عرض کی مجھکو غسل کی حاجت تہی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجھکو برا معلوم
ہوا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑہنا اور مسجد مین جانا البتہ
بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہے

م ۳۰۳
م جابر اِنَّ المَرأَۃَ تُقبِلُ فِی صُورَۃِ شَیطَانٍ
مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مؤمن عورت شیطان کی صورت مین سامنے
آتی ہے ف پوری حدیث یون ہے کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے اور
شیطان کی صورت مین پہرتی ہے تو جو کوئی عورت کو دیکہے وہ اپنی جورو سے صحبت کرلے تا کہ
دل سے اُسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو
بہکاتا ہے ویسے عورت بہی

ق ۳۰۴
عورت — نفقہ اہل و عیال
ق ابو مسعود عُقبَۃَ بنِ عَمرٍو الأنصَارِی اِنَّ
المُسلِمَ اِذَا اَنفَقَ عَلیٰ اَهلِهِ نَفَقَۃً وَهُوَ یَحتَسِبُهَا کَانَت لَهُ صَدَقَۃً
بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنی
جورو لڑکون کے کہانے پینے کا کچہہ مال خرچ کرتا ہے ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے

برابر ہے ثواب مین ف یعنی اپنے گہر کی خرچ مین اگر یون نیت کری کہ خدا نی مجہپر یہہ فرض کیا ہے انہی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اُسمین بہی خیرات برابر ثواب ملی کا اور اگر بی نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب م عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کی نزدیک نور کی منبرون پر ہون گے رحمن کی داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتہہ داہنی ہین یعنی خدا کی کرم مین نقصان نہین منصف وہ لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئی ہین ف یعنی منصف وہ ہین جو اپنے برادرون کی رورعایت نہین کرتے اپنی بیگانی مین برابر انصاف کرتی ہین خ عَائِشَةُ اِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ وَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِیْهِ اِلَی الْکُهَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ کِذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین سو اُسمین بات چیت کرتی ہین اس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہان جاکر چپکے سن آتے ہین پہر اسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتی ہین انکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جہوٹہی باتین جوڑ کے اسکے

م فضیلت حاکم عادل

خ

کاہنون

سا تہہ کہتے ہین **ف** عرب مین ایک قوم تہی جن اور شیطانون سی راہ رکہتے تہی کچہہ اُنسے
حال دریافت کرکے لوگون سی کہتی تہنے لوگ اُن سے بہت اعتقاد رکہتی تہے سو لوگون نے
حضرت سے انکا حال پوچہا حضرت نے فرمایا کہ انکی کچہہ حقیقت نہین پہر لوگون نی عرض کی کہ انکی کبہی
بات سچ بہی ہوتی ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **خ** جابر اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا
رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ دیکہو تو اُٹہہ کہڑے ہو **ف** اول جنازہ دیکہہ کر
اُٹہنا سنت تہا پہر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکہہ کر اٹہنا سنت نہین **م** انس اِنَّ الْمَيِّتَ
اِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکہا جاتا ہے تو جوتون کی چپ سنتا ہے
جب لوگ اُسکو دفن کرکے پہرتی ہین **خ** ابن عمر اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ
بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے
زندے کے رونی سے **ف** یہہ اس صورت مین ہے کہ مردہ اپنے رونی پیٹنے کی وصیت کر گیا
ہو چنانچہ اُسکا بیان گذرا **خ** ابن عباس اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب نہین
کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہہ خدا کو خاص ہے **ف**

حضرت نے ایکبار لشکر کہین بہیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجو پہر جب وہ روانہ ہوئے

۳۱۱ م

تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پہر یہہ حدیث فرمائی اور اُسکے قتل کا حکم کیا م اَنَسٌ

اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا وَنَامُوْ وَلَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلوٰۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلوٰۃَ

مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑہ چکے اور سو گئے

اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کی منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے عشا کی نماز

۳۱۲ ق

دیر کر کی پڑھی تہائی یا آدہی رات گذری تب اصحاب سے یہہ حدیث فرمائی ق مُجَاشِعُ

ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَۃَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ

وَالْخَيْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

وطن چہوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کر اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامون کی

ف مجاشع سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون

تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اس طرح کی ہجرت اب فرض نہین

۳۱۳ خ

رہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ

بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری

خضاب نہین کرتی ہین تم انکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب

قولی سنت ہے اور وسمہ بہی درست ہے لیکن او رخضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو درست نہین

ق ابن عمر اِنَّ اَمامکم حوضاً کما بین جرباء و اذرح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہاری آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہے یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ اُن کی درمیان مین ہے مطلب یہہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہے ق انس اِنَّ اَمثل ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہوا اُن مین بہتر دو ہے پچھنے لگانا اور دریائی کوٹ ہے ف کوٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے اسوا سطے اسکو عود ہندی بھی کہتی ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تہا اسی واسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اُسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد کی بیماریون کو دور کرتا ہے اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے حضرت نے انکی تعریف اور حدیث مین آیا ہے کہ جسکے درد سر ہوتا تہا اسکو حضرت پچھنے فرماتے تہی اور تیرہوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدہ اور ہفتی مین خون نکالنا حدیث مین منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہے توکل کی خلاف نہین ق ابو ھریرۃ اِنَّ امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببئر قد ادلع لسانہ من العطش فنزعت لہ بموقہا فغفر لہا و قال البخاری فنزعت خفہا

ق ۳۱۴ اما

ق ۳۱۵

قسط یعنی کبیر و ث حجامت

ق ۳۱۶

فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرامکار عورت نے گرمی کے دنمین
ایک کتّی کو دیکھا کنوین کے اسپاس گھومتا ہے اپنی زبان نکالے ہے پیاس کے مارے سو
اُسنے اپنا موزہ اسکے واسطے اُتارا یعنی پانی پلانے کو پہر اُسکے گناہ معاف ہوگئے اور بخاری
نے یون روایت کی ہے کہ اس عورت نے اپنا موزہ اُتارا پہر اسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا
پہر پانی نکال کے اسکو پلایا سو اسکے گناہ معاف ہوگئے اس کام کی سبب سے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کی ساتھ احسان کرنا خدا کی نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے

٣١٧ **ق**

عصر دل بہت آور کہ حج الکبراست **ق** فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا
الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا
وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ قَالَ لَهَا حِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا
زَوْجُهَا اَبُوْعَمْرِو بْنِ حَفْصٍ الْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتی جاتی ہین سو تو جا عبداللہ
بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی اُتار رکھیگی جب وہ تجھکو نہ دیکھیگا یہہ حضرت نے فاطمہ
بنت قیس سے فرمایا جب اُسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے
اسکو تین بار طلاق دی تھی **ف** فاطمہ بنت قیس کو اُسکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے

ہے

فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کی گہر مین عدت بیٹھہ پہر حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکے گہر مین لوگ
آتے جاتے ہین وہان ہین عبد اللہ اندہا ہے اُسکے گہر مین جا یعنی اسکو کچہہ سوجہتا نہین تو
ارام سے وہان رہیگی ق اَبُوسَعِیْدٍ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ
فَلَا اَدْرِی اَیُّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے
سو مین نہین جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہو گئی ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت
یون ہے کہ ایک گنوار حضرتؐ کے پاس آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین اُس جنگل مین رہتا ہون
کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی مین گوہ کہتی ہین حضرت نے
اسکا کچہہ جواب نہ دیا پہر اُسنے پوچہا پہر حضرت چپ رہے ویسے تیسری بار مین حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی
اسرائیل کی ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اُنکی صورت بدل ڈالی مجہکو نہین معلوم کہ
وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین تو اُسکو نہین کہاتا اور منع بہی نہین
کرتا امام اعظم کی نزدیک سوسمار کہانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب مین
درست ہے ق عَائِشَةُ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ
بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ
اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ كَنِیْسَةً بِالْحَبْشَةِ كَانَ یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ

بخاری

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ
جب اُنمین کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوس مسجد مین یہ تصویرین
بناتے تھے وہ خدا کی نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہہ ملک حبش کی نصاری کو فرمایا اُن لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت
ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادت خانہ کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی
بناوے تب حضرت نے تکیہ سے سر اُٹھا کر یہہ حدیث فرمائی یعنی وہ بُرا کرتے ہین تم میری قبر کو
سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا **ھ** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ
مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا
فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے
لوگونکے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اُسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی

م ۲۰

ف دس نشانیان قیامت کی پہلے بیان ہو چکین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ
تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِىْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ
دُرِّيٍّ فِى السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ
وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِى الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

م ۲۱

مگر البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اُسکے بعد
جاویگا وہ آسمان کی بڑی روشن ستارے کے برابر ہوگا اُنہین سی ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ہین جنکی
پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہے اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین **ف** یعنی اُنکی
پنڈلیان مثل نور کی صاف ہین کہ اندر تک صاف دکھلائی دیتا ہے پھر جب پنڈلیون کا یہہ حال ہے تو
اُنکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے **ق** اَبُو سَعِیدٍ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ
لَیَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ
الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ منور بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچی محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن
ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اُنمین زیادتی مرتبے کے
سبب سے ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسی عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اُنکی سواری وہان
نہ پہنچ سکیگی حضرت نے فرمایا کیون نہین قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اُن مکانون مین
وہ مرد بہی پہنچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کو اور سچا جانا ہے پیغمبرون کو **ق** اَلنُّعْمَانُ ابْنُ بَشِیْرٍ
اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ مِنْهُمَا

ق ۴۴۲

ق ۴۴۳

دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا
بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون مین
بہت ہلکا عذاب والا وہ ہے جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اسکا دماغ
اُبلتا ہے جیسے دیگچی اُبلتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حالانکہ اورونسے
اسپر بہت ہلکا عذاب ہے م اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ
مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا
هُوَ شَيْطَانٌ مسلم مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن
ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پہر جب تم دیکہو اُنمینسے کوئی چیز یعنی وہ سانپ اگر بن جاوین تو انکو
تین دن اطلاع کردو پہر بہی اگر ظاہر ہون اُسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے
یعنی وہ کافر جن ہے ف مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تہی وہ اپنے گہر گئے دیکہا کہ بی بی
دروازے پر کہڑی ہے سبب پوچہا اُسنے کہا کہ گہر مین سانپ نکلا ہے اُس صحابی نے اُسکو
مار ڈالا پہر صحابی بہی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہہ قصہ سنا تو یہہ حدیث فرمائی اور
ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنی گہر مین دیکہو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ
قول قرار نوح اور سلیمان بن داود کے تم سے یہہ عہد مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پہر اُسکے بعد بہی
اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ مَکْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کہایا پیا کرو جب تک عبداللہ ابن مکتوم
اذان نہ دیوے **ف** بلال کچھہ رات رہے سے اذان دیتے تھے تا کہ لوگ تہجد کی نماز کو اٹھہ کر
پڑہیں اور جو جاگا کئی ہون وہ سو رہین اور عبداللہ صبح کو اذان کہتے تھے وہ اندھے تھے جب تک
لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وہ اذان نہ کہتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کہایا کرین بلال کی
اذان کا خیال نکرین **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَیَّامًا یَنْزِلُ فِیْھَا
الْجَھْلُ وَیُرْفَعُ فِیْھَا الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ فِیْھَا الْھَرَجُ وَالْھَرَجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے
کہ اونہین جہالت اترے گی یعنی پہیلے گی اور علم اٹہیگا اور قتل بہت ہوگا **ف** یعنے دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی
کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوای طلب دنیا کے اور کچھہ مطلب انکا
نہوگا بلکہ قیامت یہہ ہے کہ اگر علم بہی پڑھینگے تو بہی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم
نہین ہے وہ جہالت ہے اسواسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد پڑے **م** جَابِرُ
بْنُ سَمُرَۃَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ مسلم مین جابر بن سمرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے تم ان سے بچیو **ف** مراد اس
حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار ہین جنہون نے جہوٹے پیغمبری کے

دعوے کئی پھر خدا نے انکو برباد کیا یا وہ لوگ ہیں جنہوں نے وضع حدیثیں بنائیں اور خضر کی

طرف نسبت کیں اور علماء حدیث نے انکو چن چن کر نکال ڈالا ق ابو ہریرۃ اِنَّ ثلثۃ

فی بنی اسرائیل ابرص و اقرع و اعمی فاراد اللہ ان یبتلیہم فبعث الیہم

ملکا فاتی الابرص فقال ای شئ احب الیک قال لون حسن وجلد حسن

و یذہب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذہب عنہ قذرہ

و اعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل

او قال البقر شک اسحٰق ابن عبد اللہ احد رواۃ ہذا الحدیث الا ان

الابرص و الاقرع قال احدہما الابل و قال الآخر البقر فاعطی ناقۃ

عشراء فقال بارک اللہ لک فیہا فاتی الاقرع فقال ای شئ احب الیک

فقال شعر حسن و یذہب عنی ہذا الذی قد قذرنی الناس فمسحہ

فذہب عنہ و اوتی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر فاوتی

بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیہا قال فاتی الاعمی فقال ای شئ احب

الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ

الیہ بصرہ قال فای المال احب الیک قال الغنم فاوتی شاۃ والدا

فانتج ہذان وولد ہذا فکان لہذا وادٍ من الابل ولہذا وادٍ من البقر

ولهذا وادٍ من الغنم قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته
فقال رجل مسكين قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم
الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن
والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني
اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما
ورثت لهذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما
كنت قال واتى الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا
ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما
كنت قال واتى الاعمى في صورته وهيئته فقال رجل مسكين و
ابن السبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم
بك اسألك بالذي رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها في سفري فقال
قد كنت اعمى فرد الله الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا
اجهدك اليوم شيئا اخذته لله ويروى لا احمدك اليوم بشيء اخذته
لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط على صاحبيك

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی

اولاد مین تین آدمی تہی ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجہ تیسرا اندہا سو خدا نے چاہا کہ
انکو آزماوی تو اُنکے پاس فرشتہ بہیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پہر اُسنے کہا کہ تجہکو کون
چیز بہت پیاری ہے اُسنے کہا کہ اچہا رنگ اور اچہی کہال اور مجہسے یہہ بیماری دور ہو جاوے جسکے
سبب لوگ مجہسی گہنیاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اُسپر ہاتہہ ملا سو اُسکے گہن دور ہوئے
اور اُسکو اچہا رنگ اور اچہی کہال دی گئی فرشتے نی کہا کون مال تجہکو بہت پسند ہے اُسنے کہا
اونٹ یا گای اسحق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اُسنے اونٹ مانگا یا گاے
لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان مین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گای سو اسکو دس مہینے کی
گابہن اونٹنی دی پہر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پہر فرشتہ گنجہ پاس آیا سو
کہا کون چیز تجہکو بہت پسند ہے اُسنے کہا کہ اچہی بال آوین اور یہہ بیماری جاتی بہی رہے جسکے سبب سے
لوگ مجہسے گہنیاتے ہین پہر اُسنے اُسپر ہاتہہ ملا سو اُسکی بیماری دور ہوگئی اور اُسکو اچہے بال
ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجہکو بہت بہاتا ہے اُسنے کہا کہ گاے سو اُسکو گابہن گائی ملی فرشتے نے
کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پہر فرشتہ اندہے پاس آیا سو کہا کہ تجہکو کون چیز
بہت پسند ہے اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکہہ مین روشنی دے تو مین اُسکے سبب لوگون کو دیکہون
حضرت نے فرمایا پہر فرشتے نی اُسپر ہاتہہ ملا سو اسکو خدا نی روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا
مال تجہکو بہت پسند ہے اُسنے کہا بہیڑ بکری سو اُسکو گابہن بکری ملی سو اونٹنی اور گای بہی بیاہی اور

بکری بہی جہی پہر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بہر اونٹ ہوگئی اور گنجے کے جنگل بہر گائے
بیل ہوگئی اور اندہے کے جنگل بہر بکریاں ہوگئیں حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے
پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اُسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب
کٹ گئی سو آج منزل پر پہنچنا مجھکو ممکن نہیں بدون خدا کے مدد پہر بدون تیری کرم کئی مین تجھسے
مانگتا ہون اُسکے نام پر جسنے تجھکو سنہرا رنگ اور سنہری کہال دی اور مال اونٹ دئیے
ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا کہ لوگون کے حق مجھپر بہت ہین
یعنی قرض دار ہون یا کہر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجھکو دون پہر فرشتے نے کہا کہ البتہ
مین تجھکو کچھہ پہچانتا سا ہون بہلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تہا کہ تجھسے لوگ گہنیاتے تہے پہر خدا نے
اپنے فضل سے یہہ مال دیا پہر اُسنے جواب دیا کہ مین نی یہہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو
پشتہا پشت کی نامی سردار تہے سو فرشتے نی کہا کہ اگر تو جہوٹہا ہو تو خدا تجھکو ویساہی کر ڈالے
جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اُسی اپنی صورت اور شکل مین پہر اُس سے کہا
جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بہی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تہا فرشتے نے کہا کہ اگر تو
جہوٹہا ہو تو خدا تجھکو ویساہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندہے پاس گیا
اپنی اسی صورت اور شکل مین پہر فرشتے نی کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب
وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو آج مجھکو پہنچنا بغیر مدد الٰہی اور اُسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے

سو مین تجہسے اس خدا کی نام پر جسنے تجہکو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اُس نی کہا کہ مقرر مین اندہا تہا سو خدا نی مجہکو آنکہہ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چہوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجہکو مشکل مین نڈالونگا یعنی تیرا ہاتہہ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ للہ لیتی ہین اگر کچہہ تو چہوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچہہ خوش نہونگا اور تیری بی پروائی کی تعریف بہی نکرونگا سو فرشتے نی کہا لی اپنا مال رکہہ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تہے سو تجہسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندے شکر گذار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجئے تو یہہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہے یعنے ہم سب لوگ اول کچہہ حقیقت نہ تہے جان مال صحت علم حکومت محض اُسکے کرم سے سبکو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجہہ کر شکر گذار رہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کی کرم کو بہول کر اپنے سلیقہ اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور رہے تو خدا سے دور ہے

عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ مسلم مین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجہسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تہا سو مجہسے ملاقات نہین کی یہہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اُسنے مجہسے کبہی وعدہ خلاف نہین کیا

ف حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اُٹہی مین نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو

کیوں رنج ہے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی سو وہ دن اُسی طرح گذرا پھر حضرتؐ کے جی میں آیا
کہ چارپائی کے نیچے کُتّی کا پِلّا ہے پھر حضرتؐ نے اسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہاں پانی چھڑکا
جو رات ہوئی جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرتؐ نے اُنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیلؑ نے کہا
کہ ہمکو حکم نہیں اُس گھر میں جانے کا جہاں تصویر اور کُتّا ہووے پھر حضرتؐ نے صبح کو کُتّوں کے مار ڈالنے کا
حکم کیا مر اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہے ف امیر حمزہ حضرتؐ کے چچا تھے لوگوں نے حضرتؐ سے
کہا کہ آپ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے
وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہیں مر حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ
مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدَنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا یَذُوْدُ
الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِیْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافروں سے بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہے قسم
اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ میں مقرر کافر لوگوں کو اس حوض سے ہانکوں گا جیسے مرد اپنے حوض سے
بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہے ف ایلہ شام میں ایک شہر کا نام ہے اور عدن یمن میں ایک
شہر کا نام ہے یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہے ویسے کافر میرے حوض سے دور رہیں گے
اسکا پانی اُنکے نصیب میں نہیں یا یہہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا چوڑا ہے جیسے ایلہ سے

عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اُسسے بی نصیب ہین ھ عَایِشَةُ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ قَالَہَا مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین لگا ہے یہہ حضرت عائشہ سے فرمایا ف اکیبار حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجہکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عائشہ نے کہا کہ مجہکو حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت مین مسجد کی اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے قدم مسجد سے باہر رکہہ کے ہاتہہ بڑہاکر جانماز اُٹہالے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلٍ لِقُرَیْشٍ طَلِیْعَۃً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری مین مسور اور مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لئے غمیم مین اگاڑو پڑا ہے سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہوین راہ مین حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا تب یہہ حدیث فرمائی پہر اُس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اسوقت تک ایمان نہ لائے تہے ہرچند مروان ناصبی مذہب یعنے مخالف اہل بیت تہا لیکن بخاری مین اُسکی روایت ضمناً آئی ہے یعنی مسور کے ساتہہ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کچھہ مقام تہمت نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اِنَّ دَاوُدَ النَّبِیَّ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کَانَ لَا یَاکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ

بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داود پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام

نہین کہاتے تہے مگر اپنے ہاتہہ کے کام سے **ف** روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول

تہا کہ رات کو گشت کرتے تہے اور اپنا حال لوگون سے پوچہتے پہرتے تہے اگر کوئی نامناسب بات

معلوم ہوتی اُسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈہی عورت سے پوچہا کہ داؤد کیسا آدمی ہے

اُسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کہاتا ہے آدمی تو خوب ہے اگر اپنے ہاتہہ کی محنت کہایا کرے

پہر اسوقت سے حضرت داود علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اُنکے واسطے لوہے کو نرم کردیا تہا

اپنے ہاتہہ سے اُسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کہاتے **م** جابر اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ

عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ

اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ وَاِنَّ اَوَّلَ

دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ

فَقَتَلَتْہُ ھُذَیْلٌ وَرِبَی الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًی اَضَعُ مِنْ رِبَانَا

رِبَی الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّہٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّہٗ فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ

فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْھُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ وَلَکُمْ عَلَیْھِنَّ

اَنْ لَا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْبًا

غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُهُنَّ وَکِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا
لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ کِتَابَ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ
قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ
السَّبَّابَةِ یَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَآءِ وَیَنْکُبُهَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حج مین عرفے کے دن
کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہین جیسی اس دن کو تمہارے حرمت ہے اس تمہارے
مہینے مین اس تمہاری بستی مین یعنی جیسے مکہ مین اور ذی الحجہ کی مہینے مین عرفہ کا دن حرام ہے اسمین
زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنے جانون اور مالون کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کی
ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے
نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمین جیسی نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہو گئین
اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب اسکا دعوی کرنا درست نہین اور البتہ اپنی
برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبا ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ
پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا ڈالا گیا
اور اپنے خاندان کی بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا
بیاج ہے سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہو گیا صرف اصل قرض لینا دینا

چاہئیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین یعنی انکو ناحق رنج نہ دو واسطے اسکے کہ تم نے انکو اپنی قابو مین کیا ہے خدا کے امان سے اور انکی شرمگاہ کو تم نے حلال کیا ہے خدا کی حکم سے اور تمہارا حق انپر یہہ ہے کہ جسکو تم نہ چاہو اُسکو تمہاری گہر مین نہ آنے دیوین سو اگر وہ ایسا کرین سو انکو ایسی مار مارو جسمے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تمپر دستور کی موافق کہانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چہوڑے جاتا ہون کہ اُسکے بعد تم کبہی گمراہ نہوگے اگر اُسکو خوب پکڑے رہو گے اور اُسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنے قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجہسے پوچہے جاوگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ اپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف اٹہا کر اور لوگون کی طرف جہکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تہے اُسوقت حضرت نے یہہ خطبہ پڑہا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچہلے خون کے دعوے اور لگلے بیاج باطل کئے بلکہ اپنی خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پہر جورو خاوند کی حق بتلائے پہر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پہر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اُسپر گواہ کیا اس خطبہ کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پہر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارہوین ربیع الاول کے انتقال کیا اللہم صلِ و سلم

وسلم علیہ خ خولۃ بنت ثامر ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق
فلہم النار یوم القیمۃ بخاری مین خولہ بنت ثامر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کی مال مین ناحق یعنی لوٹے کہاتے ہین اُنکے لئے قیامت مین
آگ ہے ف یعنی بیت المال سے سوای مستحقون کے اور کسی کو لینا درست نہین خ ابوہریرۃ
ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف
لہ بہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتی کو دیکہا کہ پیاس کے مارے کیچڑ کہاتا تہا
سو اُس مرد نے اپنا موزہ لیکر اسمین پانی بہر کر اسکو پلایا یہان تک کہ اسکو چہکایا سو خدا نے
اُسکی محنت ٹہکانے لگائی پہر اسکو بہشت مین داخل کیا م ابوہریرۃ ان رجلا زار اخا لہ
فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا فلما اتی علیہ قال این
ترید قال ارید اخا لی فی ہذہ القریۃ قال ہل لک علیہ من نعمۃ تربہا
قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد
احبک کما احببتہ فیہ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ ایک مرد تہا اُسنے اپنے بہائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تہا ملاقات کا ارادہ
کیا سو خدا نے اسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹہلا رکہا جب اُسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچہا کہ تو

کدہر جایا چاہتا ہے اُسنے کہا اس بستی مین اپنے بہائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچہہ تیرا اُسپر احسان ہے جسکو بڑہایا چاہتا ہے اُسنے کہا نہین صرف مین اُسسے خدا کے واسطے محبت رکہتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بہیجا ہون تیرے پاس پیغام یہہ ہے کہ خدا بہی تجہکو دوست رکہتا ہے جیسا تو اُسکو خدا کی واسطے دوست رکہتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکہنا بڑی عمدہ بات ہے

خ ۳۴۶ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَوَلَسْتَ فِيْمَا اشْتَهَيْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَكْوِيْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کہیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجہکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہے اُسنے کہا کیون نہین سب کچہہ موجود ہے لیکن کہیتی ہی کرنا بہت بہاتا ہے پہر اُسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اُسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈہیر لگ جانے پلک مارنے سی ہی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جہپکی تہی کہ یہہ سب کام ہو گئی پہر خدا فرماویگا اُسکو لے آدم کی بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بہر سکے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہے گا سو ہاوے گا

خ ۳۴۷ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

سَاَلَ

سأل بعض بني اسرائيل ان يسلفه الف دينار فقال ائتني بالشهداء
اشهدهم فقال كفى بالله شهيدا قال فأتني بالكفيل قال كفى بالله كفيلا
قال صدقت فدفعها اليه الى اجل مسمى فخرج في البحر فقضى حاجته ثم
التمس مركبا يركب يقدم عليه للاجل الذي اجله فلم يجد مركبا فاخذ
خشبة فنقرها فادخل فيها الف دينار وصحيفة منه الى صاحبه ثم زجج
موضعها ثم اتى بها الى البحر فقال اللهم انك تعلم اني تسلفت من فلان الف
دينار فسألني كفيلا فقلت كفى بالله كفيلا فرضي بك وسألني شهيدا
فقلت كفى بالله شهيدا فرضي بك واني جهدت ان اجد مركبا ابعث اليه
الذي له فلم اقدر واني استودعكها فرمى بها في البحر حتى ولجت فيه
ثم انصرف وهو في ذلك يلتمس مركبا يخرج الى بلده فخرج الرجل الذي كان
اسلفه ينظر لعل مركبا قد جاء بماله فاذا بالخشبة التي فيها المال
فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحيفة ثم قدم الذي
كان اسلفه فاتى بالالف دينار وقال والله ما زلت جاهدا في طلب
مركب لاتيك بمالك فما وجدت مركبا قبل الذي اتيت فيه قال هل
كنت بعثت الي بشيء قال اخبرك اني لم اجد مركبا قبل الذي جئت فيه

قَالَ فَاِنَّ اللهَ قَدْ اَدّٰی عَنْكَ الْمَالَ الَّذِیْ بَعَثْتَ وَالْخَشَبَۃَ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ
دِیْنَارٍ رَاشِدًا بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل
مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اُسنے کہا گواہون کو لا
کہ انکو قرض کا گواہ کرون تو اُسنے کہا کہ خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے
کہا تو کوئی ضامن ہے کو لا اُسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اُسنے کہا تو نے سچ کہا
پہر اُسکو ہزار اشرفیان کچھہ مدت ٹہراکر دین سو وہ سوداگری کی واسطے سمندر کی سفر مین گیا سو اُسنے
کام سے فراغت کر چکا پہر اُسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے کے
پاس آوے سو اُسنے کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کُریدا پہر اُسمین ہزار اشرفیون کو بہرا
اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اُسمین ڈالا پہر اُسکی مہری کو خوب بند کیا اور سمندر پر
لے آیا پہر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ مین نے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تہین سو اُسنے
مجھسے ضامن مانگا تہا مینے کہا تہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی سے
راضی ہوگیا تہا پہر اُسنے گواہ مانگا مین نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری
گواہی سے راضی ہوگیا تہا اور مینے بہت دوڑ دہوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اُسکا قرض
بہیجون سو مینے نہ پایا اب تجھکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پہر اُسکو سمندر مین
اُسنے ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پہر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کی وقت بہی

در قرض دادن خدا
نقصانات کسب
وجواز قرض

جہاز

جہاز کی تلاش مین رہا تہا تا اُسکے شہر کو جاوے سو دیکہنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تہا کہ شاید
کوئی جہاز اُسکا قرض مال لایا ہو سو اُسنے یکایک اُس لکڑی کو دیکہا جسمین مال تہا سو اسکو اپنے
گہر والون کے جلانے کے واسطے لیا پہر جب اُسکو چیرا مال اور خط کو پایا پہر بعد مدت کے جسپر قرض تہا
وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دہوپا کیا
کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاون سو اُسوقت کی آنے سے پہلے مین نے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے
کہا کہ کیا تو نے میری پاس کچہہ بہیجا تہا اُسنے کہا مین تجہکو خبر دیتا ہون کہ مین نے اپنے آنے سے پہلے
کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے
لکڑی کے ساتہہ بہیجا تہا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پہر جا **ف** اِس
حدیث مین راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بہروسا خدا پر
کیا اُسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام
اعظم اور شافعی کا یہہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض
مانگ لیوے اور امام مالک کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین **ق** عائشۃ

ف ۳۴۱

اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَه لِحَسَّانَ
بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل
تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جبسے کہ تو نی خدا اور اُسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہے یہہ حضرت نے حسان

بن ثابت سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسان نے چند بیتون مین انکی خوب ہجو کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اسکا مضمون شرع کی مخالف نہو

ف ۳۴۲ **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کی جوش اور اُبال سے ہے سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو **ف** یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہے امام اعظم کا

ق ۳۴۳ **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے **ف** جیسے جھوٹھی گواہی دیکر کسی کو مال دلا دیوے تو اسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی

ف ۳۴۴ **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ فَرَقَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَيُرْوٰى مَنْ تَرَكَهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدتر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین

اسکی

اسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایتین من فرقہ کی جگہ من نزکرآیا ہے مطلب

دونون کا ایک ہے **م** عمار اِنَّ طُولَ صَلوٰۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ مَئِنَّۃٌ مِّنْ فِقْہِہٖ ۳۴۵ **م**

فَاَطِیْلُوا الصَّلوٰۃَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ مسلم مین عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہے اسکی دانائی اور عقلمندی کا سو تم

نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو **ف** خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے

ہے کہ عبادت پر مستعد رہین اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور

نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو

گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہے کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت

شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہے

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے

اور صاف حماقت ہے **ق** ابن عمر اِنَّ عَاشُوْرَاءَ یَوْمٌ مِّنْ اَیَّامِ اللہِ فَمَنْ شَاءَ صَامَہٗ ۳۴۶ **ق**

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین

تاریخ خدا کے دنون سے ایک وہ بھی دن ہے سو جو چاہے اسکا روزہ رکھے **ف** یعنی اس

دن کا روزہ فرض نہین سنت ہے **ھ** عثمان و عائشۃ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَ ۳۴۷ **ھ**

اِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ ؛

مسلم مین حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت
مرد شرم والا ہے اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھہ تک نہ پہنچا سکے
ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کہولے لیٹے تہے
اتنے مین صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے انکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پہر عمر فاروق آئے
انکو بہی اسی حال مین بلایا پہر حضرت عثمان آئے تو حضرت نے اٹھہ کر اپنے کپڑے پہن کے انکو بلایا جب وہ
سب باہر گئے تو مین نے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے
تو بہی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان کے آنے ہی اپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب تب حضرت نے یہہ
حدیث فرمائی یعنی عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہین کہولتا ہے مبادا میرا کہلا بدن دیکہہ کر اپنا مطلب
حیا سے نہ کہے ؏ ابو الدرداء اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَارٍ لِّیَجْعَلَہٗ ٣٤٣ م
فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ
التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ
لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تہا کہ میرے منہ مین لگاوے تو مین نے
تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجہسے پہر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون
تجہسے پہر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجہپر بہیجتا ہون پہر بہی نہ ہٹا پہر مین نے

اسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان دعا نکر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا
کہ مدینے کے لڑکے اُس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہے ؛

ق ۳۴۹

ق ابو ہریرۃ اِنَّ عِفْرِیتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ
فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ
حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا
لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑنے کو
سو خدا نے اُسکو میرے قابو مین کردیا پھر مین نے اسکو پکڑ لیا سو مینے چاہا کہ مسجد کے کھنبون مین سے کسی کھنبے سے
باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے بھائی سلیمان کی دُعا وہ یہہ دعا
تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسی کو ویسی نملے حضرت نے
فرمایا پھر مینے اُسکو دھکیل دیا دُتکار کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو مین تھے اور اُنہون نے
خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نملے اسواسطے حضرت نے اُس شیطان کو چھوڑ دیا
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہو سکتا
اسواسطے کہ اُس مردود کی اتنی جرأت ہے کہ حضرت کے ساتھہ بی ادبی کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اُس سے
بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہے **خ** عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

خ ۱۲۸

بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین
سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک رات وضو کیا
اور نماز تہجد پڑھکے سو گئے جب بلال نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب
مین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تہے وضو کیون نہ کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے
مین سونے مین اپنے بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سبکا سونا وضو توڑتا ہے مگر حضرت اسمین خاص
ہین **ق** ٣٥١ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّیْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِهَا
وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہے اور البتہ مجکو خوف آتا ہے کہ کہین اُسکے دین مین
فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کردون اور حرام کو حلال بتلاؤن
لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہونگے
ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تہی حضرت علی مرتضی نے اُسکے ساتہہ نکاح کا ارادہ کیا تہا
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تہا کہ حضرت فاطمہ
سوت کے رنج سے کہین حضرت علی کی اطاعت مین توقف کرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے
کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے اسواسطے حضرت نے منع کیا **هر** ٣٥٢ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرق ہے ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمہ کا فرق ہے **ف** کتاب والے یعنے یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزہ مین سحر کا کہانا درست نہین اور اسلام مین درست ہے بلکہ سنت ہے **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفلس محتاج وطن چہوڑنے والے مالدار وطن چہوڑنیوالون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے **ف** حضرت کے اصحاب دو قسم تہے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چہوڑ کے اللہ کے واسطے مدینہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تہے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدار سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کی سبب سے خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اٹہائین اسواسطے وے چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اسکا مطلب یہہ کہ مہاجرین کے سوای اور مالدار مسلمانون سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچہہ خلاف نرہا **ق** سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لا یدخل منہ احد غیرہم یقال این الصائمون فیقومون لا یدخل منہ
غیرہم فاذا دخلوا اغلق فلم یدخل منہ احد بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتی
ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجہانیوالا اسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اُسمے
نجاویگا انکے سوای کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اُٹھہ کہڑے ہونگے نجاویگا کوئی
اسمے انکے سوای جب وہ جا چکینگے تو وہ دروازہ بندکیا جاویگا سو کوئی اُسمے نجاویگا

ق ۳۵۵ ابو سعید ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب الجواد المضمر السریع مائۃ
عام ما یقطعہا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر بہشت مین ایک درخت ہے کہ اچھے گہوڑے پالو تیز قدم کا سوار سو برس چلے اسکو تمام نکر سکے
ف مقدسی نے کہا کہ یہہ درخت سدرۃ المنتہی ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے
کان برابر ہین اور بعضی اسکو طوبی کہتی ہین

م ۳۵۶ انس ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا
کل جمعۃ فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون
حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول
لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم
واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے
پہر اُتر کی ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے لگیگے چہرون اور
کپڑون پر پڑے گا سو اُنکا حُسن اور جمال زیادہ ہوجاویگا پہر پلٹ آوینگے اپنے گہر والونکی
طرف اور گہر والون کا بہی حسن اور جمال بڑہ گیا ہو گا سو کہینگے گہر والے کہینگے خدا کی قسم
تمہارا حُسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہے پہر وہ جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم
تمہارا بہی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہوگیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیونکا
حسن ہمیشہ بڑہا کرے گا خ ابو هريرة ان في الجنة مائة درجة اعدها
الله للمجاهدين في سبيله كل درجتين ما بينهما كما بين السماء والارض
فاذا سالتم الله فاسئلوه الفردوس فانه اوسط الجنة واعلى الجنة و
فوقه عرش الرحمن ومنه تفجر انهار الجنة بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے
تیار کر رکہی ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے
مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اسواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہے اور
اُسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اُسی سے بہشت کی نہرین پہوٹ نکلین ہین ف فردوس اُس باغ کو
کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک

حج ۳۵۷

پانی کی دوسری دودہ کی تیسری شہد کی چوتھی عدہ شراب کی یہہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہے ف ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک شغل ہے یعنی نماز مین سوای نماز کے کسیطرف توجہ نچاہیئے ف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہم نے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا اور سب کہا سننا ادہر اودہر دیکہنا نماز مین درست نہین

ق ۳۵

م عَمَّارٌ اَوْ حُذَيْفَةُ شَكَّ شُعْبَةُ اِنَّ فِي اُمَّتِي اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ مسلم مین عمار رضی اللہ عنہ سے یا حذیفہ سے روایت ہے شک ہے اسمین شعبہ کو جو راوی ہے اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وہ بہشت مین نجاوینگے اور اسکی بو بہی نہ سونگہینگے یاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گہسے یعنی انکو کبہی بہشت نصیب نہوگی انمین سے آٹہہ کو بڑا پہوڑا تمام کر ڈالے کا یعنی ایک آگ کا چراغ

م ۳۵

انکے

اُنکے مونڈہوں مین پیدا ہوگا اُنکی چہاتیان توڑکے نکل آویگی یعنی انمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکہہ دیا چنانچہ ایساہی ہوا م اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَّکَذَّابًا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جہوٹہا ف ثقیف ایک قوم ہے جو مکے کے پاس طائف مین رہتے تہے اُس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہے روایت ہے کہ اُسنے سوا لاکہہ آدمی ناحق مارے اور جہوٹہا مختار ثقفی تہا جسنے بعد شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے کوفہ مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جہوٹہا دعوی کیا امام کے خون کا اور اِس بہلے سے سردار بنا بعد اِسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے جیسا فرمایا تہا ویسے ہی اس قوم سے دو آدمی پیدا ہوے ق اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے لوٹے وار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہے کہ حضرت کو قیامت مین ملےگا م عَائِشَةُ اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَةِ مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منورمدینہ اور اُسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہے

مر

خبر غیب معجزہ مطابق

ق

مر

یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہے ف
مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم ہے کہجور کی بڑی ہوتی ہے سیاہی مارتی اسکی یہہ تاثیر ہے حضرت کی
دعا سے ق ابُوسَعیدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصلَتَینِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الحِلمُ وَالاَنَاۃُ

ف ۹۴۳ در تعریف حلم و تامل

قالہ لاشجّ عبدِ القیس بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر تجہمین دو خوبیٔن ہین جنکو خدا دوست رکہتا ہے ایک تو غصی کا بچاو دوسرے
تامل یہہ حضرت نے اُس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین اشج لقب تہا ف عبد القیس ایک
قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اُسکے سب آدمی اپنی سواریان چہوڑ
جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندہ
پہر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور اُسکی
تعریف کی ذرہ خلاف مرضی بات مین غصی سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بغیر غور کے
شتابی اور جلد بازی کرنا جانورونکی خو ہے اسواسطے خدا کو غصی کا بچاؤ اور کرو او پسند ہے
ف انسٍ اِنَّ قُرَیشًا حَدِیثُ عَهدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ وَمُصِیبَةٍ وَاِنِّی اَرَدتُ
اَن اُجبِرَهُم وَاَتَاَلَّفَهُم اَمَا تَرضَونَ اَن یَرجِعَ النَّاسُ بِالدُّنیَا وَتَرجِعُوا
بِرَسُولِ اللّٰهِ اِلٰی بُیُوتِکُم لَو سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الاَنصَارُ شِعبًا
لَسَلَکتُ شِعبَ الاَنصَارِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

ف ۹۴۴

انصار کو فرمایا

انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کوئی مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو مین نے
چاہا کہ انکو انعام دون اور اُنسے لگاوٹ کرون تم کیا اسبات سے راضی نہین کہ لوگ دُنیا کا
مال لیکر پہرین اور تم اپنی گہرونکی طرف خدا کے رسول کو لیکر پہرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور
انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون **ف** مصابیح مین انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حُنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ
آیا حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والونکو سو سو اونٹ دئے تب بعضی نوجوان انصاریون نے
کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہم کو چھوڑتے ہین حالانکہ انکے خون
ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سی وہ مسلمان ہوئے ہین جب یہہ
خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہہ حال
پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نی
یہہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نی البتہ کہا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی
قریش نومسلم ہین انکو تازہ مصیبت پڑی ہے بہائی بند اُنکے لڑائیون مین مارے گئے ہین
اسلام کی خوبی اُنکے دل مین ابہی نہین جمی لگاوٹ کی واسطے دنیا کا مال دینا انکو مناسب تہا
اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دینا لینا مناسب نہین قریش نے دُنیا پائی تم نے مجھکو پایا زہے
قسمت اُسکی جسکے حصہ مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

م ۳۶

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِي اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ
الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدای مہربان کے ایسے قابو مین ہین جیسے ایک
دل اسکو پھیرتا ہے جدہر چاہتا ہے ف انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یہہ دعا
بہت مانگتے تہے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکہہ سو مینے کہا کہ یا حضرت
ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسکے اسلام دین کو ہم سچ جانتے ہین کچھہ ہمارے پھرنے کا بھی آپ کو ڈر ہے
جو آپ یہہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر رہنا نہ چاہیے
خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا
اور کافر کو مسلمان ہونا کچھہ دور نہین ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ
كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ بخاری
اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور کسی پر
جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھپر جھوٹ باندھے جان بوجھکر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے
دوزخ مین ف یہہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا
یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بہی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہے
ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے

ق ۳۷

اور سخت

اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اسکا دوزخ ہے اسواسطے علماء حدیث نے حدیثوں کے پرکھنے میں بڑی محنتیں
اور جانفشانیاں کین موضوع حدیثوں کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے
اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علماء حدیث پہچان ہی گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی
کتاب میں دیکھے اُس حدیث کو سچا نجانے جب تک اُسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے
یا علماء حدیث سے اسکی صحت نہ سنے **ق** عَائِشَةُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً بخاری

٣٦٧ ق

اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہنچتا ہے
ف حضرت پر کسی کا قرض تھا اُسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اُسکے مارنے کا ارادہ کیا تب
حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہے کہنا چاہئے اُسکی بات کا برا ماننا نچاہئے **خ**

٣٦٨ خ

اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ تمکو ایک
مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہے غنیمت کی مال کا اُن لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے **ف**
حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھیں تب حضرت نے حضرت
عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو انکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں اُنمیں سے
ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت میں اور حصہ مال کا دنیا میں ملے گا **ق** اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ

٣٦٩ ف

اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار اِی امت
میری ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا **ف** ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین انکو اس امت کا
امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تہے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تہی حضرت
اسی صفت سے اسکی تعریف کرتے تہے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور
حضرت عثمان کو حیامند اور حضرت علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا **ق** جابرؓ

ق ۳۷۰

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا خالص مددگار اور خدا سے
جان نثار زبیر ہے **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کی
گروہ بہوت پہنچ گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت
مین جاتا ہون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور انکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پہوپہی زاد
بہائی بڑے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تہے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا **ق** انسؓ

ق ۳۷۱

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً وَاِنِّیْ اَخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے
اور مین نے اپنی دعا چہپا رکہی ہے اپنی امت بخشانیکے واسطے قیامت کے دن **ف** اس
حدیث مین بشارت ہے امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت کے

بڑا رحم تہا کہ اپنی خاص دعا امت کی واسطے رکہی اپنی ذات کے واسطے نکی فرمان اس نبی رحیم اور
کریم پر م اُبَیُّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَ لِرَجُلٍ یَمْشِیْ اِلَی مَسْجِدِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْکَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ مسلم مین ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہکو ملے گا جسکا تو ثواب چاہتا ہے یہہ حضرت نے اس
مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تہا اور سوار نہوتا تہا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید
رکہتا تہا ف ایک شخص تہا اُسکا گہر بہت دور تہا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت
مسجد مین آتا تہا کسی نے اُس سے کہا کہ اندہیرے اور گرمی مین سوار ہو کر آیا کرو اُسنے کہا مین پیادہ
آنے مین ثواب کی امید رکہتا ہون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی تجہکو اس پیدل آنے اور محنت کا
ثواب ملیگا م جَابِرٌ اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً قَالَهُ لِرَهْطِ جَابِرٍ وَقَدْ اَرَادُوْا
اَنْ یَبِیْعُوْا بُیُوْتَهُمْ فَیَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہہ حضرت نے جابر کی قوم سے فرمایا اور ان لوگون نے
اپنے گہرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تہا اور چاہا تہا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین ف
یعنی جتنا تم دور رہو گے اور مسجد مین آیا کرو گے اُتنا ثواب زیادہ پاؤ گے کہ ہر قدم پر درجہ بلند
ہوگا خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے ننانوے نام ہین

ایک کم سو جو انکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اُسکے معنے بوجھے اور اُسپر عمل
کرے وہ بہشتین جاویگا **ف** حق تعالی کے نام یہی شمار ہین اسواسطے کہ صفات آلہی کی حد نہین
چنانچہ سوای اِن ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسماء الٰہی ثابت ہین جیسے وِتر
فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر ذی الطول شدید العقاب
قابل التوبۃ غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہہ نہین کہ اسماء
حسنی انہین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہہ مطلب ہے کہ اسقدر نام کی یہہ تاثیر ہے کہ انکے
یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے تو دونہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہہ ہین مع
الترجمہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہے کہ اُسکے سوای کوئی معبود
برحق نہین اَلرَّحْمٰنُ بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا
جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمانداروں پر مخصوص ہے اَلْمَلِكُ سبکا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ
ہر عیب اور نقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا ؛
اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا
اَلْمُهَیْمِنُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِیْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے ہوئے کا
جوڑنے والا اَلْمُتَکَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ
بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور

صورت کا عطا کرنے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندونکے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا
اَلْقَہَّارُ سب پر غالب اَلْوَہَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی بخش
اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا اَلْعَلِیْمُ ہر چیز کا دانا اَلْقَابِضُ
بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا
ارواح کا ابدان میں اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا مغروروں کا اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا مومنین
منکسرین کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا
اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ منصف حاکم اَللَّطِیْفُ
مہربان باریک دان اَلْخَبِیْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِیْمُ بردبار بڑی سمائی والا
کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہیں پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر اَلْغَفُوْرُ
پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکر گذاروں کا قدردان اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا
اَلْحَفِیْظُ اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا
اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی اسکے سوای دوسرے کی حاجت نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا
اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم جسکی عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ہر شئی کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا
دعا کا قبول کرنے والا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم با حکمت
استوار کار اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات نیکوں کا

الباعث قیامت مین قبرون سے مردون کا اٹھانے والا الشہید ہر چیز اسکے سامنے
حاضر الحق سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی دھوکہا نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز
روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کار جسکو ہکاوٹ اور ماندگی نہین
الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا المحصی
ہر چیز کا گہیرنے والا ذرہ بہی اسکے علم سے باہر نہین المبدی بیمثال کے عالم کا ایجاد کرنیوالا
المعید دنیا مین زندون کا مارنے والا آخرت مین مردون کو زندگی بخشنے والا المحیی
جلانے والا الممیت مارنیوالا الحی بذات خود زندہ القیوم بذات خود قائم جہان کا
تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچہہ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا الواحد
اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین الصمد سردار دائمی جو نہ کہاوے نہ پیوے سب اسکے محتاج
وہ سب سے بی نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر بڑے اقتدار والا المقدم
اقدم بخشنے والا المؤخر پیچہے ڈالنے والا الاول پہلا کوئی اسکے قبل نہین
الآخر پچہلا جسکے بعد کچہہ نہین الظاہر قدرت کی راہ سے کہلا جسمین کچہہ شک نہین
الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چہپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان
جسکا وصف نہو سکے البر اپنے بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول
کرنے والا المنتقم بدکارون کا سزا دینے والا العفو گناہون کا مٹانے والا

گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّؤُفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ سب جہان کا
مالک جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم و تکریم
اَلْمُقْسِطُ عادل با انصاف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلایق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِيُّ سب سے
بے نیاز اَلْمُغْنِيُّ جسکو چاہے بے پرواہ بناوے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ
ضرر پہنچانے والا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا
جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْهَادِيْ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا
اَلْبَدِيْعُ خود بے نظیر اور نئی اُپج کا یعنی والا بے نمونہ اختراع کرنے والا اَلْبَاقِيْ موجود
دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فناء عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِيْدُ راہ نما
اَلصَّبُوْرُ بڑا سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا **ق** اُسَامَۃَ بْنِ زَيْدٍ
اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى بخاری
اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اُسنے لیا اور
اُسی کا ہے جو اُسنے دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک مدت مقرر ہے **ف** اسامہ سے
روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے
آپ تشریف لائے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا
تو صبر کیا چاہئے بگانی چیز پر کچھ دعوی نہیں اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی

ق ۲۲۴

۳۷۵ م

بیان وسعت رحمت الٰہی

ایک مدت آخر اسکو فنا ہے م سلمان اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ فَمِنْهَا رَحْمَۃٌ یَتَرَاحَمُ بِهَا الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مسلم میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتیں ہیں انہیں سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں خدا کی قیامت کے واسطے رہین ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیئے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اسی کا یہہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین انکو کھلاتے ہین اسی کا اثر ہے کہ ماباپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور انکی مصیبتین اٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہکارونکی بخشش اور بہشت کی بیحساب نعمتین انہین رحمتون کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین

۳۷۶ ق

فضیلت ذکر الٰہی و مجلس صحبت اہل اللہ

ق ابوھریرۃ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِکَ فِی الْاَرْضِ قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالُوْا یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ

وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ
لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ
كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ
فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا
قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ
يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا
وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ
وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ
فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا
فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ
أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ
لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ بخاری

اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین
کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب
پاتے ہین اُس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین جلد آو اپنے

مطلب کو حضرت نے فرمایا سو انکو وہ چھپا لیتی ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر
کرکے جدا ہوجاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑہ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پہر اُنسے انکا رب
پوچھتا ہے حالانکہ وہ انکا حال اُنسے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدہر سے آئے تو وہ کہتے ہین
ہم تیرے بندونکے پاس سے آتے ہین جو زمین پر ہین حضرت نے فرمایا کہ پہر انکا رب اُنسے پوچھتا ہے
حالانکہ وہ اُنکا حال اُنسے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان
اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنے
تجھکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ
کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسی کو لایق بندگی کے نہین جانتے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ
کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ پہر خدا فرماتا ہے کہ کیا انہون نے مجھکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پہر فرشتے
کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پہر خدا فرماتا ہے کیا انکا حال
ہو جو مجھکو دیکہین حضرت نے فرمایا سو وہ کہتے ہین اگر وہ تجھکو دیکہین تو بہت تیری بندگی
کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پہر حق تعالی
فرماتا ہے سو وہ کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وہ بہشت مانگتے ہین حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا اُنہون نے بہشت کو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین

قسم

قسم خدا کی اے رب نہین اسکو دیکہا ہے حضرت نے فرمایا پہر حق تعالی فرماتا ہے سو انکا حال کیا ہو جو اسکو دیکہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وہ اسکو دیکہہ پاوین تو اسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت مانگین اور نہایت اسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہے پہر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہے کہ کیا انہون نے دوزخ کو دیکہا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم اے رب نہین انہون نے اسکو دیکہا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو انکا کیا حال ہو جو اسکو دیکہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وہ دوزخ کو دیکہین تو بہت اس سے بہاگین اور بہت اس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجہسے وہ گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پہر حق تعالی فرماتا ہے سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مین نے انکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ ان فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ای رب انمین تو فلانا آدمی بہی تہا وہ اس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو آیا تہا حق تعالی اسنے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہین کہ انکے ساتہہ کا بیٹہنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی انکے پاس بیٹہنے کی برکت سے وہ بہی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تہا **ف** اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن خدا کی ذکر مین رہتے ہین انکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکونکی صحبت آخرت مین کام آویگی **ف** ابو موسی اِنَّ لِلْمُؤمِنِ فِی الجَنَّۃِ

لَخَیْمَۃً مِنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَاحِدَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ طُوْلُھَا فِی السَّمَاءِ وَیُرْوٰی عَرْضُھَا
سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْھَا اَھْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُھُمْ
بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے
واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہے ایک پولے موتی کا لنبا اُسکا آسمان مین اور روایت ہے
کہ چوڑا اُسکا ساٹھہ کوس کا ایماندار کی اسمین بی بیان ہونگی کہ اُنمین گھوما کریگا سو ایک
دوسرے کو نہ دیکھیگا یعنی کشادگی کے سبب سے م ٣٢٨ اَنَسٌ اِنَّ لَنَا طَلِبَۃً فَمَنْ کَانَ
ظَھْرُہٗ حَاضِرًا فَلْیَرْکَبْ مَعَنَا قَالَہٗ عِنْدَ خُرُوْجِہٖ اِلٰی بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی کام مین جاتے ہین سو جسکے
پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھہ سوار ہو چلے یہہ حضرتؐ نے جب جنگ بدر کو چلے تھے
تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرتؐ نے وہان جاسوس
لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اُنکے آنے کی خبر دی تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہہ
حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہ کہا تاکہ خبر مشہور نہو جاوے ق ٣٢٩ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ لَہٗ دَسَمًا
قَالَہٗ حِیْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنائی ہے یہہ حضرتؐ نے فرمایا جب دودہ کو پیا تھا
پھر پانی منگا کر کُلّی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہے

ق ۳۸۰

ق رافع بن خدیج اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور
مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایوں میں
بھی بھڑکنے والے ہوتے ہیں جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہیں ف روایت ہے کہ کسی کا اونٹ
بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اسکو تیر سے مارا پھر اسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی جب پالو جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ
کہکر جہاں زخم لگاو تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسے کہ جنگلی جانور میں یہی حکم ہے اور اسی طرح جو جانور کنوے
میں اوندھا گر پڑے تو جہاں قابو پڑے حلال ہے

م ۳۸۱

م انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ
وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم میں
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی
پتلی زرد ہے سو ان دونوں میں سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اسی سبب سے مشابہت ہوتی ہے
ف یہودیوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے
کبھی باپ کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اسی کی صورت پر
لڑکا ہوتا ہے

ق ۳۸۲

ق ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى
وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ
الْمَاءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ

نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَاَصَابَ طَائِفَةً
مِنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءً فَذٰلِكَ مَثَلُ
مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِیْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ
یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ بخاری اور
مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مثل کہاوت اسکی جسکے واسطے
خدا نے مجھکو اٹھایا ہے رہنمائی اور علم سکہانی کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پہنچا زمین پر
سو اسمین سے جو تہوڑی بہتر زمین تہی وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اس زمین سے
جو کڑی سخت تہی اُسنے پانی کو سمیٹ رکہا یعنی جیسے تالاب اور جہیل سو خدا نے اُس سے آدمیونکو
نفع پہنچایا پہر آدمیون نے اُسسے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور کہیتیون کو سینچا اور کچھہ
دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہنچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے
سو یہہ کہاوت ہے اُسکی جو خدا کی دین کو بوجہا اور خدا نے اسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اُسنے
علم سیکہا اور غیر کو سکہایا اور کہاوت ہے اُسکی جسنے ادہر کو سر نہ اُٹہایا یعنی علم دین پر
کچھہ دہیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بہیجا گیا **ف** یعنی پیغمبر کی
ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بہی تین قسم کے
ہین ایک قسم زمین کہ جو عمدہ ہے اسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح

جو دانا لوگ ہین وہ قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی
وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بہر رہتا ہے تو ہرچند اسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہے
اسی طرح بعضی آدمی وہ ہین کہ علم دین انکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہین جو اُسمین سے مطالب نکالین تو اُنسے
اورون کو فائدہ ہے خود کو اُتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اُسمین نہ پانی ٹہرے
نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنہون نے دین کی طرف کچھہ دہیان نکیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم
ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پور ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اُسکی
استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در
باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ق ابو ھریرۃ اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ
قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ
مِنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا
وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرونکی مثل جیسے اُس مرد کی
مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اُسکے کونون مین سے کسی کونے کو
ایک اینٹ کی برابر تمام رکہا سو آدمی اُسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور یہہ کہنے
لگے کہ یہہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرونکا تمام اور پورا

ق ۳۸۴

کرنے والا **ف** یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تہا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہو گا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کی تابع ہونگے تو جیسے حضرت کے اور خلیفہ ہو گئی ہین ویسے ہی وہ بہی ہوئے **ق** اَبُو مُوسىٰ اِنَّ مَثَلِی

ق ۲۴۴

وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِهٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّی رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهَلِهِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کی پاس آیا پہر اسنے کہا اے قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکہون سے دیکہہ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بہاگو سو اسکی قوم سے کچہہ لوگون نے اُسکا کہنا مانا سو وہ شام ہوتے ہی بہاگ گئے سو آرام سے چلے گئے اور کچہہ لوگون نے جہوٹہا جانا وہ فجر تک اپنے مکانون مین ٹہرے رہے سو صبح ہوتے اُن پر لشکر لوٹ پڑا تو

انکو ہلاک کیا اور انکو جڑ سے اکھاڑا سو یہی مثل ہے اسکی جسنے میرا کہا مانا اور میرے دین کی پیروی کی
اور مثل اسکی جسنے میرا کہا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تہا کہ جسنے
دشمن کے لشکر کو دیکہا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر
چلاتا تہا اور اپنی قوم سے کہتا تہا کہ جلد بہاگو ننگے ہونے سے غرض یہہ تہی کہ اسکو لوگ بڑی آفت
سمجہین اور اسکو سچا جان کر جلد بہاگین ق حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهُ ق
مَاءٌ وَّمَاؤُهُ نَارٌ ف بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دجال کی ساتہہ پانی اور آگ ہوگی سو اسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف قیامت کی قریب
ایک کانا یہودی نکلیگا اور خدائی کا دعوی کریگا اسکا نام دجال ہے اسکے ساتہہ آگ اور
پانی ہوگا ڈہہ بندی سے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا
اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اسکا تابع ہوگا اسکو بہشت مین ڈالیگا اور منکر کو دوزخ مین
سو حضرت نے فرمایا کہ اسوقت کے مسلمان اسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اسکی آگ حقیقت مین پانی ہے
اور اسکا پانی آگ ہے ق اَبُوْشُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا ق
النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّ
لَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ

ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے آدمیون نے اسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکہتا ہو وہ اُسمین خون نہ بہاوے یعنے کسی کو نہ مارے اور مکے کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکہ مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کی قتل کرنیکی دلیل سے سو اُسے کہہ دو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تہا اور ہمکو حکم نہین دیا اور مجہکو بہی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پہر اُسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تہی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہین وہ غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین

ق ۳۰ — ف أَنَسٍ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَى وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہہ ہے کہ علم اُٹہا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرامکاری پہیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتین باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا رہجاوے گا

خ ۳۸۶ — خ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا لَمْ يَقُلْ بخاری مین واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے بڑا بہتان یہہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور
نا تا رشتہ لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکہلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جہوٹھا خواب
بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جہوٹھی حدیث
بنا کر کہے خ عَلِیٌّ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بخاری مین حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسے
بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے
اُنہون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑہا لوگون کو اُنکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی علماء حدیث نے کہا ہے کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق
بات مین پسند ہے خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا
مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون
مین سے ایک ایسا درخت ہے جسکے پتے نہین جہڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہے ف
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جسکے
پتے نہین جہڑتے اصحاب کا دہیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کہجور کا درخت ہے
لیکن شرم سے کہہ نسکا پہر حضرت نے فرمایا کہ وہ کہجور کا درخت ہے اور مراد اُس سے مسلمان
کہ اُسکا نقصان کسیطرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہے اور رنج مین صبر کرتا ہے

م ١٢

تو اسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہے م جابر اِنَّ مِنَ اللَّيلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوَى خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہے کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اس ساعت کی موافق پڑجاوے تو خدا اسکو ضرور دیوی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اسکو ضرور دیوے اور یہہ ساعت ہر رات ہے ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہے وہ ہر رات مین ہوتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کی قریب ہوتی ہے بعضون نی کہا ہے جب تہائی رات رہتی ہے تب ہوتی ہے حضرت نے اسواسطے صاف نفرمایا تاکہ لوگ اسکے شوق مین رات بہر عبادت کرین ق ابو سعید اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِي بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنیوالا ساتھہ رہنے مین اور اپنے مال کی خرچ کرنے مین ابو بکر ہے اور اگر مین اپنے رب کے سوای کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری

ق ٤٢

اور محبت

اور صحبت ہماری اسکے درمیان ہے مسجد کی طرف سب کے دروازے بند کردیے جادین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کی صحن سے لگے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کی قریب سب دروازے بند کروا دئے صرف حضرت ابی بکر کا دروازہ کھلا رکھا آس حدیث سی ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا انکی خلافت کا م عائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةَ مسلم مین عایذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت برا چرانے والا وہ ہے جو بھیڑ بکری کو مار مار کے انکے پانون توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہے جو رعیت پر رحم نکرے م ابو سعید اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِىْ اِلٰى اِمْرَأَتِهٖ وَتُفْضِىْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیون سے بہت برا آدمی خدا کی نزدیک مرتبہ مین قیامت کی دن اور ایک روایت مین یون ہے کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا کی نزدیک قیامت کی دن وہ مرد ہے کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اس سے صحبت داری کرے پھر اسکے بھید کو مشہور کرے ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہم نے اتنے بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہہ کھال چھپائی ہے اور نہایت گناہ ق ابو سعید اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ

م ۳۰۵

م ۳۰۶

ق ۳۰۷ زکوٰۃ خوارج

مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

قَالَهُ لِلَّذِی الْخُوَیْصِرَةِ حِیْنَ قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ یَا مُحَمَّدُ حِیْنَ قَسَمَ ذُهَیْبَةً فِی تُرْبَتِهَا

کَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَةَ وَعَلْقَمَةَ وَزَیْدِ الْخَیْلِ

بخاري اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی

کہ قرآن کو پڑھین گے کہ نیچے گلون سے نہ اُترے گا یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے

اسپر عمل نہ کرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑین گے وہ لوک نکل جاوینگے

اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اگر مین نے انکو پایا تو مقرر انکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا

قتل یہہ حدیث اُسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذو الخویصرہ تہا جب اُسنے کہا تہا خدا سے ڈر ای

محمد جب حضرت کے پاس سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی نے یمن سے بہیجا تہا بانٹنے تہے چار آدمیون کے

درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتہا زید خیل **ف** یہہ چارون عرب مین سردار تہے

تازہ اسلام لائے تہے اسواسطے وہ کچہ سونا حضرت نے اُنہین کو دیا دلداری کے واسطے بنی

تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تہا ذو الخویصرہ اسکا نام اُسنے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر

برابر بانٹ ہمکو بہی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر مین عدل نکرونگا تو پہر دنیا مین کون عادل

پیدا ہوگا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین گردن اُسکی کاٹ ڈالون

یہہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ مت مار لوک بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتہیون کو

مارتا ہے جب وہ وہان سے اٹھہ گیا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی نسل سے

بہت لوگ پیدا ہونگے ابو سعید اس حدیث کی راوی سے بخاری مین روایت ہے کہ وہ

قوم خارجی پیدا ہوئی جنہون نے حضرت علی کی امامت نمانی اور حضرت علی نے انکو قتل کیا اور مین بہی

اُس لڑائی مین موجود تہا جو حضرت نے نشانی فرمائی تہی وہ اُنہین موجود تہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ

ایسے بہی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑہتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین انکے ایمان

نہین ہے یعنے دل مین شرک اور بدعت بہرا ہے تو انکی عبادت کا کچہہ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہئے

کہ اُنکی ظاہری عبادت پر دہوکا نکہاوے خ اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی

اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضی اللہ کی بندے ایسے ہین

کہ اگر قسم کہا بیٹھین خدا کی بہروسے پر تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوتے یعنی جس چیز پر قسم کہاوین

کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی خدا کر دیتا ہے ف بخاری مین انسؓ سے روایت ہے

کہ ہماری پہوپہی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اُس سے معاف کروایا اُسنے معاف نکیا

پہر خون بہا دینے کا اقرار کیا اسکو بہی نمانا پہر اُسنے حضرتؐ سے فریاد کی حضرتؐ نے اُسکے بدلے

دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس بن نضر ہمارے چچا تہے حضرتؐ سے کہا قسم ہے اس خدا کی جسنے

تجکو سچا نبی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرتؐ نے فرمایا اے انس خدا کا حکم تو بدلا

لینا ہے آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

یعنی اسسے خدا کی بہروسی پر قسم کہا تی ہین جو خدا نی اسکی قسم سچی کی ف آبُو مَسعُودٍ
عُقبَةُ ابنِ عَمرٍو الانصَارِي اِنَّ مِمَّا اَدرَكَ النَّاسُ مِن كَلَامِ النُّبُوَّةِ الاُولَى
اِذَا لَم تَستَحِى فَاصنَع مَا شِئتَ بخاری مین ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگلے پیغمبری کے کلام سے جو لوگون نی باتین پائین ہین انہین سے ایک بات یہہ ہے
کہ جب تجھکو شرم نرہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیری دل مین آوی سو کر ف یعنی حیا اور شرم
سب پیغمبرون کی دین مین پسند ہے اسکا حکم کبہی موقوف نہین ہوا طبیعت آدمی کی بدکامون کو
چاہتی ہے شرم کی سبب بدکامون سے رکتا ہے آدمی مین اگر شرم نہین تو جانور ہے ف اُبَيِّ
بنُ كَعبٍ اِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي اِسرَائِيلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعلَمُ فَقَالَ اَنَا
فَعَتَبَ اللهُ عَلَيهِ اِذ لَم يَرُدَّ العِلمَ اِلَيهِ فَاَوحَى اللهُ اِلَيهِ اِنَّ لِي عَبدًا بِمَجمَعِ البَحرَينِ
هُوَ اَعلَمُ مِنكَ فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ وَكَيفَ لِي بِهِ قَالَ تَاخُذُ مَعَكَ حُوتًا
فَتَجعَلُهُ فِي مِكتَلٍ فَحَيثُمَا فَقَدتَ الحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَاَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي
مِكتَلٍ ثُمَّ انطَلَقَ فَانطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بنِ نُونٍ حَتَّى اِذَا اَتَيَا الصَّخرَةَ
وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَنَامَا وَاضطَرَبَ الحُوتُ فِي المِكتَلِ فَخَرَجَ مِنهُ فَسَقَطَ فِي
البَحرِ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي البَحرِ سَرَبًا وَاَمسَكَ اللهُ عَنِ الحُوتِ جِريَةَ المَاءِ فَصَارَ
عَلَيهِ مِثلَ الطَّاقِ فَلَمَّا استَيقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ اَن يُخبِرَهُ بِالحُوتِ فَانطَلَقَا

بقیتہ یومہ

بقية يومهما وليلتهما حتى اذا كان من الغد قال موسى لفتاه اٰتنا غداءنا لقد لقينا
من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى جاوز المكان الذى امره
الله به فقال له فتاه ارايت اذ اوينا الى الصخرة فانى نسيت الحوت وما انسانيه
الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله فى البحر عجبا قال فكان للحوت
سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال موسى ذلك ما كنا نبغى فارتدا
على اٰثارهما قصصا قال فرجعا يقصان اٰثارهما حتى انتهيا الى الصخرة
فاذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وانى بارضك السلام
قال انا موسى فقال موسى بنى اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمنى مما علمت
رشدا قال انك لن تستطيع معى صبرا يا موسى انى على علم من علم الله
علمنيه لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه فقال
موسى ستجدنى ان شاء الله صابرا ولا اعصى لك امرا فقال له الخضر
فان اتبعتنى فلا تسئلنى عن شيء حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا
يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم ان يحملوهم فعرفوا الخضر
فحملوه بغير نول فلما ركبا فى السفينة لم يفجأ الا والخضر قد قلع لوحا
من الواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول

عمدت الی سفینتہم تخرقتہا لتغرق اھلھا لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل

انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترھقنی

من امری عسرا قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت الاولی

من موسی نسیانا قال وجاء عصفور فوقع علی حرف السفینۃ فنقر فی

البحر نقرۃ فقال لہ الخضر ما علمی وعلمک من علم اللہ الا مثل ما نقص

ھذا العصفور من ھذا البحر ثم خرجا من السفینۃ بینما ھما یمشیان علی

الساحل اذ ابصر الخضر غلاما یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر براسہ بیدہ

فاقتلعہ بیدہ فقتلہ فقال لہ موسی اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس لقد

جئت شیئا نکرا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا قال وھذہ

اشد من الاولی قال ان سالتک عن شیء بعدھا فلا تصاحبنی قد بلغت

من لدنی عذرا فانطلقا حتی اذا اتیا اھل قریۃ استطعما اھلھا فابوا

ان یضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یرید ان ینقض قال مائل فقال الخضر

بیدہ فاقامہ فقال موسی قوم اتیناھم فلم یطعمونا ولم یضیفونا لو شئت

لاتخذت علیہ اجرا قال ھذا فراق بینی وبینک سانبئک بتاویل

ما لم تستطع علیہ صبرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وددنا

اِنَّ مُوْسٰی لَوْ کَانَ صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ البتہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی
قوم مین کہڑے خطبہ پڑھتے تہے سو کسی نے پوچہا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہے موسی
علیہ السلام نی کہا کہ مین ہون سو خدا نی اُنپر غصہ کیا اس واسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پہیرا یعنی
یون نکہا کہ واللہ اعلم پہر خدا نی موسی علیہ السلام کو حکم بہیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو
دریاؤن کے سنگم پاس وہ تجہسے زیادہ عالم ہے سو موسی علیہ السلام نی کہا ای رب میرا
اور اسکا کیون کر ملاپ ہو خدا نی فرمایا کہ تو اپنے سانہہ ایک بہنی مچہلی کو لے پہر اُسکو
ایک زنبیل یعنی ٹوکری مین رکہہ سو جہان وہ مچہلی تجہسے چہوٹ رہے تو وہ اُسی مکان مین
ہو گا موسی علیہ السلام نے ایک مچہلی لی پہر اسکو زنبیل مین رکہا پہر روانہ ہوئے اور سانہہ
خادم یعنی یوشع بن نون کو بہی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتہر پاس آئے اور دونون
صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور مچہلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پہڑکی اور
اُس سے نکل آئی پہر گر پڑی دریا مین اور اُسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نی
جہان سے مچہلی گئی تہی پانی کا بہاو بند کر رکہا سو وہ طاق سا ہو گیا پہر جب موسی علیہ السلام
جاگے تو لگے تہی یعنی حضرت یوشع مچہلی کا قصہ کہنا اُسکو بہول گئے اور حضرت یوشع
جب مچہلی نکل گئی تہی جاگتے تہے پہر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تہا جب

دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی خادم سے کہا دن چڑہے کا ہمکو کہانا دو البتہ
ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اس مکان سے جسکو خدا نی
فرمایا تہا نہ بڑہے نہ تہکے تہی کہا اُسکے خادم نی یہہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تہے پتہر
پاس سو مین بہول گیا مچہلی کا آپسے قصہ کہنا اور نہین بہولایا مجہکو مچہلی کی یاد سے مگر شیطان نے
اور راہ لی مچہلی نے مجہکو تعجب ہے یعنی بہنی مچہلی کا زندہ ہوکر چلا جانا عجب کی بات ہے
حضرت نی فرمایا کہ مچہلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اُنکے خادم کو تعجب سو موسی علیہ السلام نے
کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تہے پہر اُلٹے قدمون سے پلٹے حضرت نی فرمایا سو دونون پہر قدم پر قدم
ڈالتے یہان تک کہ پتہر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکہا کہ ایک مرد کپڑے سے سر لپٹے
پہر سلام کیا اُسکو موسی علیہ السلام نے سو خضر علیہ السلام نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان
یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نی سلام کیونکر کیا موسی نی کہا کہ مین موسی ہون خضر نے
کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسی ہے موسی نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون کہ تو
مجہکو تو سکہلاوے جو خدا نی تجہکو علم سکہایا ہے خضر نے کہا کہ میرے ساتہہ تو مقرر نہ ٹہر سکیگا
ای موسی خدا کی بیشمار علم سے مجہکو ایک علم ہے خدا نی مجہکو سکہایا ہے کہ تو اُس علم کو نہین
جانتا اور تجہکو خدا کی علم سے ایک علم ہے خدا نی تجہکو سکہایا ہے کہ مین اسکو نہین جانتا پہر
موسے نی کہا کہ اگر خدا نی چاہا تو مجہکو تو ثابت پاویگا مین تیرے حکم کے خلاف نکرونگا پہر

پہر خضر نے اُسنے کہا اگر میری پیروی کرتا ہے تو مجہسے کوئی بات مت پوچہیو جب تک مین اسکا ذکر نکرون پہر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے جاتی تہے سو اُدہر سے ایک ناؤن گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑہ لینے کی بات چیت کی سو وہ پہچان گئے خضر کو تو وہ بدون کرایہ لئے چڑہا لئے گئے پہر جب موسی اور خضر ناو پر سوار ہوئے تو کچہ دیر نہ لگی تہی کہ خضر نے کلہوسے ناو کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسی نے اُسنے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ لئے چڑہا لیا تو نے اُنکے ناو کو قصد کر کے پہاڑ ڈالا تا کہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجہسے ہوئی خضر نے کہا مین نے تجہسے نکہا تہا کہ مقرر تجہکو میرے ساتہ رہا نجاویگا موسی نے کہا مجہکو میری بہول چوک پر نہ پکڑ اور مجہپر مشکل نہ ڈال یعنی بہولے سے کہا معاف کیجیئے تنگ نہ پکڑئے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلے بار کا پوچہنا موسی سے بہولکے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹہا پہر اُسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایک یا دو بار خضر نے موسی سے کہا نہین گہتا میرا علم اور تیرا علم خدا کی علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گہٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہے اور ہمارا تمہارا علم قطرہ کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اُٹہایا پہر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وہ دریا کے کنارے پر چلے جاتے تہے کہ یکایک خضر نے ایک لڑکے کو دیکہا کہ کہیل رہے ہے لڑکون کے ساتہ سو خضر نے اُسکے سر کو اپنے ہاتہہ سے پکڑ لیا پہر اُسکا سر اپنے ہاتہہ سے اُکہاڑ ڈالا سو اسکو مار ڈالا

تو موسی نی کہا کیا تونے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اُس نے کسیکا
خون نکیا تہا جسکے بدلے تو اسکو مارتا البتہ برا کام تجہسے ہوا خضر نے کہا بہلا مین نے تجہسے
نہ کہدیا تہا کہ تو میرے ساتہ نہ ٹہہر سکے گا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہے
موسی نی کہا کہ اگر مین کوئی بات تجہسے پوچہون اسکے بعد تو مجہکو اپنے ساتہ نرکہیو تو نے میرا
عذر بہت مانا پہر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہنچے ان لوگون سے
کہانا مانگا ان لوگون نی انکی مہمانی نکی سو دونون نی ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تہی راوی نے
کہا کہ وہ جہک رہی تہی سو خضر نے اپنے ہاتہ سے اسکی طرف اشارہ کیا سو اسکو سیدہا کہڑا
کر دیا تو موسی نی کہا کہ یہہ قوم ہین کہ ہم اُنکے پاس آئے سو ہمکو نہ کہانا کہلایا نہ ہماری ضیافت
کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدہی کر دینے کی مزدوری لیتا خضر نے کہا اسی وقت میرے تیرے
درمیان جدائی ہے سو اب مین بتلا دون پہر اُن تینون باتون کا جسپر تو صبر نہ کر سکا پہر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسی علیہ السلام صبر کرتے
اور ہر بات کی وجہ نہ پوچہتے تو بہت قصہ انکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کی کاموں کی حکمتین
بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہے کہ حضرت خضر نے
حضرت موسی سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہہ ہے کہ وہ ناؤ محتاج لوگونکی تہی کہ دریا مین محنت کرکے
اُسکے کرائے سے اوقات بسر کرتے تہے سو مین نے چاہا کہ اُسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ

وہان ایک ظالم بادشاہ تہا کہ درست ناؤکو زبردستی چہین لیتا تہا تو اُسکو ناقص جان کر
نہ لیوے اور لڑکے کے مارنیکا سبب یہہ ہے کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تہا اور اُسکے ماباپ
ایماندار تہے سو ہم ڈر گئے کہ کہین اُن بچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نڈالے سو ہمنے
چاہا کہ خدا اُسکے بدلے اُنسے اچہا نیک بیٹا اُنکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہہ ہے کہ وہ دیوار
دو یتیم لڑکون کی تہی اور اُسکے نیچے بہت مال تہا اور انکا باپ نیک آدمی تہا سو خدانے
چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہنچین تو اُس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابہی دیوار گر پڑتی تو اور
لوگ اُس مال کو لیجاتے اور یہہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجہکو اسمین کچہ
دخل نہ تہا **ف** خواجہ خضر کا نام الیا بن ملکان ہے اور خضر انکا لقب ہے کہ خشک زمین
انکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تہی فریدون بادشاہ کی وقت مین تہے اور سکندر کی ساتہہ بہی
رہے ہین بعضی کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تہے بعضی کہتے ہین کہ شہزادے تہے دُنیا چہوڑ کر
فقیری اختیار کی انکی پیغمبری مین اختلاف ہے ولی کامل ہونی مین کچہ شبہہ نہین اور حضرت
یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسی کے عمدہ شاگرد تہے
ہمیشہ اُنکے ساتہہ رہے اُنکے مرنی کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بہی تہے **ف** حضرت موسیٰ
اور حضرت خضر کی قصہ مین بہت فائدے ہین اول یہہ ہے کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے
دوسرے یہہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اٹہانا شرط ہے

بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہہ کہ عالم کو
کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیئے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہے چوتھے
یہہ کہ استاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اسکے اختیار رکھتا ہے چاہے
اسکو ساتھہ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہہ ہے کہ یقین کرے کہ خدا کا
کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اسکی حکمت ہماری بوجھہ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور
لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اٹھا دینا سراسر حکمت تہا تو مسلمان کو لازم ہے
کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اسکا کوئی
کام بے حکمت نہین **ق** ابن عمر اِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ اُرُوا اللَّيْلَةَ الْقَدْرِ
فِي السَّبْعِ الْاَوَّلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي
الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے
بعضے آدمیون کو دکھلائی گئی ہے کہ شب قدر پہلی دہے کی پہلی سات راتون مین ہے اور
بعضون کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہے سو تم اسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش
کرو **ف** یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نہو اگر دس رات تلاش کروگے تو اسمین سات
راتین بہی موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی **ق** عن عدی ابن حاتم اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ
اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قاله بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے

ف ٣

ف ٤

روایت ہے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ
سفید ڈوری سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہہ حضرت نے عدی سے فرمایا **ف** بخاری میں عدی
بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہہ آیت اُتری کہ رمضان میں کھایا پیا کرو جبتک کہ سفید
ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو میں نے اونٹ باندھنے کی رسّی ایک سیاہ دوسری سفید
اپنے تکیے کی نیچے رکھی پھر آخر رات میں میں نے اسکو دیکھا مجھکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو
میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی تو نادان ہے خدا کا یہہ مطلب نہیں
جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ ڈوری سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنے جب تک رات کی
سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار ہووے اسوقت تک سحر کھانا درست ہے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ
وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ یہہ دو نمازیں یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئیں اپنے وقت سے اس مکان میں یعنی مزدلفہ میں
ف مزدلفہ نام ہے ایک مکان کا مکہ سے چھہ کوس سو حضرت نے حج کے موسم میں وہاں
مغرب کی نماز عشا کی ساتھہ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیری میں اول وقت فجر ہوتی ہے
پڑھی بعد اسکے یہہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے
معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی

ق

کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی نہی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی

ف ۲۸۲

سنت یہی ہے کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تاکہ اور کام حج کے کر سکے ق اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ ھٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اٰذَنُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَہٗ لِاَبِیْ شُعَیْبٍ الْاَنْصَارِیِّ لَمَّا دَعَاہُ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَاتَّبَعَہٗ رَجُلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری رضہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیونکی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھہ اور بہی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہہ شخص ہمارے ساتھہ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اسکو بہی کہانا کہانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بہی اجازت کہانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جتنے آدمیونکی دعوت ہو اُتنے ہی جاوین زیادہ نجاوین اگر کوئی ساتہہ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اسکی اطلاع کرے سے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

ق ۲۸۳

ق جَابِرٌ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ یَّمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰہُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجہپر میری تلوار کہینچی سو مین جاگ پڑا اور اسکے ہاتہہ مین ننگی تلوار تہی تو وہ کہنے لگا کہ تجہکو اب کون بچاوے گا میرے ہاتہہ سے مین نے تین بار کہا اللہ بچاوے گا ف عرب مین نجد ایک ملک ہے

حضرت وہان جہاد کو گئی تھے جب اُدھر سے پہرے تو ایک جنگل مین جسکے علحدہ علحدہ درخت تھے
اُترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اُسمین لٹکا کر سو گئی حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے
جا کر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھکو کون بچا دیگا
حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچا دیگا سو خوف کی مارے اُسکے ہاتھہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھالی
اور اُس سے کہا کہ بہلا تجھکو اب کون بچا دیگا اُسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا
پہر اصحاب کو بلا کر یہہ حدیث فرمائی خ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِی
قُرَیْشٍ لَا یُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ بخاری مین
معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ چیز یعنی خلافت اور سرداری
قریش کے قوم مین رہی گی جب تک یہہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو اُنسے دشمنی کرے کا
خدا اُسکو منھہ کے بہل ڈھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہے دوسری قوم کو دین کی
سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی
اُنپر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ کی قائم رہی جب وہ دین مین
سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھہ سے برباد ہو گئے ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ
اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ قرآن اُتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اُسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہووے

خ ۹۴

ق ۹۵

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسرے طرح پڑھتے سنا اور مجھکو اور طرح یاد تھا سو مین اسکو حضرتؐ کے پاس لایا کہ مجھکو آپ نے جسطرح سورۂ فرقان سکھایا ہے اُسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرتؐ نے کہا اے ہشام پڑھ اُسنے پڑھا جسطرح اسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اُترا ہے پہر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجھکو جسطرح معلوم تھا مین نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُترا ہے بعد اسکے یہہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اُترا ہے وہ یہہ ہین پہلے قریش کی بولی دوسرے ہذیل کی بولی تیسرے ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی پانچوین طی کی چھٹی ثقیف کی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہے بعضی کہتی ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضی کچھ اور کہتی ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات بولیان مراد ہین ق عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ قَالَتْ حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیض تو وہ چیز ہے کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہے یعنی اسمین کچھ اختیار نہین پیدایشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہے کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اسکے گرد نہ گھومیو یہہ بات حضرتؐ نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب انکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجة الوداع کے سال ف حضرت عائشہ سی روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کے منزل مین پہنچے

تو مجھکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیون کر ہوگا
حضرتؐ نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مین نے یہہ حال کہا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی
یعنے حیض کی حالت مین حج کی سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اسکو بعد غسل کے کر لینا **ق**
أَبُو مُوسَى إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا **قَالَهُ** لِأَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ حِينَ
قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو پھیر دیا تم دونون بشارت کو قبول کرو یہہ بات
حضرتؐ نے ابو موسی اور بلال رضی اللہ عنہما سے فرمائی جب ایک گنوارنی حضرتؐ سے کہا کہ یہی مجھسے بہت
کہتے ہو کہ بشارت لے **ف** ابو موسی سے روایت ہے کہ ایک گنوارنی حضرتؐ سے کہا جو دینے کا وعدہ
کیا تھا سو پورا کرو حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اُسنے کہا کہ بشارت بہت دیا کرتے ہو
کچھ مال دو تب حضرتؐ نے یہہ حدیث ابو موسی اور بلال سے فرمائی دونون نے کہا کہ یا حضرت
ہم نے بشارت قبول کی پھر حضرتؐ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا اور منہہ ہاتہہ اُسمین دھویا کلی اُسمین ڈالی
پھر ان دونون سے فرمایا پی جاؤ سو وہ پی گئے حضرت ام سلمہ نے پردے کے اندر سے کہا کہ اُسمین سے
کچھہ تبرک اپنی ماں کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اُنکو دیا **ص** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ
تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ **قَالَهُ** لَمَّا مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ مسلم مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت

کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہہ گروہ اپنی قبرون کے اندر مبتلا ہین گرفتار ہین
اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کہین چھوڑ دو تو مین خدا سے
دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون **ف** حضرت مدینے کی ایک باغ مین
خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کی پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے فرمایا یہہ کسکی قبرین ہین
ایک آدمی نی کہا کہ یہہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ص** اَبُو
بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ
حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ اَجْرُهُ لَهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ
يَعْنِي صَلٰوةَ الْعَصْرِ مسلم مین ابو بصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہہ عصر کی
نماز انپر بہی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو انہون نی ضایع کیا یعنی دنیا کے
کاروبار مین لگ کے اسکو نہ پڑہا سو جو اسکی محافظت کریگا اور اسکو تلف کرنے کے رہنے کا اسکو اور نماز و
اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کی بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ تارا نہ نکلے **ص**
مُعٰوِيَةُ ابْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ
اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر یہہ نماز ہے اسمین مناسب نہین کچہہ آدمیون کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح
اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے **ف** مصابیح مین معویہ بن حکم سے روایت ہے

کہ ہم حضرت کی ساتھہ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نی چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے
مجھے گھورا مینے کہا کہ تم کو کیا ہوا ہے جو مجھکو دیکھتے ہو تو وہ لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے
تب مین سمجھا کہ مجھکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پہر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان
مین نے ایسا نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجھکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سی
یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا نماز مین درست نہین

م ۱۱۴ ابو ہریرۃ اِنَّ ہٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَہْلِہَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُہَا
لَہُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْہِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
یہ قبرین اندھیری سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا انکو روشن کر دیتا ہے میری
دعا سے انپر ف ایک آدمی رات کو مرگیا اصحاب نے اسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپ نے
اسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانی آدمی کی ہے حضرت نے
فرمایا ہم کو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے
واسطے لوگون کو بلانا مستحب ہے

ق ۱۱۵۵ انس اِنَّ ہٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ
مِنْ ہٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا ہِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ
بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ مسجدین
اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن

پڑھنے کی واسطے ہین **ف** ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کی بعد مسجد کے کونی مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اسکو للکارا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سی اُسنے کیا پہر فرمایا کہ تم آسانی کرنیکے واسطے پیدا ہوئی ہو سختی کے واسطے نہین پہر پانی سے اُس مکان کو دہلا ڈالا پہر اُس گنوار کو بلاکر یہہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت نبی آس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکہنا چاہیے اور مسجد مین سوای عبادت کے اور کچہہ مناسب نہین آور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اسپر غصہ نچاہیے **ف** ابُو مُوسیٰ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہہ آگ تو تمہاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو جب تم سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اسکو بجہا دیا کرو **ف** ایک بار مدینے مین ایک گہر معہ گہر والون جل گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتی وقت آگ ہو یا چراغ بجہا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنی کا اُس سے خوف نہو تو بجہانا کچہہ ضرور نہین **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَهٗ حِيْنَ رَاٰی عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہہ لباس

ق ۱۴۳

ھ ۱۴۴

کا فرون کا ہے سو تو اسکو نہ پہن یہہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر سے فرمایا جب اُنپر دو کپڑے کُسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجھکو کُسم کا رنگا کپڑا اپہنا بتلایا ہے عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ مین اُنکو دہو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ اُنکو جلا دے **ف** جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تہا تا اُسکی بُرائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ تو نے اُسکو کیون جلا دیا اپنی عورت کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کُسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اُنکی لفظ ہے

م اَبُو هُرَيْرَةَ اِنِّي اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی ہے **ف** یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نہ جاری ہو گا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک باقی رہیگی **م** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کی روبرو کہ تم لوگون مین سے

کوئی میرا جانی پیارا نہین اسواسطے کہ خدانی مجھکو اپنا دوست بنالیا ہے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو
دوست بنایا تہا **ف** خلیل اُس دوست کو کہتی ہین جسکی محبت بالکل دل کی اندر جم گئی ہو سو اس
طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوای خدا کسیکی نہ تہی لیکن امت پر شفقت اور رحمت سو
بی حد و بی حساب تہی بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت کے وفات کی پانچ دن باقی
رہے تو کسی نی کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کو بہت چاہتا ہون آپ بہی مجھکو چاہتے ہین
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **م** سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ
لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ تُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُهَا مسلم مین سعد بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف تپہریلی زمین کے
اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اسمین شکار کا مارنا حرام کئی دیتا ہون یعنی جیسے
مکے مین درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینی مین بہی درست نہین
بعضی عالمون کا یہی مذہب ہے امام اعظم کی نزدیک مراد اس حدیث سے مدینی کی تعظیم ہے
وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکہ کی طرح حرام نہین اُنکی مذہب کی اور دلیلین ہین
ق اَنَسٌ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیْ یَعْنِیْ اُمَّ سُلَیْمٍ اُمَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
بخاری اور مسلم مین انس سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ مین مقرر ام سلیم پر رحم کرتا ہون
اُسکا بہائی میرے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ماں کا نام تہا **ف**

۴۱۷ م

۴۱۸ ق

حضرت مدینہ مین سوای اُم سلیم کی کسی اور عورت کے گہر نہ جاتے تہے کسی نے اسکا سبب پوچہا تب

حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اُم سلیم کی بہائی کا نام حرام بن ملحان تہا ق ابو سعید اِنّی

اعتکفت العشر الاول التمس ھذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط

ثم اُتیت فقیل لی انھا فی العشر الاواخر فمن احب منکم ان یعتکف

فلیعتکف بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹہا تلاش کرتا اُس رات کو یعنی

شب قدر کو پہر مین درمیانی دس راتین اعتکاف بیٹہا پہر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچہلی دس

راتون مین ہے سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹہا چاہے وہ اعتکاف بیٹہے ف شب قدر کا

بیان پہلی باب مین ہو چکا ق عائشۃ اِنّی ذاکر لک امرا فلا علیک ان

تستعجلی حتی تستامری ابویک قالہ لھا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجہسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اُسکے جواب مین جلدی

ف

مناسب نہین بدون اپنے ماباپ کے صلاح لئے یہہ حدیث حضرت عائشہ سے فرمائی

حضرت کی بی بیون نی کہانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ مانگا حضرت کو رنج ہوا تب

اِس مضمون کی آیت اُتری کہ بی بیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلی یہہ بات

حضرت عائشہ سے کہی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اِسمین ماباپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے

ق ۱۰۱

ق ۲۰۲

مین نے دنیا کو چہوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے نہایت خوش ہوئے پہر اور بی بیون نے

ہہی اسی طرح کہا ھ عَائِشَةَ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ

دُوْنِي رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي

مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مسلم مین حضرت عائشہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکہون گا یا دیکہتا ہون انکو جو تم لوگون

مین سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچہ لوگ میری پاس آنی سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا ای

رب یہہ لوگ میرے ہین میری اُمت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہے کہ اُنہون نی تیرے

بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پہر رہے ایڑیون کے بہل یعنی دین سے پہر گئے ف اس حدیث سے

وہ لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تہے جنکو ابی بکر صدیق رض نے

قتل کیا یا وہ لوگ مراد ہین جنہون نی دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پہیلائین

ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ

لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّي اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ

مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي

وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تمہارے واسطے ہراول اور پیشوا ہون یعنی مجہکو

سفر آخرت کا قریب ہے تمہارے مغفرت کا سامان درست کرنی جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون
قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجہکو زمین کے خزانو کی
کنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہے کہ زمین کی کنجیان یعنی میری امت کا سب
ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تمپر اسسے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے میری بعد لیکن
اسسے ڈرتا ہون کہ دنیا کی لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپسمین حسد کرنے لگو **ف** وفات کے
قریب حضرتؐ نے یہہ حدیث منبر پر فرمائی **ق** ابن عمر اِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ
وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرْ لَهُ زِدْتُ عَلَيْهَا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو منافقو کی مغفرت مانگنے کا
اختیار دیا گیا تہا سو مین نی اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجہکو معلوم ہوتا کہ اگر مین
ستر بارسی زیادہ مغفرت مانگون تو اسکی مغفرت ہو تو مین ستر بارسی زیادہ مانگتا **ف**
عبد اللہ بن ابی مدینہ مین ایک منافق تہا حضرت کو بہت رنج دیتا تہا جب وہ مرگیا اسکے
بیٹے نی حضرت کا کرتا اسکے کفن کے واسطے مانگا حضرتؐ نے دیا پہر اُسنے جنازیکی نماز
واسطے کہا حضرت نماز کی واسطے اُٹہے تب عمر فاروق نی حضرت کا دامن پکڑا کہ
آپ نماز کا ارادہ کرتی ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ
لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو

بخشش مانگ یا نمانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے کا خدا انکو کبہی نہ بخشیگا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی خدا نی مجھکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے
صاف منع نہین کیا آیت مین خدا نی یہی فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سی مغفرت نہوگی
مین ستر بار سی زیادہ مانگونگا اگر انکی مغفرت جانون پہر حضرت نے اُس منافق پر نماز پڑھی
تو یہہ آیت اتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبہی اُس پر
جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کی حق مین پیغمبر کی دعا بہی کچھہ فائدہ نہین کرتی ۴۴۴ ﮬ اَبُوْ دَرٍّ اِنِّیْ
قَدْ وُجِّهْتُ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا یَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَیَاْجُرَكَ فِیْهِمْ قَالَهٗ لِعَبْدِ اَنْصَرَفَ
اِلٰى اَهْلِهٖ مسلم مین ابوذر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کہجورون والی
زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اسی زمین مین ہم جا کر رہینگے سوای مدینے کے کسیکو نہین سمجھتا اور زمین میرے گمان مین
نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچا دیگا کہ وہ ایمان لاوین شاید خدا انکو تیرے
سبب سے فائدہ پہنچاوی اور تجھکو انکی بیچ ثواب دے یہہ حدیث حضرت نے ابوذر سی فرمائی جب وہ
اپنے گہر کو چلے تہے ف ابوذر کی قوم کا نام غفار ہے اُنکا ملک مکہ مدینہ کے درمیان ہے
جب ابوذر نی حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے
جب گہر جانے کا ارادہ کیا تب یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو

۴۲۵ خ

خدا کا حکم سنا دیوی خ اَبُو هُرَیْرَةَ اِنِّی کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا قَالَ الصَّغَانِی مُؤَلِّفُ هٰذَا الْکِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ قَیْسٍ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تمکو حکم کیا تہا کہ فلانے فلانے آدمی کو تم جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوای خدا کے کسی کو نہین چاہئے سو تم اگر اُن دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اُن دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود بن عبد المطلب تہا اور دوسرا عبد القیس تہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری سے درست ہے

۴۲۶ م

م جَابِرٌ اِنِّی لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہئے کہ مین نے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے فرمایا تیرا اسکے سوای کوئی اور بہی بیٹا ہے اُسنے کہا کہ ہان ہے حضرت نے فرمایا تو نے اُسکو بہی کوئی غلام دیا ہے اُسنے کہا نہین حضرت نے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے

۴۲۷ ق

ق عُمَرُ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ اِنِّی لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاکُمْ لَهُ وَ

یُؤَدِّی وَاَعۡلَمُکُمۡ بِحُدُوۡدِہٖ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین زیادہ پرہیزکار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنی والا اس سے
اور ایک روایت یون ہے اور خدا کی حکمون کو تم سی زیادہ جانتا ہون حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نی حضرت سے پوچھا کہ مجھکو غسل کی حاجت ہوتی ہے اور نماز کا وقت
آجاتا ہے اور اسی طرح روزیکا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے
اُسنے کہا کہ مین اور آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدانی آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف
کردے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند خدانی میری بخشش کی ہے لیکن مین
تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع
تقی کوش صدق و صفا ولیکن میفزای بر مصطفی اور اعلمکم بحدودہ کی روایت مسلم مین
نہین امام مالک کی موطا مین ہے ق انس اِنِّی لَاَدۡخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیۡدُ
اِطَالَتَہَا فَاَسۡمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیۡ صَلٰوتِیۡ مِمَّا اَعۡلَمُ مِنۡ شِدَّۃِ
وَجۡدِ اُمِّہٖ مِنۡ بُکَائِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑہون پہر سنتا ہون
لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کردیتا ہون اس سبب سے کہ مین جانتا ہون اسکی
مان کی شدت رنج اور قلق کو اسکے رونی کے سبب سے ف حضرت کے وقت مین عورتین

ق ٣٣

بہی جماعت کے

بہی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تہین اورعورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اُنکا رونا
اپنر نہایت شاق ہے تو اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تہے کہ مبادا عورتین طول
نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہو کی کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا
آنا چہوڑین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈہے اور لڑکے
اور بیمار و نکا ضرور خیال رکہے اتنی لمبی نماز نہ پڑہے کہ انکو تکلیف ہو **ھ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
لَاعْرِفُ اَسْمَائَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰی
ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي
عَشَرَةَ فَوَارِسَ يَبْعَثُوْنَ طَلِيْعَةً بَعْدَ فَتْحِ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ حِيْنَ يُقَالُ اِنَّ
الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيْهِمْ مسلم من عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اُنکے نام اور انکے باپون کے نام اور انکے گہوڑون کی
رنگ کو جانتا ہون وہ زمین پر بہتر سوار ہونگے اسدن یا زمین پر اُس دن وہ بہترین سوارون سے
ہین مراد اُن سوارون سے وہ سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بہیجے جاوینگے قسطنطنیہ فتح کی بعد
جب انکو خبر ہوگی کہ دجال انکے پیچہے لڑکے بالون پر آپڑا **ف** مصابیح وغیرہ مین
روایت ہے کہ ایکبار کوفہ مین سرخ آندہی آئی کسی نے عبد الله بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی
عبد الله بن مسعود نے کہا کہ قیامت اُسوقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹے گا اور انکو

کچھہ خوشی نہوگی اُسکا قصہ یہہ ہے کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کی ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانون کا لشکر بہی وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پہر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتہے دن مسلمان بہت تہوڑی ہوئے موت پر کمر باندہ کر خوب لڑینگے خدا انکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتہہ لگیگا ایک جدی برادروں سے سو آدمیون مین ایک باقی رہے گا مال ملنی کی کچھہ خوشی نہوگی قُسْطَنْطِیْنِیَہ بڑا شہر ہے روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہوچکیگے تو دجال کے آنی کی خبر پہنچی گی تو دس سوار اسکے خبر لانی کی واسطی مقرر ہونگے انکی حضرت نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین انکو خوب پہچانتا ہون

ق اَبُوْ مُوْسیٰ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَکِیْمٌ اِذَا لَقِیَ الْخَیْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَأْمُرُوْنَکُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جانتا ہون اشعری لوگو نکی قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو مدینے مین داخل ہوتی ہین اور مین انکے مکان پہچانتا ہون رات کو انکے قرآنی آواز سے اگرچہ دنکو مین نے اُترنے وقت اُنکے مکان نہین دیکہے اور اُسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے

کہ جب کا

کہ جب کافرون کی سوارون یا دشمنون سے ملتا ہے تو اُسنے کہنا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تہوڑا انتظار کرو یعنی ہم بہی تیار ہین لڑنے کو آتے ہین **ف** اشعری یمن کی ایک قوم ہے جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کی راوی ہین وہ قوم خوش آواز تہی قرآن خوب پڑھتے تہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہو اور کسی کو تکلیف بہی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہہ کہ ہماری قوم بہادر ہے لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب یہہ کہ حکمت سے اپ کو بچا لینا ہے یعنی ہماری قوم پیچہے آتی ہے تم سے لڑیگی تم تہوڑا انتظار کرو غرض یہہ کہ وہ قوم سے ڈر کی نہ مارین اُسکو **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکے مین اُس پتہر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تہا اور بیشک اب بہی مین اُسکو پہچانتا ہون **ف** علی مرتضی سے روایت ہے کہ مین حضرت کے ساتہہ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتہر اور درخت راہ مین ملتا تہا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تہا **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے

م

ق

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضی آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اُسکے سوائے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہے اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر اسکو مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اُس سے وہ لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اُنکے دلون مین خوب نہین رچا تہا

ف ۴۴۲

ق سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَّوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ لَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان ابن صرد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر شخص اسکو وہ کہے تو اُسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اُسکا غصّہ جاتا رہے **ف** دو شخص آپس مین لڑتے تھے اُنمین سے ایک کا چہرہ غصّے کی سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پہول گئین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہے

ف ۴۴۳

ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا وَاٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّۃَ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَہٗ اذْھَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّۃَ فَیَاْتِیْھَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّھَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّھَا

مَلْأَیٰ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَأْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا
مَلْأَیٰ فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَیٰ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ
الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِیْ اَوْ تَضْحَكُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ
فَكَانَ یُقَالُ ذَاكَ اَدْنیٰ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب پیچھے دوزخ سے
نکلے گا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہو گا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون
ہی گھسٹتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہے سو خدا اُس سی کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ
بہشت مین آویگا اُسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بہری ہے یعنی کہین اُسمین جگہہ نہین
سو پہر آویگا پہر کہیگا کہ یارب مین نی تو اُسکو بہرا پایا تو خدا فرماویگا اُس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو
پہر وہ بہشت مین آویگا تو اُسکے خیال مین وہ بہری معلوم ہو گی تو پلٹ آویگا پہر کہیگا ای
رب میری مین نی اسکو بہرا پایا سو خدا اُس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہہ ہے
اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا کہ مقرر تیری لئی دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہے سو وہ کہیگا ای
رب کیا تو مجہسے ٹہٹہا کرتا ہے یا تو مجہسے ہنستا ہے پادشاہ ہو کر کہا عبد اللہ بن مسعود اِس

حدیث کے راوی نے کہ البتہ مین نے دیکھا حضرت کو یہہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کے اندر کے دانت حضرت کے کہل گئے سو حضرت کی زمانے مین یہہ حال تہا کہ لوگ کہتے تہے کہ یہہ شخص رتبے مین ادنے بہشتی ہے یعنی جب ادنے بہشتی کا یہہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گنا ہونکے سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بے حد و بے حساب ہے آدمی کے خیال مین نہین آسکتی **ق** عَائِشَۃَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجہسے راضی ہوتی ہے اور جب تو مجہسے ناخوش ہوتی ہے کہا حضرت عائشہ نے کہ مین نے کہا کہ بہلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجہسے راضی ہوتی ہے تو بات چیت مین یون قسم کہاتی ہے کہ مین قسم کہاتی ہون محمد کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہے تو کہتی ہے کہ قسم کہاتی ہون ابراہیم کے رب کی مین نے کہا کہ ہان سچ ہے مین ناخوشی مین آپ کا نام لینا زبان سے چہوڑ دیتی ہون

یعنے دل سے نہین چھوڑتی **ف** مراد دنیاوی ناخوشی ہے گھر بار کی معاملات مین معاذاللہ
دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالے سوتون کی سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت
یعنی جیل اور جلن عورتون مین پیدایشی بات ہے شرع مین اسپر پکڑ نہین سوای اسکے میان
بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہے خصوصا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو

ص۳۶ **م عَائِشَةَ اِنِّی لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ** مسلم مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہہ یعنی عائشہ ایسا کرتا ہون پھر ہم
نہاتے ہین **ف** کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال
نہو تو غسل واجب ہے یا نہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہے بسبب انزال
ہوا یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا کرے شعر در طلب کردن
حقیقت کار از خدا شرم دار شرم مدار

ق ۳۱ **ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنِّی لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِیْ
فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَيْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى
اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا** بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنی گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے
یا اپنے گھر مین پڑی پاتا ہون سو اسکو اٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ
ہو تو اسکو پھینک دیتا ہون **ف** زکوۃ کا مال حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا

یقینی ثابت نہ تہا کہ وہ کہجور زکوٰۃ کی ہے لیکن احتیاطاً حضرت اسکو نہ کہاتی تہے معلوم

ہوا کہ تقوی اور پرہیزگاری شبہ والی چیز چہوڑ دینے کا نام ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّي

لَاَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاِذَا مُوْسىٰ مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر پہلے سر اُٹہاونگا دوسری بار

صور پہونکنے کی بعد پہر یکایک دیکہونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین **ف** قیامت مین

صور دو بار پہونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مرجاوینگے دوسری بار مین سب زندہ ہونگے

تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین

پورا قصہ یون ہے کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت

پاس اُسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجہکو موسی سے افضل نکہو بعد اسکے یہہ حدیث فرمائی

یعنی ہر چند مین سب پیغمبرون سی افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلی

اٹہونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم کہ موسی بی ہوش ہوکر مجہسے پہلے ہوشیار

ہوگئے یا اُنکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی **خ** حَفْصَةَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي

وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نی اپنے سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنی قربانی کے اونٹ کے

خ

خ

دن

ف کرونگا قربانی نہ کرونگا جب تک کہ توڑونگا احرام کو نہ سو مین اسے ڈالا ہے پٹا مین گردن حجۃ الوداع مین لوگون نی عرض کیا کہ آپنے اور ون سی فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑ ین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میری ساتھہ ہے اور قربانی والا محرم بدون قربانی کئے کیون کر حلال ہو اور قربانی کرنا ذی حجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑسکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سی خراب نہون

ق

ق ابن عمر اِنّی لَستُ کَھَیئَتِکُم اِنّی اَظَلُّ اُطعَمُ واُسقی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجھکو دن مین کھانا پینا ملتا ہے یعنی جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے مجھکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہے یا سچ مچ خدا حضرت کو کھانا کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو طی کی روزے سے منع کیا یعنی دو روزیا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسی کو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ جو طی کا روزہ رکھتی ہین اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مجھکو اپنی طرح نہ سمجھو مجھکو درست ہے تمکو درست نہین

ق

ق ابو سعید اِنّی لَم اُومَر اَن اَنقُبَ عَن قُلُوبِ النّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُونَھُم بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو اسکا حکم نہین ہوا ہے کہ مین لوگون کی دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ

اُنکے پیٹون کو چیرون یعنی مجھکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام نہین **ف** اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا کہ شاید کہ یہہ نمازی ہے خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اُنکے دل مین کچھ ہے اور زبان مین کچھ اور ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کرلے کا ہم کو ظاہر کا حکم ہے معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہے اور لوگونکے دلون کا حال دریافت کرنا کچھ ضرور نہین

م ۲۴۳ **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خدا نے اس واسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون **ف** جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت اُنکے واسطے بد دعا کیجئے کہ یہہ غارت ہون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کی واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین و دنیا دونو حضرت کے سبب درست ہوئے اور کافرون کو ہرچند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی اُمتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا

ق ۲۴۴ **ق** اَنَسٌ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ البتہ مین نی ریشمی کپڑے تیری پاس اسواسطی نہین بہیجا کہ تو اسکو پہنے مین نی تو صرف اسواسطے بہیجا تہا کہ تو اسکو بیچ کر اسکی قیمت سے فائدہ پاوے ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہیجا عمر فاروق نی عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتی ہین مجھکو کیون بہیجا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کہانا پینا بیچنا دونون حرام ہے ف اَبُوحُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ قَالَهُ عِنْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ تبوک سے پلٹتے کہ مقرر مین جلد جانیوالا ہون یعنی مدینے کو سو جو تم لوگون مین چاہے سو میرے ساتہہ جلد چلے اور جو چاہے سو ٹہر جاوے یعنی پیچہے سے آوے خ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَهُ لَمَّا اَمَرَهُ اَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُوْدِ بخاری مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجھکو واللہ اپنے خط لکہانی پڑہانی مین یہودیون پر اعتماد نہین یہہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب انسی حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکہنا پڑہنا سیکہہ لین ف مدینے کی گرد قوم یہودی بہت رہتے تہے حضرت سے اور انسے خط کتابت اکثر رہتی تہی حضرت یہودیونکو بلا کر لکہاتی پڑہاتے تہے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین یہہ لوگ عداوت کے سبب سے خط کے لکہنے پڑہنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن انصاری سے فرمایا کہ تم انکا خط لکہنا

پڑھنا سیکھ لو انہوں نے پندرہ روز میں سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عربی کے سوائے اور بولیوں کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہے بشرطیکہ
اُس میں کچھ دین کا فائدہ ہو

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر نانا ہے

۴۴۶ م عَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ قَالَهُ لِرَجُلٍ مَجْذُوْمٍ
مِنْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ مسلم میں شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نے تیری
بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہہ حضرتؐ نے ثقیف کی قوم کے
کوڑھی کو یہہ فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اُنمیں ایک کوڑھی تھا
حضرتؐ نے اُسکو اپنے پاس نہ بُلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہے حضرتؐ نے
اسواسطے اُسکو نہ بُلایا کہ کہیں اُسکو لوگ حقیر نہ جانیں تو اُسکو رنج ہو اور یہہ جو بعضی لوگ سمجھتے
ہیں کہ یہہ بیماری لگ جاتی ہے اسواسطے حضرتؐ نے نہ بُلایا سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اور حدیث
ثابت ہوئی ہے کہ حضرتؐ نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کہلایا ہے اور اگر کسی کو نفرت آوے اور وہ
۴۴۷ ف اسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہے اسکا حکم بھی اور حدیثوں میں ثابت ہے ق اَلْمِسْوَرُ
بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ

مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ

مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین
مسوره بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین
کسنے اجازت دی ہے اور کسنے نہین دی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمہاری چودہری تمہارا حال
ہم سے ظاہر کرین بعد فتح مکے کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کے جورو لڑکے پکڑ آئے
اور انکا مال قابو مین آیا حضرتؐ نے قیدی اور مال انکا اصحاب مین تقسیم کر دیا بعد اسکے
اس قوم نی اسلام قبول کیا اور حضرتؐ سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پہیر دیجئے حضرتؐ نے
فرمایا کہ ایک بات اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نہ ملین گی اس قوم نی قیدونکو
مانگا تب حضرتؐ نے اصحاب کو جمع کرکے فرمایا کہ تمہارے بہائیون نی اسلام قبول کیا ہے
مجھکو یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ انکے قیدیون کو تم پہیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے
اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اسکو ہم اور کہین سے جو قیدی پاوینگے تو اسکا بدلا دینگے
اصحاب نی کہا کہ ہم سب راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سی انکو دیجئے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث
فرمائی یعنی ہمکو ہر یک شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمہارے واقف اور چودہری
اپنے سب لوگون کا حال اظہار نہ کرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر
لوگ مسلمان ہون تو انکے قیدی اور مال پہیرنا واجب ہے نہین حضرتؐ نے انکو جانیکی راہ
دیا ھ عائشہ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ وَيُرْوٰى لَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری
روایت یون ہے کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نہ مانگین گے **ف** حضرت جب جنگ
بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا کہ تو نے
مسلمان ہوا ہے اُس نے کہا کہ نہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافر سے
مدد نہ چاہیے شاید کہ دغا کرین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَمْ
نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ
وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِيْ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُا اَنْ يَدْخُلُوا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ
فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ
عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ بخاری اور
مسلم مین مسورہ بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے
لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست
کر ڈالا اور انکو ضرر پہنچایا ہے سو اگر وہ صلح چاہین تو مین اُنکے لئے کچھ مدت مقرر
کرون اور ہم کو وہ کعبہ جانے سے نہ روکین پہر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر مین غالب
ہو جاون تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین

ق ۴۴ہ

تو مسلمان ہون اور اگر مسلما ہونی کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین اُنہون نی آرام ہی پلے
اور اگر قریش یہہ بہی نمانینگے تو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے
کہ البتہ لڑا کرونگا اُن سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہان تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا
اپنے دین کو علبہ دیوے **ف** چہٹے سال ہجری کے حضرت مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو
جب مکے کے پاس اُس منزل کو پہنچے جسکا حدیبیہ نام ہے کفار مکہ نے بدیل بن ورقہ کو بہیجا پیغام یہہ
کہ ہم تمکو مکہ مین نجانے دیوینگے تم سے لڑینگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر
دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کئی پہر آئے دوسرے سال عمرہ کے قضا کو تشریف لیگئے
ق اَلصَّعْبُ ابْنُ جَثَّامَةَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَهُ بخاری
اور مسلم مین صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ہم نے
گورخر تجہکو نہین پہیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندہے ہوئی ہین **ف** حضرت حج یا عمرہ کو
احرام باندہے جاتے تہے صعب بن جثامہ نی گورخر کا شکار کیا اور اُسکو زندہ حضرت
پاس لائے حضرت نے اُسکو نہ قبول کیا اور یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو
شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کہانا احرام والے کو
درست ہے بشرطیکہ شکار کو اُسنے شکار نہ بتلایا ہو

فصل

ف

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر انہ ہے

ھ ابو ھریرۃ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المؤمن
عمرہ الا خیرا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہے
کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہے
ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیفون سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے
کہ جب آدمی مرگیا تو عمل اسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایماندار کی زندگی
تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا
اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری
ہے ھ عایشۃ انہ خلق کل انسان من بنی آدم علی ستین وثلثمائۃ
مفصل فمن کبر اللہ وحمد اللہ وھلل اللہ وسبح اللہ واستغفر اللہ
وعزل حجرا عن طریق الناس او شوکۃ او عظما عن طریق الناس او
امر بمعروف او نھی عن منکر عدد تلک الستین والثلاث مائۃ السلامی
فانہ یمشی ویروی یمشی یومئذ وقد زحزح نفسہ عن النار مسلم
مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہہ ہے کہ آدم کی
اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہے سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ

کہے اور لا الہ الا اللہ کہنا اور سبحان اللہ کہی اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے
اینٹ پتھر پھینکدی یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگونکی راہ سے علیحدہ کردیا یعنی تاکہ خلقت کو
آرام پہنچے یا نیک بات سکہلاوی یا بری کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیون کی گنتی
برابر تو وہ آدمی اس دن شام کریگا اس حال پر کہ اس نے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے
اور ایک روایت مین بجای شام کریگا کے چلیگا آیا ہے دونون روایت کا مطلب
ایک ہے **ف** یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا
تو اسنے شکرگذاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین
سو ساٹھ بار کہا خواہ سب ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا **ھ** عن عرفجة بن شريح انّه ستكون
هنات وهنات فمن اراد ان يفرّق امر هذه الامّة وهى جمع فاضربوه
بالسيف كائنا ما كان مسلم مین عرفجہ بن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنہ اور فساد ہونگے
سو جو چاہے کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمع ہوئی جا مین پھوٹ ڈالے تو مارو اسکو تلوار سے
کوئی کیون نہو **ف** یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اسے
باغی ہو تو اسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین
پھوٹ نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب ہوتے **ق** عن عایشة انّه قد اذن لكنّ

ھ ۵۴

ق ۵۵

اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنی بی بیوں کو

کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جاے ضرور کی واسطے نکلا کرو **ف** حضرتؐ کی بی بیان جاے ضرور کو

رات کی وقت باہر جاتی تہین جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے

واسطے بہی نکلنا درست نہین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی **خ** عَلِیٌّ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ

بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ

فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی حاطب بن ابی بلتعہ بخاری

مین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین

موجود تہا شاید کہ خدا بدر والونکی احوال کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے انسے کہ کرو جو

تمہارا جی چاہے مین تمکو بخش چکا یہہ حدیث حضرتؐ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین

فرمائی **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایکبار حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ مکہ مین اچانک جا

پہنچین اور کافرون کو غافل پاکر مارلین حاطب نے یہہ حال مکے والون کو خط مین لکھہ بہیجا

حضرت کو یہہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضیٰ اور زبیر کو بہیجا وہ دونون راہ سے

خط کو چہین لائے حضرتؐ نے حاطب سے پوچہا اس خط کی لکہنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا کہ یا

رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین ہون پر لڑکے بالے مکے مین ہین میرا

وہان کوئی بہائی بند نہین جو انکی خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ ان

خ

فضیلت اصحاب بدر

کا فروں سے راہ و رسم پیدا کروں تاکہ وہ میرے لڑکے بالوں کو نہ ستاویں عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ

یہہ منافق ہے اسکو مار ڈالیے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

بدری صحابیوں کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہیں اگر اسے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے

چاروں خلیفہ بھی بدری ہیں جسنے انپر طعنہ کیا اسنے اپنے ایمان میں خلل ڈالا خ ٢٥٦ اَبُوْهُرَيْرَةَ

اِنَّهُ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهُ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ

هٰذِهٖ فَاِنَّهُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں انمیں ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری

اس امت میں اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اسکو کہتے ہیں جسکو خدا کی طرف

الہام ہو اور اسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کی کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہیں اور

جب حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتوں سے بیشک افضل ہے

تو جس صورت میں اگلی امتوں میں محدث ہوئے ہیں تو حضرت کی امت میں بھی ضرور ہونگے

اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا کمال ثابت ہوا ق ٢٥٧ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اَنَّهُ

لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكٰى بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ

يَعْنِيْ الْحَذْفَ ف بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخموں سے چور ہوتا ہے پر ناحق

کہ ٹھیکری دانت توڑتی ہے اور آنکھ پھوڑتی ہے **ف** بعضی لوگون کی عادت ہوتی ہے۔

کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے ہین سو حضرتؐ نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ

ہے بلکہ اس سے آنکھ اور دانت کو ضرر ہے **ق** عَائِشَۃُ اَنَّہٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ

ق ۴۵۴

حَتّٰی یُرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا بات یون ہے کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین

دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اسکو اختیار دیا جاتا ہے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ یہہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرتؐ بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا

تو حضرتؐ کو غش آیا اور حضرتؐ کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی

مین عمدہ فرشتونکی رفاقت چاہتا ہون تو مجھکو یہہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ

حضرتؐ نے موت اختیار کی پھر حضرتؐ کا انتقال ہوا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ موت کے

قریب آخر کلام حضرتؐ کا یہی تھا کہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی

رفاقت چاہتا ہون **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ

ق ۴۵۵

حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ

لَھُمْ وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ھٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُھَا فِیْ اَوَّلِھَا وَسَیُصِیْبُ اٰخِرَھَا بَلَاءٌ

وَاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَھَا وَتَجِیْءُ فِتْنَۃٌ فَیُرَقِّقُ بَعْضُھَا بَعْضًا وَتَجِیْءُ الْفِتْنَۃُ

فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْئُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ
هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ
مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ
يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ
قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات تو یہہ ہے
کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا مگر اُسپر ضرور تہا کہ تبلا دیوے اپنی امت کو جو اُنکے واسطے
بہتر جانے اور ڈرا دیوے اُنکو اُس سے جو اُنکے حق مین برا جانے اور مقرر اس تمہاری اُمت کی شروع مین
عافیت خدا کی نزدیک ٹہر چکی اور پچہلی امت کو بلا لگیگی اور وہ کام ہونگے جنکو تم برا
جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پتلا حال کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچہلے فساد کے
روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار کہ اسمین
میری بربادی ہے پہر وہ مشکل کہل جاویگی اُسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی
میری موت ہے سو جو چاہے کہ اپ کو دور ڈالے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے
کہ اُسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکہتا ہو یعنی ایماندار مرے
اور چاہیے کہ لوگون کے ساتہہ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا یعنی جو

چیز اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو سو اسکے قول و قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اُسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیئے کہ اُسکی تابعداری کرے اگر اسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو **ف** حضرت کو اپنی امت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنہ اور فساد ہونیوالے تھے اُنکی خبر دی پھر اسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ

(۲۶)

لَنْ يَبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِىَ مَقَالَتِىْ ثُمَّ يَجْمَعَ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلائے رہے گا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کر چکون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولے گا **ف** ابو ہریرہ کو حضرت کی ہزارون حدیثین یاد تہین لوگون کو اُنکی یاد پر تعجب ہوا تب اُنہون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ مین مرد محتاج تھا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے اور مجھکو کچھ فکر نہ تھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید و فروخت مین مشغول رہتے تہی اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جبتک کہ مین کلام کر چکون تو وہ میری سنے حدیث کو کبھی

نہ بھولیگا

نہ ہوتی ہے چنانچہ مین نے اپنا کپڑا پہیلایا پہر جب حضرت کلام کر چکے تو مین نے اُس کپڑے کو اپنے
بدن مین لگا لیا پہر اُس روز سی مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بہولا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ
لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَؤُا
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یون ہے کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آوے گا
خدا کے نزدیک اُسکے مچہر کی پر برابر قدر ہو گی اسکی سند قرآن سی پڑہ لو کہ خدا فرماتا ہے
کہ نہ اُٹہا وینگے ہم اُنکے واسطے ترازو ف یعنی اُنکے کچہ نیک کام نہین جنکو ترازو سے
تو لئے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک
کچہ چیز نہین ق عَائِشَةَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِي
يَهُوْدِيَّةً بخاری ور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہے
لوگ اُس یہودی عورت پر روتے ہین اور اسکی قبر مین اُسپر عذاب ہو رہا ہے ف
ایک یہودی عورت مرگئی تہی لوگ اُسکی روتے تہے حضرت اُدہر سے نکلے تب یہہ حدیث
فرمائی م وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہے
ولیکن وہ تو خود روگ ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا

ق ابو ۲۶۱
ق ۲۶۲
م ۲۶۳

حال پوچھا حضرتؐ نے اُسکو منع کیا پہر اُسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون
تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہے بلکہ یہہ خود روگ ہے کہ آدمی کی
عقل کہو کر جانور بنا ڈالتی ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بہی درست
نہین م اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلىٰ اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ
لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیری خاوند پر کچہہ تیری خواری اور بیقدری نہین اگر تو
چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے پاس سات دن رہونگا تو سات
سات دن اور اپنی بیبیون پاس بہی رہونگا ف حضرتؐ نے ام سلمہ سے نکاح کیا اور ایک
رات اُنکے پاس رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گہر مین بہت عزت والی
تہی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تہا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی
یعنی تو میرے نزدیک بہی کچہہ بیقدر نہین ہے لیکن خدا کا حکم یون ہے کہ اگر مین تیرے پاس سات دن
رہون تو اور بیبیون پاس بہی رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر
رکہے نہین تو گنہگار رہوگا م اَلْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلىٰ قَلْبِي اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ
ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون

۲۶۴ م

۲۶۵ م

ف بعضے عالمون نے یون کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بجھانے سے اس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا

خ ٢٢٦

ام سلمة انه یستعمل علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن کره فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع بخاری مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت ہے مین کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم انکو بعضے کام مین بھلا جانو گے اور بعضے مین بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانے گا انکے ہر کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے انکی برائیان کہلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو انکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور انکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یون ہے کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم ان ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نمارین حضرت نے فرمایا کہ نمارنا جبتک کہ وہ نماز پڑہا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جب تک اس سے صریح کفر نہو تو اس سے لڑنا بھی درست نہین یہہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انہم ہے

م عمر انهم خيروني بين ان يسألوني بالفحش او يبخلوني ولست بباخل قاله حين قسم قسماً فقال عمر يا رسول الله لغير هؤلاء كان احق به منهم

مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان نومسلمون نے مجھکو اختیار دیا ہے اسمین کہ مجھسے نہایت بُری طرح سوال کرین یا مجھکو بخیل مشہور کرین اگر نہ دون اور مین تو بخیل نہین یہہ حدیث اُسوقت فرمائی جب حضرت نے کچھہ مال نومسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایماندار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہہ ہے کہ اگر نومسلمونکو نہ دیتے تو مجھکو بخیل مشہور کرتے اسواسطے مین نے انکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُجڈ جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانیکے واسطے درست ہے

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انہا ہے

فصل

ق ۶۸ عائشة انها ابنة ابي بكر قاله عند انتصار عائشة من زينب بنت جحش بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے یہہ حدیث حضرت نے فرمائی عائشہ کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو

ف بخاری مین روایت ہے کہ اصحاب حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بی بیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہہ دیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہ کی

کون

کون خصوصیت ہے ام سلمہ نے حضرت سے یہہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے
سوای عائشہ کے کسی بی بی پاس مجھکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے آپکے رنج سے توبہ کی
پہر حضرت کی بی بیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اُسی واسطے بہیجا حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی تو کیا نہین چاہتی اُسکو
جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اُسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین
حضرت نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکہہ پہر حضرت فاطمہ پہر چلی گئین پہر بی بیون نے حضرت زینب کو
جو حضرت کی پہوپہی کی بیٹی اور بی بی بہی تہین حضرت پاس بہیجا سو حضرت زینب نے حضرت کے سامنے
بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی بی بیان عائشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف
چاہتی ہین اور حضرت عائشہ نے اب تک کچہہ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکہتی جاتی تہین
کہ شاید حضرت کچہہ جواب دین جب حضرت عائشہ نے دیکہا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو
جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے ایسی ویسی نہین جو دبک کے جواب ہی نکر سکے یعنی جیسا اُسکا
باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسی ہی وہ بہی دانا اور خوش تقریر ہے اِس حدیث سے معلوم
ہوا کہ سب بی بیون سے حضرت عائشہ کو حضرت بہت چاہتے تہے تو جنہے حضرت عائشہ کو
برا کہا اور اُن سے عداوت رکہی اُنہے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
اِنَّہَا سَتَکُوْنُ بَعْدِی اَثَرَۃٌ وَاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ فَمَا

ق

تأمرنا قال تؤدون الحق الذی علیکم وتسألون اللہ الذی لکم بخاری

اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میری بعد

تم پہ غیرون کو تقدیم ہوگی اور وہ کام ہونگے جو تمکو بری معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا

رسول اللہ پہر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم پر جو حاکم کی اطاعت کا حق ہے

اُسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمہارا

حق بیت المال سی نہ دیوے تو ایسا نکرنا کہ اسکی اطاعت چہوڑ دو صبر کا ثواب تم کو خدا دیگا

علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین ہوئی **ق** زید بن ثابت انہا

طیبۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ بخاری اور مسلم مین

زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ

میل اور کپٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے **ف**

ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پہر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری

بیعت توڑ دو حضرت نے نہ مانا پہر اُسنے کہا پہر نمانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی **ف** ام عطیۃ واسمہا نسیبۃ انہا قد بلغت محلہا

قالت حین بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیہا

من الصدقۃ ثم بعثت الی عائشۃ منہا بشیء فجاء رسول اللہ صلی

اللہ

قف ۶۵

ق ۶۶

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ بِھَا اِلَیْھَا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضی سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہنچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بہیجی نسیبہ نے اس بکری کا تہوڑا گوشت حضرت عائشہ کو بہیجا پہر حضرت گہر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچہہ تمہارے پاس کہانے کی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچہہ نہین ہے مگر نسیبہ نے اس بکری کا گوشت بہیجا ہے جو آپنے اسکو بہیجی تہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہرچند حضرت پر حرام تہا لیکن جب محتاج کو پہنچ گیا اور اسنے پہر کچہہ اسمین سے حضرت کے گہر بہیجا تو اسکا کہانا درست ہوگیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم ہی بدل گیا خ عائشۃ اِنَّھَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْھَا وَلَدٌ یَعْنِیْ خَدِیْجَۃَ بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تہی اور ایسی تہی یعنی اسمین بہت خوبیان تہین اور میری اولاد اسی سے ہوئی ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجہکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اسواسطے کہ حضرت مجہی کو سب سے زیادہ چاہتے تہے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجہکو رشک آتا تہا اسواسطے کہ حضرت انکو یاد بہت کیا کرتے تہے حالانکہ مین نے انکو دیکہا نہ تہا ایک روز مین نے حضرت سے

خ

کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اُنکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہے
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تہین جب اُنکا نکاح حضرت سے
ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اُٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین
حضرت اُنسے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اُنہین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت
قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین
یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سوای حضرت فاطمہ کے کسی کی
اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تہین پیدا ہوئے
وہ بہی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہہ ہے کہ مجہکو دو سبب سے
خدیجہ کی محبت ہے ایک تو یہہ کہ اُسمین خوبیان بہت تہین دوسرے یہہ کہ میری نسل قیامت تک
اُسی سے باقی رہے گی م علی انھا لا تحل لی انھا ابنۃ اخی من الرضاعۃ
یعنی بنت حمزۃ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا امیر حمزہ کی
بیٹی مجہکو حلال نہین وہ تو میری دودہ شریک بہائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ
حضرت کے چچا ہین لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودہ پیا تہا تو بہائی ہو گئے اور
اُنکی بیٹی بہتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت سے کہا کہ
آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے

حضرت نے فرمایا کہ تمہاری خاندان مین کوئی ہے سے مین نے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی ہو جبی ہے تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی م ابوذرؓ انہا مبارکۃ انہا طعام طعم یعنی زمزم مسلم

مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا کھانا

ہے آسودگی کا یعنی جیسے کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسی زمزم کے

پانی سے اگر آسودگی کی نیت سے پیوی ابتدا اسلام مین جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی

خبر سنی تو مکہ مین آئے کافرون کے غلبہ سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت کے حضرت سے

ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دلون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہو حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے

کہا سوا زمزم کے پانی کے اور کچھ کھانا نتھا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

اس فصلمین وہ حدیثین **فصل** مین جنمین ایک ہے

ف ابوذرؓ انک امرأ فیک جاھلیۃ ھم اخوانکم وخولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم علیہ قالہ حین عیر غلامہ بامہ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد کہ تجھمین جہالت کی خو ہے تمہارے غلام تمہارے

بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمہارے خدمتگار ہین کیا انکو تمہارے ہاتھ کے نیچے ڈالا

۲۷۲ م
۲۷۳ ف ج ۳۴

یعنی انکا مالک کیا ہے سو جسکا بہائی جسکے ملک مین ہو سو اُسکو کہلاوے جو آپ کہاتا ہو
اور اُسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اُنپر ایسا بوجہ نہ ڈالو جو انکو دبا ڈالے
سو اُنپر اگر کسی کام کا بوجہ ڈالو تو خود بہی انکی مدد کرو یہہ حدیث حضرت نے ابو ذر سے
فرمائی جب ابو ذر نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابو ذر غفاری جیسا آپ لباس
پہنے تہے دیسا انکا غلام بہی پہنے تہا کسینے اُنسے سبب پوچھا تب یہہ حدیث بیان
کی لونڈی غلام کو کہانا کپڑا دستور کی موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر
کہانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جہڑکنا
درست ہے اور بہاری کام کو نکہے اگر کہے تو آپ بہی اُس کام مین شریک ہو جاوے

ق سَعْدُ ابْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ
اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي
بِهَا وَجْهَ اللهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِي قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ
عَمَلاً تَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ اِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ اَنْ
تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ
لِاَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ

ق یعنی کہ اپنے وارثون کو مالدار چہوڑ جاوے یہہ بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چہوڑ جاوے کہ لوگون سے ہاتہ پہیلاکر مانگتے پہرین اور جو خرچ تو کریگا...

قَالَہٗ لَمَّا عَادَہٗ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اُس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگین
لوگون سے ہتھیلی پہیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اُسکا ضرور
ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے منہہ مین ڈالے گا یعنی اُسکا بہی ثواب ملے گا کہا سعد نے
پہر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاونگا بعد اپنے ساتہیون کے یعنی پیچھے جا حضرت نے فرمایا کہ
اگر تو بیمار رہیگا سبب مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر
تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہان تک
کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر تجھسے پاوینگے اور لوگ یعنی تیری جہاد سے مسلمانونکو
قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر الٰہی جاری اور قائم رکہہ میرے صحاب کی ہجرت کو اور نہ پہیر انکو
ایڑیون کے بہل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ نے یعنی باوجود ہجرت کے پہر مکے مین آکر مر گیا یہہ حضرت نے
سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب انکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے **ف** صحیح بخاری مین
سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار رہوا حضرت میرے دیکھنے کو آئے
مین نے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہے
اُسکے سوای کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصہ خیرات کرون
حضرت نے فرمایا کہ نہین پہر مین نے کہا کہ آدہا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین پہر مین نے کہا

کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ تہائی خیرات کے واسطے بہت ہے پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکوں کو کہانے کپڑے دینے مین بہی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکہ مین رہنے کا اسواسطے رنج تہا کہ مہاجرین نے مکہ کا رہنا خدا کے واسطے چہوڑا تہا تو اُسمین پہر رہنا مکروہ جانتے تہے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پہر اُنکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جئے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پہر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مر گئے تہے افسوس کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بہیجا تو فرمایا

ق ۲۷۵

کہ البتہ تو عنقریب اُس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود اور نصاری تو جب تو انکے پاس
جاتا تو انکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا سوای پوجنے کی لایق نہین اور مقرر محمد
خدا کا رسول ہے سو اگر وے اسمین تیرا کہنا مانین تو انکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے انپر ہر ایک
دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین سو اگر وہ اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو انکو خبردار کر اُس سے
کہ خدا نے اُنپر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ انکے مالدارون سے لیجاوے سو انکے محتاجون پر پھیر کر دی
جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اُنکے عمدہ مال سے یعنی زکوٰۃ مین جانور چن چن کے
عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بد دعا سے سو بات یون ہے کہ مظلوم کی دعا مین او خدا مین کچھ
آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم نکرنا **شعر** بترس از آہ مظلومان
کہ در وقت دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید ھ سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ
اِنَّکَ کَالَّذِی قَالَ الْاَوَّلُ اللّٰہُمَّ اَبْغِنِی حَبِیْبًا ھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی قالہ لہ
مسلم مین سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہے جیسے
اگلے زمانہ مین کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ ای خدا مجھکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو
ڈھال دی سلمہ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہے سلمہ نے
کہا کہ مین نے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو

ھم

مقدم رکہنا عمدہ بات ہے ھم عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ یَوْمَکَ
ھٰذَا اَلَا تَرٰی حَالِیْ وَحَالَ النَّاسِ وَلٰکِنِ ارْجِعْ اِلٰی اَھْلِکَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِیْ
قَدْ ظَھَرْتُ فَاْتِنِیْ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَالَ اِنِّیْ مُتَّبِعُکَ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتہہ دینا تجہسے نہوسکیگا اسوقت مین کیا تو نہین میرے حال
اور لوگون کے حال کو دیکہتا ہے یعنی ابہی کفر غالب ہے اور اسلام مغلوب لیکن پہر جا اپنے لوگون مین
پہر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہہ حضرت نے عمرو
بن عبسہ سے فرمایا جب اُسنے کہا کہ مین تیرا ساتہہ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری
اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے یون روایت ہے کہ مین کفر کے وقت مین بہی کافرون کو گمراہ اور
بت پرستی کو برا جانتا تہا پہر مین نے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہے
اسی اشتیاق سے مین مکے گیا دیکہا کہ حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین
حضرت کے پاس گیا پہر مین نے پوچہا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مین نے پوچہا کہ پیغمبر
کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بہیجا ہے مین نے پوچہا کہ
وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف
خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اُسکا شریک نجاننا پہر مین نے کہا کہ حضرت کا ساتہہ کسنے
کسنے دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پہر مین نے

کہا کہ مین بہی حضرت کا نسا نہہ دیتا ہون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر مین رخصت
ہو کر اپنے گہر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا **خ** ابْنُ عُمَرَ
اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ اِسْتِرْخَاءَ
الْاِزَارِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے
نہین کرتا یہہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین
ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہے صدیق
اکبر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایکطرف بی اختیار لٹک جاتی ہے مین کیا کرون تب حضرت نے یہہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار و پاجامہ کو ٹخنے کی نیچے لٹکانا اگر غرور یا ازار اسکی
راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد اختیاری لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر حکم ہے

ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهُ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جہگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے
پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی

خ ۲۷۸

ق ۲۷۹

ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اُس سے
سنتا ہون سو جس شخص کو مین اُسکے مسلمان بہائی کے حق سے کچھہ کاٹ کے دلا دون تو
وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوای اسکے کچھہ نہین کہ اسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون
ف یعنے قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے دہوکا دیکر
حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چہینے تو وہ مال اُسکے حق مین خدا کی نزدیک حرام ہے
اور اُسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہے ھ اَبُوْقَتَادَۃَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ
عَشِیَّتَکُمْ وَلَیْلَتَکُمْ وَتَاتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غَدًا قَالَہٗ قَبْلَ لَیْلَۃِ
التَّعْرِیْسِ بِیَوْمٍ۔ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دو
پہر ڈہلے سے شام تک اور رات بہر اور کل پانی پر جاوگے جو خدا نے چاہا یہہ حضرت نے
ایک دن پہلے اس رات سے فرمایا تہا جب پچھلی رات کو سو گئے تہے ف یہہ حدیث
حضرت نے جنگ تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تہے پانی کم ملتا تہا اور اُس رات کے
پچھلے آخر شب سو گئے تہے نماز فجر فوت ہو گئی پہر قضا جماعت سے پڑہی ھ مُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ اِنَّکُمْ سَتَاْتُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غَدًا عَیْنَ تَبُوْکَ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَاْتُوْھَا حَتّٰی یُضْحِیَ
النَّھَارُ فَمَنْ جَآءَھَا مِنْکُمْ فَلَا یَمَسَّ مِنْ مَّآئِھَا شَیْئًا حَتّٰی اٰتِیَ مسلم مین معاذ
بن جبل رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمہ پر پہنچوگے

ھ

م

معجزہ زیادہ شدن آب

اور تم اس چشمہ پر نہیں پہنچنے کے جب تک کہ دن نچڑھے کا سو تم لوگوں مین جو اُسپر جاوے تو اُسکے پانی کو کچھہ بہی ہاتہہ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتہہ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تہا اُسی وقت ہم اُس چشمہ پر پہنچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اُس پانی مین ہاتہہ لگایا حضرتؐ نے پوچہا کس نے ہاتہہ لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تہے حضرت اُنپر ناخوش ہوئے پانی چشمہ مین نہایت کم تہا پہر اُنہون سے لوگون نی پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نی ہاتہہ اور منہہ دہوکر اُس پانی کو چشمہ مین ڈالا پہر تو چشمہ نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چہک گئے یہہ حضرتؐ کا معجزہ ہوا اُس لشکر مین تیس ہزار آدمی تہے اور ایک روایت مین ستر ہزار تہے خ ابوہریرۃ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حالانکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم ہوئے تہے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو دودہ پلانے والی تو اچہی ہے اور دودہ چہڑانے والی بُری ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودہ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے

خ ۹۲

ق ٨٤

اور انجام حکومت کا برا ہے اسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار رہتا ہے جیسے عورت دودہ چھڑانیوالی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے **ق** جریر اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم مین جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکرسکوگے اسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اسکے دیدار مین کچھ حجاب اور آڑ نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین ڈالتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ غافل نہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پہر حضرتؐ نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے **ف** مصابیح مین جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے حضرتؐ نے چودہوین رات کی چاند کو دیکھا پہر یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایمانداروں کو نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہہ دولت انکے نصیب ہی مین نہین انکار ہی کیا چاہین معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے

م ۴۸۴ معجزہ خبر دینا آئندہ واقع ہونیوالی باتونکی

م اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ وَيُرْوَى سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ البتہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مانو وہانکے لوگونکے ساتھہ نیکی سو البتہ انکی ہے امان اور انسی برادری ہے ف قیراط نصف دانگ سونے کی ہوتی ہے وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تہا ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اسواسطے مصروالون کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی ما مصر کی تہین اور حضرت اسمعیل عرب کی جد ہین تو مصروالون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے انکے ساتھہ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

خ ۴۸۵

خ اَنَسٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاوگے اپنے سوای اورون کو مقدم یعنی تمہارے سوای اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہیو یہانتک کہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجئے کہ وہ

اسکے مسلمان ہین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بہی حکومت کا اور ریاست کا حوصلہ کرنا

م ابو سعید إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ قَالَهُ حِينَ دَنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ

أَبُو سَعِيدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا

فَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم اپنی دشمن سے قریب ہوئے ہو

روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہہ حضرتؐ نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہوئے تھے کہا ابو سعید نے پہر اترے ہم دوسری منزل

پہر حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑوگی اپنی دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزہ تو

توڑنا سفر مین مباح تہا حضرتؐ کے حکم سی فرض ہو گیا تو ہم نی روزہ توڑا پہر اس سفر کے بعد

مقرر ہم نی اپنے تئین دیکہا کہ ہم سفر مین روزہ رکہتی تہے حضرتؐ کے ساتہہ ف جس سال مکہ

فتح ہوا حضرت مدینی سی رمضان مین روزے رکہے جہاد کو چلے جب مکے کے قریب پہنچے

تب یہہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہہ کہ سفر مین روزہ رکہنا اور توڑنا دونون درست ہے

لیکن بشرط طاقت رکہنا افضل ہے مگر جہاد مین توڑنا افضل ہے کہ وہان طاقت کا

کام ہے بلکہ اس سال جن لوگون نی روزہ نہ توڑا حضرتؐ نے انکو گنہگار فرمایا ق حُذَيْفَةُ

ق ۲۸۱

إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید کہ تم بلا مین پڑ جاؤ ف

حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنی مسلمان کلمہ گو ہیں
ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہماری واسطے کچھ آپ کو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک
ہیں تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے
غلبے سے نماز پڑھ سکتے تھی مگر چھپ کر اور ابتداء اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ
طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے ق اَنَسٍ اَنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادَىٰ
اِلَى الشَّهْرِ لَوَصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری اور مسلم میں
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جان لو
قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجھکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے طی کے روزے
رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے
آخر رمضان میں طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ طی کے روزے
رکھنے لگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو
میں اتنا سے کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر سطے کرنا چھوڑ دیتے یہہ بات حضرت نے غصے سے
فرمائی سطے کا روزہ حضرت کو درست تھا اوروں کو نہیں ه اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا
اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً وَغُرْلًا مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملو گے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن

بی فتنہ ہوئے **ف** یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور
پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین کچھ بھی نرہیگا کپڑا ایک بدن پر نہو گا جیسے ننگے
مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اٹھو گے

اس فصل مین وہ حدیثین ہین **فصل** جسمین حضرت کی لفظ ہے

ق عائشۃ انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل
بالناس قالہ فی مرضہ الذی توفی فیہ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگون کو خود امام ہو کر
نماز پڑھا دے یہہ حضرت نے اس بیماری مین فرمایا جس مین انتقال ہوا **ف**
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین فرمایا کہ کہو
ابی بکر سے لوگون کو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابو بکر نرم دل مرد ہے اگر حضرت کے مقام پر
نماز پڑھانے کو کھڑا ہو گا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر فاروق کو
فرمائے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز لوگون کو پڑھاوے پھر مین نے
حفصہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
چنانچہ حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑھائی یہہ اشارہ ہوا
صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سوا اپنی

ق ۳۰۲

بیان امامت صدیق اکبر بر ان حضرت

زندگی مین صدیق اکبر کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسی کو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اُسی کو ولی عہد کیا

بیان تفضیل رمت محمدی و زیادتی اجر

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین مین جنکے سرے پر نشان ہے

ق ابن عمر اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِی اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھَلْ ظَلَمْتُکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سوای اسکے کوئی مثل نہین ہو سکتی کہ عمر اور مدت تمہاری ای مسلمانو

اگلی امتونکی عمر اور مدت کی مقابلی مین ایسے ہے جیسے عصر کی نماز سی شام تک یعنی اگلی
امتونکی زندگی زیادہ تہی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام
تک اور نہین ہے مثل تمہاری ای مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اُس
مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اُسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اسی کو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پہر کہا
اُس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اُسکو ایک ایک قیراط مزدوری
ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پہر اُس مرد نے کہا کہ جو میرا کام
کرے عصر کی نماز سے شام تک اُسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو ای مسلمانو تو سو
وہ لوگ تم ہو جنہون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکہو کہ تمہاری مزدوری
دونی ہے سو غصے ہوے یہود اور نصاری قیامت مین پہر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ
ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہہ عجب ہے کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر
کچہہ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹہر گئی تہی اُس سے کچہہ کم دیا کہینگے کہ جو ٹہرا تہا اُس سے کم نہین
ملا خدا فرماویگا پس یہہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اُسکو دون ف
یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تہین اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو
باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اُنسے ثواب دونا ہے یہہ خدا کا فضل ہے اپنے

حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل میں بھی موجود ہے
چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے
وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کئے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے
بعد یعنی چار پہر دن اور پہر اور دو پہر کے بعد اور مزدور اتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے
شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے
محنتی اور یہہ تہوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مین نے تمپر ظلم کیا
جو تمہاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجھکو اپنے مال مین اختیار ہے جسکو چاہون دوان
علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوین اور مقدم موخر بلائے گئے تو بہت لوگ ہین
لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت
محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے اسواسطے کہ سب سے
پچھلی امت رہی یہہ خدا کا کرم ہے یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہے
الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہم کو کیا ق سہل
بن سعدٍ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد مین
کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا

فہ

آخر کو اس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا
کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر ہو م ابو هُرَيرَةَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ
مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرٌ
وَاِنْ يَاْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اُسکے آڑ مین لڑئے اور اپنے تئین
بچائے اُسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سی بنتی ہے اوسکی محافظت
اور اطاعت لشکر کو ضرور ہے سو اگر سردار خدا کی پرہیزکاری کا حکم کری اور انصاف کری تو اسکے
سبب سے اسکو ثواب ملے گا اور اگر اسکے سوای حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اُسکے
سبب اسپر عذاب ہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری اور مسلم مین
براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہے یعنی ماکے برابر ہے ف
علی مرتضی اور جعفر طیار اور زید مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کے پرورش مین
کہ اسکے ماباپ مرگئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اسکو ہم پالین حضرت نے پوچھا
کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہے معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہے حضرت نے
جعفر کو دلائی پھر یہہ حدیث فرمائی علمانی اسی حدیث سے نکالا ہے کہ اگر چھوٹے
لڑکے کی ما مرجاوے تو اسکے ماکے رشتہ دار عورتین اسکو پالین جیسے خالا اور نانی

م

ق

ق ۴۹۵

ق اُسَامَۃَ بْنُ زَیْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے کہ بیاج تو صرف وعدہ مین ہے ف بیاج نام ہے ایک جنس و زنی مین زیادہ لینی کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہے زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہرا معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا بیاج نہین ہے مین وعدہ بیاج ہے اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم

خ ۴۹۶

خ عَائِشَۃُ اِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے تو اسکا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹی لڑکے کی بھوک بے دودہ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیئے تو اسکا کچھہ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا

م ۴۹۷

م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہے یہہ حدیث منسوخ ہے ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہے اس حدیث کا حکم منسوخ ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے

ق

منی نکلے یا نکلے **ق** جابر اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ

طِیْبَهَا بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے

بھٹہی ہے لہار کی چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہے ستہرے کو **ف** ایک گنوار

مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اسکو تپ چڑھی تو مرتد ہوکر نکل گیا تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینہ مین رہ نہین سکتا ایماندار اسمین

م

ٹہرتا ہے **م** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِیْنِکُمْ

فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَأْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن

خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہی آخر آدمی ہون جب مین تم کو تمہاری

دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنی اسپر عمل کیا کرو اور جب مین تم کو

کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بہی آخر آدمی ہی ہون **ف** جب حضرت

مدینے مین آئے تو دیکہا کہ لوگون کا دستور تہا کہ نر کہجور کا مادہ کہجور مین پیوند کیا کرتے

تہے حضرت نے اسکو بیفائدہ جان کر منع کیا اس سال کہجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تمپر دین کی کامون مین واجب ہے دنیا کے کام مین جب وا[جب]

نہین اسواسطے کہ مین بہی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو

کیا عجب ہے دین وہ ہے جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہوا اور آخرت کے نفع نقصان کا جسمین

بیان ہو **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہی آدمی ہی ہون بہول جاتا ہون جیسا تم بہول جاتے ہو تو جب مین بہی بہولا کرون تو مجہکو یاد دلایا کرو **ف** مصابیح مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑہائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجای چار رکعت کے پانچ رکعت پڑہین تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کئے پہر یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضای بشریت سے پیغمبرون کو بہی ہوتا ہے لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ بہی معلوم ہو گیا **ق** اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّہٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَہُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّہٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا ھِیَ قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْہَا اَوْ یَذَرْہَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سی زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہے تو فیصلہ کر دیتا ہون اُسکے موافق سو دیوے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق ولاؤن

ق ۵

ق ۰

تو وہ تو اُسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اسکو اٹھا لیوے یا چاہے چھوڑ دیوے

ق عَائِشَةَ اِنَّمَا اَهلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو کہپا ڈالا انکو جو تم سے پہلے تہے کہ جب اُنمین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو اُسکو چھوڑ دیتے بے سزا دئے اور جب اُنمین کوئی بچارا غریب چوری کرتا تو اُسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چرا وے تو مقرر اُسکا ہاتہہ کاٹون ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تہی اُسنے چوری کی لوگون نے اُسکی سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین سفارش کرتے ہو کسی کی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہہ حدیث فرمائی پہر اُسکے ہاتہہ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رعایت نچاہئے اگلی امتین اسی کے سبب ہلاک ہوئین پچھلے زمانہ مین اسلام کی بہی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہو گئی آور یہہ جو بعضی ناواقف کہتے ہین کہ ہرچند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفےٰ اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی حسین رضی اللہ عنہ کے غم مین درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے

ف
سرقت بنت
نقب و جانب
داری

کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے برابر ہے شریف اور رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین **خ** اِبْنِ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی مدت جو تم سے اگلے گئے انمین ہو چکین ہین اتنی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی عمر بہت ہوتی تہی اور تمہاری کم یعنی اس تہوڑی زندگی مین جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پہنسو **خ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے **ف** عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہین سو حضرت نے جبیر کا پانچوان حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہین لیکن اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وہ حضرت کے ساتھ برابر ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہین رہی کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ

خ ۵۰۵

خ ۵۰۶

شریک رہی یہہ سبب ہے انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل میں داخل جانتے ہیں ف سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آنیکی اجازت مانگنی تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھرائی گئی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجھکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھہ پھوڑ دالتا پھر یہہ حدیث فرمائی یعنے شرع میں جو حکم ہے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہے کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نپڑے اور جب تونے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بگانے گھر میں جھانکنا سخت حرام ہے ف

اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسیواسطے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجیئے سو امام کی خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کریں ف اسمیں اختلاف ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کریں امام احمد کی نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کیساتھہ بیٹھکر نماز پڑھیں اور امام مالک کے نزدیک بیٹھہ کر نماز میں امامت کرنا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھکر

امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرتؐ کے پہلے فعل سے یہہ حدیث
قولی منسوخ ہو گئی **ق** ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری اور مسلم میں
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کہانا ہی
حرام ہے **ف** حضرتؐ نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پہینک دی ہے فرمایا کہ اسکی کہال
کیون نہ کہینچ لی اور مصالح سے کیون نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہہ
تو مردہ ہے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کہانا البتہ حرام ہے کہال لینا تو
منع نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور بال اور روئین اور پر اور پٹہا لینا درست ہے

ق

ابو ہریرۃ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خضر کا نام اسیواسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین اپر بیٹھنے سے اسکے نیچے سرسبز ہو گئی
یعنی ہری بہری **ف** خضر کا نام ایلیا ہے خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سرسبز ہو گئی تو وہ خضر
مشہور ہو گئے یعنی ہرے بہرے **ق** عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ
بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ
وَوَجْهَهٗ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ
وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ قَالَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تہا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون

ح ١٥١

ق

ہاتھوں سی اس طرح پہر حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر ایکبار مارے پہر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتھیلیون پر اور اپنے مُنہہ پر اور دوسری روایت یون ہے کہ پہر اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پہر اپنے ہاتھ جہاڑے پہر اُس سے ملا اپنے منہہ اور دونو ہتہیلیون کو یہہ حضرتؐ نے عمار سے فرمایا **ف** روایت ہے عمار رضہ سے کہ حضرتؐ نے مجہکو کسی کام کو بہیجا تو مجہکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مین نے پانی نہ پایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے یعنے یہہ سمجہے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہہ پہنچانا ضرور ہے ویسے ہی مٹی بہی ضرور ہو گی عمار کہتے ہین کہ یہہ قصہ مین نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہے جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہے اور یہی حدیث انکی مضبوط دلیل ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین دو ضربے ہین انکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ منہہ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داود مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہے **م** ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّی

وَهُوَ مَكْتُوْفٌ يعنى الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا
باندہ کر نماز پڑھے جیسے مثل اُس آدمی کے جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف بالون کو
جوڑا باندہ کر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہے بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین

م ۱۳۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ
الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ مسلم مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل تو اور میری امت کی مثل جیسے
مثل اُس مرد کی جسنے اگ جلائی پہر اسمین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوے
ہون تمہارے کمرون کو اور تم سب تامل اندہا دہند اسمین گرے پڑتے ہو ف یعنی لوگ حرص
اور گناہون مین بیتامل گرتے ہین جیسے اگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین
اور حضرت کمال شفقت سے اُن نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے
روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رُکتے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ

خ ۱۴ الْكُهَّانِ قَالَهٗ لِحَمَلِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
جمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہہ تو کاہنون کے بہائیون سے ہے ف ایک عورت نے
دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اُسکے عوض مین ایک غلام

دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑ کے یون کہا کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ یعنی کیون عوض دیجیے اسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا
ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اسکے حق مین یہہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین
وہ لوگ تھے جو ہونی دوالین باتین جنون سے سیکھہ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹہ ملا کر
سجع یعنی تک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہہ شخص بہی واہی تباہی
بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح کہتا ہے یہہ بہی انہین داخل ہے اسیطرح ہندوستان مین
بہی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے واسطے بعضے بیدین تک
بندی کرتی ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہے معاذ اللہ کہ خدا کے چار بیٹے بہنگ بوزہ
نماز روزہ کسینے بہنگ بوزہ کیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین ہ
جاہلون مین مشہور ہین یہہ لوگ بہی کاہنون مین داخل ہین اور خدا اور رسول کے دشمن

م

م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتٰبِ

مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سی آگے تھے صرف سبب
کتاب الہی مین اختلاف کرنی سی برباد ہوئے **ف** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ دو مرد مسجد مین ایک
قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت انکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پہر یہہ حدیث فرمائی ہ
مطلب یہہ کہ جب آیت کی قرأت دو طرح ثابت ہوئی تو اسمین اختلاف کرے یہہ نہین

ق[١٦]

کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرأت کا انکار کرے بلکہ دونوں کو مانے **ق** زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم میں زینب بنت جحش رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنیکے بعد تو چار مہینے اور دس ہی دن کی عدت ہے تو اور کفر کے وقت تم عورتوں میں ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے سو وہ عدت بیٹھی ہے اور اسکی آنکھہ درد کرتی ہے میں اسمین سرمہ لگاؤں حضرت نے منع کیا پھر یہہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے میں دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان میں عدت بیٹھتی اور برے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے لگا کر چھوڑتی اور مینگنیاں سر پر سے پیٹھ پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع میں یہہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر میں رہے اور کچھہ سنگار نکرے سو حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں برس دن کی مصیبت گئی اتنی ہوئی سو یہہ بھی تمسے نہیں ہو سکتا

م[١٧]

م حَفْصَۃُ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَۃٍ یَغْضَبُھَا یَعْنِی الدَّجَّالَ مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا **ف** حضرت کے وقت میں مدینے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام

عجائب باتین اُس سے ظاہر ہوتی تہین بعضی لوگون کو شبہ تہا کہ وہ دجال ہے ایک روز
عبد اللہ بن عمر کو ملا عبد اللہ نی اُسکو غصہ دلایا غصہ سے اتنا اُسکا بدن پہولا کہ راہ بند ہو گئی
حضرت حفصہ نے اپنے بہائی عبد اللہ بن عمر کو تب یہہ حدیث سنائی یعنی دجال مظہر قہر الہی
ہے تو نے ابن صیاد کو کیون غصہ دلایا شاید کہ یہی دجال ہو تحقیق یہہ ہے کہ اسکے سوا
دجال اور شخص ہے چنانچہ اُسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہے اور تمیم صحابی نے
اُسکو بچشم دیکہا اور اُسکا قصہ حضرت سے کہا خ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا یَکْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیْ
عَلٰی رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَاۗءَ فَتَطْهُرِیْنَ بخاری مین
حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہکو یہی کفایت کرتا ہے کہ تو تین چلو اپنے
سر پر ڈالے پہر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہے
کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت سے پوچہا کہ یا حضرت مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندہتی ہون
کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کہول ڈالا کرون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جب
بالوں کی جڑون مین پانی پہنچا تو چوٹی کہولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا لیکن
مرد کو غسل مین جوڑا کہولنا ضرور ہے م عُمَرَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ مسلم مین
عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو
تو وہ پہنتا ہے جو آخرت مین بی نصیب ہے

خ ۱۹

م ۹

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

تیسرے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لا آیا ہے

ق ابو موسیٰ لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ اَنَّهُ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایذا سنکے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنیوالا اور غصے کا روکنے والا نہیں حال تو یہہ ہے کہ لوگ اُسکے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اولاد اُسکی ٹھہراتے ہیں تسپر بھی اِن کافروں کو آرام میں رکھتا ہے اور روزی دیتا ہے

ق ابن مسعود لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِیْ رِوَایَةِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت والا نہیں اور اسیواسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کئے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اِسیواسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت میں یوں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہیں

خ ابن عباس لَا بَأْسَ عَلَیْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهُ لِاَعْرَابِیٍّ دَخَلَ عَلَیْهِ یَعُوْدُهُ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر کچھ

حرج نہین یہہ تب گناہون سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا نی چاہا یہہ حضرت نے ایک گنوارسے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئی تہے **ف** یعنی بیماری سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچہہ حرج کی بات نہین سنت ہے کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہی کہ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خواہ اُسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہی

م

ھ جابر لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بائین ہاتہہ سے کہایا کرو کہ شیطان بائین ہاتہہ سی کہاتا ہے **ف** سنت ہے کہ شریف کام داہنے ہاتہہ سی کرنے جیسے وضو کرنا کہانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتہہ سی جیسی ستنجا کرنا ناک جہاڑنا

م ا

ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نکیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بہی اللہ اکبر کہا کرو اور جب ولا الضالین کہے تب تم امین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بہی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللہم ربنا لک الحمد **ف** حاصل یہہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست **ق**

ق ۱۵

ابن مسعود

ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت
دوسری عورت سے پھر بیان کرے اسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اسکو
دیکھتا ہے **ف** جب عورت دوسری عورت کے بدن سے لگے اپنے خاوند سے کہیگی تو اسکو اسکا
شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اسواسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا
چاہئے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہے چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی
شرع مین منع ہے **م** ابو ھریرہ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ
وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اسکی صلاحیت ظاہر نہو یعنی جب تک گدر نہوا اور نہ مول لو
نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہو اور دوسرا
ٹوٹا ہو **ف** امام شافعی کے نزدیک جب تک پھل گدر نہو بیچنا نہین درست بموجب
اس حدیث کے اور اٹکل سے پھل کو پھل سے بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہوا اور دوسرا
زیادہ تو بیاج ہوگیا **م** ابو ھریرہ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ
فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ مسلم مین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے سلام نہ کیا کرو

اور جب تم اُنہیں سے ملاکر کسی راہ مین تو انکو بہت تنگ راہ کی طرف دبا یا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور اگر وہ سلام کرین تو جواب مین کہے وعلیکم یعنے تمپر وہ جو تم کہتے ہو اور تنگ راہ مین دبانا اسواسطے فرمایا کہ جب اُن لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لایق ہوئے

ق ابُو بَشِيرٍ الْاَنْصَارِيُّ لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم مین ابو بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اُسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اسواسطے کہ دوڑانی مین یا چراہی مین کہین اٹک نجاوی یا وہ لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین

م ابنِ عُمَرَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اُسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد سرخ ہو اور جہاڑ سے بچے

م عُثْمَانُ لَا تَبِيعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت عثمان سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونی کی دینار کو دو سونے کی دینارون سے اور چاندی کے درم کو چاندی کے دو درمون سے ف یعنی چاندی سونے مین زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے ق ابُو سَعِيْدٍ

لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھہ مگر برابر کو برابر اور زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے **ف** حاصل یہہ کہ تول ماپ کی چیزین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اُسکا برابر بیچنا دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھیرانا حرام ہے اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادتی کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی سے بیچے اِس طرح پر کہ ایک تو اسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اُسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہہ بھی حرام ہے نہین درست چاندی سونے مین کھوٹا کھرا برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اُسکو حساب کر لیوے

م ۵۲۲

م اِبْنِ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار کو چیز کو نشانہ **ف** عبداللہ بن عباس نے چند جوانون کو دیکھا کہ مُرغے کو ایک جگہہ رکھا ہے پکڑ کر اور اُسکو نشانہ مارتے ہین تب یہہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے اِسپر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہہ جو بعضی لوگ زندہ جانور کو چوٹ نشانہ بناتے ہین نہایت حرام ہے اور کمال بیدرد

اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتی ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے ق
ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رکہا کرو آگ کو اپنی کہرون مین جب سویا کرو ف
اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اُٹھتی ہے بلکہ مدینے مین ایک بار یوہین آدمی اور کہر جل گئے تہے
خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا بخاری مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سی ملنی کی آرزو نکیا کرو
اور جب دشمن سی مل جاو تو جم جایا کرو بہاگا نکرو ف یعنی نوجوان اصحاب کہتے تہے کہ اگر ہم کافرو
ملین تو خوب انکو مارین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی دعوا کرنا بہتر نہین شاید بہاگ
اُٹہو تو گنہگار ہوگے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ
مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے کہرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اُس گہر سی بہاگتا ہے
جسمین سورہ بقر پڑہی جاوے ف یعنی کہرونمین مُردونکی طرح بی عمل نہ پڑ رہا کرو بلکہ کہرمین
قرآن پڑہا کرو تاکہ شیطان بہاگے م اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ
وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثد سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹہا کرو
اور انکی طرف نماز نہ پڑہا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بہی نکرو کہ اُسپر بیٹہو

اور جا ضرور پیشاب کروا در انکی تعظیم بھی نکرو کہ انکو قبلہ بنا کر نماز ادھر نماز پڑھو لکنے سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبروں مین نماز درست نہین خ ابو ہریرۃ لا تحاسدوا وا دوی لا حسد الا فی اثنین رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یتلوہ اناء النہار واناء اللیل فھو یقول لو اوتیت مثل ما اوتی ھذا لفعلت کما یفعل ورجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفقہ فی حقہ فیقول لو اوتیت مثل ما اوتی ھذا لفعلت کما یفعل بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کروا ور ایک روایت یون ہے کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجھکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بھی کرتا جیسا یہہ کرتا ہے دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے تو یون کہے کہ اگر میری پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہہ کرتا ہے ف حسد یہہ کہ دوسرے کا بھلا دیکھہ نسکے اور جلا کرتا رہے یہہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا خدا سے غصہ ہوتا ہے کہ کیون اسکو دیا مجھکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھہ کر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہے یہہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق ابو ہریرۃ لا تحاسدوا

خ

ق

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دم دیکر قیمت
نہ بڑھاؤ یعنی لالچ پن نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نرکہو اور ایک دوسرے کی جڑ
کاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ لے بندو خدا کے ف یعنے جیسے سگے
بھائیوں مین محبت ہوتی ہے پیار سداری ہوتی ہے ویسی سب مسلمانوں سے کرو اور کفر کی بری عادتین
چھوڑ دو م اُمّ الفضل لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا ف امام شافعی کے
مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہے ایک دوبار سے نہین بموجب اس حدیث کے
اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار دوبار سے بھی نکاح منع ہے اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہے ایک
بار دوبار کی قید نہین واللہ اعلم م عائشہ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دوبار دودھ کا چوسنا
نکاح حرام نہین کرتا م ابو جری الہجیمی لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَا تُوَاعِدْ
اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام
اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھہ یعنی خالی ثواب سے نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے
ایسا وعدہ نکر کہ پھر اسکے خلاف کرے م عبد الرحمن ابن سمرة لَا تَخْلِفُوا

بالطواغی ولا باٰبائکم مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی سوای خدا کے کسی کی قسم نہین درست ف
م عبد المطلب بن ربیعة لا تحل الصدقة لآل محمد انما ھی اوساخ
الناس مسلم مین عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین زکوة کا
مال الینا بنی ہاشم کو زکوة کا مال تو آدمیون کا میل ہے **ف** بعضی بنی ہاشم نے حضرت سے
کہا کہ ہم کو بھی تحصیل زکوة کا حاکم کر کے بھیجئے تاکہ ہم کو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی
ہے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لایق نہین کہ لوگون کا
میل کچیل اور صدقہ لو یہہ انکی تسکین کے واسطے فرمایا دوسرا سبب یہہ بھی معلوم ہوتا ہے
کہ اگر حضرت زکوة اپنی آل اور اولاد کی واسطے حلال کرتی تو منکر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے
زکوة اپنے منفعت کی واسطے مقرر کی ہے م ابو ھریرة لا تختصوا لیلة الجمعة
بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام الا
ان یکون فی صوم یصومہ احدکم مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کی واسطے خاص نکرو اور سب
دنون مین سے جمعہ کی دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہین کہ اور
روزے جو تم رکھتے ہو اسمین جمعہ بھی آپڑے **ف** جمعہ مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین

جانا اور نماز جمعہ کی پڑھنا ضرور ہے اسواسطے اسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے
سستی سے کہیں اُن کاموں مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ عبادت کے واسطے
سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسی کو درست نہین
کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے **خ** ابْنُ مَسْعُودٍ لَاتَخْتَلِفُوا فَاِنَّ
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے انہون نے اختلاف کیا پھر
برباد ہوگئے **ف** عبداللہ بن مسعود رضہ سے مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھکے
اور مجھکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اُسکو حضرتؐ پاس پکڑ لایا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون
خوب پڑھتے ہو پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرأت جس طرح ثابت ہوا اسکا انکار نکرو
ق اَبُوهُرَيْرَةَ لَاتُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو **ف** یعنی اصل پیغمبری مین سب
پیغمبر برابر ہین یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر ہے اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض
باقی جسقدر جسکی تفصیل دلیل سے ثابت ہے اسکے بیان اور اعتقاد مین مضائقہ نہین **ق**
اَبُوسَعِيدٍ لَاتُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا

خ

ق

ف

آذَنِی اَفَاقَ قَبْلِی اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو سو البتہ سب لوگ صور کی
آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو مین موسی کو اس طرح پر
دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آئے
یا کوہ طور کی بیہوشی انکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان
حضرت کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تہا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تہا
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہے
تو اور راہ ہے خلاصہ یہہ کہ اس طرح فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرونکی حقارت نکلے

خ اَبُوْطَلْحَۃَ لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَاصُوْرَۃُ تَمَاثِیْل
بخاری مین ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اس گہر مین
جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق ابن عمر** لَاتَدْخُلُوْا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
اَنْفُسَهُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَکُوْنُوْا بَاکِیْنَ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اُنکے مکانون مین
جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تم پر عذاب نہ پڑے جیسا اُن پر پڑا مگر وہان
خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار

خ

ق

حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہانکے پانی پینے سی منع کیا اور جنے اُس پانی سے
آٹا گوندھا تھا اُسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک
خدا کی مار اور بی برکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اُن لوگون نے
پیغمبر کو نہ مانا اُنپر عذاب آیا سب مر گئے انکا مکان شام اور حجاز کی درمیان ہے م اُم سلمۃ
لَا تَدْعُوا اِلَّا اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا
تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جا
ن کے واسطے سوای نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتی ہین تمہارے کہنے پر ف حضرت
ام سلمہ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مرگیا لوگ اُسکے غم مین اپنے واسطے
بد دعا کرنے لگے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی اُسوقت فرشتے موجود ہین بد دعا
نکرو نہین تو اُنکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا م جابر لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا
مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِنَ الضَّاْنِ مسلم مین
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی
بکری مگر یہہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو ساتھ مہینے کا دُنبا حلال کرو ف
بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے

م ابو ہریرۃ

م ابو هريرة لا تذهب الليالي والايام حتى يملك رجل يقال له جهجاه

مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جب تک

بادشاہ ہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت ہوگی

قیامت سے پہلے اُس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا اور کیا ہوگا **ق** ابو بكرة

وجرير وابن عمر لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

بخاری اور مسلم مین ابو بکرۃ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے

بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضی بعضون کے گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر

عمر مین حجۃ الوداع مین یہہ حدیث فرمائی یعنے آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرونکی عادت ہے

تم ایسا کرنا **ق** انس لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع

فيها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك ويزوي بعضها الى

بعض بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے

کچھہ اور بہی زیادہ ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکہیگا تو دوزخ کہیگی کہ

بس بس تیری عزت کی قسم پہر سمٹ جاویگی **ف** یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اُسمین

پڑینگے اُسکی بہوک نمٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اُسمین رکہیگا تب

اسکا پیٹ بہریگا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان قدم عقل دوڑانا

مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہے ویسا ہی ماننا چاہئے اور کہا جائے واللہ اعلم

م جابر لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّۃَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہے گا دین حق پر غالب ہوکر قیامت تک پھر اُتر ینگے عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آئیے امام نبکر ہمکو نماز پڑہائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین آپسمین ایک دوسرے کے سردار ہو یہہ خدا نی بزرگی دی ہے اِس امت کو ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگرچہ ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسی روم اور توران اور مغرب الحمدللہ کہ اسلام غالب ہے اور جہاد جاری ہے

ق اَنَس لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ یَعْنِی الْاَعْرَابِیَّ الَّذِیْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت ٹوکو اُسکے پیشاب کرنے کو۔ چھوڑدو اسکو تاکہ پیشاب کرلیوے مراد اُس سے وہ گنوار ہے جنے مسجد مین پیشاب کیا ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اسکو للکارا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اب تو اُسنے نادانی سے پیشاب کیا اب کرلینے دو پھر حضرت نے اُسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان نجاست

نجاست ہے پھر اس مکان کو دہلوا ڈالا م زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین ف مصا. بیچ مین زینب سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برّہ تھا اُسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبدالشمس م ابْنِ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر کیا کرو قرآن کو لیکر یعنی نذر نہین کہ کہین دشمن اُسکو پاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نہ لیجاوے کہ کافر اُسسے بی ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا منع نہین ق عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجھکو بدون مانگے ملی تو تیری غیب سے اُسپر مدد ہوگی اور اگر حکومت تجھکو مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے

م

م

ق

خ

تیری مدد نہو گی **خ** ابو ہریرہ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نمانگے عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کو تاکہ انڈیل لیوے جو اسکے تھارا ور پیالے مین ہے یعنی جو اسکو خاوند سے ملتا تہا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو اسکو تو وہی ملیگا جو اسکی قسمت مین ہے **ف** یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلے جورو کا طلاق نچاہے کہ اسکا مال سب مجھکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے

ق

ق عائشہ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا يعنی بِاخْتِيَارِ عَائِشَةَ إِيَّاهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُنمین سے جو عورت پوچھیگی اُسکو بتلادونگا یعنی یہہ بات کہ عائشہ نے مجھکو اختیار کیا **ف** جب قرآن مین آیت تخییر اُتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بی بیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر فاقہ پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تو پہلے عائشہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بی بیون سے نفرمایئے گا یعنی وہ میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اِس حدیث کا قصہ آگے بہی گذرا

خ

خ عائشہ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری مین

حضرت عائشہ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مُردوں کو گالی مت دو اور بُرا مت کہو سو وہ تو پہنچ گئے اپنی کئے کو **ف** یعنی مُردوں نے جو نیک یا بد کام کئے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب انکو پہنچ گیا اب انکو بد کہنا بے فائدہ ہے بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے

هـ ۱۶۵ **م ابو هريرة لا تسبوا اصحابي لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه** مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو انکے تین پاو کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اُسکے آدھے کی برابر **ف** یعنی اصحاب نے اُسوقت مال خرچ کیا کہ جسوقت اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی انہیں کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم میں اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن میں مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ انکی عبادت برابر کسی کی عبادت تا قیامت نہیں ہو سکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو بد کہنا کیونکر درست ہو گا خدا سمجھے اُن بے ادبوں سے جو حضرتؐ کے اصحاب کو بد کہتے ہیں دیدہ و دانستہ اُنکے کمالات کو مٹاتے ہیں

هـ ۵۶۲ **م سمرة بن جندب لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا افلح فانك تقول اثم هو فلا يكون**

نَيَقُولُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھہ
یعنے نفع والا اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا اسونتو
یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہے پہر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہے
یہ نام. تو چار ہین سو اسسے زیادہ مجہپر نہ باندہنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑہانا **ف** دستور
یوہین ہے لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکہتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان
اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حالانکہ کبہی اسکا مطلب الٹا ہوجاتا ہے
تو اسکو بد فالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچہا کہ نجات یا مبارک ہے کسینے جواب مین
کہا کہ نہین یعنی نجات اور نفع نہین تو مطلب الٹا ہوا اسواسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے
نام رکہنا کیا ضرور جسمین رنج ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا جب اعتقاد
ٹہیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجہے تو ایسے نام رکہنا درست ہوگیا **ق** عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ

وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَ هُوَ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي
صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ حِيْنَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ
اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهُ بخاری اور مسلم
مین حضرت عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اسکو اور نہ پہیر لے

ق ۴۶۵

اپنے صدقے کو اگرچہ تجھکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پہیر لینے والا ویسا ہے جیسا اپنی قی کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہہ حضرتنے عمر فاروق سے کہا جب اُنہوننے ایک گہوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسی کو دیا تہا پہر اُسنے اسکو ضایع کیا دُبلا کر ڈالا پہر عمر فاروق نے اسکو مول لینے چاہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اُسکو پہیر مول بہی نہ لیوی **ق** ابوہریرۃ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ کجاوے نہ باندہے جاوین یعنی سفر کرنا سوا تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد داود اور سلیمان کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدون کا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوای ان تین مسجدون کی اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہے سوای اور مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جان کر جانا اس حدیث مین منع نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہے اور کعبہ مین نماز

ق ۵۶۴

میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبہ کے نماز اور مسجد وں سے لاکھہ بار افضل ہے

مد ۵۶۵ ھ ما ابو برزة لا تصاحبنا ناقة علیها لعنة مسلم مین ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھہ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہے ف حضرت سفر مین تھے ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ جہڑکی کے واسطے فرمایا تا کہ لعنت کہنے کی عادت چہوڑے معلوم ہوا کہ جانور پربہی لعنت کرنا نہین درست

مد ۵۶۶ ھ ابو هريرة لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھہ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اُن لوگون کا جن مین کتا اور گہنٹا ہوتا ہے

سا ۵ ج خ ابو هريرة لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الينا الاية بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو انکو نہ جہٹلاؤ اور کہو کہ ہم نے مانا خدا کو اور اُسکو جو ہمپر اُترا یعنی قرآن اور جو اگلے پیغمبرون پر اُترا ف حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑہتے تہے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اُسکا ترجمہ کرتے تہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی انکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جہوٹہا بہی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر

خ

ہمکو تمہارا اعتقاد نہین خدا جانی کہ تم نے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودہ اونٹ اور بکری اور بہیڑ کے تہنون مین سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کی دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ انکو پہیر دیوے تین سیر کہجور بدلا دیکر ف دستور دغا بازون کا کئی دنکا دودہ گای بکری کا بند رکہتے ہین تا مول لینی والا دہوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اسکو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دے بدلا دیکر اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب مین بدلا دینا نہین اسواسطے کہ جانور کا دانا اور چارا دودہ کا عوض ہوگیا چنانچہ باب اول مین یہہ مضمون مذکور ہوچکا

م

م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اسکے حکم کے کسیکو کسی کام کے واسطے گہر مین نہ آنے دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اُسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اُسکا آدہا ثواب خاوند کو ہو کا ف

اس حدیث مین خاوندکے حق عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اُسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہے کہ اُسکی اجازت ہو صریحًا یا اسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہین

خ عمرؓ لَا تُطْرُونِی کَمَا اُطْرِیَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَقُوْلُوا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ نجاری مین

عمر فاروق سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بی حد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے بی حد عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور مجھکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اسکا رسول ف یعنی جیسا نصاری نے عیسی علیہ السلام کی بی حد تعریف بہت بڑہا کر کی بعضون نے اُنکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نی خدا سو تم ای مسلمانو ویسی تعریف نکیجیو کا فر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہے کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانیوالا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوای خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہے یعنی سوای پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہے جو مجھکو کہوگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ جو جاہلون مین مشہور ہے کہ نبی ہر کام کے مختار ہین چاہین سو کر ڈالین سو یہہ شرک ہے اسین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع کیا تھا وہی بات بی ادب جاہلون نی کہی ف

ق

عائشة لا تعجل فان ابا بكر اعلم قريش بانسابها وان لي فيهم نسبا حتى يلخص لك نسبي قال لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکرو البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ تر جانتا ہے اور البتہ میرا انمین رشتہ ہے تو ہجو نکر جب تک ابوبکر میرا نسب انکے نسب سے تجھکو الگ نکردے یہہ حضرتؐ نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تہی حضرتؐ نے حسان سے کہ بڑے شاعر تہے یہہ حدیث فرمائی یعنی قریش سے میرے رشتہ دار ہین اس طرح انکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بہی اُسمین آجاوین ابی بکر سے اُسکو تحقیق کرلے وہ قریش کی نسب کا بڑا عالم ہے

خ

خ ابن عباس لا تعذبوا بعذاب الله بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نہ نجلاؤ ف علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی بیدین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبد اللہ بن عباس نے یہہ سنا تو یہہ حدیث پڑہی اور کہا کہ اگر مین اسوقت ہوتا تو نہ جلاتا بلکہ انکو قتل کرتا اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اسلام کو چہوڑکر اور دین بدلے اسکو مار ڈالو

م ٥٧٢

م عوف بن مالك لا تطعه يا خالد لا تطعه يا خالد هل انتم تاركون لي امرائي انما مثلكم ومثلهم كمثل رجل استرعى ابلا وغنما

فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْهِمْ لَمَّا اَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ بِخَالِدٍ اِدْفَعْهُ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَاَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثُ مسلم مین عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اسکو ای خالد نہ دے اسکو ای خالد بھلا تم چھوڑنیوالے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمہاری مثل اور ان حاکمون کی مثل تو ایسی ہے جیسے مثل اُس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو انکو چرایا پھر انکی پیاس کا وقت تاکتا رہا لے گیا انکو حوض پر سو اسمین وہ گھسین پھر اُنہون نے صاف صاف پانی پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہے اور تلچھٹ اُنپر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہے اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کی مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب دینے کی اسکو جب خالد نے اُس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف

پاس نکلے

پاس سے نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا حضرت نے سکوت کیا تو یہہ حدیث فرمائی ف
اس حدیث کا مفصل قصہ یوں ہے کہ ہجری آٹھوں سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار
کر کے ملک شام میں بہیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار رہے
اور اگر جعفر بہی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار رہے چنانچہ موتہ کی مکان میں نصاری سے
لڑائی ہوئی لشکر نصاری لاکہہ تہا تینوں سردار شہید ہوئے پہر خالد بن ولید مسلمانوں کی
صلاح سے سردار بنے آٹھہ تلوارین اسدن اُنکے ہاتہ میں ٹوٹ گئیں خوب لڑے خدا نے فتح نصیب
کی اسی لڑائی مین قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اُس کافر کا اسباب مانگا خالد نے
کہ اسوقت حاکم تہے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو
اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب مدینے میں لشکر آیا تو عوف نے
حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے
کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تہا حضرت نے فرمایا کہ اب اُسکا اسباب اُسے دے پہر خالد جو عوف کے پاس
ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جو ہمنے تمسے کہا تہا سو کر دکہایا خالد کو
بہت غصہ آیا جب یہہ حال حضرت نے سُنا تب یہہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطرداری کی کہ
اب اسباب نہ دے اور حاکموں کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں کی خاطرداری
ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نہ کرے خ ابوہریرۃ

خ ۷۳

لا تغضب قال الرجل قال له اوصنی بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجئے حضرتؐ نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر **ف** اُس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تہا اسواسطے ہر بار حضرتؐ نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور بُرا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ بُرا حضرتؐ نے اسی غصہ کو منع کیا **خ** عبد اللہ بن مغفل لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب قال وتقول الاعراب العشاء واخرج مسلم عن ابن عمر علی اسم صلوتکم الا انہا العشاء وہم یعتمون بالابل ویروی صلوتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء وانہا تعتم بحلاب الابل بخاری مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر سے کہ غالب نہووین جنگلی لوگ تمہارے نماز کے نام پر جان رکہو کہ البتہ اسکا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ دیر کر کے اندہیرے مین اونٹ کا دودہ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ تمہاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اُس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہے اور جنگلی لوگ اندہیرے مین اونٹون کا دودہ دوہتے ہین **ف** عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تہے

اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں یعنی اندہیرے کی دودہ والی نماز اسواسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ اپنے اونٹون کا دودہ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہو کہ نماز کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگوں کی بولی مشہور ہوجاوے اسواسطے منع کیا

ح ٧٧

خ اَبُوْسَعِيْدٍ وَّاَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اَبْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا قَالَهُ لِاَخِيْ بَنِيْ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ بخاری مین ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو بیچ مین ناقص کہجور کو چاندی درمون کے بیچ ڈالا کر پہر ان درمون سے عمدہ قسم کی کہجور لیا کر یہہ حضرت نے قوم بنی عدی انصار کے بہائی سے فرمایا اور حضرت نے اسکو خیبر کا عامل کر کے بہیجا تہا

ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بہیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کہجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچہا کیا تمام خیبر کی کہجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اس نے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کہجور دو سیر دے کر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا مت کیا کر بلکہ اسکی تدبیر یہہ ہے کہ ناقص کو بیچ ڈالا پہر اسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب تول ماپ کی چیزین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہیے

م ٥٧٥

ه ابْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہین ہوتا غنیمت کی چوری سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا

ق

راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاتُقْبَلُ صَلوٰةُ مَنْ اَحْدَثَ
حَتّٰی یَتَوَضَّاءَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو
ٹوٹے اُسکی نماز قبول نہین جبتک وضو نکرلیوے **ف** وضو ٹوٹتا ہے اُس چیز سے کہ آگے
اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ ... بہنے اور بیہوشی اور
دیوانگی سے **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ لَاتَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَاتَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ
نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹینگے میرے وارث سونے کے دینار کی برابر بھی جو چھوڑ جاؤں مین بعد
میری بی بیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین **ف** حضرت کے پاس کچھ
زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرت کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی
بی بیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اُسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تھے
سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین کے باقی رہی یہہ زمین سو بعد
بی بیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہہ بھی راہ خدا مین صدقہ ہے کارندہ مراد خلیفہ ہے
یا اُس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اُسکی یہہ حکمت ہے کہ تا خلق کو
معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاو
نہین یہانتک کہ اولاد اور وارثونکو بھی کچھ انکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہ کو اول

ق

عدم میراث پیغمبران

یہہ حال معلوم نہ تہا اسیواسطے صدیق اکبر سی باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبر دنکے
مال مین وراثت نہین تو خاموش ہورہین اصل تقریر تو اتنی ہے باقی جہگڑے ہین بے فائدہ
ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ
تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ قَالَهُ حِيْنَ سَأَلَهُ الْمِقْدَادُ
عَنْ قَتْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهُ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین
مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مار اس کافر کو جواب مسلمان
ہو گیا ہو اگر تو اسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیری برابر مسلمان ہو گیا ہے اور تو وجب
القتل اسکے برابر ہو جایگا جیسے وہ تہا کافر کلمہ پڑہنے سی پہلے یہہ حضرت نے فرمایا جب
مقداد نے پوچہا اس شخص کا حال جو کافر تہا پہر لڑائی مین مقداد کا ہاتہہ کاٹ کر مسلمان ہو گیا
ف یعنی اگر تو اسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تہا اور اب وہ مسلمان ہوا اسکا
خون بچ گیا اگر تو اسکو اب ماریگا تو اسکے بدلے تو مارا جایگا ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ
يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتہہ مگر چوتہائی دینار یا زیادہ مین ف
دینار ساڑے چار ماشے سونے کی ہوتی ہے تو اسکی چوتہائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی
یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اُس سے زیادہ مال چراوے

ق
ق
بیان
[illegible]

تب اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اگر اس سے کم چرا وے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب امام شافعی کا و امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کری تو ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کی نزدیک جب دس درم کی برابر یا زیادہ چوری کری تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین انکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمین دس درم کی مد ہے خ ابو ھُرَیرَةَ لَا تَقُولُوا هٰکَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيهِ الشَّيطَانَ قَالَ حِينَ قَالَ رَجُلٌ اَخزَاكَ اللهُ لِسَكرَانَ ضُرِبَ الحَدَّ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہکو شیطان کی اوسکے اوپر مدد کرو یہہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب کسی نے اس شرابی کو جو حد مارا گیا تہا یون کہا کہ خدا تجہکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنے جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا کہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلما کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کر

خ

خ اَلرُّبَيِّعُ بِنتُ مُعَوِّذِ بنِ عَفرَاءَ لَا تَقُولِي هٰذِهٖ وَقُولِي مَا كُنتِ تَقُولِينَ بخاری مین ربیع بنت معوذ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ اور کہہ جو اگی کہتی تہی ف بخاری مین ربیع پوری روایت یون ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے چہوٹی لڑکیان جنگ بدر کے کڑکے گاتی تہین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونیوالی بات جانتا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنے غیب کی بات سوای خدا کی کوئی نہین جانتا مجہکو بہی نہین معلوم بعضی علما کے

خ

جوڑ شادی و دف

نزدیک

نزدیک خوشی کے دنون مین نراگ دف کے ساتہہ شبہ ملی کہ او زباجے ہوون اور مضمون اُسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے م انس لاتقوم الساعة الا علی شرار الناس مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نرہے گا سب کافر ہونگے خ ابوھریرۃ لا تقوم الساعة حتی تاخذ امتی ماخذ القرون شبرا بشبر و ذراعا بذراع فقیل یا رسول اللہ کفارس والروم قال ومن الناس الا اولئك بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم نہوگی جبتک کہ نہ کرنے لگے میری امت اگلے زمانونکے طریقون کو بالشت بالشت بہر اور ہاتہہ ہاتہہ بہر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانیکی قرنون کی رسمین تہین سو میری امت بہی کریگی لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہوجاینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا انکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تہین کہ ریشمی کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کہانا پینا نجومی سے پوچہہ کر کام کرنا داڑہی منڈہانا گناہون پر اڑجانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصا ہندوستان مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا ق

خ ۸۱

معجزہ پیشین گوئی

ق ۲۹۰

اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹون کی گردنون کو یعنی ایسی اُسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچیگی **ف** حجاز عرب مین اس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینے مین مذکور ہے کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پہر ایک طرف زمین پہٹ گئی اُسمین سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتہر اُس آگ سے جلتا تہا مگر گہاس نہ جلتی تہی سیکڑون کوس تک اُسکی روشنی تہی آخر سلطنت عباسیہ کے یہہ ماجرا گذرا چہہ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یہہ معجزہ ہوا حضرت کا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ چوتڑ ہلاکنے پہرینگے قوم دوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذوالخلصہ نام ہے **ف** دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابوہریرہ بہی اسی قوم سے ہین ذوالخلصہ اُس قوم کے بت کا نام تہا اسکو کافر کعبہ یمانی بہی کہتے تہے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے

اُسی بت

اُس بت کو توڑا دالا سو حضرت نے یہہ فرمایا کہ قیامت کی قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی اُس
بت کو پہر بنا دینگے اور اُنکی عورتین اُسکے گرد طواف کرینگی ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا
تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ
آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نقائم ہو گی قیامت
یہان تک کہ نکلے کا سورج اپنے ڈوبنے کی مکان سی جب اُسکو دیکہینگے لوگ تب ایمان
لاوینگے جو زمین پر ہین سو اسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اسکا ایمان جسکو پہلی سے
ایمان نہ تہا ف یعنی بن دیکہے کا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان
لانا کیا فائدہ اسیواسطے اگر کافر مرتی دم ایمان لاوی تو معتبر نہین کہ اسوقت ہی عذاب
آخرت سامنی آجاتا ہے ق عَائِشَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ
وَالْعُزَّى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
نقائم ہو گی یہان تک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ف لات اور عزی ہین دو بت تہے
حضرت کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پہر لوگ کافر ہو جاوینگے
اور انکو پوجینگے ھ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ
مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی

قا ۸۷

ق ۸۸

ھ ۸۹

یہان تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی ف عرب کی زمین نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اسمین سبزہ اور نہرین ہون گی اور بعضی کہتی ہین کہ زمین عرب سے مدینہ مراد ہے یعنی آخر زمانی مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خ ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الیہود حتی یقول الحجر وراءہ الیہودی یا مسلم ہذا یہودی ورائی فاقتلہ

بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم ای مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ کہیگا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا ای مسلمان یہہ یہودی ہے میرے آڑ مین سو تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلے گا اسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سی دجال مارا جاویگا تو مسلمان اسوقت یہودیون کو بین بین کر قتل کرینگے خ ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف صغار الاعین کان وجوہہم المجان المطرقۃ نعالہم الشعر

بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ای مسلمانون تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ منہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے منہہ انکے جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ اوپر چمڑا جما یعنی انکے گول منہہ موٹے

موٹے موٹے جوتیان اُنکے بال کی **ف** خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور نوران مین وہانکے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مُراد ہین اُنکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرتؐ نے فرمایا اُسی طرح صحابہ حضرتؐ کے بعد اُنسے لڑے اور فتحیاب ہوئی

ق ٩٢

ق ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہان تک کہ تم لڑو گے اس قوم سے جنکے مُنہہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے مُنہہ گول گول

ق ٩٣

ق ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہان تک کہ تم لڑو گے اس قوم سے جنکی جوتیان بالکی ہین **ف** قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا

ق ٩٤

ق ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہو گی یہان تک کہ آپسمین لڑینگے دو گروہ دعوا دونون کا ایک ہی ہو گا **ف** علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مُراد ہے دونون کا دین اسلام تہا اور ایک ہی کلمے پر یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر تہے

م ابو ہریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ

فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم فيخرجون وذلك باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف فاذا اقيمت الصلوة فينزل عيسى ابن مريم فامهم فاذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم دمه في حربته مسلم

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصارا کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اتریگا پہر انکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا کہ لوگ اسدن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پہر جب صف باندہینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چہوڑو ہمارا درمیان اور ان مسلمان لوگون کا جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑکے لونڈی غلام بنائے ہیں

تاکہ ہم اُن سی لڑ لیوین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم کہ ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانونکا
درمیان نچہوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پہوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہہ
ممکن نہین پہر ان کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانون کا لشکر بہاگ جاویگا انکی
توبہ خدا کبہی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہ سب شہیدون مین افضل
ہونگے خدا کی نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بہر کبہی فتنہ اور بلا مین نہ پڑینگے
پہر وہ قسطنطنیہ کو جو روم کا تختگاہ شہر ہے فتح کرینگے سو جسوقت وہ لوٹ کا مال بانٹتے
ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کی درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اُنہین شیطان پکاریگا
کہ دجال تو تمہارے پیچہے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے
اور حالانکہ یہہ خبر جہوٹہہ ہوگی پہر جب لشکر اسلام شام کی ملک مین آویگا تب دجال
نکلے گا سو جب مسلمان لڑنی کی تیاری کر کی صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی
پہر عیسی مریم کے بیٹے اترینگے پہر انکو نماز پڑہاوینگی پہر جب عیسی کو خدا کا دشمن یعنی دجال
دیکہے گا تو خوف سی گل جاویگا جیسی نمک پانی مین گلتا ہے سو اگر اسکو خدا چہوڑدے تو وہ
خودبخود گل جاوے یہانتک کہ مر کر مٹ جاوے لیکن اُسکو خدا قتل کرواویگا عیسی کے ہاتہہ سے
پہر عیسی دجال کی تابعدارون کو یا سب لوگون کو اسکا خون دکہلاوینگے اپنی برچہی مین
لگا ہوا **ف** اعماق اور دابق دو مکان مین شام کی ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے

اب تک مسلمانون کی عمل مین ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان وہین رہتا ہے

اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی قریب نصاری کا اُسمین عمل ہو جایگا پہر امام مہدی کے

وقت مین فتح ہو گا چنانچہ اس حدیث مین اسکا ذکر ہے م آنس لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نہ کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ف اس حدیث کی دو مطلب ہین

ایک تو یہہ کہ قیامت اسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے

دوسرا مطلب یہہ کہ قیامت اس وقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار نکریگا یعنی اُس وقت کوئی

اتنا بہی گنہگار بدکار سے نکہیگا کہ ارے خدا سے ڈر خدا سے ڈر م ابو ھریرۃ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ

كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ

اَنْجُوْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ

دریای فرات ایک سونے کی پہاڑ کو کہول دیگا یعنی اُسمین نمود ہو گا اسپر لوگ لڑ مرینگے

سو قتل ہونگے مین سے ایک سینکڑے سے ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اُنمین سے کہ شاید مین

قتل سے بچ رہون یعنے تو سب سونا مین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے

دریا کا نام ہے خ ابو ھریرۃ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ

م۵۵

م۵۶

خ۹۲

قحطان

قحطانَ یسوقُ النّاسَ بعصاہُ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگون کو اپنی لاٹھی سے ف قحطان ایک شخص تہا یمن کے اصل عرب اسکی اولاد مین سو فرمایا کہ اُس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اُسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدہر چاہے اُدہر ہانک لیجاوے شاید کہ اُس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسی کہ اول حدیث مین گذرا

ق ابو ھریرۃ لا تقومُ الساعۃُ حتی یکثرَ فیکمُ المالُ فیفیضَ حتی یُھمَّ ربَّ المالِ من یقبلُ منہُ صدقتہُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو اُبل پڑیگا یہان تک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اسکی زکوٰۃ کا مال لیوے یہہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے اب خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی

ق ابو ھریرۃ لا تقومُ الساعۃُ حتی یمرَّ الرجلُ بقبرِ الرجلِ فیقولُ یا لیتنی مکانہُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسیطرح مین اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے

فتنہ اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھ کر یہہ حدیث اور اسکی پہلی کی حدیثون مین حضرتؐ نے قیامت سے جو پہلی ہونیوالی چیزین ہین انکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین ہو چکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہہ معجزہ ہے حضرتؐ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا ف اَبُوْسَعِیْدٍ لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْیَمْحُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ هٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ صَدْرُہٗ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوای قرآن کے جو لکھا ہو سو اُسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاو اور مجھپر جھوٹھہ نہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرتؐ ڈرے کہ کہین قرآن اور حدیث ناداقفون کے نزدیک مل جاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرتؐ نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرتؐ نے ابوشاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہہ بند و بست جو دین محمدی مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب

ق بیان نظم دین محمدی و تخلیط کتب یہود و نصاری

ہی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدا اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ انکی کتابوں میں عجب گھال میل ہے چنانچہ انکی توریت اور انجیل میں خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ انکے اصحاب اور راویوں کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل متحیر ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابیں ہیں صرف آسمانی کلام نہیں ق علیؓ لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار بخاری اور مسلم میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھہ نہ باندھیو سو مقرر یہہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھہ باندھے گا وہ دوزخ میں جاوے گا ق عمرؓ لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ بخاری اور مسلم میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا میں وہ آخرت میں اسکو نہ پہنے گا ق حذیفۃ بن الیمان لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا فانہا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ بخاری اور مسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنو ریشمی کو اور دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنوں میں اور نہ کھاؤ انکے پیالوں میں اسواسطے کہ یے چیزیں کافروں کے واسطے دنیا میں ہیں اور تمہارے واسطے آسمان تو آخرت میں ملیں گی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضی ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ

ق ۶۰۱

ق ۶۰۲ بیان ممنوع پہننے ریشمی کپڑے کے مردوں کو

ق ۶۰۳

اور دریائی اور اطلس اور کلبدن اور رغاز یبا مردون کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنون مین
کہانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہے اگر تکلف ہی منظور ہے تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ
قسم کی چینی اور بلور اور شیشے کی برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو
استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے

م ۶۰۳ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی
سفیان سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی
مجھسے کچھ مانگے گا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اسکو دونگا اسمین برکت
نہو گی یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بی برکت ہوگا معلوم ہوا کہ
سوال کرنا حرام ہے خصوصا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے

م ۶۰۴ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَاِذَا اَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھ کر ناج کے کہیپ نہ مول لیا کرو
سو جس بیپاری کے کہیپ آگے بڑھ کر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کہیپ کا مالک بازار مین
آوے تو اسکو اختیار ہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے چاہے نہ درست رکھے
بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھ کر ناج کی کہیپ

مول لینا حرام ہے اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کہیپ آتی تو سب لوگ مول لیتی سو اسواسطے حضرتنے اسمین بیپاری کو خمیار دیا م جابر لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہ بند مین زانو اٹھا کر اکڑو نہ بیٹھہ یعنی بدن کہل جاویگا اور نہ کہا بائین ہاتھہ سے اور اس طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑہ کہ نماز یا کسی اور کام مین ہاتھہ نہ نکل سکین اور نہ رکہہ ایک پانون کو دوسرے پانون پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہ بند ہو گا تو بدن کہلے گا یہہ حضرتنے مسلمانون کو ادب سکہائے ق ابن عمر لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نہ کرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جواب عورتون نی خلاف شرع وضع نکالی ہے تو مسجدون مین انکا جانا منع کرتے اسی واسطے مجتہدون نے کہا ہے کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا درست تہا اور اس زمانے مین فساد ہے بہت اب درست نہین ق ابو ہریرہ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ

الماء لتمنعوا به فضل الكلاء بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو **ف** یعنی اگر تمہارا کنواں
یا حوض یا تالاب ہو اور تم اُس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگوں کو اُسکے باقی پانی پینے سے
یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکو گے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور
حوض کے گرد ہوتا ہے اس حیلے سے چرنے نہ دو گے یہہ اور بھی زیادہ بدکام ہے یعنے پانی روکنے
غرض تمہاری یہہ ہے کہ اس تدبیر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہاں آویں کہ نہ چارا چرے گا

م ۶۰ **م** ابو قتادة الحارث بن ربعي لا تنتبذوا الزهو والرطب جميعا
ولا تنتبذوا الرطب والزبيب جميعا ولكن انتبذوا كل واحد
على حدته مسلم میں ابو قتادہ حارث بن ربعی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی میں
تر کیا کرو گدرا اور پکی کھجور ملا کر اور نہ تر کھجور اور منقی کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو
علحدہ علحدہ **ف** عرب کھجور اور منقی تر کر کے اسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا
کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمیں جلد نشا ہو جاتا ہے

ق ۶۱ **ق** انس لا تنتبذوا في الدباء ولا في المزفت بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میوہ نہ تر کیا کرو تونبی میں اور نہ مرتبان میں **ف** یہہ شراب کے برتن تھے اسواسطے انکے
استعمال منع ہوئے

م ۶۲ **م** ابو هريرة لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر

شیئا

شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ٹالتا اور نذر کی سبب سے تو البتہ بخیل کا مال
خرچ ہوتا ہے **ف** یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہے نذر کرنا بی فایدہ ہے
اور درست نہین اور اگر یہہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہے **ق** جَابِرٌ لَاتُنْزِلُنَّ بُرْمَتَکُمْ
وَلَاتَخْبِزُنَّ عَجِیْنَکُمْ حَتّٰی اَجِیْئَ قَالَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا نہ تم اُتاریو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جبتک مین آؤن **ف**
مصابیح مین جابر رض سے روایت ہے کہ جنگ خندق مین کسی نی تین دن سی کہانا نہ کہایا تہا اور حضرت نے بہوکہ سے
اپنے پیٹ مین پتہر باندھے ہوئے مین نے اپنی بی بی سی کہا کہ حضرت بہت بہوکہے ہین سو تین سیر جو کا آٹا لا
اور اسکو گوندہا اور ایک بکری کا بچہ تہا اُسکو ذبح کرکے ہانڈی مین رکہا پکنے کو پہر مین نے
چپکے حضرت کو خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکار کی کہا کہ اے خندق
کہودنے والو اس مرد نے تمہاری دعوت کی ہے چلو پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جب تک
مین نہ آؤن ہانڈی نہ اُتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پہر حضرت میرے گہر تشریف لائے اور آٹے
اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پہر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو
قسم کہاتا ہون مین خدا کی کہ ہزار آدمی نی اُس تین سیر آٹے کو کہایا اور ہانڈی اُسی طرح
گوشت سے بہری جوش مارتی تہی اور آٹا بہی اتنا ہی موجود تہا اور پکتا جاتا تہا یہہ حضرت کا معجزہ

ق ٦١٢٣
ست
معجزہ
طعام

ق ۶۱۴

نہایت مشہور ہے اسکی سند بہت معتبر ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَاتُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے لوگون نی کہا کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہی کو بتلاوگی حضرت نے فرمایا اُسکا چپ رہنا ہی اذن ہے **ف** یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانی شخص سے ہم کرتی ہین اگر وہ اجازت دی تو بہتر ہے نہین تو اُسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظم کی نزدیک چہوٹی لڑکی کا والی مختار ہے جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی کی نزدیک بیوہ خود مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان

م ۶۱۵

م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَاتُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى اِبْنَةِ الْاَخِ وَلَا اِبْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نکاح کیا جاوے پہوپہی کا بہتیجے پر اور نہ بہانجی کا خالہ پر یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اُسکی زندگی مین اس عورت کی پہوپہی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہین درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہے اسی حدیث سے مجتہدون نی قاعدہ نکالا ہے کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر انہین کوئی مرد ہوتا تو انہین باہم نکاح درست نہوتا

تو انکا

۶۱۶ م

توانکا جمع کرنا نہین درست م ابو ہریرۃ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى
خَالَتِهَا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے عورت کا اسکی
پھوپھی پر اور نہ اسکی خالہ پر

۶۱۷ ق

ق ابو سعید لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ
يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ طے کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے
وقت تک ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کی وقت نہ کہاوے اور سحری کہا دے
توالبتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روز رکھے اور رات کو کچھ نکہاوے یہہ نہین
درست

۶۱۷ ق
ترغیب سخاوت و منع بخل

ق اسماء بنت ابی بکر لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا
اسْتَطَعْتِ لَا تُوكِي فَيُوكِيَ اللهُ عَلَيْكِ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ
بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ نہ بند رکھہ تو
خدا بھی بند کریگا کچھہ راہ مین خدا کے دیا کر جتنا تجھسے ہو سکے نہ باندر کھہ کہ خدا بھی باندہ
رکھیگا اور گن کے مال کو نہ رکھہ تو خدا بھی تجھکو گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن
اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجھکو دئے جائیگا اور اگر تو روکیگا تو خدا بھی
روکیگا

۶۱۸ م

م جبیر بن مطعم لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھہ اعتبار نہین اور
جو عہد و پیمان نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اُسکی زیادتر مضبوطی کی
ف کفار عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتی اور ایک
دوسرے کی حق ناحق مین مدد کیا کرتی سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھہ
اعتبار نہین رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اُسکی زیادہ تر
تاکید ہے **م** ابْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین **ف** شغار یہہ کہ ایک شخص اپنی بہن کا
دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بہی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتہہ بے مہر کردے
گویا بدلائی کرتے تہے اور اس تدبیر سے مہر بچ جاتے تہے سو دین اسلام مین یہہ حرام ہوا **ق** اَبُو سَعِیْدٍ
لَا صَاعَیْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع
کہجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے
ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست
کہ بیاج ہے **م** اَبُو هُرَیْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑہے **ف** اِس حدیث مین معلوم

م ٦١٩
ق ٦٢٠
م ٦٢١

م ہوا کہ قرآن پڑہنا نماز مین فرض ہے م عائشۃ لا صلوۃ بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کہانا موجود ہونے اور نہ اُسوقت کہ جب جا ضرور اور پیشاب غالب ہو ف یعنی جب کہانا طیار ہو تو پہلے کہانا کہاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کہانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اِسی طرح جب جا ضرور یا پیشاب زیادہ لگے تو اُس سے فراغت کر کے نماز پڑہے تا نماز مین خلل باقی نرہے

ق ۲۳۸ ف عبادۃ بن الصامت لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اُسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف امام شافعی کی مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہہ حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کی نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی

ف ۲۳۹ ق علی لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف بخاری و مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی کی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہے ف یعنی بادشاہ یا ماباپ یا استاد کی نیک کام مین اطاعت کرے خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے

خ ۲۴۰ خ ابو ھریرۃ لا طیرۃ وخیرھا الفال بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا ف عرب کا دستور تہا چڑیان اور جانور بھی

آوازون پر شگون بدلیتے تہے سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم و خیال ہے بی علم جسکے اچہا
نہین ہو سکتا اور فال اسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کی مہر و بہر سے
جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کی فضل سی صحیح اور سالم ہوا
اور یہہ جو فال نامے بی علمون مین مشہور ہین انہین فال دیکہنا ہرگز درست نہین انہین تو خوف
کفر کا ہے غیب کی بات سواے خدا کے کسی کو معلوم نہین **ق** جابر لَا عَدْوَى وَلَا ق ۱۴۱
طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری
دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بدلینا حقیقت نہین اور دیو بہوت بہی ضرر دینے کا
مالک نہین **ف** کفار عرب کو اعتقاد تہا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو
لگ جاتی ہے سو فرمایا کہ یہہ غلط بات ہے اور یہہ گمان تہا کہ جنگل مین دیو بہوت رنگ برنگ
شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتی ہین اور ضرر رسانی کی مالک ہین سو فرمایا حضرت نے
کہ یہہ بہی غلط بات ہے بدون خدا کی چاہے کوئی کچہہ نہین کرسکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو
کیون نہین بہولتے ہو اور ادہر ادہر بہٹکتے ہو دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب جنگل مین
تمکو دیو بہوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچہہ ضرر نہ کا **ق** ابو ہریرۃ لَا فَرَعَ ف ۱۴۲
وَلَا عَتِيرَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست
اونٹنی کی پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کی مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی

کرنا **ف** کفار عرب مین دستور تہا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اُسکو ذبح کرکے اسکا خون بتون پر چہڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کی واسطے اول دس روز کی اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِىْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تہا تو جو تو نے اُس عورت سے صحبت داری کی اُسکے بدلے مین مال گیا اور اگر تو نے اسپر جہوٹہہ باندہا تہا تو تجھکو اُسسے مال پہیر لینا زیادہ بعید ہے یہہ حضرت نے اُس انصاری مرد سے کہا تہا جنسنے بیگواہ اپنی جورو پر عیب لگایا جو اُسنے پردہ کرکے چہوڑا تہا پہر حضرت سے کہا کہ یارسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجئے **ق** اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِىٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چہوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہم نے چہوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے **ف** بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابی بکر صدیق پاس کسی کو بہیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینہ اور

ق ۲۴۳

ق ۲۴۴

بیان میراث پیغمبر و ... صدقہ ...

زمین تھی تب صدیق نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال میں میراث نہیں جو ہم چھوڑیں سو صدقہ
ہے خدا کی راہ میں اور البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یعنی بی بیان اور اولاد اس مال سے
بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق نے کہا کہ جو حضرت اس مال میں کرتے تھے وہی میں بھی
کرونگا میری طرف سے کچھہ کمی بیشی ایسی نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب میں
مذکور ہو چکا ہے خلاصہ مطلب یہی ہے کہ اول حضرت فاطمہ رض کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبر کے
مال میں وراثت نہیں ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہیں اور اس
حدیث کو صرف صدیق ہی نے روایت نہیں کی جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی
مرتضی بھی اسکے راوی ہیں غرض با ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر
پاس بھی دوا نہیں خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى
أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ بخاری میں عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کہاتا ہوں اس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ پکا ایمان
نہیں ہونے کا یہان تک کہ میں تیری نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤں یہہ حضرت نے
عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک
میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف

٢٤٥ خ

محبت وجوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب و علامت محبت نبوی

عبداللہ بن ہشام

عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے
عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سوائے اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب
حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ
اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے بھی زیادہ دوست نہ رکھیگا اُسکا ایمان پکا نہین کچا ہے
اور حضرت کی محبت کا پتہ یہہ ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت
محمدی کے خلاف کسی کا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کری
یا نوکری چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامون مین مقدم رکھے اُسکا ایمان پکا نہین
وہ حضرت کی محبت مین کچا ہے الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت مین پکا کرلے آمین
رب العالمین خ انس لا واللہ لا تذرن منه درهما يعني من فداء عباس

بخ ٦٤٢

بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اُس مین سے یعنی عباس کے
خلاصی بدلی سے نہ چھوڑنا ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے
اور ستر قید ہو آئے انہین عباس رضی اللہ عنہ حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے
بدلی مال دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباس کو بدون
مال لئے چھوڑین غرض انکی یہہ تھی کہ حضرت اسبات سے خوش ہونگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنی سب مال لیا ایک درم بھی نہ چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش اور بیگانہ برابر ہے

برادری کی رعایت نچاہئے م بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپا وے مسجدین تو بنائی گئین ہین جسو اسطے بنائی گئین یہہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سوا ئیون کہا کوئی سرخ اونٹ تبلا دکہ کہان ہے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اُسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اُسمین بات کرنا درست نہین اسواسطے حضرتؐ نے اُس تلاش کرنیوالے کو بد دعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دنیا ہی سے مسجد مین نہین درست ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وطن چھوڑنیکا ثواب بعد فتح ہونے مکہ کے نرہا ف جب تک کہ مکہ فتح نہوا تھا تو مکے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نوح کے لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینہ مین حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب کہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو بس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافرونکے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے م اَبُوْ قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ اُطْلُقُوْا لِيْ غُمَرِيْ قَالَهُ ظَهِيْرَةً لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمپر بلا کی نہو گی کہول لاؤ میرے پاس میرا چہوٹا پیالہ یہہ حضرتؐ نے جس رات آخر شب لشکر اُترا تھا اُسدن دوپہر ڈھلنے فرمایا

ف جنگ تبوک سی جب حضرت پہر تو موسم گرمی کا تہا پانی کہین نہ تہا جب دو پہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پہر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بندہا تہا اور وضو کی برتن سی تہوڑا پانی اُسین ڈالا پہر اُسکو اپنے مُنہہ سی لگایا خواہ پیا یا کچھہ اُسین پہونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نی پیا تیس ہزار کا لشکر تہا یا ستر ہزار کا یہہ حضرت کا معجزہ ہوا

م ابن عمر لا یاکل احد من الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام ھذا حدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کہاوے کوئی اپنی قربانی سی تین دن سے زیادہ کہا اِس کتاب کے مصنف نے کہ یہہ حدیث منسوخ ہے اُسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہم نی اُسکو پانچوین باب مین ذکر کیا ہے

ق انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایماندار ہوتی کا تم مین سے کوئی جب تک نہ مین اُسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اُسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے

ف یعنی جب مجہکو سب سے زیادہ چاہے اور سب کی رضا مندی پر میری رضامندی

مقدم رکھے تب پورا ایمان دار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور
ہوس سب مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت
فدا ہوگیا وہی پورا ایماندار ہے اور اسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان
ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہم کو سچا
مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ

ق ۴۲

مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ
پورا ایماندار نہو گا یہانتک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے
چاہتا ہے ف اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنے جیسے اپنی جان کو بلا اور
مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچا دے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے
چاہتا ہے ویسے ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اس صاف دل سے
ہووے جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی

ق ۴۳

بَیْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا
مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت
چلتی ہو تو اسکی چیز کو برا بتلا کے اپنی چیز نہ بیچو اسمیں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر
اسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اسوقت دوسرے کو بیچنا درست ہے م جابرؓ

م ۵۴

لا یبیع

لَا یَبِیعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید و فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف یعنے اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اُس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے گھر رکھ جا مین تجھکو مہنگا بیچ دونگا اُسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو یہہ کسی کے نزدیک درست نہین ہے اور اگر ارزانی ہو اور کسی کو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہے خ ابو سعید م ابو ہریرہ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابو سعید اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکہے کا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنہون نے حضرت کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اُنکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی خ عائشہ لَا یَبْقَیَنَّ اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْہَدْکُمْ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین دیکھتا جاؤن عباس کے سوا کہ تمہاری ساتھ موجود نہ تھے ف حضرت کو بیماری مین

ح ۶۵۵
م

خ ۶۵۶

غش آیا حضرت کی بی بیون نی حضرت کے حلق مین بی اجازت دوا کو لگایا تہا جب حضرت
ہوش مین آئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے
بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کی سبب سے کہین انپر عذاب نکرے اور نہین تو حضرت کا یہہ کرم تہا
کہ کافرون سی بہی عوض نہ لیتے تہی مر اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی
الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے بندھے پانی مین پہر اُسمین نہاوے ف یعنے جو پانی
بندہ ہوا ہو بہتا نہو جیسے حوض اُسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو
اور غسل کی لایق نرہیگا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیَ عِنْدَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور سورج
ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی نماز افضل وقت پر پڑھنا چاہئے یہہ نہین کہ قصد کیا
کرے کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پہر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور
غروب مین نماز پڑھے ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُکُمْ رَمَضَانَ
بِصَوْمِ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا
فَلْیَصُمْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی

کوئی کرے رمضان کی ایک دن یا دو دن کا روزہ رکھہ کے مکروہ مرد جو اپنی عادت سے
کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اُسکا **ف** یعنی جیسی بطور سنت کسی کو دوشنبہ
یا پنجشنبہ کی روز بھی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑ جائے تو اُسکو روزہ رکھنا
درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا ایک دو روزہ رکھنا درست نہین **ق** انسؓ
لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کری کسی رنج اور تکلیف سی جو
اُسپر آئی ہو **ف** اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو
کرنا ضرور ہو تو یون کہے الٰہی زندہ رکھہ مجھکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور
موت مجھکو دے جب میرے حق مین بہتر ہو **ف** موت کی آرزو رنج دنیا کی سبب سے اسواسطے
منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا اُمیدی کی اور اگر فساد زمانی سی دین مین
خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے **ق** عثمانؓ **لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ
الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّي صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ
الَّتِيْ تَلِيْهَا** بخاری اور مسلم مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہہ خوب پانی
پہنچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اُسکے گناہون کو معاف کریگا وضو کے

ھ ٦٦٣

وقت سی پچھلی نماز تک ف یہہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کی نماز کی ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جمع نہو گا کافر اور اُسکا قتل کرنیوالا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس
مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ
وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسی کا غلام پاوے
تو اُسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کی نزدیک اسی طرح جب محرم برادر والے
کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ق اَبُوْ
بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم مین ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے
زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نی مقرر کی جیسے کنواری
حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا
کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام
اعظم اور شافعی کے نزدیک انتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست اسواسطے کہ تعزیر
خوف کی واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تھی تو

ف

ق ٦٦٤

اسوقت مین دس کوڑے کفایت کرتی تہے اور اسوقت مین کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر
مناسب ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَ
خَالَتِهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح مین ایک
عورت کو اور اسکی پہوپہی کو ساتھہ ہی جمع کرنا نچاہیے اور بہانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے
خ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ
بخاری مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ ملا جدا جانورون کو اور جدا کرے
ملے جانورون کو زکوۃ کے ڈر سے **ف** یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کے
زکوۃ ایک بکری ہے تو مثلا دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین
تو زکوۃ دینے کی وقت یہہ حیلہ کرین کہ ان سب بکریون کو ملا کر ایک شخص کی بتلا دین
تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین
یا کہ مثلا ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تہا اُسنے زکوۃ
دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کردین تاکہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے
کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے
اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بہی اسیطرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ
زکوۃ نہ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضی ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو

ایک برتن مین رکھہ اسکو اناج سے چہپاکر فقیر کو دیتی ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اسمین
کیا ہے پہر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اس فقیر سے وہ برتن اور
اناج مول لیوے ایسے لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بارِیش با باہم بازی ایسے نا درست
جیسے یہودی لوگ کرتے تہے جن پر خدا نے غضب اور عذاب کیا م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ
اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین
بہوکہے رہتے وہ گہر والے جنکے پاس کہجورین ہین ف یہہ انکے حق مین فرمایا جن کی غذا
کہجورین ہین جیسے مدینے کی لوگ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا
يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ
اللّٰهُ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
انصار کی حق مین فرمایا کہ نہ انکو دوست رکہے گا سوای ایمان دار کے اور نہ اُنسے عداوت رکہے گا
سوای منافق کے جو انکو دوست رکہے گا خدا اسکو دوست رکہے گا اور جو اُنسے عداوت
رکہے گا خدا اُس سے عداوت رکہیگا ف مدینے والون نی حضرت کی مدد کی اسواسطے انکو
انصار کہتی ہین یعنی رسول کی مدد گار اسواسطے انکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُوْبَكْرٍ
لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بخاری اور مسلم مین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی

کا فر شریک کرنے والا اور نہ گہومے کعبے کی گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری

حضرتؐ نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے مکے مین حج کو بہیجا اور یہہ حدیث فرمائی

کہ سب کو یہہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرونکا دستور تہا

کہ طواف ننگے کرتے تہے انکا گمان یہہ تہا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کئے ہین اُنسے کیا

طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہے خصوصا کعبہ اور مسجد مین ق اَبُوْبَکْرَۃَ ق

لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رضی

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالتمین

ف یعنے جب حاکم یا قاضی غصے مین ہو اسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل

کرنے کو عقل اور ہوش چاہئے کہ سچ اور جہوٹہہ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بہوکہا

ہو یا اُسکا پیٹ بہت بہرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو

قاضی اور حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین

م ابْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ م

اَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَاِنَّمَا

تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ

اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی

دوہے کسی کے جانور کو بی اسکی اجازت بہلا تم مین کوئی یہہ چاہتا ہے کہ کوئی اسکی کوٹہری مین آکے اسکا خزانہ توڑکے اسکے کہانیکا غلہ نکال لیجاوے سو اُنکے جانور کے تہن تو اُنکے کہانی کے دودہ کو حفاظت مین رکہتی ہین یعنی تہن کوٹہری کے طرح ہین ایسی حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اُسکی اجازت کے

ق ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہے خون اس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لایق سوا خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح دیا گیا عورت جو زنا اور حرامکاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چہوڑا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرامکار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چہوڑا

م جَابِرٍ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہے تم مین کسی کو ہتہیار اٹہاوے مکے مین قتل کے واسطے ف عبد اللہ بن عباس سے

روایت ہے

روایت ہے کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے
حضرت نے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو ان کافروں سے پوچھا
کہ اب تم ہماری حق میں کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہم کو کہتے ہو اُن لوگوں نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے
ہیں اور بہتر کہتے ہیں تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہے جو چاہے سو کر
تب حضرت نے فرمایا کہ میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے یوسف بھائی نے اپنی بھائیوں سے کہا تھا
کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ الاہنا اور گلہ شکوہ نہیں پھر اُنکے
خون معاف کئے اور اصحاب سے یہہ حدیث فرمائی ق ابُو هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلَيْسَ مَعَهَا
حُرْمَةٌ وَيُرْوَى إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں اُس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہہ کہ سفر کرے
ایک رات دن کی منزل اور اُسکے ساتھ اُسکا کوئی محرم نہو اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ عورت کو سفر نہیں درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہے جسکے ساتھ
اُس عورت کا کبھی نکاح درست نہووی جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسا
پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام درست نہیں اسواسطے کہ
اسمیں بڑے بڑے فساد ہیں ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ

بیان حلم آنحضرت و جود و رفق و انتقام

ف ۶۱ ممانعت سفر عورت بلا محرم

ف ۶۲ ممانعت سفر بیک رات و بیک دن

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِھَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین اُس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی کے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑ رکھے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے **ف** یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کی ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے نہ کم کرے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کی غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہے یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَا یَحِلُّ لِاِمْرِءٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ **ف** یعنے اگر معاملہ دنیا دی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کی سبب سے رنج ہوا ہے تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے چنانچہ حضرتؐ پچاس دن جہاد کے نجانے والو سے نہ بولتے تھے اور اسیطرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے

ق ۶۳

(ق ٦٦٤) تین دن سے زیادہ بہی درست ہے ق أَبُوهُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ
أَخِيهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے
کوئی اپنے بہائی مسلمانکی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمانکی کسی جگہہ شادی کی نسبت
ٹہر گئی ہو تو پہر وہان اپنا پیام دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمانکی حق تلفی ہے اور
(خ ٦٦٥) اگر ابہی تک ٹہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین خ أَبُوهُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ
الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ
أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری مین
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشتمین کوئی مگر اسکو دکہایا جاویگا
اُسکے دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
دوزخ مین مگر دکہایا جاویگا اسکو اسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اسکو
افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکہلاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے
مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنی کرم سے مجہکو ایسی بلا سے
بچایا اور دوزخی کو بہشت دکہلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانی مقام مین رہتا تو اسکو
(م ٦٦٦) افسوس پر افسوس ہوگا م جابرؓ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ
مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

تم مین سی کسی کو اُسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اُسکو دوزخ سی بچاویگا اور نہ میرا عمل کسی کو بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سی بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے

ف اس حدیث کا یہہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھہ کام نہ آویگا جیسا بعضے بیدین کہتی ہین اسواسطے کہ قرآن مین ہے کہ خدا انکو نیکے ثواب اور محنت کو ضایع نکریگا بلکہ یہہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سی بدون خدا کے توفیق دئیے نہین ہوتا تو نیک کام مین بہی اصل خدا کی رحمت ٹہری یعنی اصل سبب بہشت مین جانیکا اور دوزخ سی بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اسکی نشانی ہے

٦٦٧ م

م اَنَسٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَبْدٌ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اُسکے بدی اور ظلمون سے امن نپاوے

ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم رکہتا ہے

٦٦٨ ق

ق جُبَیْرُ ابْنُ مُطْعِمٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادرون سے احسان اور سلوک نہ کرے

٦٦٩ ق

ق حُذَیْفَۃُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا

ف یعنی جو فساد کروانیکے واسطے ادہر کی بات اُدہر کہے وہ

م ۶۷۰

بہشت محروم ہے کہ شیطان کی خواس نی اختیار کی م ابن مسعود لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر ہے غرور اور گھمنڈ ہو گا سوایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے یہہ کہ اُسکا کپڑا اچھا ہووے اور اُسکا جوتا اچھا ہووے حضرت نی فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور ہے حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا

خ ۶۷۱

ابو بکرۃ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ بخاری مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ اویگا خوف مسیح دجال کا اُسدن تمہ کی ساتھ دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سوائی مدینے کے یہہ حضرت کی برکت سے مدینہ کو فضیلت ہوئی

م ۶۷۲

م ام مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین ام مبشر سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دوزخ مین جاویگا کوئی جنسے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے
سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کی درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے
بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھہ سے نہ پھرینگے خدا اُنسے راضی
ہوا قرآن مین انکا ذکر کیا ہے سو انکو حضرت نے فرمایا کہ اُنمین سے کوئی دوزخی نہین وہ سب
بہشتی ہین م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ ۷۳
اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَھَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
فَانْتَھَرَھَا فَقَالَتْ حَفْصَۃُ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
وَنَذَرُ الظَّالِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا مسلم مین ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ مین درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے
اسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرت نے
انکو جھڑکا پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ میں
وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اسکے آگے فرماتا ہے کہ پھر ہم بچاوینگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف
حضرت حفصہ کو یہہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتی ہین کہ ان لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا

اور قرآن سے

اور قرآن سی ثابت ہوتا ہے کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہہ جواب دیا کہ ہرچند دوزخ پر سبکا گذار ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے اور کافر اُسمین گر پڑینگے تو دوزخ مین داخل ہونا ثابت ہوا م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِی هٰذَا عَلٰی مُغِیْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اُس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مرگیا ہو مگر کہ اُسکے ساتھہ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہوں ف یعنی جس عورت کا خاوند غائب ہو اُسکے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر دو تین مرد ہوں تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کے تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا یَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ یَعْنِی الْمُخَنَّثِیْنَ بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمہارے پاس یعنی یہہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے گہر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرت نے اُسکو دیکہکر یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتوں کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہے مخنث اُسکو کہتے ہین جو مہرا اور زنانہ مرد ہو خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہے یہہ کہیتی کا اسباب کسی قوم کی گہر مین

م ۷۴

ق ۷۵

خ ۷۶

کہ اُس قوم میں ذلت اور خواری داخل کرتا ہے یہہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئے وہ بے شک ذلیل اور بیقدر ہوئے کہ حاکم اُنکو محصول کے واسطے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑیں اور دنیا کمانے میں نہ مشغول ہوں نہیں تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے میں ویسا ہی ہوا

ق ۷۷ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ؞

بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث نہ پاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اُسکا حصہ نہ لیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا

خ ۷۸ جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

بخاری میں جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اُسپر جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا ف یعنی ظالم پر جو آدمیوں کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی

ق ۷۹ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهِ اِلَّا الصَّلٰوةُ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں

ہر کوئی نماز ہی مین ہے جب تک اُسکو نماز ہی روکے رہے نہین کوئی چیز اُسکو اپنی گہر والونکی طرف آنے سی روکے رہے سوا نماز کی ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہے وہ سب نماز مین داخل ہے نماز کی برابر وقت انتظار کا بہی ثواب ملیکا بشرطیکہ سوای انتظار نماز کے اور کسی کام کی واسطے مسجد مین نہ ٹہرا ہو

خ ۶۸۰ خ ابن عمر لَا يَزَالُ الْمَرْأُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنی دین کی راہ کشایش اور امان مین ہے جب تک ناحق خون نکیا ہو ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کی نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہے مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکہے کہ قیامت مین خدا پہلی خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہے

ح ۶۸۱ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل بن سعد روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جبتک روزہ جلد کہولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کہولنا مستحب ہے اور سبب خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہے دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعونکی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہے

م ۶۸۲ م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ

السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے
لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک ف
بعضی کہتی ہین شام کی لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنیوالے عرب کو ڈول والا
اسواسطے فرمایا کہ انکے ملک مین دریا نہین کہینون کو وہ لوگ ڈول اور چرسون سے
سینچتے ہین واللہ اعلم ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ
عَلَى الْحَقِّ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ بخاری اور مسلم
مین مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے
ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے
مراد اس گروہ سے جہاد کرنیوالے لوگ ہین اور امام احمد حنبل نے کہا کہ علماء حدیث مراد ہین
اسواسطے کہ سب علماء دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ واسباب حدیث
محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتی ہین
اسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتی ہین ھ ابُوهُرَيْرَةَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین ای ابی ہریرہ کہ بھلا یہہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کس نے
پیدا کیا ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان ... الناس ہے کہ زمین آسمان

ف ۴۳

ھ ۴۴

کسنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے بنایا تو اُسوقت تو
قل ہو اللہ پڑہکر یعنے شیطان قرآن سی دفع ہو گا اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے
ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجہسے پوچہا کہ پہلا خدا کو کسنے پیدا کیا مین وہان سے
اُٹہا اور مین نی کہا سچ فرمایا تہا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنیوالے احمق بہی ہوتے ہین **ف**
ہر انسان صاف طبیعت کی یہہ پیدایشی بات ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا
خدا ہے اور اُسکے پہلی کوئی چیز نہین ہی جو اُسکو بنائے اور ہزارون دلیل عقلی سی بہی یہی بات
ثابت ہے ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہے اور عقل مین نقصان
اور یہہ عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب اُسکو خدا کہا تو پہر اُسکے پیدا کرنیوالے کو
پوچہنا عجب نادانی ہے کہ اگر خدا کا پیدا کرنیوالا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا
وہ بہی مخلوق ہو گیا مثل اور مخلوقات کے جب ایسا ہی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پڑہے **خ** ابْنُ عُمَرَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا
بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس
خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہے جب تک اُس قوم مین دو آدمی
بہی باقی رہینگے **ف** یعنی سوا قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین
یا یہہ مراد ہے کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہے گی اگرچہ بعضے ملک مین ہو

خ ۱۵

م۹۶ چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ عیب چھپا دیگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا مین مگر خدا اُسکے عیب قیامت مین چھپا دیگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہہ کہ جو کپڑے سے کسی کا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اُسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا

م۹۷ م سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کی استنجا نکیا کرے ف جا ضرور کی بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا امام اعظم کی نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہین

ق۱۹۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اُسکو مول نہ لیوے کہ اُسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے

خ۵۰ خ اَبُوْسَعِيْدٍ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَ لَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بخاری

بخاری مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز پہنچتی ہے
وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین
گواہی دیگا ف یعنی اُسکے ایمان کی اور اِس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کی واسطے
بُلایا کرتا تہا گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت
اور زمین اور پہاڑ اسواسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا

ق ۱۹۱

یُشِرْ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ
یَنْزِعُ مِنْ بَلاہٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَۃٍ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بہائی مسلمان کی طرف ہتہیار سے اسواسطے
کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اسکے ہاتہہ سے کہینچ لیوے پہر تو گر پڑے دوزخ کی گڑہے مین
ف یعنے ہتہیار سے اشارہ کرنی مین یہہ خوف ہے کہ شاید ہاتہہ سے چہوٹ پڑے اور مسلمان
مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتہیار سے اشارہ کرنا حرام ہے
م اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِئْ

م ۹۲

مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین سے کہڑے
ہوکر سو جو بہول کر پی جاوے وہ قی کر ڈالے ف کہڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک
حرام ہے اور بعضون کی نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کہڑے اچہی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور

بعضی روایت مین آیا ہے کہ اُتے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور طب مین بہی منع ہے
کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسیواسطے شاید قی کرنی کو فرمایا عبد اللہ بن عمر اگر کہڑے ہوکر
پی جاتے تو قی کر ڈالتے اور اکثر علما کی نزدیک قی کرنا واجب نہین م اَبُو
هُرَيْرَةَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَاوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِي اِلَّا
كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْشَهِيْدًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کی قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور
ٹہرا رہیگا مین اسکو قیامت کے بخشاونگا یا اسکا گواہ ہونگا ف یہہ فضیلت ہے
مدینے کی اور بشارت ہے وہان کی رہنے والون کو اور اشارہ ہے کہ اگر وہان تکلیف بہی ہو
تو لوگ وہان کا رہنا نچہوڑین م اَبُوْسَعِيْدٍ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ
يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ رکہنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے
دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ رکہنا حرام ہے
سب مجتہدون کی نزدیک ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑہا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندہے

م ۷۹۳

فضیلت سکونت مدینہ و صبر بر سختی ہای آن

م ۷۹۴

ق ۷۹۵

پراسر

اُس کپڑے سے کچھہ بہی ہوف کہلے کندہے نماز پڑہنا مکروہ ہے کہ بی تعظیمی ہے نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدہے کا لنگ باندہے اور آدہی سی کندہے چہپاوے اور اگر چہوٹا کپڑا ہو تو ناچاری سے صرف لنگ باندہ کے نماز پڑہ لے معلوم ہوا کہ جسکے پاس دو بہی کپڑا ہو تو صرف پائجامہ سی نماز پڑہنا کندہے کہول کر مکروہ ہے

ق لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَانْصَرَفَ مِنَ الْاَحْزَابِ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن عمر سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑہے ظہر کی اور ایک روایت مین ہے عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہہ حضرتؐ نے کفار کے گروہون کی لوٹتے وقت فرمایا

ف بنی قریظہ یہودی لوگ تہی مدینے کے قریب دو تین کوس انکی بستی اور گڑہی تہی حضرت سے اور انمین صلح تہی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کی کفار قریش عرب کے بہت قومونکو مدینے پر چڑہا لائے تو یہودی بنی قریظہ نی بہی حضرت سے قول توڑا اور کافرونکے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتی ہین کافرونکا لشکر دس ہزار تہا اور حضرتؐ کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گہیر رہے خدا نی نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹہر سکے ناامید پلٹ گئی تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سی لڑو تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ حدیث کا یون ہے کہ اصحاب حضرتؐ کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نی راہ مین نماز پڑہ لی اور کہا حضرت کو یہہ غرض نہ تہی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑہے

ق ۹۶ دربیان تحقیق [illegible]

بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تہا اور بعضی اصحاب نے راہ میں نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو
بنی قریظہ میں جا کر پڑہینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسی وہین نماز کو فرمایا ہے
پہر یہہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنے کا اور بعضون کے نہ پڑہنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا
حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونو اچہا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور
سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین
اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سنت وجماعت چاروا اموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور
یہہ جو بعضی ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک دین محمدی مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے
اس حدیث صحیح سی معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسی اختلاف مین کچہہ حرج نہین حضرت کے
روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکہا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

خ ۹۷

لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ ت بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکہے فقط جمعہ کے دن مگر یون مضائقہ نہین
کہ جمعے سے پہلے ہی ایک روزہ رکہے یا بعد ف یعنے صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکہے خواہ پنجشنبہ
اور جمعہ روزہ رکہے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکہے یعنی دو ملاکر رکہے تاکہ یہود ویون سے مشابہت نہو
کہ وہ ایک ہی روزہ صرف ہفتہ کو روزہ رکہتے ہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلُ

خ ۹۸

أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئی پانی مین ناپاک ہوکر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سی پاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین دہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس دس ہاتھہ کا حوض مانند دریا کے ہے کہ ناپاکی گرنی سی ناپاک نہین ہوتا جب تک اسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہے جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑی مٹکے جسمین ہزار رطل بغدادی پانی سماوے م ۶۹۹ ابو

هُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ آخَرَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سی دشمنی نرکہے اگر برا جانتا ہے اسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سی ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہئے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اسمین نیک ہی ہوگی اسی خو سی اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑی فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنی کو فرمایا خ ۷۰۰

أَبُو بَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَأَةٌ بخاری مین ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہو گا اُس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مرگیا اسکی بہن جسکا نام پوران تہا ایرانکی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص العقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوا چاہے اسیواسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہہ مطلب بہی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جوروکی قابو مین ہوا خراب گیا ❁ مُطِيعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قیدسی اس دن کے بعد یہہ حضرتؐ نے فتح مکہ کی دن فرمایا ابن خطل ایک کافر تہا حضرت کو اُس نی بہت رنج دیا تہا فتح مکہ کی دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبہ کی پردہ مین چہپا ہے حضرتؐ نے فرمایا اسکو پکڑ لاو لوگ اُسکی مشکین باندہ کر پکڑ لائے پہر وہ قتل ہوا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونے کے بعد اسلام سے کوئی مرتد نہو گا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سی شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہے کہ یہہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر کی بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تہا فرمائی واللہ اعلم ❁ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ

۷۰۱ ❁

فضیلت ذکر میں
۷۰۲ ❁

اللہُ فِیمَن عِندَہٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھے
ہین خدا کی ذکر کرنی اور یاد کرنی کو تو انکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت
انکو چھپا لیتی ہے اور انپر آرام اور چین اُترتا ہے اور خدا انکا ذکر کرتا ہے اُنمین جو خدا کی
پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرونکی روحون مین **ف** یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے
کہ ذکر کرنے والون کو چارون طرف سی فرشتے گھیر لیتی ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک
ہون اور خدا کی بیشمار رحمت انپر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہے
اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانی میری بندی ایسی ہین جو مجھکو یاد کرتی ہین زہی
قسمت ذکر کرنی والونکی اور زہی قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا
لوگون کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہے

۷۰۳ **خ**

خ ابو ہُرَیرۃ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّئْ رَبَّکَ اِسْقِ رَبَّکَ
وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ رَبِّیْ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نہ کہا کری یعنی غلام سی کہ کھانا کھلا اپنی رب کو وضو کروا
اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہئے کہ یون
کہے کہ فلانا میرا سید اور مولا ہے یعنی میرا میان ہے **ف** عرب کی زبان مین غلام کے
مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے

ج ۷۰۰ رب سوای خدا کی کسیکو بولنا مناسب نہین خ ابو ھریرۃ لا یقولن احدکم اللّٰھم اغفرلی ان شئت اللّٰھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہین جو دعا نہ قبول ہونے دیوے ف یعنے خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اسکا روکنے والا نہین پہر یہ کہنا کہ اگر تو چاہ تو میری دعا قبول کر اسمین بی پرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال بوجہا جاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا نچاہیئے بلکہ خدا کی کرم پر بہروسا کر کے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کی نزدیک کچھہ مشکل نہین اسکا روکنے والا کون ہے

ف ۷۰۵ ق ابن مسعود لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متّٰی و فی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من یونس بن متّٰی بخاری اور مسلم مین ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متّٰی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لایق نہین کسی کی کہ یونس بن متّٰی سے بہتر بنے ف سب پیغمبر ساری جہان سے افضل ہین انپر کوئی افضل نہین ہو سکتا

ف ۷۰۶ ق عائشۃ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی

بخاری اور مسلم مین

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ ہرگز نہ کہے کوئی کہ میرا نفس
خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست
ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نہ کہے سستا اور کاہل
کہنا مضائقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھی بھلے سے بدل ڈالتے تھے

م ۱۰۸

م ابو ھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ
اِمَاءُ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری
بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمہاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہئے
کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی
بندگی کے لائق سوا خدا کے کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تا کہ
غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی
اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین

م ۱۰۹

م ابو ھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَۃَ
الدَّھْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الدَّھْرُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی یون ہرگز نہ کہے کہ اے کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانیکا پھیرنیوالا تو خدا ہی ہے
ف زمانیکو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضہ قدرت مین اسکا پھیرنیوالا خدا ہے تو

زمانے کو بد کہنا گویا کہ خدا سے بے ادبی کی اسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد
کہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسا کہ شاعروں کی عادت
ہے شرع میں ہرگز درست نہیں [م ۸۱۰] م جابر لَا یُقِیمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ
اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم میں جابر رض سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اٹھا دے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے دن پھر پیچھے سے اسکے
بیٹھنے کی مکان پر جا بیٹھے ولیکن یوں کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد میں نماز کو جو جہاں
آکر بیٹھا ہو اسکو اٹھانا اپنے بیٹھنے کی واسطے نہیں درست لیکن یوں کہنا درست ہے کہ کھل بیٹھو
صاحبو تاکہ سب کو جگہہ ہو جاوے [ق ۸۱۱] ق ابن عمر لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِہٖ
ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی
نہ اٹھا دے کسی مرد کو اسکے مکان سے پھر وہاں آپ بیٹھے ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر میں
تھی اور یہہ حدیث عام ہے مسجد ہو یا اور کوئی مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے میں یا خانقاہ میں
رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار میں بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہاں کا حق دار ہے
اگرچہ وہ ایک روز کہیں گیا بھی ہو [م ۸۱۲] م ابو ھُرَیْرَۃَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمُ الْکَرْمَ فَاِنَّمَا
الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ابو ہریرہ رض سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کہ
کرم سو کرم تو حقیقت میں ایماندار کا دل ہے ف کرم کے معنے سخاوت ہیں عرب کے لوگ

انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطی کہ اسکی بنی شراب کے پینے سی آدمی کی مزاج مین سخاوت ہوتی ہے
سو حضرتؐ نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین بلکہ
کرم مناسب ہے ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ انگور کے
باغون کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نرکھے **ف** سَعْدُ بْنُ اَبِی

وَقَّاصٍ لَا یَکِیْدُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ بخاری

اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ
کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا یَلْبَسُ

الْمُحْرِمُ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَا یَجِدَ نَعْلَیْنِ فَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ بخاری

اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتہ اور پگڑی اور نہ کنٹوپ
اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنے زرد خوشبودار گہاس اور زعفران
لگی ہوا اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نپاوی تو دونون موزون کو وہان تک
کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین **ف** اس حدیث پر سب اماموں کا عمل
ہے کہ احرام والے کو یے چیزین درست نہین **م** عُمَارَةُ بْنُ رُوَیْبَةَ لَا یَلِجُ

ق ۱۱۳
ف ۱۱۴
م ۱۱۵

النَّارَ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِہَا مسلم بن عمار بن رویبہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نجا دیگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سی پہلے نماز
پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہے اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہے اسواسطی ان وقتونکی نماز کا
اتنا اثر اور ثواب ہوا

ف ٦١٦ ق ابن عمر لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا
ایک سوراخ سی دو بار ف یعنے ایماندار دین کے کام مین ایک بار دھوکھا اور فریب
کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اُسسے ہو گیا اور پھر پچتایا کر
اُسسے توبہ کی تو پھر دوبارہ اُس گناہ کے گرد نہین جاتا یہہ تعریف ہے کامل ایماندار کی
روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے اُسنے
منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرون کا ساتھہ نہ دونگا
حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھہ جنگ احد مین
آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اس قصور کو معاف کیجئے اب ہرگز
کافرون کا ساتھہ نہ دونگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اب ہم دوبارہ
فریب مین نہین آنے پھر وہ قتل ہوا

ف ٦١٧ ق ابن عمر لَا یُمْسِکَنَّ أَحَدُکُمْ
ذَکَرَہُ بِیَمِینِہِ وَہُوَ یَبُولُ وَلَا یَتَمَسَّحْ فِی الْخَلَاءِ

بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ
داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے سے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے
وقت شاید ناک یا منہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہے جائے
ضرور اور پیشاب کی جگہہ اسکا لگانا مناسب نہین

۸۷۸ خ ابو ہریرۃ لا یمنع احدکم جارہ
ان یغرز خشبۃ فی جدارہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنے دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین
کڑیان رکھا چاہے تو اسکو نہ روکے کہ ہمسایہ کا حق ہے

۸۷۹ ق ابن مسعود لا یمنعن احدکم
اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع قائمکم
ویوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ھکذا وجمع بعض الرواۃ کفیہ
حتی یقول ھکذا ومد اصبعیہ السبابتین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسی کو بلال کی اذان اسکی سحری کھانے سے
اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا پکار دیتا ہے رات سے تاکہ تم مین سے
جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے
جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرکے اور بعض اس حدیث کے راوی نے

اپنی دونو ہتھیلیان ملاکر اونچا کر کے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے
اسکا نام صبح نہین حضرتؐ نے فرمایا جبتک اس طرح اشارہ کرے اور حضرتؐ اپنی اپنے
کلمے کی انگلیون کو ملاکر پھیلا دیا داہنے اور بائین یعنے صبح وہ ہے جسکی روشنی چوڑی ہو
ف یعنے صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اسوقت تک روزہ دار کو
کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی
چوڑی چکلی ہوتی ہے اسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا
يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے
مرینگے اسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے **ف** یعنے خدا قرآن مین
بطور قسم فرماتا ہے کہ سب کو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا پس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے
پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہے کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی
مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا باپ پر سخت داغ ہوتا ہے اور
پھر اس نی باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اسکے
بدلے اسکو دوزخ سے بچایا **م** جَابِرٌ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ
بِاللّٰهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس

ف ۹۸

ق ۹۹

حالت مین کہ خدا سی نیک گمان رکھتا ہو **ف** ایمان کے دو پر ہین خوف اور امید
حالت صحت اور زندگی مین چاہئے خوف خدا غالب رکھے تا کہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت
خوف کو خیال نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اسوقت خدا کو رحیم اور کریم
اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی اُمید دل مین رکھے تا کہ خوشی اور شوق سی خدا کی طرف
جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اُس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی
رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تا کہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے
گمان نیک مضبوط ہو جاوی **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيْقِ ۸۸۲ **م**
اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے **ف** ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب
دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوی جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیق نے
کچھہ حضرت سے معجزہ نچاہا اور نہ کچھہ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور
سے حضرت کو پیغمبر جان کر ایمان لائے اور بعد پیغمبری کے رُتبے کے
ولایت کے درجون مین صدیق کے برابر کوئی مرتبہ نہین **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ۸۸۳ **ق**

لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ قَالَهٗ عِنْدَ نَزْعِهٖ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهٗ. بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لایق نہین پرہیزکار لوگونکو یہہ حضرت نے خود ریشمی قبا اتارتے جو آگے پہنے تھے فرمایا **ف** فروج اس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سوار یکے واسطے خوب ہوتی ہے سو ایسی ریشمی قبا کسی نے حضرت کو بھیجی تھی اسوقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ تھا حضرت نے اسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اسکو برا جان کر اتار ڈالا پھر یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزکار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْفِرُ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے **ف** یعنے جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا طواف الصدر نام ہے امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت **م** عَائِشَةُ لَا يَنْفَعُهٗ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَهٗ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ

خ ۵۹۴

م

كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهٗ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اُسنے
کسی دن نہین کہا کہ اے رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہہ حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا جب
حضرت عائشہ نے کہا تہا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تہا اور
محتاج کو کہانا دیا کرتا تہا بہلا یہہ اُسکے کچھ کام آویگا **ف** یعنی وہ شخص کافر تہا قیامت کا
ایمان نہ رکہتا تہا اسیواسطے اُسنے کبہی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کی نیک کام آخرت
مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کی واسطے ایمان شرط ہے **م** اِبْنُ عُمَرَ لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ
عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نقش نہ کرے کوئی جیسا میری انگوٹہی پر نقش ہے **ف** چہٹے سال ہجری کے حضرت نے
ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکہین اور انکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ
بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کہدائی چاندی کی نگ پر تین سطرین
اُسمین تہین ایک سطر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے مین رسول تیسرے مین اللہ حضرت کے
بعد وہ انگوٹہی ابی بکر صدیق پاس رہی اُنکے بعد عمر فاروق پاس رہی اُنکے بعد حضرت
عثمان پاس رہی پہر اُنکے ہاتہ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی
اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کہداوے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہہ حضرت کی مہر ہے یا کسی اور کی

٨٢٦ م

۳۲۷ م عُثمَانَ لَا يَنكِحُ الْمُحرِمُ وَلَا يُنكِحُ وَلَا يَخطُبُ مسلم مین حضرت عثمان رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا
اور نہ کوئی وکیل ہو کر اُسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی
اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا نکاح نہین درست جب تک حج سی فراغت نہ
پاوی اور امام اعظم کی نزدیک درست ہے لیکن صحبت نہ کرے اُنکے نزدیک اِس حدیث کے
یہہ معنے کہ نکاح نہ کری یعنی صحبت نہ کری اسواسطے کہ حضرتؐ نے اپنا نکاح حضرت میمونہ سے
احرام مین کیا ق ۲۸ ف أَبُو هُرَيرَةَ لَا يُورِدُ مُمرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ بخاری اور مسلم مین ابو
ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اُسکے گہاٹ پر جسکے
جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوی ف اسواسطے حضرتؐ نے منع نہین کیا کہ
تندرستون کو انکی بیماری لگ جاویگی جیسا عوام خلقت کا اعتقاد ہے اسواسطے
کہ حضرتؐ نے خود فرمایا ہے کہ بیماری کسی کی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث
ہو چکی ہے بلکہ حضرتؐ نے اِس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور بیمار جانورونکے ملنے
سے خدا کی تقدیر سی بیمار ہو گئی تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری
لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہونگے
اور خدا کو بھولینگے

الباب الرابع
چوتھی باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذہی ہے

م جابر اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوی تو اُسکو مت بیچ جب تک اُسکو اپنی قبضہ مین نہ کرلیوی اور تول نہ لیوی ف سب اماموں کی نزدیک بدون قبضہ کئی اناج بیچنا درست نہین م جریر اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ صَلٰوتُهٗ مسلم مین جریر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اُسکی نماز قبول نہین ہوتی م جریر اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہئے کہ تم سے راضی پہرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین ہر سال عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تہا اور اب بہی ولایت مین جاتا ہے سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پہرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورونکی اداکیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بہیجا ہوا ہے اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے م ابوسعید اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ مسلم مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچہے جنازے کے

م ۹۲۸ م ۹۲۹ م ۹۳۰ م ۹۳۱

چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ دونوں سی زمین پر نہ رکھا جاوے **ف** سنت یہی ہے

کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اٹھانیوالونکی مدد کی حاجت ہوتی ہے

بی جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے **ق** ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَتَی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کو آوے

تو چاہیئے کہ غسل کرے **م** اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا اَتَی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ ثُمَّ اَرَادَ

اَنْ یَعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ مسلم میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ جو کوئی تم میں سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے

تو چاہیئے کہ وضو کرلیوی **ف** یعنے اول ناز ادہوے پھر وضو کرے کہ اسوقت

وضو سی قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اور بدن ہلکا ہوجاتا ہے **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ

اِذَا اَتَی اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ فَلْیُجْلِسْہُ فَاِنْ لَمْ یُجْلِسْہُ فَلْیُنَاوِلْہُ

لُقْمَۃً اَوْلُقْمَتَیْنِ اَوْاُکْلَۃً اَوْاُکْلَتَیْنِ فَاِنَّہٗ وَلِیَ حَرَّہٗ وَعِلَاجَہٗ

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس اسکا خدمتگار

کھانا لاوی تو اسکو بہی کھانے کی واسطی بٹھلالیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے

تو اسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دیوے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اسکی گرمی سہی

ملا رہا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کچھ تھوڑا

کہانا دینا ضرور ہے اگرچہ اسکا کہانا منظور نہو یعنی مروت سی بعید ہے کہ وہ محنت کری اور پکانی کی گرمی اٹہا دی اور اس کہانی سے کچہہ بھی نپا دی لیکن ساتہہ کہلانا واجب نہین اگر کہلا دیگا تو بہتر ہے اپنا عذر کہو یا **ق** اَبُو اَیُّوْبَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جای ضرور کو جایا کرو تو قبلہ کے سامنی نہ بیٹہا کرو نہ اسکو پیٹہہ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جای ضرور کی وقت بلکہ پورب یا پچہم بیٹہا کرو **ف** جای ضرور اور پیشاب کے وقت قبلہ کے سامنی بیٹہنا اور پیٹہہ دیکر بیٹہنا امام اعظم کی نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور امام شافعی کی نزدیک جنگل مین منع ہے اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی اسمین روایت بھی ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کی مذہب مین ہے اور یہہ جو فرمایا کہ پورب پچہم بیٹہا کرو یہہ مدینے والون کو فرمایا کہ انکا قبلہ دکہن کی طرف ہے نہ دست انکا قبلہ پچہم کی طرف کو تو یہان اتر دکہن بیٹہنا چاہیئے **ح** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرَئِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُحِبُّہٗ جِبْرَئِیْلُ فَیُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْا فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ بخاری مین

ق ۸۲۵

ح ۸۲۶

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی
بندے سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور یہہ فرماتا ہے کہ مقرر خدا فلانی کو دوست رکھتا
سو تو بھی اسکو دوست رکھہ تو جبرئیل اُسسے محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرئیل آسمان
والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا فلانی کو دوست رکھتا ہے سو تم بھی اُسکو
دوست رکھو تو آسمان والے اُس سے محبت رکھتے ہین پھر اُس محبوب بندے کی قبولیت زمین مین
اُتاری جاتی ہے یعنی زمین کی نیک لوگ اسکو مقبول جانتے ہین اُس سے محبت رکھتے ہین
ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اسکو آسمان اور زمین مین مشہور
کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اسکے واسطے
نیک دعا کرین اُسسے محبت رکھین اسکی تعریفین کرین اسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہے کہ
اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت ہی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے
ہین کہ انکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر انکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہہ محبت نہین
یہہ حقیقت مین اُنسے عداوت ہے ۸۲۷ م جابر اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ
فِي قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهٖ
مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کو بھلی معلوم ہو کوئی
اجنبی عورت پھر دل مین اسکے صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اُسکا خیال بندھا ہو تو اپنی

جورو کی طرف آوے اور اُس سے صحبت کرے سو مقرر یہہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کریگا
جو اُسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہے **ف** بگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے
تو اُسکا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی جوروسی صحبت کرے اگر ایکبار دوبار مین خیال گیا تو
بہتر نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اُسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کی حکیم لوگ یہی جماع ہی
دوا لکھتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہوئی
تو شہوت اور عشق بہی دور ہوا حضرت نے یہہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار
ہو جاوے **ق** ابو ہریرۃ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ
یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا
تُکْتَبُ بِمِثْلِھَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین سُتہرا بنایا
پہر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکہی جاویگی سات سو گنی برابر تک اور جو بدی کریگا تو
وہ اتنی لکہی جاویگی جتنی کی ہے یہان تک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی
حال ہے **ف** یعنے جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑہاتا ہے
دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہے جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی
زیادتی بہی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اُتنی ہی رہے گی اُسمین ترقی نہین اس حدیث سے

خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنی بندے مسلمانکی بدی کو اتنا ہی رکھے اور نیکی کو
سات سو تک بڑہا دی اسلام سنوارنا یہہ کہ قران اور حدیث کی موافق اعتقاد
درست کری شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال تعظیم سے اطاعت کا
ارادہ کرلیوی اور ظاہر اور باطن سی محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا
صحیح اعتقاد پر ہے

۸۳۹ م ابوھریرۃ اذا اختلفتم فی الطریق جعل عرضہ سبع اذرع
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ
اور گلی کے مقدار مین جہگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتہہ کی ٹہراؤ
یعنی اگر راہ بڑا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان
عمارت بنایا چاہتا ہے اگر لوگ منع کرتی ہون تو اُسمین شرع کا حکم یہہ ہے کہ سات
ہاتہہ چوڑائی راہ کی چہوڑکر عمارت بنا وے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت
مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کی لوگ آتی جاتے ہون تو اُسکی اتنی
چوڑائی چاہیے کہ جسمین محلہ والون کا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی
نہو

۸۴۰ ق ابوھریرۃ اذا ادرک احدکم سجدۃ من صلوۃ العصر قبل
ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک سجدۃ من صلوۃ
الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سی پہلے
پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک
رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سی پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت
سورج نکلنے کی وقت پڑھے ف یعنی ہرچند طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے لیکن اگر
ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب
سب اماموں کا سوای امام اعظم کی کہ انکے نزدیک عصر کی نماز تو اسیطرح درست ہے
اسواسطے کہ وقت ناقص تہا ادا بہی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کی وقت درست نہین
کیونکہ وقت کامل تہا اور ادا ناقص بچاہیے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تہا
پہر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہے واللہ اعلم

۸۴۱ م

م ابو ہریرۃ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَہٗ حُصَاصٌ مسلم مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے
تو شیطان پیٹہہ پہیرکر بہاگتا ہے گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز سی شیطان پر
ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ خوف سی گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے اسیواسطے حضرت نے اور حدیث
مین فرمایا ہے کہ جب کسی کو جنگل مین شیطان اور بہوت ستاوین یا نظر پڑین تو اسوقت
اذان پکار کے کہے تاکہ بہاگ جاوین اور یہہ مجرب عمل ہے

۸۴۲ م

م ابو موسی ا

إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ
لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَ
نَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ
وَعَصَوْا أَمْرَهُ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ
کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنی بندون سے رحمت کرنی کا تو امت سے پہلے اوس امت کی پیغمبر کی
روح قبض کرتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پہر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا
ہراول بناتا ہے اور پیشوا بہیجتا ہے امت کے آگی اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور
بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بہیجتا ہے اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پہر مٹاتا ہے
امت کو پیغمبر کی سامنے تو پیغمبر کی آنکھہ کو ٹہنڈہک اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر
جب کہ اوسکو اون کافرون نے جہوٹہا کہا اور اوسکے حکم کو نہ مانا ف یعنی جس امت پر
خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر کے پہلے وفات ہوتی ہے تا کہ امت
اوسکے غم مین صبر کری اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو
دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکہہ کر خوش ہو اوس عالم مین
اور گواہ بنے امت کی ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا
کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل ہہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی

رحمت سمجھیں اسیواسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتی ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اُسکے پیغمبر سی پہلی امت کو ہلاک کرتا ہے تا پیغمبر کی دل کی پھپولے پھوٹین اسواسطے کہ اس کمبخت اُمت نی اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اُنکے زندہ رہے اور وے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ق عدی بن حاتم اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب لیس معہا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت بالمعراض فخرق فکل وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اسپر لیوی تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نی کہا کہ مین نی کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سی مار ڈالین تو بھی کیا شکار حلال ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہے جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اسکے ساتھ مارنی مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نی کہا مین نی کہا کہ مین بی پر اور بی کا لنبی سی تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو بی پر کا

تیر کو مارے پہر وہ تیر شکار کی جسم مین گہس کر چیر پہاڑ دیوی تو اُسکو کہا اور اگر تیر شکار کے
بیندا ہو کر لگے تو اسکو مت کہا **ف** اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کی معلوم
ہوئے اول یہہ کہ کتی کا شکار کہیلنا درست ہے دوسرے یہہ کہ کتی کو جب آپ شکار پر
چہوڑا ہو تو حلال ہے اور اگر کتا خودبخود چہوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین
تیسرے یہہ کہ کُتی کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہہ علامت ہے کہ اُسکو تین بار
شکار پر چہوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نہ کہاوے چوتہے یہہ کہ
کُتے کی چہوڑنی وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مُردار
ہوا اور اگر بہولی سی نہ کہا تو حلال ہے یہہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کی
نزدیک بسم اللہ زبان سی کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کی دل مین ہے لیکن زبان
سی کہنا مستحب ہے پانچوین یہہ کہ اگر شکاری کُتے سی شکار مر بہی جاوے تو بہی شکار حلال ہے
چہٹے یہہ کہ اگر شکاری کُتی کے ساتہہ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین
شریک ہووے تو شکار مُردار ہوا اسواسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہوئے
تو حرام ہے احتیاط کی سبب سے غالب ہو جاتا ہے ساتوین یہہ کہ بی کانسی کے تیر کے
شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمے سی
مر جاوے تو شکار حلال نہین جیسی غلہ غلیل کا یا اینٹ پتہر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے

کہ خون

کہ خون نکلا شکار حلال اُس چیز سی ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پہاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری

تیر گانسی دار ق ابو موسی اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ

لَهٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب

کوئی کسی سے اُسکے گھر مین جانیکی اجازت مانگے تین بار سو اُسکو اجازت نہ ملی تو پلٹ آوی

ف اجازت مانگنی کا یون طریق ہے کہ دروازے مین کھڑی ہو کر سلام کرے پھر کہے

کہ مین آؤن تین بار کہی اگر کوئی بلاوی تو اندر جاوے نہین تو پھر آوی اور کہانسنا اور دستک

دینا بجائی اجازت مانگنی کے ہے شرع مین اجازت مانگنے کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم

آدمی اپنے گھر مین کس طرح سی بیٹھا ہے خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اِمْرَاَةُ

اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی سے اُسکی جورو مسجد مین جانے کی نماز کی واسطے اجازت مانگے تو اُسکو

منع نکرے خ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَکُمْ نِسَاءُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا

لَهُنَّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین

رات کو مسجد مین نماز کی واسطے جانے کی اجازت مانگین تو انکو اجازت دو ف اس

مضمون کا بیان مفصل آگے ہو چکا کہ اب عورتون کی نکلنے کا فتوی نہین زمانہ بگڑ گیا م

جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ جب کوئی استنجے کی واسطے ڈھیلے لیوی تو طاق لیوی یعنی تین یا پانچ یا سات

ق ۹۴۷ ابو هريرة اذا استيقظ احدكم من منامه فليستنثر ثلث مرات فان الشيطان يبيت عند خياشيمه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سی جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ مین رہتا ہے **ف** سوتے مین بلغم اور رطوبت دماغ سے اترکے ناک کی جڑ مین جمع ہوتی ہے اسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالی تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اُس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت مین سو یہہ عین آرزو ہے شیطان کی یا یہ بھی صحیح وہان رات کو شیطان رہتا ہو واللہ اعلم

م ۹۴۸ ابو هريرة اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا فانه لا يدرى اين باتت يده مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سی تو نہ ڈالی اپنا ہاتھ پانی مین جب تک اسکو تین بار نہ دہولے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہاں اسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہہ یا ناپاک جگہہ **ف** اکثر عرب جا ضرور پھر ڈھیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے ہاتھ دہونی کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو

انضلام

احتلام ہوا اور ہاتہہ بہر جاوے غرض کہ یہہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتہہ دہولیوے تب پانی کے اندر ڈالے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنْ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَائِمٌ اِنِّي صَائِمٌ بخاری

اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو فحش نہ بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اسکو گالی دیوی یا اسکو کوسے اسپر لعنت کرے تو چاہئے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف** یہہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنی دل مین کہی کہ مین تو روزہ دار ہون مجھکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دی کر جاہل بنون اور اپنے روزے کا لطف کہوؤن **ق** جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گہر سی غائب رہا ہو تو اپنے گہر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گہر مین آوے **ف** دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اُنکی پاکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تا کہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بہی نہا دہو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کہانی کا سامان ہو سکتا ہے رات کے آنی مین یہہ کچہہ نہین ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چہوڑ کر سفر کو گیا

ق ۱۴۴

ق ۱۵۵

سولہ برس کے بعد رات کے وقت گہر مین آیا بیٹا جوان ہوا تہا اپنے ماکی پاس بیٹہا تہا اِس
شخص کو کمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہے اپنے یار کو لے بیٹہی ہے اُس کمبخت نے
بی تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پہر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو
اگر دن کو آتا تو یہہ حال نہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت
کہر مین نہ آوے اسی طرح شریعت کی حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی
ہین وقت پر انکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین م اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا عُجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ
فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ قَالَهٗ لِعِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ وَهُوَ
حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے
صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے
تو غسل تجہپر نہین اور وضو تجہکو لازم یہہ حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہہ
حدیث منسوخ ہے ف حضرت ایک بار عتبان بن مالک کے کہر گئے وہ اپنی عورت سے
صحبت کرتے تہے حضرت کی خبر سن کے جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرت کی خدمت مین
جا حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہہ حدیث فرمائی اول اسلام مین
یہی حکم تہا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تہا پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے بے
انزال سے بہی غسل واجب ہے ق عُمَرُ اِذَا اَعْطَيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ

ام

ق ۴۲

فکل

فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجھکو بدون مانگے کچھ ملے تو اُسکو کہا اور خدا کی راہ مین دے **ف** عمر فاروق کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجئے مجھکو کچھ حاجت نہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اُسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہہ دلی سوال ہے تقوی کی راہ سے یہہ بھی حرام ہے **ق** عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آلگے تو نہین لگتا ہے کہ ایمان دار کا خواب جھوٹھا ہووے **ف** اس حدیث کے تین مطلب ایک تو یہہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی

ق ۱۵۳

ق ۱۵۴

چیزیں ظاہر ہوتی ہیں دوسرے یہہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بہی سچا ہوتا ہے
اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر میں اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے
اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ بہار کے موسم میں جب رات دن برابر ہوتے
ہیں تو خواب سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف رہتی
ہیں ق اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا
حَتّٰى تَرَوْنِىْ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اٹہا کرو جب تک مجہکو آتے دیکہہ لیا کرو
ف حضرت کا گہر مسجد سے ملا تہا سنت آپ گہر میں پڑہتے تہے جب فرض کی تکبیر کی ہوتی تہی
تب حضرت گہر میں سے تشریف لاتے تہے لوگ تکبیر کے ہوتے ہی اٹہہ کہڑے ہوتے تہے
سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اٹہا کرو امام شافعی کی نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ
نماز کو اٹہیں اور امام اعظم کی نزدیک حی علی الصلوة کہنے کے وقت امام اور مقتدی کہڑے
ہوں اور قد قامت الصلوة کی وقت نماز شروع کریں ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ
الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوا فرض کے ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعتکی نماز ہوتی ہے تو سنت اور نفل پڑہنا مکروہ ہے

لیکن

ق

ھ

لیکن حنفی مذہب مین فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کی دروازے کی قریب پڑہ کے جماعت مین ملے اور اگر جانی کہ سنت پڑھنے سی جماعت کی ایک رکعت بہی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت مین ملی ور اگر کوئی آگے سی پڑھتا ہوا ور ایک رکعت پڑہ چکا ہو تو دوسری رکعت کے ملا سلام پہیر کی جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ نکیا ہو تو اُس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی خ اَبُو اُسَیدٍ

ج ۵۲ السَّاعِدِیّ اِذَا اَکْثَبُوکُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَکُمْ بخاری مین ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمپر جہنڈ باندہ کر آوین تو انکو تیرون سی مارو اور اپنی تیر باقی رکہو ف یہہ حدیث حضرت نے جنگ بدر مین صف لشکر کی باندہ کر فرمائی یعنی قریب جہنڈ مین تیر خطا کرین گے بہت دور سی مارنا بی فائدہ ہے اور سب تیر ذکو ایکبار کی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین م

مٓ ابْنِ عُمَرَ اِذَا اَکْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنی بہائی مسلمان کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اسوقت کفر کہنے والے اپر پلٹ پڑے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بی دلیل یقینی کافر نکہے شاید

اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کی غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضائقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہے اگر اُسکے عمل دین کی خلاف ہون اور اگر کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین کی وہ انکار کرتا ہو تو اُسکو شوق سی کافر کہے تاکہ کوئی اُسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی مین خلل نہ پڑے جیسی کہ اس زمانی مین ملحد نیچر ظاہر ہوئے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین **ق** اِبْنِ عَبَّاسٍ

اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا بخاری

اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہانا کہا وے تو اپنا ہاتہہ کسی چیز مین نہ پونچے جب تک ہاتہہ کو نہ چاٹے یا کسی کو چٹا وے **ف** یہہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیان بعد کہانی کی نہ چاٹنا مغرور لوگونکی عادت ہے اور چاٹنے مین برکت ہے علماء نی لکہا ہے کہ کہانی مین چار باتین فرض ہین حلال رزق کہانا اُسکو خدا کی عنایت جاننا اُسپر راضی ہونا اُسکو کہا کے گناہ نکرنا اور پانچ باتین سنت ہین اول بسم اللہ کہنا ہاتہہ دہونا الحمد بعد کہنا اور داہنے ہاتہہ سے کہانا اور داہنا زانو اٹہا کر بائین پر بیٹہنا اور کبہی حضرت نے اکڑو بیٹہکر بہی کہایا ہے اور آداب بہی چار ہین اپنے آگی سے کہانا لقمہ چہوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کہاتے ہوئے نہ دیکہنا اور علاج غرور کا یہہ ہے کہ دسترخوان پر سے گرے کہانی کو کچہ اُٹہا کر کہانا اور

آداب و فرض و سنت کہانی کا

م ۸۵۹

بعد کہانی کی انگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزہین کہانے کو سونگنا اور پہونکنا م
ابن عمر اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کہاوے تو اپنی داہنی ہاتہہ سے کہاوی اور جب
پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے ہاتہہ سے پیوے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتہہ سی کہاتا ہے اور بائین ہاتہہ
سے پیتا ہے

م ۸۶۰

م ابوہریرۃ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ
لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جب کوئی کہاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیان چاٹی اسواسطے کہ اسکو نہین معلوم کہ کس
انگلی مین برکت ہے

ق ۸۶۱

ق ابوبکرۃ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ
وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون
دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہے کہ ابوبکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرتؐ سے
پوچھا کہ پہلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تہا مگر جو قتل ہوا اسکا
کیا قصور تہا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بہی تو اپنے حریف کی مارنے پر حریص اور مستعد تہا
یعنی اسکا قابو ہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان

دوزخی اس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسریکی مارنی کا قصد رکہین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنی کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہو سکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اسکے مارے ہین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بہی بچانا فرض ہے اس طرح کا قاتل دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون انکا قتل بہی درست ہے

م ۸۶۲ عُثْمَانُ ابْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاخِفَّ بِہِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ جب تو مسجد مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز انکے ساتہہ پڑہ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بہی ہوتے ہین انکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بہی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اُس صورت مین درست ہے

ق ۸۶۳ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

نماز مین امام آمین کہی تو تم بہی آمین کہو جیسے فرشتے کہتی ہین اسواسطے کہ فرشتون کا آمین
کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پر جا دیکا تو اُسکے اگلے گناہ بخشے جا دینگے
ف آمین کے معنے یہہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جسطرح فرشتے خدا کی رحمت پر بہروسا
کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بہی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اُنکا آمین کہنا موافق
پڑیگا تو گناہ بخشے جائینگے

پڑیگا گناہونکی مغفرت ہوگی م ابوہریرۃ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی
وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا اَوْ یَخْلَعْهُمَا جَمِیْعًا
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع
داہنے پانون سے کرے اور جب اُتارے تو چاہیے کہ بائین پانون پہلے اُتارے
اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اُتارے یعنی یون نکرے کہ ایک
پانون مین جوتہ پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بہی ہے اور عیب بہی ہے ق ابْنُ
عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ کَانَ فِیْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی
اَعْمَالِهِمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا
کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہے تو جتنے اُس قوم مین ہوتی ہین سب پر عذاب ہوتا ہے پہر قیامت
مین اٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک
اور بد ہلاک ہوتی ہین لیکن نیکون پر یہہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہے آخرت مین نیک لوگ

اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تہے تو انکے ساتہہ کیون رہے **ف**

۸۶۵ ق عائشۃ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ فلہا اجرہا بما انفقت وللزوج بما کسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم من اجر بعض بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گہر سے خدا کی راہ مین کہانا کسی کو دیوے بدون لٹائے تو اسکو ثواب دینے کا ہے اور اسکے خاوند کو کمائی کا اور اناج رکہنے والے کو بہی اتنا ثواب ہے نہ گہٹا دیگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا **ف** بدون لٹائے یعنی اتنا نہ دے ڈالے کہ اسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہہ ثواب جب ہے کہ خاوند نے دینے کو منع نہ کیا ہو

۸۶۶ م عائشۃ اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اسکے کہے تو عورت کو خاوند کی آدہے ثواب کی برابر ثواب ملیگا **ف** خرچ کرے بدون کہے یعنی اسکے خاوند نے نہ منع کیا تہا دینے کو نہ اجازت دی تہی

۸۶۷ ق ابوہریرۃ اذا انقطع شسع نعل احدکم فلا یمش فی الاخری حتی یصلحہا بخاری اور مسلم مین

ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ٹوٹ جاوی کسیکی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے
دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتا صرف ایک
تلہ ہوتا تہا تسمہ اور جیسے اڑا اون ایک جوتہ پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنی کا خوف ہے
اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بہی ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ
اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ
عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ
نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصَّالِحِيْنَ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچہونے پر آوے
یعنی سونیکے واسطے تو جہاڑے اپنے بچہونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اسکو
معلوم نہین کہ اسکے پیچہے اسپر کیا پڑا ہے پہر یہہ دعا پڑہے یعنی باسمک ربی سی آخر تک
وہ ملکے یہہ معنی کہ ای میرے رب تیری نام پر مین نے اپنا پہلو رکہا اور تیری مدد سے پہر اسکو اٹہاؤن کا اگر
تونے میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اسپر رحم کیجیو اور اگر تونے جان کو چہوڑا یعنی
زندہ رکہا تو اسکو بچائیو گناہون سی اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے ف سنت
ہے کہ سونے وقت اول بستر جہاڑے تاکہ کیڑا اور گرد غبار دور ہو پہر وہ دعا پڑہے اور قبلہ کی
طرف منہہ کرکے سووے بستر جہاڑ لینا خصوصا اندہیرے مین نہایت حکمت کی بات ہے ف

ق ١٩٠٠

ق ٨٧٩

ابو ہریرۃ اذا باتت المرأۃ ھاجرۃ فراش زوجھا لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علحدہ سوتی ہے عورت خاوند کا بستر چھوڑکے یعنی خاوند سی روٹھہ کر تو فرشتے اسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین **ف** اسواسطے لعنت کرتی ہین کہ عورت پر خاوند کی طاعت اور رضامندی فرض ہے **ق** ابن عمر اذا بایعت فقل لا خلابۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کر تو کہہ دیا کر کہ مجھکو دہو کا نہ بنا دغا بازی نہ کرنا **ف** لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینی مین فریب بہت کہاتا ہے نقصان اسکا ہوتا ہے حضرت نے اسکو منع کیا کہ تو مول نہ لیا کر اسنے کہا کہ یہہ تو مجھسے نہ چھوٹیگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی کہ مول لینے وقت اسقدر کہہ دیا کر کہ مجھکو دہوکہا نہ بنا یعنی اگر دہوکا دیگا تو چیز پھر جاویگی گویا مول لینا شرط پسند ہوا **ق** ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تغیب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جبتک کہ سب نکل آوی اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جبتک کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کی طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہے م

ابو ھریرۃ

اَبُوهُرَیْرَۃَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت کی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں کی واسطے تو انہیں سے دوسرے کو قتل کیجیو ف یعنی جب ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو اور اسکو اپنا سردار بنایا ہو اسکے بعد دوسرا امام سے بیعت کچھ اور مسلمانوں نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر مین ہوں یا دو شہروں مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا نا واقفی مین اور یہہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اسکو مردہ شمار کرو اسکی طاعت نکرو اُسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اُس صورت مین اسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہے کہ ایک میان مین دو تلوارین نہین سماتین اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر سنے ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہوں تو دونو نکی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہو وہ امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکوں مین ہوں جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکتا ہو تو اُس صورت مین دو امام بھی ہونا درست ہے ساتھ ہی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہلسنت وجماعت کا یہہ مذہب ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اُسکی اطاعت

شرع کی موافق اپنی اوپر واجب جانین تا کہ امام کافرون سی جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب ہونی دیوے بد کارون کو سزا دیوی احکام شرع کی جاری کرے کوئی ظلم کرنی پاوے محتاجون اور یتیمونکی خبر گیری کرے لیکن شرط یہہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تا کہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوای قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کے عقاید اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے م اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ

مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سی کوئی جمہائی لیوی تو اپنے منہہ کو اپنے ہاتھہ سی بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گہس جاتا ہے ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسی مکہی اور مچہر اور گرد غبار کہ جمہائی لینے اکثر اُنہین سی کوئی چیز منہہ کے اندر گہس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گہس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بہرنی مین آتی ہے اور بدن مین سستی لاتی ہے اسوقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر شیطان کا ہے م اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَیُرْوٰی

م

اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِيْرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سی کوئی التحیات پڑھے تو چاہیئے کہ خداسے چار چیزونکی پناہ مانگے یون کہی کہ اے خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کی عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی فتنے سی اور دجال کی فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیئے کہ خداسے چار چیزونکی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کی عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سی اور دجال کی فتنے سی ف زندگی کا فتنہ یہہ کہ آدمی گناہ کرے کافرون کا غلبہ صحبت ہے یا بہت دولت جو خدا کو بہلادے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہہ دعا پڑھے ق

۱۸۳ ق

اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى بخاری

اور مسلم مین ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کہنکارکے تہوکی تواپنے منہہ کی سامنے نہ تہوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنی بائین طرف یا بائین پانون کی تلے تہوکے ف ایکبار حضرتؐ نے مسجد مین قبلہ کی

دیوار طرف تہوک لگا دیکہا تہیک سے اسکو چہڑا ڈالا تب یہہ حدیث فرمائی نماز مین قبلہ کی
طرف تہوکنا اسواسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سی عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف
فرشتہ ہے حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تہا اسواسطے قدم کی نیچے تہوکنے کو فرمایا
اسوقت مین اگر نماز پڑہے تہوک آوے تو کپڑہے مین لیوے چنانچہ اور روایت مین
کپڑیکا ذکر بہی آیا ہے هر ابو هريرة اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل
وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع
اخر قطر الماء واذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان
بطشتها يداه مع الماء او مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت
كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء حتى يخرج نقيا
من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو
کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار یہہ شک ہے راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی
یا مومن کی سو دہوتا ہے اپنے منہہ کو تو نکل جاتی ہین اسکے سب گناہ جن کو آنکہہ سے
دیکہا پانی کریکے ساتہی یا پچہلے پانی قطریکے ساتہہ اور جب اپنے دونون ہاتہہ دہوئے
تو اسکے ہاتہون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جن کو ہاتہہ سے پکڑکے کیا پانی گرنیکے
ساتہی یا پچہلے پانی کے قطریکے ساتہہ پہر جب اپنی دونون پانون دہوئے تو نکل

جاتی ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چلکر گیا پانی کے ساتہی یا پچھلے پانی کی قطرے کے ساتہہ یہانتک
کہ گناہون سی پاک صاف ہوجاتا ہے **ف** اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی
معلوم ہوا کہ وضو سی گناہ دور ہوتی ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے **ق** جابرؓ
اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ بخاری اور مسلم مین
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی جمعہ کے دن اور امام خطبے کے واسطے
نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑہ لیوی **ف** یہہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی
کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہے اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہوا امام اعظم کی مذہب مین
خطبے کی وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہے سنت کرنی مین فرض فوت ہوتا ہے
اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب امام خطبے کی واسطے نکلی تو کوئی نماز اور کوئی بات
کرنا درست نہین **م** **اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ**
وَاُغْلِقَتْ اَبْوَابُ جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو بہشت کی دروازے کھولی جاتی ہین
اور دوزخ کی دروازے بند کئی جاتی ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتی ہین **ف**
اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اس واسطے کہ جب آدمی نی روزہ رکھا اور
پیٹ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا نور رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کی دروازے

ق ۸۷۵

م ۸۶۱

کہلے اور دوزخ بیکار ہوئی شیطان نبد ہوئی اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر

پیٹ بہرنی مین ہوتا ہے اور اکثر بی نمازی لوگ بہی رمضان مین روزے رکہتے ہین اور

نماز شروع کرتی ہین یہہ بھی دلیل ہے شیطانکے قید ہونی کی غرض رمضانکی برکت مین کچھہ

۸۸۰ م

شبہہ نہین م ابو ھُرَیْرَۃَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی حَاجَتِہٖ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ

وَلَا یَسْتَدْبِرْھَا مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب کوئی حاضرور کے

۸۸۱ م

واسطے بیٹھے تو قبلہ کا سامنا نہ کرے اور نہ اسکو بیٹھہ دیوے م عَائِشَۃُ اِذَا جَلَسَ

بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ مسلم مین

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ

مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور واجب ہوگیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی

دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے اول

حکم تہا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تہا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے

۸۸۲ م

سب اماموں کا م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے

دن ہر ایک دغاباز قول توڑنے والی کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پہر کہا جاویگا

یہہ دغاباز ہے

یہہ دغابازی ہے فلانی کی فلانے کی بیٹے کی ف یعنے جسنے امام سے بیعت کی پہر قول
توڑا اسکو خدا قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے م طَلحة اِذَا حَدَّثتُكُم
عَنِ اللهِ بِشَيءٍ فَخُذُوا بِهِ فَاِنّي لَن اَكذِبَ عَلَى اللهِ مسلم مین طلحہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تم کو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروان تو اسکو پکڑ لیا
کرو یعنی عمل کرو اسواسطے کہ مین معاذ اللہ خدا پر کبہی جہوٹہہ نہ باندہون گا یعنی خدا کے احکام پہچاننے مین
معصوم ہین انہین چوک پڑنا چل بچل ہونا ممکن نہین ف اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ حضرت نے
ایکبار انصاریون کو تر کہجور کے پہول کو مادہ کہجور کی اندر ڈالنی سی منع کیا اس سال کہجور نہ ہوئی
تب یہہ حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے دنیا کی مصلحت اپنی
تم ہی خوب جانتے ہو ف مَالِكُ ابنُ الحُوَيرِثِ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا

ق ۸۸۵

ثُمَّ اَقِيمَا وَليَؤُمَّكُمَا اَكبَرُكُمَا قَالَهُ وَلِصَاحِبٍ لَهُ بخاری اور مسلم مین مالک
بن حویرث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوی تو اذان دیا کرو اور اقامت
کہو اور چاہئے کہ تم دونون مین بڑا امام ہو یہہ حضرت نے مالک اور انکے ساتہی سے فرمایا
ف مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے جب ہم نے
گہر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم کہ سفر مین بہی
اذان کہنا چاہئے اور جماعت دو آدمی مین بہی ہوتی ہے اور جب علم مین برابر ہون

۴۸۶ م

توبڑی عمروالاامام بنے مر اُمِّ سَلَمَۃَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ
الْمَلَائِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتنے
فرمایا کہ جب تم مردیکے پاس جمع ہو تو اُسکے حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے
آمین کہتے ہین جو تم کہتی ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اسوقت فرشتے موجود ہوتے ہین تمہارے
قول پر آمین کہتی ہین تو اُسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردیکی خوبیان
ذکر کرنا اسکے واسطے دعا کرنا مستحب ہے اسکے بد کامون کا ذکر کرنا نچاہئے ف

۴۸۷ ف

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَہَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ
وَاِذَا حَکَمَ وَاجْتَہَدَ فَاَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن العاص رضسے
روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا
سو مقدور بہر اس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پہر ٹہیک بات پا گیا تو اسکو
دو ثواب ہین یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹہیک بات پانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا
اور مقدور بہر کوشش کی پہر اسمین چوک گیا یعنی حق بات اسکو نہ معلوم ہوئی تو اسکو
ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنی کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے
مین خوب غور کی اور قران اور حدیث اور اجماع امت سے اسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹہیک ہے تو اسکو
دو ثواب ہین اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم

تحقیق رجنہا دو وجہ حصر مذہب اربعہ

مجتہد

مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اسکو اپنی قیاس سے
قرآن اور حدیث مین غور کر کی نکالی تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلے تو دو ثواب ہین
اور اگر چوک گئے اسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین
علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسواسطے
اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے انکی برابر اب تک کسی کو علم اور فہم حاصل
نہین ہوا علاوہ اسکے انکا زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی
رسم اور عادت اور اسوقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اسوقت کے عالموں کو
سمجھنا نہایت مشکل ہے

۸۸۸ م جابر اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلْمًا فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے شیطان کے کھیل کود یعنی آدمی کے دق کرنی کو شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہے سو اسکا کسی سے کہنا کیا ضرور

۸۸۹ م ابو ہریرۃ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاھَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِہَا قَالَ حَمَّادُ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِہَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ فَیُنْطَلَقُ بِہٖ اِلٰی رَبِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا

م بیان حال مومن ...

خَرَجَتْ رُوْحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ
السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا
بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بدن سے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اسکے آگے دو فرشتے آتے
ہین اسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرتؐ نے یا ابوہریرہ نے
اس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح
زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد رکھا
پھر اسکو اسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہے کہ لیجاو اسکو پچھلی مدت تک یعنی
قیامت تک اور فرمایا حضرتؐ نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہے کہا حماد نے کہ حضرتؐ نے
یا ابوہریرہ نے اسکے بدبو کو ذکر کیا اور اسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح
آئی ہے زمین کی طرف سے حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاو اسکو پچھلی مدت تک
یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہ نے سو پھر کر رکھا حضرتؐ نے باریک کپڑا جو آپکے پاس تھا
اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرتؐ نے اس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی
ف یہہ جو حکم ہوا کہ لیجاو اسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ

مقام پر

مقام پر رکہو جسکا نام علیین ہے اور کافرکو کافروں کے بدتر مکان پر رکہو جسکا نام سجین ہے

۱۹۰ م

م ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہوگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف

یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنی سی پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتی کا چمڑا بہی کسی طرح پاک نہین ہوتا

۱۹۱ خ

خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑہے بیٹھنے سی پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے سنت یہی ہے کہ اول تحیۃ المسجد پڑہے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ جو لوگون کی عادت ہے کہ اول اندک بیٹھ لیتی ہین خصوصا جمعہ کے دن پہر تحیۃ المسجد پڑہتے ہین سو نجا ہے

۱۹۲ م

م اَبُوْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ مسلم مین ابو حمید یا ابو اسید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کہول اور جب مسجد سی نکلے تو یون کہی کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق

چاہتا ہون ف مسجد مین جا اور نکلنی یہہ دعا پڑھنا مستحب ہے م جابرٍ اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گہر مین آیا یعنی شام کو پہر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کہانا کہاتے تو شیطان اور شیطانون سی کہتا ہے کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہے اور نہ رات کا کہانا اور جب مرد گہر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اُس نی کہانے کے وقت بہی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے تو تمکو رات کا رہنا اور کہانا دونون ملے ف یعنی گہر مین آنے اور کہانا کہانی بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے گہر مین اور کہانی مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کہانی اور سونی مین شریک ہوتا ہے م صہیب بن سنانٍ اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم یقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا احب

الیہم

اِلَیْہِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّہِمْ مسلم مین صہیب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبیؐ نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشتمین تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بہی زیادہ کچہہ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کر چکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشتمین ہمکو داخل نہین کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کئے اس سے زیادہ کون کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اٹہایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت نہوگی پائی ہوئی اُنکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری ہنو کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتمین ایماندار ون کو دیدار الہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اسکو لگا نکہا یگی اور یہی مذہب ہے اہلسنت و جماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وے انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلْیَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا یَقُولَنَّ اللّٰہُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّہُ لَا مُسْتَکْرِہَ لَہُ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکہے اور یون نہ کہے کہ اے خدا دی مجہکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہین جو نہ کرنے دیو یعنی اسکے قبول کرنے کیا چاہیے

ق ۱۹۵

ق اَبُوْ ہُرَیْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہُ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْہَا الْمَلٰئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین

ق ۱۹۶

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا مرد اپنی جورو کو اپنے بچھونی پر پھر اُسنے انسے انکار کیا سو خاوند رات بھر غصی مین رہا تو اُس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتی ہین

ق ۹۷
ق اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ستا دیا جاوے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیئے ف ولیمہ اس کھانی کا نام ہے کہ بعد نکاح کی جب جورو خاوند کی گھر آوے تو اسوقت دوستون اور برادرون کو جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہے حضرت اور اصحاب کیا کرتی تھے بعضی علما کی نزدیک ولیمہ مین جانا واجب ہے نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضون کی نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے

دعوت ولیمہ وغیرہ

م ۹۹
م اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانی کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزیکے عذر سے مین معذور رہون نہین تو کہاتا تا اسکو رنج ہو

م ۹۹
م اَبُوهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ جب کوئی کہانی کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سواگر روزہ دار ہو تو نہ
دعوت کرنیوالی کو نیک دعا کرے اور اگر بی روزہ ہو تو کہانا کہاوے ف یعنی دعوتکا
رد کرنا حرام ہے کہانی مین اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو
جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانی سے موقوف ہوجاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف
ہوسکے تو نجاوے اس عذر سی دعوت کا رد کرنا درست ہے م جابرٌ اِذَا رَأَی
اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّیَسْتَعِذْ بِا
للّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ مسلم مین
جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اسکو بری
معلوم ہو تو اپنی بائین طرف تہتکا دے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار
یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہو اسکو بدل ڈالے
ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطانکی طرف سے ہے موافق اس حدیث کے عمل کرے
تو اسکا ضرر اور وسوسہ دور ہوجاوے ق ابو هُرَیْرَةَ اِذَا رَأَی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَهُ
فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اٹھہ کہڑا ہو پہر نماز پڑھے
اور اس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اسکا کچھ کہٹکا پیدا ہو

قرآن مجید

ق

تو یہہ تدبیر ہے کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون
خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اسکو سُنکے
خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے
کہے تا کہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے **ق** عَائِشَةَ اِذَا رَاَيْتِ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری
اور مسلم مین عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو انکو دیکھے جو پیچھے پڑے جاتے
ہین قرآن کی دھبدھے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو انسے
بچو یعنی پرہیز کر و انکی صحبت سے **ف** قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہے
جسکا مطلب صاف کہلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب مین دہوکہا ہے صاف مطلب
نہین سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اُنہین پر عمل کرنی کا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا
اور اسکی اصل تہ کو دریافت کرنیکا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جنکے دلون مین
کپٹ اور گمراہی ہے وُہی لوگ متشابہ آیتکا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ
آیت کا کھوج کرین تو وے لوگ اُنہین کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین
نام لیا اور پتہ بتلایا سو انکی صحبت سے کنارہ کرو تا کہ انکی بُری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے
مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کے اصل

ق

ترجمہ آیات متشابہ کے پیچھے پڑنے والے کا بیان

مطلب کو

مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور ہے
انہیں کھوج کریں اور خدا کے غضب میں گرفتار ہوں **ق** عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَةَ بْنُ ثُمَامَةَ
اِذَا رَأَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰی تُخَلِّفَکُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ
بخاری اور مسلم میں عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو
اٹھہ کھڑے ہو یہانتک کہ تم سے آگے بڑھ جاوے یہہ حدیث منسوخ ہے **ف** اول یہہ
حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَقُوْلُ
هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَکُهُمْ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم
دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہو گئے ستیاناس ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ تر
اور نہایت ستیاناس ہوا اسنے لوگوں کو ستیاناس کیا **ف** اس حدیث کے دو
مطلب ہیں ایک تو یہہ کہ لوگوں کو خدا کی رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے
گناہوں سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ میں پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت میں یہہ شخص
خود برباد ہوا کیا اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا
مطلب یہہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہو گئے تو حقیقت میں
یہہ خود برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور آپ کو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر
لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھہ کر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے

ہین برباد ہوئے ہین تو کچھ مضائقہ نہین اور اگر یہہ بات غرور سے کہے اسکو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے موافق

م ھ ابو ہریرۃ اذا رأیتم الھلال فصوموا فاذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلثین یوما مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کہولو اور اگر بدلی کہرے تم پر تیس رمضان کے دن روزہ رکھو

م ھ ام سلمۃ اذا رأیتم ھلال ذی الحجۃ واراد احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ مسلم مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو ذی الحجہ کا چاند اور ارادہ کوئی رکہتا ہو قربانی کا تو چاہیئے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخون نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ چاند دیکھے سی قربانی کرنیوالے کو بال اور ناخن کا کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کی نزدیک جائز ہے

م ھ ابو ثعلبۃ الخشنی اذا رمیت بسھمک فغاب عنک فادرکتہ فکل مالم ینتن مسلم مین ابو ثعلبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سی شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پہر تو نے اسکو پایا تو اسکو کہا

جب تک بدبو نہ کرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکاری کے تیر سے یا نیزے سے اور کہیں
چلا جاوے تو اگر شکاری اس سے ناامید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت میں اسکو مردہ پاوے
تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے
نزدیک اگر اسی دن پاوے تو حلال ہے اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہے
اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہیں لیکن مکروہ ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ
اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ
فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ
زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ وَيُرْوٰى ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کی لونڈی
حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اسکی حرام کاری خواہ اسکے اقرار سے خواہ گواہوں سے
تو اسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسرے
بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسرے بار بھی حد مارے اور اسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسرے
بار حرام کرے سو اسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی
رسی اسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نہ کرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری
روایت میں یوں ہے کہ چوتھے بار اسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈیوں کی حرامکاری کو

عیب نہ جانتے تھے صرف گہر کی اور چہر کی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان
مین سو فرمایا کہ صرف جہڑ کی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور
لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گہر کی کچہہ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہے
کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی غلام کو حد مارسکے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم
اجازت لیکر مارے ھر اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا
الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا
وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهَوَامِّ
بِاللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی
اور سرسبزی کے سال تو اونٹون کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنے اونٹون کو زمین پر
چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی
خشکی کے منزلون کو طی کر ڈالو اونٹون کا گودا رہتے یعنی اونٹون کی ہڈیون کا
گودا نہ سوکھنے پاوے طاقت انکی نہ جانے پاوے کہ تم منزل پر پہنچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین
کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو
تو رستون کو چھوڑ کے علحدہ اترا کرو اسواسطے کہ رستے جانورونکی آمد و رفت کی
راہین اور کیڑونکی مقام ہین رات کو ف اس حدیث مین حضرت نے سفر کی

م ۹۱۱

حکمتین اُمت کو تبلائین ص العبّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَاٍبٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اُسکے ساتھہ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اسکا مُنہہ اور اسکی دونون ہتھیلیان اور دونو اُسکے گھٹنے اور دونون اُسکے قدم ف مُنہہ سجدہ کرتا ہے یعنے ماتھا اور ناک

م ۹۱۲

ص اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھہ زمین پر اپنی دونو ہتھیلیون اور اونچا رکھہ دونون اپنی کہنیون کو ف یعنے سجدہ مین کہنیان زمین پر رکھنا کُتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے

ق ۹۱۳

ق اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ بخاری ور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے یعنے یہود اور نصارٰے تو اُسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تمپر بھی ف سلام دعا ہے اس واسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہے جسکے تم لائق ہو

ق ۹۱۴

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ سنو تو
چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز
امام کی ساتھ پاؤ اُتنی پڑھو اور جو چھوٹ رہے اُسکو آپ تمام کر لو **ف** معلوم ہوا
کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے کہ سواسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے
نماز چین سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضی علما کے نزدیک پہلے
تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ
بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری
اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب تم کسی زمین میں وبا سنو تو نہیں جاؤ اور جب اُسی زمین وبا پڑے
جس میں تم ہو تو اُس سے نہ نکلو **ف** جس ملک میں وبا ہو نہ جاوے کیوں اپنے تئیں
ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اُسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اُس میں سے نہ بھاگے
صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہاں بچیگا حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ وبا میں صبر کرنیوالا شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار رہے
جس طرح کا فر کی صف سے بھاگا **ھ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا
سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ

ف ۹۱۵

فضیلت جمعہ وفضیلت جمیع عالم ۹۱۶

فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰةً صَلَّی اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَئَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ

مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان دینی والی کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جس طرح موذن کہتا ہے پہر مجہپر درود پڑھو اسواسطے کہ جو میرے اوپر ایک بار درود پڑھے گا خدا اسکے سبب سے دس بار اسپر رحمت کریگا پہر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشتمین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہے نہین لایق ہے وہ مقام مگر ایک بندیکے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا یعنے وہ عالی مقام مجہی کو ملیگا سو جو شخص خدا سی میرے واسطے وسیلہ مانگے گا یعنی اذان کے بعد اسپر میری شفاعت ضرور ہوگی

ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کی اول حضرت پر درود پڑھے پہر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلہ کا ذکر ہے تا کہ حضرت کی شفاعت اسکے گناہ بخشنا دے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سی ہمارے حضرت افضل ہین اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ تو آنحضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملے گا اللهم صل وسلم وبارک علی عبدک وسیدنا محمد وآله اجمعین **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا

فضیلت درود و فضیلت حضرت پر تمام پیغمبر

ق ۹۱۵

سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے

ف مگر دوسری حدیث مین ہے کہ بجای حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے ف ابو ہریرہ إِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھے کا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اسنے شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اسکا فضل کرم مانگو اسواسطے کہ اسنے فرشتے کو دیکھا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدہا شیطان کو دیکھہ کی بولتا ہے اور مرغ فرشتے کو دیکھہ کی بولتا ہے گدہا بسبب حماقت اور بہت کہانے کی شیطان سی مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللہ اعلم ف ابو قتادہ الحارث بن ربعی

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو دم نچہوڑے پانی مین اور جب پانی یخانی مین

آدے تو نہ چھوڑے اپنا ناز اداہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے کو بھی داہنے ہاتھ سے

م ابو ہریرۃ اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی کے برتن مین پی جاوے تو چاہئے کہ اسکو سات بار دھو ڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ کتے کی جھو ٹھے برتن کو سات بار دہووے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سی اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کی نزدیک تین بار دہونی سی پاک ہوتا ہے سات دہونی کا اول حکم ہوا تہا کہ عرب لوگ کتون کو ناپاک نجانتے تہے م ابو سعید اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلاثا او اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فانکان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سو نجانی کہ کتنی پڑھین تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اسی پر بنا دے پھر دو سجدے کرے سلام کرنی سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہون گی تو وہ سجدہ سہو سے جوڑا ہو جاوین گی یعنی چھہ ہونگی اور اگر نماز پڑھی چار ہی کے پورا کرنے کو تو دو سجدون نے شیطان کو

خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے
یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت مین تین رکعت کو
اعتبار کرے چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر
حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی دو سجدے سہو کے مل کر چھ ہو گئین اور اگر حقیقت مین
چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہ تو شیطان
ڈالتا ہے جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدون کا ثواب زیادہ ملا شیطان کی منھ مین
خاک پڑی کہ اسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے
واسطے مقرر ہوا ہے یہہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے
اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ
فِی صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کو
شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اسی پر بنا دے
پھر دو سجدے کرے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہے کہ اول سلام کر
پھر دو سجدہ کرے یہہ حدیث ظاہر مین امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک مین گمان غالب
اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہہ اسکے واسطے ہے

چار

ق ۹۲۲ سہو

جسکو شک

جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے وہ اس نماز کو چھوڑ کی سرے
سے نماز شروع کری م زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ اِمْرَاَةُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا
تَمَسَّنَّ طِيْبًا مسلم مین زینب عبد اللہ بن سعود کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم عورتون مین سی کوئی عشا کی نماز کو آوی تو خوشبو نہ لگا دے ف خوشبو عورت کو
اس واسطی منع کی کہ جماعت مین کسی کو برا خیال نہ آوے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا
صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کی فرض پڑھ چکے تو اسکے بعد چار رکعتین پڑھے ف
یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسف کے
نزدیک جمعہ کے چھہ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہہ روایت علی مرتضی سے ہے ح اَبُوْهُرَيْرَةَ
اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ
وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیون کو نماز پڑھا وے یعنی امام ہو تو چاہیے کہ ہلکی
نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین
اور جب اکیلا اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہیے م

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ
الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَحْضُرَ
الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَضَيَّفَ الشَّمْسُ وَ
اِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا
صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّهُ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے جب تک کہ
سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے
جب تک کہ عصر آوے اور جب تم عصر پڑھو تو اسکا وقت ہے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کو
جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے جب تک سرخی ڈوبے اور
جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اسکا وقت ہے آدھی رات تک **ف** ہر چند عصر کا وقت
سورج ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی
جب سورج ڈوبنے کی قریب ہوا اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور
عشا بھی بعد آدھی رات کے مکروہ ہے ح ابو ہریرہ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ
السَّاعَةَ قَالَ رَجُلٌ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ
اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری میں ابو ہریرہ سے

خ

روایت ہے کہ جب امانت ضایع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کا یہہ حضرتنے اُس مردے کہا جسنے کہا تہا کہ قیامت کب آویگی پہر اُس مردنے کہا کہ امانت کا ضایع ہونا کیا حضرتنے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالایق کو تو منتظر رہ قیامتکا ف یعنے بی علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی

۴۲۵ م

ابو موسی اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب کوئی چہینکے پہر الحمد للہ کہے تو اسکو نیک دعا یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اسکو مت دعا دو

۴۲۶ ح

خ ابو هريرة اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب کوئی چہینکے تو الحمد للہ کہی اور اسکا بہائی یا مصاحب اُسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجہپر رحمت کرے اور جب اسکو یرحمک اللہ کہے تو چہینکنے والا یون کہی دوسرے سی کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلادے اور تمہارے دل کو سنوارے ف چہینک صحت کی دلیل ہے اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کی نزدیک واجب ہے اور بعضون کے نزدیک مستحب

۳۲۷م

م عبدالله ابن عمرو اذا فتحت عليكم فارس والروم اى قوم انتم قال عبدالرحمن بن عوف نقول كما امرنا الله فقال او غير ذلك تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلك ثم تنطلقون في مساكين المهاجرين تحملون بعضهم على رقاب بعض مسلم عن عبدالله بن عمرو سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگے یعنی شکر گذار ہوگی یا ناشکر کہا عبدالرحمن بن عوف نے ہم شکر گذار ہونگے کہیں جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوای کہوگی یعنے شکر گذاری نکروگے بلکہ ہوس کروگے پہر آپسمین حسد کروگی پہر آپسمین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق نمانوکے پہر آپسمین بغض عداوت رکہوگی راوی کو شک ہے کہ حضرت نے یہہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پہر حضرت نے فرمایا کہ پہر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سوچڑہوگی ایکی بعضوں کے گردنون پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کردوگے یا انکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کی فتح ہونی کی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فسادیان کئے سو صدیق اور فاروق کی خلافت مین

انکی بند وبست سے کچھ فساد نہوا حضرت عثمان کی آخر خلافت مین مسلمانون مین
فساد شروع ہوا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین زیادہ بڑہا پہر تو یزید پلید اور مروان
اور اسکے اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحاب پر زیادتیان اور
جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا
یہہ معجزہ ہوا حضرت کا خ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ
بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
لڑے تو چاہئے کہ منہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمانون سے مارکوٹ ہو یا کوئی مسلمان
ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنی بچاو کے واسطے اسکو مارے لیکن مونہہ مین
زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا منہہ اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو جبتک
اور جگہہ مارنی سے کام نکلے تو اسکے منہہ کو نہ مارے لیکن یہہ فرض نہین ہے
م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِى السَّمَآءِ
اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم مین کسی نی آمین کہی
اور فرشتون نی آسمان مین آمین کہی پہر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسرے سے
تو اُس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہین ف یعنی ایک جیسی ہی

خ ۱۲۸

م ۹۲۰

وقت میں آدمی اور فرشتے کی آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے خ ابو هریرة اذا قال احدکم لاخیه یا کافر فقد باء به احدهما بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر حقیقت میں وہ کافر ہے تو سچی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر پلٹ پڑا ق ابو هریرة اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اس واسطے کہ جس کا قول فرشتوں کی قول سے موافق پڑا تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگی ف امام اعظم اور امام مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہیں اور امام شافعی کی نزدیک دونوں قول کو امام ہی جمع کرے مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی معلوم ہوتا ہے م ابو هریرة اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین فانه من وافق قوله قول الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے

روایت ہے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہی تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کی قول کی موافق پڑجاویگا اُسکے پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے عُمَرَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پہر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سُننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پہر موذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سُننے والا کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پہر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سُننے والا کہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ پہر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سُننے والا کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پہر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سُننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پہر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو

سُنے والا لا الہ الا اللہ یعنی سچے دل سی کہے تو بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اذان کا جواب دینا سکہایا اور سچی دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سُنے تو سب کاروبار چہوڑکر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑہتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑہے

م ۳۳ ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اُٹہے یعنی تہجد کی نماز کی واسطے پہر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑہا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہئے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سی چاہئے نیند کی غلبی مین یہہ بات حاصل نہین اسواسطے سونی کو فرمایا پہر جب غلبہ نیند کا دفع ہووے نماز مین قرآن پڑہے

م ۹۳ ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی رات سی اُٹہے یعنی تہجد کو تو چاہئے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑہے **ف** حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ

اول نیند کا

اون نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہے جب اول اسنے ہلکی نماز پڑھی تو
باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرأت سے پڑھے گا یا یہہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون
اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بی وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے
کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بی وسوسہ پڑھے گا اُسکے پچھلے گناہ معاف ہون گے
پہر سورتا اول دو رکعتون مین ہلکی پڑھے پہر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے
بعد فرض کے سب نفلون سی تہجد کی نماز افضل ہے اللہ اسکا ذوق مسلمانان کو دیوے

م ۳۵

اہن م ابو ہریرۃ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ
مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی اُٹھ جاوے اپنی
جگہہ سے پہر وہ پلٹ آوے تو اُس جگہہ کا وہی شخص زیادہ تر حقدار ہے
ف اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پہر وضو
کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اُسکی جگہہ پر بیٹھہ گیا ہو تو اُسکو
وہان سے اُٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بہی

م ۳۶

م ابو ذر اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ یَسْتُرُہٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ
مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِنَّہٗ
یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابو ذر رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہڑا نماز پڑھتا ہو تو اُسکے آڑ ہو جاتی ہے
جب اُسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اُسکے سامنے کجاوے کے
پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اُسکی نماز توڑتا ہے گدہا اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کے
آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتہہ کی برابر لعنی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کہڑی
کرے پہر اگر کوئی اُسکے آگے سے نکل جاوے تو کچہہ مضائقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو
تو مقتدیون کو بہی کفایت کرتی ہے اور سب اماموں کے نزدیک گدہے اور سیاہ کتے
اور عورت کے سامنے آنے سے نماز جاتی نہین لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ
کتے سے نماز ٹوٹتی ہے سب علما کے نزدیک ابو سعید کی حدیث دلیل ہے کہ نماز
کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے سامنے مین
سویا کرتی تہی اور حضرت نماز پڑہا کرتے تہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ
اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ يَا وَيْلِي اُمِرَ
ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ
النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا
قرآن مین سجدے کی آیت پہر سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے
کہ اے میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اُسنے سجدہ کیا تو اُسکے

لئے بہشت ہے اور مجھکو سجدہ کا حکم ہوا مینے نمانا تو مجھکو دوزخ ہے **ف** اس حدیث مین
سجدہ کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہے **م** جابر اِذَا قَضَی
اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ
فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہئے کہ اپنے گہر کے واسطے بہی نماز مین
سے کچھ حصہ رکہے اسواسطے کہ خدا اُسکے گہر مین نماز کی سبب بہتری اور برکت کرنیوالا ہے
ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑہے تو سنت اور نفل گہر مین پڑہے اسواسطے کہ حدیث
مین آیا ہے کہ سوائے فرض کے سب نمازین گہر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گہر مین ہو
اور شیطان کا دخل نہو **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز مین
بیٹھے تو التحیات پڑہے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین
جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے

واسطے ہین سلام تجھکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہمکو اور
سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی لائق بندگی کے
نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور اُسکا رسول ہے **ف** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو
فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے
کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین ہین خواہ
فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہنچ گیا اب ہر ایک کا نام
لینا کچھ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہے اور
امام مالک کے مذہب مین سنت ہے **ق** ابو ہریرۃ اذا قلت لصاحبك
انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ
جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی **ف**
خطبہ سننا واجب ہے اسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے سے کہا کہ چپ رہ
تو اسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع کرے اشارے سے کہے **ق** ابن
عمر اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ

ق ۱۴۱

ق ۱۴۲

وان

وَاِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے
کہ جب کوئی کہانی کو بیٹھے تو جلدی نکری جبتک کہانی سی فراغت نکر لیوی اگرچہ نماز کی
تکبیر بہی ہو گئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کہانی کی طرف دل لگا رہیگا
حضور دل سی نماز نہو گی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکہ کا نہین ہے اور کہانا کہانی تک
جماعت ہو چکی گی تو نماز مین شریک ہو روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ
کباب کہاتے تہی اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباس نی ابو ہریرہ سے کہا کہ
جلدی نہ کرو اسکو کہالو تا کہ نماز مین دل نہ لگا رہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا کَانَ

ق ۹۴۳

اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کوئی نماز پڑھے تو نہ تہوکے اپنے منہہ کی سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ اسکے روبرو

ق ۹۴۴

ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجَ اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی
ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نہ کرین ایک کو چہوڑ کے ف اسواسطے منع کیا کہ
تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجھکو مشورے کے لایق نہین جانتے ہین یا کچہ
میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا

جہکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنے اس صورت مین رنج نہ آوے کا **حد اَبُوسَعِیدٍ**
اِذَا کَانُوا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّہُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ
مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک
انمین امامت کرے اور لایق امامت کے واسطے انمین وہ ہے جو قرآن خوب پڑہ جانتا ہو
ف حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تہا وہ مسائل بہی خوب جانتا تہا اسواسطے حضرت نے
قاری کو عالم پر مقدم رکہا اور اب اکثر اماموں کا یہہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ دان قاری پر
مقدم ہے کہ نماز مین اگر کچہہ خلل ہو گا تو عالم درست کر لے گا بڑا قاری اور حافظ کیا
جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے **ق جابرٌ اِذَا کَانَ**
وَاسِعًا فَخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ وَاِذَا کَانَ ضَیِّقًا فَاشْدُدْ عَلٰی حَقْوِیْکَ
قاله لہ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اسکے دونون کہونٹون کو جدا جدا باندہ یعنے آدہا کندہون پر ڈال
اور آدہے سے ستر چہپا اور اگر کپڑا چہوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندہ
یعنے ستر کا چہپانا مقدم ہے یہہ حضرت نے جابر سے فرمایا **ق اَبُوھُرَیْرَۃَ اِذَا کَانَ**
یَوْمُ الْجُمُعَۃِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَکْتُبُوْنَ
الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا یَسْتَمِعُوْنَ

ق ۵۴

ق ۵۵

الذکر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کا دن ہوتا ہے
مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتی ہین لکہتے جاتی ہین کہ فلانا شخص آیا اسکے بعد فلانا
پہر جب امام خطبے کی واسطے منبر پر بیٹہا تو لپیٹ ڈالتے ہین ان کاغذون کو جنہین لوگون
نام لکہے جاتے تہے اور مسجد مین آتی ہین خدا کی ذکر سننے کو **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کیا تو آنے والون کو فرشتے لکہتے ہین
تو انکو زیادہ ثواب بہی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اسوقت آنے والے کا نام فرشتے
اپنے دفتر مین نہین لکہتے حدیث مین اشارہ ہے کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون

۹۴۷ **م** ابو موسی اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو
موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو
ایک یہودی یا ایک نصرانی دیوے گا پہر فرمادیگا کہ یہہ تیری دوزخ کی مخلصی کا
بدلا ہے یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاوے گا تو چہٹ گیا **ف**
یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا
بیٹا ٹہرایا اور ہمارے حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو لگے
سب پیغمبرون کو بہی مانا اسواسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور نصرانیون کو

منور کیا یہہ ظلم نہین یہہ انصاف ہے کہ تا لعبدار کو مشرکا ور موذی منکر کو مگر لیکن یہہ اُن مسلمانون کے حق مین ہے جو بی عذاب بہشتمین جا دینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلوا دینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پہر کیا حاجت تہی م جابِرٌ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بہائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچہا ستہرا کفن دیوے ف یہہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اُسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو م ابو ہریرۃ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بہی انکا ثواب موقوف نہین ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے بعد موت کے نہ عمل ہے نہ ثواب مگر ان تین عملونکا ثواب موت کے بعد بہی موقوف نہین ہوتا

صدقہ جاریے

صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل رہے جیسے
مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا
یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی
کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ یا
شرح کرنا تاکہ نا واقف مسلمان دین سی واقف ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بد کار
بیٹے سی میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہہ ہے کہ موت ہر دم سامنے
ہے ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بی نام و نشان مرجاوے ان تین کامون مین
سے جو ہوسکے اسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھہ مقدور ہو تو اسکے موافق صدقہ
جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہے تو اسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہو تو
انکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد
انکی دعا سے فائدہ اٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہے جسکا موت کے
بعد کچھہ نشان نیک نرہے زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست کز عقبش
ذکر خیر زندہ کند نام را ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ
وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ

ق ۹۴۹

الذی تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہے مرد تو اسکا اصلی مکان صبح شام
سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکہائی جاتی ہے اور اگر دوزخی
ہے تو دوزخ دکہائی جاتی ہے پہر اُس سے فرشتے کہتے ہین کہ یہہ تیرا وہ مقام ہے
کہ قیامت کے دن وہین کو بہیجا جاویگا **ف** دکہلانے کا یہہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور
مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو **ف** ابو موسی اذا مر احدکم
فی مسجد او سوق وبیدہ نبل فلیاخذ بنصالها ثم لیاخذ بنصالها
ثم لیاخذ بنصالها بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتہہ مین تیر ہون تو چاہیے
کہ انکی کانسی اپنے ہاتہہ مین پکڑ لیوی پہر کانسی پکڑ لیوی پہر کانسی پکڑ لیوے **ف**
کانسی پکڑ لینے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے فرمایا کہ لوگ
اس حکم کو سہج نہ سمجہین اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص کر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین
چقماقی بندوق اور طپنچہ کو دونون پانون پر چڑہا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر
دغا ہو گئی ہے **م** ابن مسعود اذا مر بالنطفۃ ثنتان و
اربعون لیلۃ بعث اللہ الیها ملکا فصورها وخلق سمعها

ق ۵۰۹

م ۵۱

وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال یا رب اذکر
ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب
اجله فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب
رزقه فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک
بالصحیفة فی یده فلا یزید علی امر ولا ینقص مسلم عن عبد الله
بن مسعود رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے
ہین تو اسکی طرف خدا فرشتے کو بہیجتا ہے سو وہ اسکی صورت بناتا ہے اور اسکے
کان اور اسکے آنکھہ اور کہال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہے پہر فرشتہ
کہتا ہے کہ اے رب یہہ مرد ہے گا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہے جیسا چاہتا ہے
اور فرشتہ اسکو لکھہ لیتا ہے پہر فرشتہ پوچہتا ہے کہ اے رب اسکی زندگی کتنی
ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہے تیرا رب جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو
لکھہ لیتا ہے پہر فرشتہ پوچہتا ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہے سو خدا فرما
دیتا ہے جتنا چاہتا ہے اور فرشتہ اسکو لکھہ لیتا ہے پہر فرشتہ اس حساب کے
بندکو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتہہ مین پہر اسمین نہ کچہہ بڑہتا ہے نہ گہٹتا ہے **ف**
فرشتے خدا کی طرف سے عالم کی سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ اپنے سپرد کاموں مین ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک
کام مین ذری ذری بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک ادر حاکم اسکا
نام ہے کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اسکے حکم
نہ کوئی پتہ ہلے نہ قطرہ گرے اور یہہ جو عالم مین مشہور ہے کہ آدمی کی کھوپری
مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس
بات کی کچھ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر کال لاتا ہے
واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہے اور چالیس
دن خون بستہ ہوتا ہے اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہہ کہ
بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہے اور کمال پوری صورت چار
مہینے کی بعد ہوتی ہے تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم

خ ۶۵۲

خ ابو موسی اذا مرض العبد او سافر کتب له مثل ما كان
يعمل مقيما صحيح بخاری مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اسکا ثواب ایسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا
وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت

اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اسکا ثواب صحت کی نماز کے
برابر ہے جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا و ضو سے اور سفر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعتوں کے
برابر ہے جیسا وطن میں پڑھتا تھا اور بعضی کہتی ہین کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب
پاوے کا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین
کرسکتا ہ ابو ہریرۃ اذا مضی شطر اللیل او ثلثاہ ینزل اللہ
تبارک وتعالی الی السماء الدنیا فیقول ھل من سایل
فیعطی ھل من داع فیستجاب لہ ھل من مستغفر فیغفر لہ
حتی ینفجر الصبح ویروی من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم
ویروی عدیم مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب آدھی رات جاتی ہے یا تہائی رات باقی رہے خدا تعالی بڑی برکت والا
اترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جو دیا جاوے
کوئی ہے دعا کرنے والا تو اسکی دعا قبول ہووے کوئی ہے گناہ بخشانیوالا
جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت مین
یون ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دے اسکو جو مفلس فلاح اور نابند نہین یعنی خدا کو
اور ایک روایت مین بجا عدوم کی عدیم ہے لیکن مطلب ایک ہی ہے ف

م ۵۵۲

خدا تعالی جسم سے پاک ہے اُترنا چڑھنا اسکی شان نہین تو مطلب یہہ ہے کہ آدھی
رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہانتک
کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت
نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسیواسطے اسوقت کی نماز یعنی تہجد
بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ یہہ دولت ہر رات کو
ہوا اور اہل غفلت اسوقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اس دولت سے محروم رہین
اللہ اپنے کرم سے اُسوقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اسکی قدر ہمکو
سمجھاوے اور یہہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے مجھکو جو مفلس اور لیمار نہین یعنی قرض اس
خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہہ کہان سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہین دیتے
کہ یہہ کہا جاویگا دغابازی سے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا ہے کہ مین مفلس نہین کہ
جو نہ دے سکون اور لیمار نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت
غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین
دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہے ھ ابو بکرۃ اذا نزلت او وقعت
فمن کانت لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کانت لہ غنم
فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال

۹۵۳ھ

رجل

رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَمْ تَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ

مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اُترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکے بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کہیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے پہر ایک مرد نے کہا کہ بہلا فرمائے تو جسکے نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتہر سے اُسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نہ رکہے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پہر جلدی کرے بچنے مین اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہنچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہنچا چکا اِسکو تین بار فرمایا پہر ایک مرد نے کہا بہلا بتلا دیے تو کہ اگر مجہسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین

کسی طرف کہینچ لیجاوین پہر وہان کوئی مجھکو تلوار مارے یا کوئی تیرا آوے اور مجھکو
قتل کرے حضرتنے فرمایا کہ تیرا اور اسکا گناہ اسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون
مین داخل ہوگا **ف** حضرت کو معلوم تہا کہ میری بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین
قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرتنے یہہ حدیث فرمائی اور اسوقت مین گوشہ گیری
بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ
مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا
نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب غلامنے
اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچہی عبادت کی تو اسکے دوہرے
ثواب ہونگے **ف** یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا
ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ
فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ جب کوئی دیکہے مال اور نہ
صورت مین اپنے سی بہتر کو تو چاہئے کہ اپنے سی کمتر کو دیکہے **ف** یعنی جب
کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکہے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے

ق ۵۵۴

خ ۵۵

کمتر ہو

کمتر ہین مال اور شکل مین انکو دھیان کرے تا کہ اسکو حسرت اور افسوس اور
ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین جو شخص ہے اُس سے ہزارون بدتر بھی
عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی محتاج ہے تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین
اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور
کافر بھی تو اُسنے ہزارون درجے یہہ بہتر ہے سبحان اللہ حضرتنے عجب مجرب
علاج بتلائے کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا
شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گذاری کیا کرے اور مصابیح مین پوری روایت
یون ہے کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگون کو دھیان
کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور دل مین نہ سماوے مثلاً اگر یہہ شخص
نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا ۔
اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود
ہین اگر یہہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپ کو کمتر اور سست جانے گا
اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا
فلانا مقدور دار ہو کر حج نہین کرتا زکوٰۃ نہین دیتا تو یہہ شخص آپ کو بہتر سمجھیگا
اور یہی اسکے حق مین زہر ہے خ اکثر اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ

۵۰ خ

فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سی کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اُسکو چاہیے کہ
سو رہے یہانتک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش
ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت مین نماز اسواسطے منع
فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہے کچھہ اور نکلتا ہے اور کچھہ ق عَائِشَةُ إِذَا
نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ
فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ
يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سی کوئی اونگھے نماز پڑھنے تو چاہیے کہ سو رہے
یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے گا
اونگھتا تو اسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے
سو اپنی جان کو کوسنے لگے م أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي
بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ
مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھہ گڑگڑاہٹ پاوے

سو اسکو

ق ۹۵۵

م ۹۵۶

سو اسکو شبہ پڑے کہ اسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے
یہان تک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے **ف** یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہ
پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور
بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہ سے وضو نہین جاتا یقین سے
جاتا ہے **م** ۱۵۹ طلحۃ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ
فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِکَ مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کے پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھے
چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اسکی اسطرف سے کون گذر گیا **ف** یعنی
اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کی برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے
پھر بیدغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد ورفت کرے **خ** ۱۶۰ اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا
وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ کَانَتْ
صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ یَا وَیْلَهَا
اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ
سَمِعَہُ صَعِقَ بخاری مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اسکو لوگ اپنے مونڈھون پر اٹھاتی ہین تو

تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھکو لگے لی چلو آور اگر نیک نہین
ہوتی تو کہتی ہے لے خرابی تم کدہر اسکو لیجاتے ہو ہر چیز اسکی آواز سنتی
ہے سواے آدمی کے اور اگر آدمی اسکو سنے تو چیخ مارے **ف** نیک
آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہے تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی عذاب قبر کے
خوف سے کہبراتا ہے **م** ثوبان اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ يُرْفَعْ
عَنْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک نہ
اُٹہیگی **ف** حضرت بیٹھے تہے اور حضرت عثمان اُس طرف سے نکلے حضرت نے
فرمایا کہ یہہ شخص مظلوم مارا جاویگا پہر یہہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس اُمت مین
خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہہ حدیث
معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا **ق** عَائِشَةُ
اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلوٰةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کہانا
تیار ہوا در عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کہانیکی ابتدا کرو **ف** یعنی اول
کہانے سی فراغت کرو تب نماز پڑہو تا کہ تسکین سے نماز ہو کہانی کی طرف

نہ دل لگا رہے

نہ دل لگا رہے **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجکو مدت سے
آرزو تہی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکہون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے
تحقیق کرون تاکہ مجہکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت
برس گذرے آخرش ہفتی کی شب ذی قعد کی اٹہاروین تاریخ سنہ ۶۱۱ چہ سو
گیارہ ہجری مین فجر کی قریب مینے خواب مین دیکہا کہ گویا مین نے چہت پر مغرب کی
نماز شروع کی اور حضرت بیٹہے رات کا کہانا کہاتے ہین اور حضرت کے ساتہ
اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجکو کہانی کی واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑہ کی
جواب دون تو مجہکو ابو سعید بن معلے کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو پکارا تہا اور
وہ نماز پڑہتے تہے سو انہون نے بی نماز پڑہے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا
خدا نے کیا نہین فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور انکے رسول کو جب تمکو بلا دے
اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ کیا یہہ حدیث صحیح
ہے کہ جب رات کا کہانا تیار ہو تو اول کہانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان
یعنی یہہ حدیث صحیح ہے

خ ۶۳

خ ابو ہریرۃ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لِیَنْزِعْہُ فَاِنَّ فِی اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَ فِی الْاٰخَرِ شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اُسکو ڈبو دے پھر اُسکو نکال
ڈالے اسواسطے کہ اُسکے ایک پر مین مرض ہے اور دوسرے پر مین شفا ہے

ف دوسری روایت یون ہے کہ مکھی اپنے شفا کی پر کو اونچا رکھتی ہے اور
بیماری کے پر کو نیچا رکھتی ہے اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ بی خون کے حیوان
مرنی سے پانی ناپاک نہین ہوتا

۶۶۴ ھ جابرؓ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ
فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَاكَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا
يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ
فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سی کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہئے کہ اسکو اٹھا لیوے اور
جو گرد غبار اُسپر لگا ہو اُسکو دور کرے اور چاہئے کہ اُسکو کھا لیوے اور اسکو شیطان کے
واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جب تک کہ اپنی انگلیان نہ
چاٹے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اسکے کھانی کی کس چیز مین برکت ہے

ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضایع کرنا ہے اور انگلیان چاٹنے سے
غرور دفع ہو جاتا ہے اور برکت کی امید علاوہ ہے

۶۶۵ ھ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ
مُغَفَّلٍ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

وَعِفْرُوْا الثَّامِنَۃَ فِی التُّرَابِ مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سی روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منہہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو
اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِذَا
هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ
بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب ایران کا پادشاہ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی وہان کا بادشاہ
نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اسکے بعد وہان کا بادشاہ
نہوگا اور قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جسکے قابو مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
ہے کہ مقرر ان دونون ملکون کی خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جا دینگے ف
یعنی روم اور ایران کے پادشاہون کی خاندان مین سلطنت نرہے کی اسلام کا
عمل وہان ہوگا یہہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نی فرمایا ویساہی ہوا
چنانچہ ایران عمر فاروق کی خلافت مین فتح ہوا پینتیس ہزار کا لشکر اسلام تہا
ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تہے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا نہ
بیالیس کروڑ ہوا اور اسیطرح روم بہی مسلمانون کے ہاتہ سے فتح ہوا

ق ۲۲۲ فتح ایران و روم

اور وہان کا خزانہ بہی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ح جابر اذا ہم

احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل

اللھم انی استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرتک و

و اسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر و

تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان

ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال

عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ

اللھم وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی

وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی

واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ

بخاری مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے

کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی

نفل نیت کرے پہر یہہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجہسے خیریت

مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجہسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کی وسیلے سے

اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہے مجہکو قدرت

نہین اور

استخارہ کی نماز اور دعا کا بیان

باب ۶۷ خ

ہنین اور تو جانتا ہے اور مین ہنین جانتا اور تو سب چھپی چیزون کا دانا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا میری انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اسکو میری واسطے مقدر کر اور اُسکو میری واسطے آسان کردے پہر اُسمین میرے واسطے برکت دی الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہہ کام میرے حق مین برا ہے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اُسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اُس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پہر مجھکو اُس سے راضی کردے **ف** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکہلایا جیسے قرآن سکہلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت سے کر دو رکعت پڑھ کے یہہ دعا کرے اور اُس کام کا نام لیوی تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض کہ جسنے کہ جس کام مین اِس طرح استخارہ کیا اُسکا نقصان نہین ہوا سنت استخارہ اسی طرح ہے اور یہہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضی لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتی ہین سو کچھ اصل ہے غیب دریافت کرنیکا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین ✽

فصل

اس فصل مین وہ حدیث ہے جسکے سر پیدا ہے

ق ۹۶۴

ق عبد اللہ بن زمعۃ اذ انبعث اشقاھا انبعث الیھا رجل عزیز عارم منیع فی رھطہ مثل ابی زمعۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب اونٹنی کے کونچی کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اسکی طرف ایک مرد اٹھا جو اپنی قوم مین سردار بی شرم بڑا ڈہینگ تھا ابو زمعہ کی برابر ف ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرتؐ کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرتؐ نے اس حدیث مین اس ملعون کی قوم ثمود کی بدبخت سی مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہے اس امت مین

الباب الخامس

پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پا ہے

ق ۹۶۵

ق انس ما اجد لکم الا ان تلحقوا بالذود فقال للرھط من عکل ثمانیۃ اجتووا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ ابغنا رسلا بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹون مین جا ملو یہہ حضرتؐ نے

قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا انکو مدینے کی اب و ہوا ناموافق پڑی تھی سوانہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودہ تلاش کیجئے ف چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری انکو تھی حضرت کی اونٹ چرائی پر تھے انکو وہان بھیج دیا جب وہ دودہ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو ایذا دیکر اسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے انکو پکڑوا منگوایا اور گرم سلائی انکی انکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر انکے ہاتھ پاون کٹوا ڈالے آخر تش کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والو کی یہی سزا ہے ق ابو ھریرۃ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْئٍ کَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْھَرُ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرات کے برابر جب پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آوازسے خدا کو بہت پسند ہے ف قرآن مین خوش آوازی سے پڑھنا درست ہے بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نہ پڑے خ ابو ھریرۃ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تم سے نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجھکو حکم ہوتا ہے

ق ۴۶۹ استحباب تزیین قرآن الصوت فی قرأتہ
خ ۴۷۰

ف حضرتؐ نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضی لوگوں نے زیادہ مانگا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی دنیا اور نہ دنیا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے

م مستورد بن الفہری ما الدنیا فی الآخرۃ الا کما یجعل احدکم اصبعہ السبابۃ فی الیم فلینظر بم ترجع مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنے کلمے کی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاوے گی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

خ ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منہا فی ہذہ الایام قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء یعنی ایام العشر بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں ہے ان دنوں سے یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں سے اصحابؓ نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں مگر اس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنے شہید ہو گیا ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذی حجہ کے

فضیلت عشرہ ذی حجہ

برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین خ عائشۃ ما انا بقارئ ثم قال الملک الذی جاء بغار حرا فقال اقرأ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم بخاری مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہہ حضرت نے اس فرشتے سی فرمایا کہ حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تہا سو اُسنے حضرت سے کہا کہ پڑہ حضرت نے فرمایا پہر اُسنے مجھکو پکڑا اور سخت دابا یہان تک کہ مجھکو طاقت نرہی پہر اُسنے مجھکو چہوڑ دیا اور کہا پڑہ مین نی کہا کہ مین تو پڑہا نہین سو اُسنے مجھکو پکڑا اور دوسرے بار دابا یہان تک کہ مجھکو طاقت نرہی پہر اُسنے مجھکو چہوڑا اور کہا کہ پڑھ مین نی کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اُسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دابا یہان تک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پہر اُسنے مجھکو چہوڑ دیا اور کہا کہ پڑہ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پہٹکی سے پڑہ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کی سبب سی

خ

ترجمہ رہی وقصہ نزول وحی

علم دیا سکہایا آدمی کو جسکی اُسکو خبر نہ تہی ف حضرت جب چالیس برس کے
ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے مین
ایک حرا پہاڑ ہے اُسکے غار مین ذکر اور فکر مین رہتے اور غیب کی آوازین سنتے
درخت اور پتہر حضرت کو سلام کرتا جو خواب دیکہتے سو ٹہیک ہوتے چہہ مہینے اسی
حالت مین گذرے پہر سورۂ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے رُیشمی
کپڑے پر لکہین تہین حضرت حرف شناس نہ تہے نہ پڑہ سکے حضرت جبرئیل نے
حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پہر حضرت گہر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا
تہا حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجہکو اُڑہا دو جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے
یہہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجہکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ نے کہا یہہ
نہین ہونے کا آپ خوش ہوجیئے خدا آپ کو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راست گو
ہین برادر پرور ہین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کردیتے ہین مہمانداری کرتے
ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پہر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے
پاس لے گئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تہا اور بڈہا اور اندہا ہوگیا تہا اُسنے
جب حضرت سے یہہ سب حال سُنا تو کہا کہ یہہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسی پر اُترا تہا
یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جسوقت کہ تیری قوم تجہکو

نکالینگی حضرت نی فرمایا کہ کیا میری قوم مجھکو نکال دیگی کہا کہ ہان یہی سنت ہے
سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اُتری پھر سورہ مدثر اُتری اور قرآن
اُترا متواتر ہوا ق ابو ھریرۃ ما انزل اللہ علیّ فیہا شیئا الا ھذہ
الآیۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و
من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا نی اس مقدمی مین
میرے اوپر کچھہ اور نہین اُتارا مگر یہی ایک آیت جو سب کو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا
سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نی حضرت سے سوال کیا
کہ گدہون مین زکوۃ ہے یا نہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند ا مین
زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے
کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا ہدایہ مین لکھا ہے
کہ گدہون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہے م ابو ھریرۃ
ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بہا کافرین
ینزل اللہ الغیث فیقولون بکوکب کذا و کذا اسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتاری خدا نی کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے

لوگ اُسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہین کہ فلانی اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا خ ابو ھریرۃ ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اُتارا خدا نے کوئی مرض مگر اسکی شفا بھی اُتاری ہے ف حضرت سلیمان کو حق تعالی نے دواؤنکے خواص الہام کئے اکثر طب اُنہین سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکہنا درست ہے خدا کوشش نے جانکے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کیا ہے خ ابو ھریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بہیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اسکے دو چہپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اُسکو نیک کام تبلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکہلاتا ہے اور اُسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہ ہونے سے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے ساتھہ ہی ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے کہ حق تعالی اُ شیطان کو مغلوب رکہتا ہے پیغمبر سے اُسکا قابو نہین چلتا

چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرا تابع ہو گیا ہے مجھکو بد کام کا وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہہ کہ پیغمبر کی سوائے کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان نڈر نہین ہو سکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا خ ۲۶۱ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالُوا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہین بھیجا جسنے بکریان نچرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپنے بھی بکریان چرائی ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مین نے بھی مکے والونکی بکریان چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہین ف بکریان چرانے مین یہہ حکمت ہے تا پیغمبر کلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیون کی سرداری کرین قیراط پانچ جو کی برابر ہوتا ہے سونے کا م ۲۷۶ هِشَامُ بْنُ عَامِرِ نِ الْاَنْصَارِيّ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم مین ہشام بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین ق ۲۸۰ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

نہین چھوڑا مین نی اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو مردون پر عورتون سی ف یعنی مردونکے حق مین عورتون کی برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ انکا گہورنا اور حرام کارا ور انکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہے غرض کہ اکثر فساد عورتون کی سبب ہوتی ہین اسواسطے حضرتؐ کو زیادہ تشویش تہی

ق ۹۸۱ ابْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہہ نوبت پہنچاویگا کہ خدا کو ملے کا منہہ پر ایک بوٹی ہی نہوگی ف بسبب اپنے لوگون سی سوال کرنی والا قیامت مین بہت ذلیل ہوگا

خ ۹۸۲ ابْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهٗ وَصِيَّتُهٗ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین لایق ہے مسلمان مرد کو کہ اسپر تین راتین گذرین بی وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اسکی وصیت لکھہ رکھے تاکہ اسکے بعد اسکے وارث اسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھہ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے

ق ۹۸۳ ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ

وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا بخاری

اور مسلم مین مسورہ بن محزمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین تہک گئی اونٹنی جسکا قصوی نام ہے اور یہہ اسکی خو نہین ولیکن اسکو بند کیا ہے ہاتہی کے بندکرنیوالے نی یعنی خدا نی قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مکے والے نمانگین گی کوئی کام جس مین ادب خدا کی تعظیم کرین مگر کہ مین انکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا **ف** حضرت چہٹے سال احرام باندہ کی مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنی کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹہہ گئی اصحابنے کہا کہ اونٹنی تہک گئی تب حضرتنے یہہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کہڑی ہوئی پہر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہو چکا **ق** اَنَسٌ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا یعنی فرس لابی طلحۃ الذی کان یقال لہ المندوب بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ ہم نی تو کچہ نہین دیکہا اس کہوڑیکا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا کہوڑا ہے جسکو مندوب کہتی تہے **ف** ایکبار مدینے مین ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا کہوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا سب کے آگے نکل گئے اصحاب پیچہے دور تہے جب معلوم ہوا کہ کچہ تہا تو

ق ۱۴۴ در بیان شجاعت آنحضرت [illegible]

حضرت وہان سی پہرے تب یہہ حدیث فرمائی یہہ گہوڑا نہایت سست
قدم مشہور تہا حضرت کی برکت سی نہایت تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرت نے اُسکی
تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین
رات کو تنہا آگے بڑہ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے ق اَبُوسَعِیْدٍ مَا رُزِقَ
اَلْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سی زیادہ کشادگی اور
وسعت مین ف یعنی صبر اور قناعت کی برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت
نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر ای قناعت توانگرم گردان
کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِکُمْ صَنِیْعُکُمْ
حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُکْتَبُ عَلَیْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ
فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ بخاری اور
مسلم مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے
ساتہہ تمہارا عمل یعنی تراویح کی واسطے جمع ہونا یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ
تمپر قریب ہے کہ فرض ہوجاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گہرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز
مرد کی اپنے گہر مین ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہے ف

حضرتؐ نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف
واسطے حضرتؐ نے اسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ
ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرتؐ نے اُس رات نماز نہ پڑھی
اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگین اور نماز
پڑھاوین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز
تمپر فرض نہ ہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین
جاکر پڑھو حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری
کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرتؐ کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونیکے
خوف سے حضرت نے موقوف کروادی تھی اور حضرتؐ کے بعد وحی موقوف ہوئی
فرض ہونے کا ڈر نہ رہا شیعہ کہتے ہین کہ تراویح حضرت عمر کی ایجاد ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے ق عائشۃ
مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ
جبرئیل مجھکو ہمسایہ کے احسانکی وصیت کرتا ہے یہان تک کہ میری گمان مین
آیا کہ جبرئیل ہمسایہ کو وارث کردیگا ف یعنے یہان تک ہمسایہ کے ساتھ

ق ۲۸۷

احسان کرنی کی تاکید کی کہ ہین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جائیگا
اس حدیث مین جو ہمسایگی کی کمال تاکید ہے م ابو الدرداء ما طلعت شمس
قط الا بجنبیها ملکان یقولان اللهم عجل لمنفق خلفا
وعجل لممسك تلفا مسلم مین ابو دردارضہ روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ نہین طلوع
کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتی ہین کہ آلہی جلدی دے
خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھہ
خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے ق ابو سعید ما
علیکم ان لا تفعلوا یعنی العزل بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ
عنہ سی روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ تمپر کچھہ مضائقہ نہین اسمین کیا کرو ف بعضی
اصحابنے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سی اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کی
وقت ہم اُن سی علحدہ ہو جایا کرین تب حضرتنے یہہ حدیث فرمائی م انس ما کان
الرفق فی شیء قط الا زانه وما کان الخرق فی شیء قط الا شانه
مسلم مین انس رضہ روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی چیز مین کبھی مگر کہ
اسکو زینت دیتی ہے اور نہین ہوئی سختی کسی چیز مین مگر کہ اسکو ناقص او معیوب
کردیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی ہے نرمی سے دشمن

م ۴۸۷

ق ۴۸۸

م ۴۹۰

نرمی سے زینت ہے

دوست بن جاتاہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہے ق
انس ماكان الله ليسلطك على ذلك او قال علىّ ذلك
قال لصاحبة الشاة المسمومة بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ مجھکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا یہہ
حضرت نے زہردار بکری والی عورت سے فرمایا کہ ف خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین
زہر ڈال کی حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اٹھا
لیا اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہے پھر اس عورت کو بلایا اُسنے زہر
ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف
ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ق كعب بن عجرة
ما كنت ارى ان الجهد بلغ بك هذا ويؤذى بك ما ارى
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين
لكل مسكين نصف صاع من طعام واحلق راسك قاله بخاری اور
مسلم مین کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو گمان نہ تھا کہ تجھکو
ایسی تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت یون ہے کہ مجھکو معلوم نہ تھا کہ تجھکو
ایسی تکلیف ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجھکو ایک بکری نہ ملے گی مین نے

ف ۹۹۱

ف ۹۹۲

کہا کہ نہین حضرت نی فرمایا توتین روز روزہ رکہہ یا چہہ محتاجون کو کہانا دے ہر
محتاج کو ڈیڑہ سیر اور آدہی چہٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہہ حضرت نے
کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تہے اور
سر کی جوئین اُنکے مُنہہ پر جہڑتی جاتی تہین تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنے
اِس عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے کفارہ دیکر قربانی کرے اور اگر
مقدور نہین تو تین روزے رکہی یا چہہ محتاجون کو کہانا کہلا دے ہر ایک کو
ڈیڑہ ڈیڑہ سیر اور آدہی چہٹانک گیہون کے برابر خ سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ
مَالِیَ الْیَوْمَ فِی النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَہٗ لِامْرَاَةٍ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَیْهِ
بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو آج تو عورتون کی
طرف کچہہ حاجت اور ضرورت نہین یہہ حضرت نی اُس عورت سے کہا تہا
جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سپرد کیا ف خدا نی حکم کیا تہا کہ جو عورت بی خاوندوالی
بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تہی ایکبار
ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے اپنی ذات حضرت کو
بخشی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچہہ مجکو حاجت نہین ؎
ہندوستان مین نصاری اِسوقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے

پیغمبر کی

حج ۹۳

نکاح پیغمبر کی ساتہہ بخشش کیساتہہ عورت کی

پیغمبر کی نو بی بیان تہین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کرلین تہین
اور حالانکہ پیغمبرون کو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اُسکا جواب یہہ ہے
کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا ہے تو سب جہان کی نامرد اور ہیجڑے
پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی
سنت جاری ہوئی بلکہ انجیل کے اندر پولس حواری نے اُس مکتوب مین جو عبریون کو لکہا یون
کہا ہے کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہے اور مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی
ننانوے بی بیان تہین اور توریت مین موجود ہے کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تہین
سارا اور ہاجرا اور قطورا اور حضرت موسی کی دو عورتین تہین ایک صفورا دوسری
حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بی بیان اور دو حرم سو اگر
عورتین کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب
اور حضرت موسی اور حضرت داود کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر
بی خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کین تہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ پہر بہی حضرت قبول نکرتے تہے پہر تو باوجود میسر ہونے
اور اجازت الہی کے کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کے
اور اعتراضین بہی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسیطرح واہی تباہی ہین اگر تہوڑا بہی

ف ٩٩٤

شعور دار آدمی ہو تو بخوبی انکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھہ زیادہ علم کی حاجت
نہین ق انس مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ
بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی
نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سواے
خدا کے اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اور اسکا رسول ہے مگر کہ خدا
اسپر دوزخ حرام کریگا **ف** یعنے سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہے ق ابو

ف ٩٩٥

هُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ
اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ
اِلَيَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیغمبرون مین سے
کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اسکو معجزے دئے گئے اس قدر کہ آدمی اسپر ایمان لاوین
اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی ہو وحی ہے یعنے قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا
سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے
ف یعنے ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دئے کہ جسقدر سے انکی راستی اور پیغمبری

اعجاز قرآن افضلیت ہے سب انبیاء کے معجزات مین

ثابت

ثابت ہو جاوے اور لوگ انکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا
کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہے کہ یہہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبرو نکے
معجزے باقی نہین رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہردم حضرت کے معجزے کی
دلیل قایم ہے تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے
حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہرچند ہمارے
حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی
ہے اسواسطے حضرت نے صرف اسی کو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہے کہ جس
زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو اسکے پیغمبر کو بھی اسی قسم کا معجزہ
بدون سیکھے عنایت ہوتا ہے تا کہ انکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہو جاوے
چنانچہ حضرت موسی کی وقت مین جادو کا چرچا تہا تو انکو اسی قسم کا معجزہ ملا
یعنی عصا سانپ بن جاتا تہا اور حضرت عیسی کے معجزات مین اکثر شفاء امراض تہی کہ طب کا چرچا تہا
اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تہا اسواسطے
حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تم کو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورہ کے برابر
کہو کسی سے نہو سکا سب فصحاے عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے
سہل کام چھوڑ کے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے

قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہوگئے ہرشخص اپنے مذہب کے موافق بنالیتا برخلاف توریت اور انجیل کہ اُنمین اعجاز نہتہا اسیواسطے انمین تحریف اور اختلاف ہوگیا خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ لَهُ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایاکہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جوجوانی کو نہین پہنچے مگر خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر

ف یعنی باپ کو لڑکونکی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت زیادہ اُتنی ہی اُنکی موت کی مصیبت زیادہ پہر جب باپنے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لایق بہشت کی ہوا م مَعْقِلُ ابْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيرٍ يَلِي اُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایاکہ کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کی کامون کا مالک ہو پہر نہ محنت کرے اُنکے واسطے اور نہ اُنکی خیرخواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کی ساتہہ بہشت مین نہ داخل ہوگا

ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کی واسطے محنت اور جانفشانی

کرے اور جو انکی حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا
اور آرام مین پڑا تو بہشت سی محروم ہوا حد ابن عباس مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ
يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
آنحضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اسکے جنازہ پر چالیس
مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھہ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر خدا انکی شفارش
انکے حق مین قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا نماز پڑھنا
سبب میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے
چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کی اور حضرت عایشہ کی روایت مین
سو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے سو کی زیادہ تر قبول ہوگی
اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ تین صفین کرین حد جابر مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ
لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ
لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ
بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا

صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم ہین جابر

رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے انکا
حق نہ ادا کیا یعنی انکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کی دن وہ اونٹ آوینگے
جیسے تہے کبہی اُسنے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور انکا مالک
برابر بیٹہیگا اس طرح کہ وہ اونٹ اُسپر دوڑکر اپنے پانون اور تلیون سے
کچلینگے اور کوئی ایسا گائی بیلون کا مالک نہین جو انکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ
گائے بیل قیامت کی دن اوینگے جیسے کبہی تہے اُسنے زیادہ ہوکر اور انکا مالک
برابر میدان مین بیٹہیگا اسطرح کہ گائے بیل اپنے سینگہون سے اُسکو ہونکینگے
اور اپنے پانون سی اسکو روندینگے اور کوئی مالک بہیڑ بکریون کا ایسا نہین جو
انکی زکوۃ نہین ادا کرتا مگر کہ وہ بہیڑ بکریان آوینگی قیامت کی دن جیسے کبہی تہین

اُنسے زیادہ تر ہوکر اور انکا مالک برابر میدان مین بیٹھے کا اِس طرح کہ وہ اسکو
اپنے سینگون سی ہونکین گے اور اپنے کہرون سی اسکو روندین گے کوئی انہین
منڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اسکی
زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بن سکے اور یکا مالک کے
پیچھے دوڑے کا اپنا منہہ کہول کر پہر جب اپنے مالک پاس اویکا تو اسکو دیکھہ کر
وہ بہاگے کا تو فرشتہ اسکو پکار یکا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تونے چھپا
رکہا تہا مجھکو اسکی کچھہ پروا نہین پہر جب مالک دیکھیکا کہ اُسسے بچاؤ کی کچھہ
تدبیر نہین تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھہ اسکے منہہ مین ڈالے کا سو وہ اژدہا اسکے ہاتھہ کو
چبا ڈالے گا اونٹ کی طرح **ف** یعنی جو جانور وغیرہ اور مال کی زکوۃ نہ دیکا اُسپر
ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پرانا اور
بہت زہردار ہوتا ہے تو اسکے سر کے بال زہر کے مارے جہڑ جاتے ہین **م**

اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا
حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ
فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَ
ظَهْرُهٗ كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

تہدید ترک زکوۃ و بیان آنکہ نجات از عذاب مشکل است

خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی
الجنة واما الی النار (مسلم) مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اُسکا حق ادا نہین کرتا یعنی زکوۃ نہین
دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سی پگہلا کر اُس چاندی سونے کے پتر
بنائے جاوینگے پہر دوزخ کی اگ مین وہ پتر دہکائے جاینگے پہر اُن سے مالک کی
کوکہہ اور ماتہا اور پیٹہہ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پہر دہکا کر
داغے جاوینگے یہہ عذاب اُتنے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لنبا ؤ پچاس ہزار
برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکے گا پہر اسکو اسکی
راہ دکہلائی جائیگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف **ف** ان دونو
حدیثون مین زکوۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہے ہندوستان مین
نماز روزیکا جا بجا کچہہ چرچا ہے لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چہٹ گئی بعد
برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہے اور حالانکہ شادی اور غمی
اور نام ونشان کے کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی
بخیل کیون نہو لیکن کچہہ نہ کچہہ آخر اُسکا ہی خرچ ہوتا ہے لیکن زکوۃ کے نام سے
روح قبض ہوتی ہے اکثر مالدار بخیلون کو دیکہا انہون نے کس کس محنت اور

مشقت سی مال جمع کیا نہ آپ کہایا نہ کسی کو خدا کی راہ مین دیا پہر جب وہ بہی نصیب گئے
تو اُسکے لڑکون اور وارثون نی اس مال کو بیدر وزمین اُڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی
بڑی حماقت اور نادانی ہے کہ خود تو ہزار مشقت سی مال جمع کیجیے اور غیر اُسکو
اڑا وین اور پہر پچاس ہزار برس کی دن مین ایسے سخت عذابون مین ہان جسکے صرف
خیال کرنی سے روح قبض ہوتی ہے گرفتار ہوجئے مالدار مسلمان کو لازم ہے
کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان
دہیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے
وسوسے کو نمانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال
مین برکت دینی کا وعدہ کیا ہے **شعر** زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا چو باغبان
ببرد بیشتر دہد انگور **م** ابو الدرداء ما من عبد مسلم يدعو لاخيه
بظهر الغيب الا قال الملك ولك بمثل مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین جو اپنے بہائی مسلمان کے واسطے
پیٹہہ پیچہے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تجہکو بہی اُس دعا کے برابر ثواب ملے گا **ف**
معلوم ہوا کہ مسلمان کی پیٹہ پیچہے اُسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک
بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ غائب

۱۰۲ هـ — مسلمان کی حق مین دعا مقبول ہے اسواسطے کہ خوشامد اور ریا دور ہے هـ اُمِّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کی سوای بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے بہشت مین گھر بنا دیگا راوی کو شک ہے کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جا دیگا مطلب ایک ہی ہے کچھ لفظ کا فرق ہے اس حدیث مین بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

متفق ۱۰۳ ق — ق مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل بن یسار رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر کہ خدا نے اسپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم

۱۰۴ هـ — هـ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوا فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ

ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا
تَمَّ أُجُورُهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پہر کافرونکا مال لوٹے اور سلامت
رہے تو ان لوگون نی دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوک کہ بدون
غنیمت لائے یا کام آئے یعنی شہید ہوئے تو انکی مزدوریان پوری ہوگئین **ف** یعنی
زندہ غازیون کو دو فائدے تو سردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا
باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملے گا اور شہیدون کو تو دنیا مین
کچہہ فائدہ نہین تو انکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید
زندہ غازی سے نہایت افضل ہے **ق** عمرو بن عبسة مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ
وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ
وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ
خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ
إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ
رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ
يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ

ق

مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِیْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سی ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکہے پہر کلی کرے پہر ناک مین ڈالے اور جہاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اسکے چہرے اور اسکے منہہ اور ناک کے اندر کے پہر جب اپنا منہہ دہوتا ہے جیسا کہ خدا نے اسکو فرمایا ہے تو اسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتہہ داڑھی کی دونون طرفون سی پہر دہوتا ہے دونو ہاتہون کو دونون کہنیون تک تو اسکے دونون ہاتہون کی گناہ انگلیون کے پورون سے پانی کے ساتہہ گر پڑتے ہین پہر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہے تو اسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتہہ گر پڑتے ہین پہر دہوتا ہے اپنے دونون پانون کو دونو ٹخنون تک تو اسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتہہ گر پڑتے ہین پہر اگر وہ کہڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کی اور جیسی بڑائی کے وہ لایق ہے ویسی اُسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پہرتا ہے اسدن کی سی حالت پر جسدن اسکی ماں نے اسکو جنا تہا **ف** یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی

ح ۱۰۰۹

یہہ تاثیر ہے کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہے باقی اسکا بیان آگے ہوئیگا خ عدی بن حاتم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم وینظر اشام منہ فلا یری الا ما قدم فینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اُس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی درمیانی دوبہاشیا نہوگا یعنی دوبدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پہر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کرچکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کرچکا پہر نظر کریگا اپنے آگے تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اُسکے منہہ کے سامنے ہے سو تم بچو دوزخ سے اگرچہ آدمی کھجور دیکر سہی پہر جسکو آدمی کھجور بہی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسا سخت وقت ہر مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پہر حضرتؐ نے اُس نازک وقت کی بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تہوڑا ہو پہر اگر دینے کا کچھ بہی مقدور نہو تو نیک

بات سی مسلمانکے دل ہی کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچانے لینے کی بڑی تاثیر ہے

ف ١٠١٠ بیان تقدیر وحل شبہ مابین عمل

عَلیؓ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا فَقَالَ اَعْمَلُوا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُصِیْرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُصِیْرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اِلٰی قَوْلِہٖ لِلْعُسْرٰی بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایک کوئی نہین مگر کہ اسکا مکان بہشت سی اور اسکا مکان دوزخ سے لکھہ لیا گیا یعنی بہشتی اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پہر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا کیا فائدہ ہے جو قسمت مین ہے سو ہو گا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کئے جاو اس واسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہو گا جسکے واسطے پیدا کیا تو جو اہل سعادت یعنی نیک بختون سے ہو گا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہو گا تو وہ شتابی برے کام پر تیار ہو جاویگا پہر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا

سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اُسپر ہم آسان کر دینگے
نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اُسنے جھوٹہا جانا تو اُسپر
ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ۔ ف اصحاب یہہ سمجہی تہے کہ تقدیر کی رو سے
عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجہے ہو عمل کرنا تقدیر کی مخالف نہین
اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا
اور موافق اپنی حکمت کی بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹہرایا جیسے آنکہہ ہے
سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک
سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کی نہین اسی طرح رزق
مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کی نہین جانتا غرض
مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے
کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بہید نہین سمجہہ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے تقدیر کا حال پوچہا فرمایا کہ اندہیری رات کو سمندر مین
مت پیٹہہ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین ہ ابنِ
مَسْعُودٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ
مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ

ہ ۱۰۱۱

اللہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَأْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اسکے ساتھ ایک شیطان اسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اُسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بہی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بہی ہے لیکن خدا نے اُسپر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہوگیا ہے تابعدار ہے مجھکو نیکی کے سوائے اور کچھ تلاش نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہوگیا تہا اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ سوای پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین

م عُمر مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبے کو پہنچاوے یا پورا وضو کرے پہر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لایق نہین وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ ہے اور اسکا پیغام پہنچانے والا

م ١٠١٢ دعا بعد وضو

توکہول

تو کہول دئے جاتی ہین اُسکے واسطے بہشت کی آٹھون دروازی جس دروازی سے کہ اُسکا جی چاہے بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین اچہی طرح پوری وضو کرنی اور بعد اُسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینی کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہے

خ ۱۰۱۳

ع ابو ھریرۃ ما منکن امرأۃ تقدم ثلثۃ من الولد الا کان لھا حجابا من النار بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سی ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بہیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مرگئے ہون مگر وہ اُس عورت کی اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگی یعنی دوزخ سے بچاوینگے ف عورتون نی حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد اپکی صحبت مین ہردم حاضر رہتے ہین اور وہین سیکہتے ہین تو ہمارے واسطے بہی کچہہ مقرر کیجئے حضرت نے انکے واسطے بہی باری مقرر کی اور عورتون سی یہہ حدیث فرمائی پہر ایک عورت نی کہا کہ یا حضرت اگر کسکے دو لڑکے مرگئے ہون حضرت نے فرمایا کہ وہ بہی دوزخ سے بچاوینگے

م ۱۰۱۴

م ام سلمۃ ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اخلف اللہ خیرا منھا مسلم مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہنچی پہر وہ کہے جو خدا نے

اسکو فرمایا ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کی ہین اور اسی کی طرف پہرجانے
والے ہین الہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچہے اسکے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا پیچہے
بہتر بدلا اسکو دیتا ہے **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون
کہنا مستحب ہے ایکبار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہے جو آپنے
انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے یعنی
ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے **م** عثمان
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ
هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان
جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پہر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اسپر فرض
کی پہر نماز پڑہے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کے کفارہ ہو جاوینگی
یعنی صغیرہ گناہون کو مٹا دینگی **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى
مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ
وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین

م ۱۰۱۱

بیچکانہ نمازین کفارہ گناہون کی ہین

ق ۱۰۱۶

کوئی مسلمان ایسا جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہنچے بیماری یا سوا بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اسکے سبب سے اسکے گناہ کو جہاڑ ڈالتا ہے جیسی درخت اپنے پتے جہاڑتا ہے ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہیں بشرطیکہ رنج میں صبر کرے اور کلمہ شکوہ خدا کا نکرے

م ۱۰۱۷ جابر ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ و ما سرق منہ لہ صدقۃ ولا یرزؤہ احد الا کان لہ صدقۃ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اس سے کہائی جاویگی سو اسکے لیے خیرات ہو گی اور جو اس میں سے چوری جاویگا خیرات ہو گی اور نہ نقصان کریگا کوئی اس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہو گی ف اس حدیث میں درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اسکے پہل کہانے میں اور اسکے پہل وغیرہ چرانے میں اور کسی طرح نقصان کرنے میں درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا میں دینے کی برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغوں میں خواہ راہوں میں مستحب ہے اس واسطے کہ اسکا ثواب مدت تک باقی رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہے

ق ۱۰۱۸ عائشۃ ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا عنہ حتی الشوکۃ یشاکہا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسی کوئی مصیبت نہیں جو مسلمان کو پہنچے مگر اسکے سبب سے اسکے گناہ دور کرتا ہے یہاں تک کہ کانٹا چبہنے سے بہی ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت

اور تکلیف شل کانٹا چبھہ جانیکے تسپر بھی ثواب سی خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے نکتہ نوازی اسی کا نام ہے

ق ۱۰۱ ق ابو هریرة ما من مکلوم یکلم فی سبیل الله الا جاء یوم القیمة وکلمه یدمی اللون لون دم والریح ریح مسک بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا کوئی نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا کہ قیامت کے دن اور اسکا زخم جاری ہوگا رنگ اسکا تو خون کی رنگ اور بو اسکی مشک کی سی بو ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تو انکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کی واسطے جان اور زخم کہلائے

ق ۱۰۲ ق ابو هریرة ما من مولود یولد الا والشیطان یمسه حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان ایاه الا مریم وابنها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھو لیتا ہے جب وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کی چھونی سے مگر مریم کو اور انکے بیٹے کو شیطان نے ہاتھ نہین لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی مانے حضرت مریم کی اور انکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا انپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہے اور

جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے انکو اپنے پرون سے ملا تھا اسیواسطے انکا لقب مسیح ہے یعنی ملا ہوا اور اسیواسطے شیطان انکو نہ چہو سکا **م** مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہنچ گئے ہون جنازیکی نماز پڑہین اور سب لوگ اسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ انکی سفارش قبول ہوگی اسکے حق مین **ف** عبد اللہ بن عباس کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہے تو مطلب یہہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہے نہین تو سو مسلمانکی دعا قبول ہے **ق** أَمَّا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا وَإِنَّهُ الْأَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ **ك ف ر** بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اسنے اپنی امت کو ڈرایا ہے کانے بڑے جہوٹے سی یعنی دجال سی خبردار رہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اسکی دونون آنکہون کے درمیان لکہا ہے **ك ف ر** یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے ایک بار خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہرچند ہر ایک پیغمبر نے اپنی اُمت کو دجال کی خبر

دی ہے کہ مین تم کو تبلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اُسکے ماتہے پر لکہا ہوگا یعنے
ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین تبلایا کہ جس سے اُسکا جہوٹہہ ہر ایک پر کہل جاوے
اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین
اور دوسرا نشان اسکے کونکا اسکے ماتہے پر کفر کی حروف لفظ موجود ہے مسلمانون کو نظر
اویگی کافرون کو نسوجہیگی م ابْنُ مَسْعُودٍ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي
أُمَّةٍ قَبْلِي اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّونَ وَاَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ
بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ
يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مسلم
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے
کسی امت مین مجہہ سے پہلے بہیجا مگر اُسکے بعضا مت سے خالص جان نثار لوگ اور اُسکے
اصحاب ہوا کئے ہین کہ اسکی سنت اور اسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اُسکے
حکم کی پیروی اور تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہہ حال ہوتا ہے کہ اُنکے
بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتی ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتی ہین جنکا

م ۱۰۲۳

اُنکو

انکو حکم نہین سو جو شخص کہ ان ناخلفون سی لڑے اپنے ہاتہہ سی وہ ایماندار ہے اور جو
اُنسے اپنی زبان سی لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے اور جو اُنسے دل سی لڑے وہ
بھی ایماندار ہے ان تین کامون کی سوای بہر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین
ف یعنی یہہ قدیم دستور ہے کہ سب پیغمبرون کی دین اور سنت کو انکے اصحاب
اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکہتی ہین پہر انکے بعد ناخلف لوگ انکے
دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بعضین نکالتی ہین ایماندارون پر واجب ہے
کہ انکے مٹانے اور دور کرنی مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہہ ہے کہ ہاتہہ سے
مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان ہی منع کرین اور نہین تو دل سی انکو اور انکی بدعتون کو
بدجانین اور جو ان تینون باتون سی کوئی ایک بات بہی نکرین انمین کچہہ ذرہ برابر بہی
ایمان نہین اور یہہ جو بعضی جاہلون مین مشہور ہے کہ موسی بدین خود او عیسی بدین خود
ہمکو کیا ضرور جو ہم کسی کو دیکہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ بات نہایت
غلط ہے بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت
رکہے اور زبان سی اسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہہ بات نہین وہ محمدی
نہین اسواسطے کہ اُسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ
سنت کی طرف اُسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت ق عن عائشۃ ما من نبی

ق ۱۲۴

يَمُوتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جب تک اُسکو اختیار نہین دیا جاتا ہے زندگی اور

موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی یہہ خدا کی طرف سے

تعظیم اور توقیر ہے پیغمبرون کے واسطے خ ابُوسَعِيدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ کوئی روح ہونی والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی

ف یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین

ممکن کہ اُنمین سے کوئی بیچ رہے اور یہہ جو بعضی کہتی ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ

دینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط ہے مشہور ہے حضرت نے یہہ حدیث اس وقت فرمائی تھی

کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سی اولاد ہو اگر حکم ہو تو

ہم صحبت کیا کرین اور انزال کی وقت علحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہہ کہ

یہہ تمہارا خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمہاری تدبیر

کچھہ نہ چلے گی ق انس مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا

اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلَّا الشَّهِيدُ

فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ

خ ١٢٥

ق ١٢٦

بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی
جسکے واسطے خدا کی نزدیک کچھہ بھی بہتری ہو کہ اسکو خوش معلوم ہو یہہ بات
کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے
اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت
اقلیم کی اسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہے کہ پلٹ آوے
پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووے تمنا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکہ
ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطالب حاصل
ہوئی سوا اسکے اسکو کچھہ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ نزد خدا کے
نزدیک عزت پاوے **م** عن عائشة ما من یوم اکثر ان یعتق الله فیه عبدا **م**
من النار من یوم عرفة انه لیدنو ثم یباهی بهم الملائکة
فیقول ما اراد هؤلاء مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ عرفے کی دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد
کرتا ہو مقرر حق تعالی اسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے خدا حج کرنیوالے لوگ
سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہے کو مسی کہ یہہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف** عرفہ
نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے اس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا

دن سب دنون سی افضل ہے م اُمّ سَلمۃ مَا نقص مَالٌ مِن صَدقۃٍ ولا عفا رجلٌ عن مظلمۃٍ الّا زادہُ اللہُ بِھا عِزًّا مسلم ہین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سی اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنی کے سبب سے اسکی عزت اور قدر بڑہاتا ہے ف یعنی زکوۃ دینے سی مال نہین گھٹتا ہرچند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور دنیا مین مال کے اندر برکت بہی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنی مین ہرچند بنظر ظاہر ذلت اور ناچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت مین بہی اسکی خوبی ثابت ہوتی ہے یون لوگ کہتی ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہے کہ باوجود کہ اُسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اُسنے دم نہ مارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا م اَلمِقدادُ مَا هٰذِهٖ الّا رحمۃٌ مِن اللہ اَفَلَا اٰذنْتَنِی فَنُوقِظَ صاحِبِنَا فَیُصیبانِ منھا فاتی للمقداد عِندَ حلبہٖ الاعنز الثلث مرّۃً ثانیۃً مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ دوسری بار کا دودہ نہ تہا مگر خدا کی رحمت تہی پہر تو نے پیشتر نہ مجہکو تبلا یا تو ہم اپنے دونوں ساتہیون کو بہی جگاتے سو وہ بہی اس

رحمت سے

م ۱۰۲۸

سبب صدقہ و سبب عفو و حلم نقصان مال

م ۱۰۲۹

رحمت کے دودہ کو پاتے یہہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے
دودہنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد سے یون روایت ہے
کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بہوکہہ کی مارے نہ آنکہہ سی
سوجہتا تہا اور نہ کانون سی کچہہ سنائی دیتا تہا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے
کہر لے گئی اور فرمایا کہ اِن تینون بکریون کا دودہ دوہ اُنکا دودہ ہم تم پیا کرینگے
سو ہم تینون آدمی اُنکا دودہ پیا کرتے تہے اور حضرت کا حصہ رکہہ چہوڑتے تہے
حضرت کا دستور تہا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح سے آہستہ سلام کرتے
کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پہر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑہتے نماز کے
بعد دودہ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے کہر تشریف
لے گئے تہے مین نے اپنا حصہ دودہ پیا میرا پیٹ نہ بہرا شیطان نے میرے دل مین یہہ خیال ڈالا
کہ حضرت جہان گئے ہین کہا پی کے تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا حصہ بہی
پی جاون سو مین اُسکو پی گیا پہر مجہکو پچہتاوا آیا کہ مین نے کیون حضرت کا حصہ
پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے بہوکہے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجہکو
بد دعا کرین پہر تو میرا دین و دنیا دونون برباد جاوین غرض کہ اس خیال سے میری
نیند اُچٹ گئی اور میرے دونون ساتہی سوتے تہے پہر حضرت آئے اور اُسی دستور سے

حضرت نے سلام کیا اور مسجد میں گئے اور نماز پڑھ کے دودھ پینے کو آئے سو
برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اٹھایا میں نے جانا کہ مجھکو بد دعا کرینگے سو تو
حضرت نے یوں فرمایا کہ الٰہی روزی دے اسکو جو مجھکو کھلاتا ہے اور پانی دے
اسکو جو مجھکو پلاتا ہے میں نے جانا کہ اس دعا سے بکریاں موٹی ہوگئیں ہوں گی
پھر گیا دیکھتا ہوں کہ بکریوں کے تھن دودھ سے بھری ہوئے لبریز ہیں سو میں نے انکو
دوھا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی
چکے ہو میں نے کہا کہ ہاں ہم پی چکے ہیں پھر حضرت نے پیا اور باقی مجھکو دیا میں نے
پیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہو گئے ہیں تب میں نہایت خوشی
سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم ان
دونوں آدمیوں کو بھی اس رحمت کی دودھ میں شریک کرتے یہہ قصہ
معجزہ اور برکت ہے حضرت کی دعا کی م عَائِشَۃَ مَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ
وَلَا رَسُوْلُہٗ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرتا اور نہ اسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہیں ف
ایک بار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے

۱۰۳۰ م

پاس

پاس آوین کی سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل نہ آئے پہر حضرت نے دیکہا کہ
گہر مین کتی کا پلا ہے اسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل آئے تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی یعنی خدا اور رسول اسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اسکا کیا سبب جو تم
اپنے وعدہ پر نہ آئے تب حضرت سے جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکہا تہا فرشتے
رحمت کے اس گہر مین نہین جاتے جسمین کتا اور تصویر ہوتی ہے م ۱۱۳۱ ابو سعید ما
یصیب المؤمن وصب ولا نصب ولا سقم ولا اذی ولا حزن
حتی الھم یھمہ الا کفر اللہ بہ من خطایاہ مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت اور مشقت
اور نہ بیماری اور نہ تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اسکو فکر مین
ڈالے مگر خدا اسکے سبب سے اسکے گناہون کو دور کرتا ہے ف یعنی ہر ایک
رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہے
کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نہ کرے اسکو اپنے گناہون کی دوا سمجہے
اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو اسکو دانشمند آدمی خوشی سے پیتا ہے ق ۱۱۳۲
عائشۃ ما ینتظرھا من اھل الارض احد غیرکم یعنی صلوۃ
العشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظار کرتا

عشا کی نماز کی زمین والون سے تمہارے سوای کوئی **ف** ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوک سوگئے تہے پہر یہہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمہاری سوای نماز پڑھنے سی کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑہ چکے تمہین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکی پڑھنا افضل ہے **ق** اَبُوهُرَيرَةَ مَا يَنقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انکار کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تہا سو اسکو خدا نی اور اسکے رسول نے غنی اور مالدار کردیا اور خالد کا تو یون حال ہے کہ خالد پر تم مفت زیادتی کرتے ہو البتہ اس نی اپنے زرہون کو اور ہتہیارون کو اور گہوڑون کو خدا کی راہ مین بند کر رکہا ہے یعنی جہاد کے واسطے وقف کردیا ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ کی چچا پر زکوۃ ہے اور اسکے ساتہہ اتنی اور بہی یعنی دو برس سال کی زکوۃ

ف زکوۃ تحصیل کرنیوالے عامل نے حضرت سے کہا کہ ابن جمیل اور خالد اور
عباس نے زکوۃ نہین دینے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب
فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کی بدولت غنیمت کی مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی نا
شکری کرتا ہے اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اُسنے
اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہے اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو
یہہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اُس سے ممکن نہین
کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہہ کہ جس قدر مال اُسنے وقف کر دیا اُسپر زکوۃ واجب
نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اُنپر دو سال کی زکوۃ ہے اُنکو ادا کرنا چاہیے
شاید کہ حضرت عباس سے اُنکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہہ درست ہے
کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہے اس عبارت کے بھی
دو مطلب ہین ایک تو یہہ شاید حضرت نے عباس سے کچھہ مال قرض لیا ہو سو اسکو
زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی سے دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو
یا حضرت نے خود وقت حاجت کی اُنسے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے
وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی

اور احمد کا اور امام مالک سے کے زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست ہیں

نوع اخر

دوسری قسم کی حدیث جنکے سری پر ما استفہامیہ ہے یعنے وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا

ق ۱۳۴ ق انس مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَ
اَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ
فَلَيْسَ مِنِّيْ قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ
لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جنہون نی ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز
بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون روزہ بہی رکہتا ہون اور روزہ توڑتا بہی ہون
اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پہرا وہ میرا
نہین یہہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب اپنے کچہہ اصحاب کو سنا کہ بعضی مین کہتے
ہین کہ مین نی عورتون کی صحبت داری چہوڑ دی اور بعضا کہتا ہے کہ مین گوشت
نہ کہایا کرونگا اور بعضا کہتا ہے کہ مین بچہونے پر نہ لیٹا کرونگا تین اصحاب نے

جو بر لے

جو بڑے عابد زاہد تہی حضرت کی بعضی بی بیوان سی حضرت کی عبادت کا حال
پوچہا اُنہون نی جو حال تہا سو بیان کیا اُن اصحابنے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور
کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان خدا نی اگلے پچہلے گناہ پیغمبر کے
سب معاف کر دئے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہئے
سو ایک نی کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بہر نماز پڑہا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ
روزہ رکہا کرونگا کبہی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین نی عورتون کی صحبت داری
چہوڑ دی کبہی انکے پاس نجاونگا پہر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم
اس اس طرح کہتے ہو مین تو تم سے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پہر یہہ حدیث خطبہ
پڑہکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سی پرہیز کرنا
بہتر ہوتا تو مین ضرور اسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تم سے زیادہ تر
ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کی نزدیک عبادت مین میانہ روی
پسندیدہ ہے اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہے وہ آخر کو گر ہی پڑتا ہے خدا نی یہہ حکم نہین
کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت
ٹہرا دئے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی جان پر
نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندہے کہ فرض ہی ترک ہو جاوین

اور اننی سستی اور کاہلی بہی نہین اچہی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل
اڑا دیوے غرض کہ درمیانکی راہ اختیار کری نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت
کمی ق عَائِشَۃُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّہُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ
فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُہُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّہُمْ لَہٗ خَشْیَۃً بخاری اور مسلم مین
حضرت عائشہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگون کا جو ایکہ
بہت دور کہینچتی ہین اس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہے خدا کی کہ مین مقرر انسے
زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور انکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف
حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنیکی تو بعضے لوگون نے اسکو
کچہہ ہلکا جانا اور اسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یہہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین
اجازت اور رخصت ہے اسکو ہلکا جاننا یا اسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے
سمجہنا درست نہین ہے شعر بصدق و صفا کوش ورع و تقی ولیکن میفزای
بر مصطفی م ابو سعید مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَہٗ لِابْنِ صَیَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ
درمکۃ بیضاء مسک یا ابا القاسم قال صدقت مسلم مین ابو سعید
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہے یہہ حضرت نے ابن صیاد سے کہا

ق ۱۰۳۵

م ۱۰۳۶

سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہے ای ابو القاسم حضرت نے فرمایا
اُنے سچ کہا **ف** حضرت کی وقت مدینہ کے یہودیون مین ایک شخص
ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو
بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا
پھر گم ہو گیا اسکا حال معلوم نہوا بعضی صحابہ اسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو
درست جواب اسلئے دیا اسکو توریت کا علم تھا **ف** سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ

مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَاِنَّ رَجُلًا خَطَبَ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا
اپنی لنگی سے اگر تو اسکو باندھے گا تو اس عورت پاس کچھ نرہے گا اور اگر
عورت نے باندھی تو تیرے پاس کچھ نرہے گا یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا جنے
اُس عورت سے منگنی کی جنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اسکو حضرت نے قبول
کیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مین نے
اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے

ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو میرا نکاح اُسّے کردا
دیجئے حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے
اُسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بہی نہین ہے حضرتؐ نے فرمایا جا تلاش کر کے لوہے کی
ایک انگوٹھی لے اُس نی کہا کہ مجھکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہہ لنگی ہے اسی کو
مین مہر مین دیتا ہون تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا
کس طرح گذارا ہو سکے گا آخرش نا امید ہوکر وہ شخص اٹھا حضرتؐ نے دیکھا کہ
یہہ شخص نہایت محتاج ہے اسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہے اُسنے کہا کہ
ہان مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نی فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے
ساتھہ کر دیا قرآن کی یاد کر دلانے پر یعنی تو اسکو سورتین یاد کروا دے یہی اسکا
مہر ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بہی مہر ہو سکتا ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا
انکی دلیل اور حدیث ہے انکے مذہب مین اس حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ یہہ حکم ابتدای
اسلام مین تہا جب مسلمانون کو تنگی تہی هر ابنُ مَسعُود مَا تَعُدُّونَ
الرَّقُوبَ فِيكُم قَالَ قُلنَا الَّذِى لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيسَ ذٰلِكَ
الرَّقُوبَ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِى لَم يُقَدِّم مِن وَلَدِهِ شَيئًا قَالَ

م

فما تعدون

تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَالِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بی اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جئے حضرت نے فرمایا کہ بی اولاد یہہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچہہ آگے نہ بہیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اُسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا پہر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتی ہو ہمنے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچہاڑ سکین حضرت نے فرمایا کہ یہہ کچہہ نہین ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کی وقت اپنی جان کو قابو مین رکہے یعنی زیادتی نکرے کالیان نہ بکے ف یعنی ہرچند ظاہر مین بی اولاد او رپہلوان اسی کو کہتی ہین جو تم نی کہا لیکن حضرت کے نزدیک حقیقت مین بی اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہہ غرض ہے کہ مصیبت کی وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مرگیا اور اُسنے صبر کیا وہ صبر کرنا قیامت مین اسکے کام آویگا اور اگر چہوٹا لڑکا تہا تو وہ خدا سے اپنے ماباپ کی شفاعت بہی کریگا تو بہرصورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اسکو یہہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بی اولاد ٹہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو ا

کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بی جا
غالب نہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو ق کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا
خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهُ مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ
بخاری اور مسلم مین کعب ابن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے
تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہہ حضرت نے
کعب بن مالک سے فرمایا جبکہ تبوک سے آنیکے وقت ف جنگ تبوک کی
جب حضرت نے تیاری کی تہی تب کعب بن مالک نے ساتھہ جانے کی واسطے سواری
مول لی تہی مگر انکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھہ نہین ہوا تھا جب اس لڑائی سے
پلٹ آئے تب یہہ حدیث غصے سی فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَهُ لِثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهٖ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اے ثمامہ تیرے
پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال مین ہے یہہ حضرت نے ثمامہ بن اُثال سے
کہا اُسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایکبار نجد کی ملک مین لشکر
بہیجا وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تہا اسکو پکڑ لائے اور
مسجد کے ستون مین اُسکو باندہ دیا جب حضرت اُس طرف تشریف لائے

تو یہہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہے ثمامہ نی کہا کہ خیریت ہے
اے محمد اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ
دیا تو شکر گذار مرد کو چھوڑا یعنے مین احسان کا حق مانا کرونکا اور اگر کچھہ مال کی طمع
ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پہر حضرت وہان سی ہٹ گئی دوسرے روز حضرت نے پہر
فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہے ثمامہ نی وہی جواب دیا پہر حضرت اسکے
پاس سے ہٹ گئی تیسرے روز پہر حضرت نے اُسیطرح پوچھا اور ثمامہ نی اسیطرح جواب دیا
پہر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سی خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین جاکر
نہایا پہر حضرت کے خدمت مین مسجد کی اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ
پڑھا اور کہا کہ اے محمد روے زمین پر میرے نزدیک تجھسے زیادہ کوئی دشمن نتہا سو اب تو تیرے
برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سی برا معلوم ہوتا تہا
سو اب سب دینون سی میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب
شہرون سے میرے نزدیک برا تہا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پہر کہا کہ حضرت
مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپکے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو
کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے اُسکو بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب
ثمامہ مکہ مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے ثمامہ کیا تو بیدین ہو گیا ہے

ثمامہ نے کہا بلکہ مین رسول اللہ کی ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک
حضرت حکم ندینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکہ مین آیا کرتا تھا ص جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِي
الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ
أُصَلِّي لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ
مُتَطَوِّعًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا أَوْ وَمَا بِيَدِهِ
نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے
جس کام کے واسطے مین نے بھیجا تھا اور نہین روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے
مگر اس سبب نے کہ مین نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور انکو کسی کام کے
واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلہ کے سوای
اور طرف منہہ کئے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھہ بات کی تو حضرت نے
یون اشارہ کیا ہاتھہ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلہ کی طرف منہہ ہو یا نہو لیکن سجدہ کا
اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہئے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور
یہی مذہب ہے سب اماموں کا ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا

ق ۱۵۲۰

فَاِنَّ معهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يعنى ضَالَّةَ الْاِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سی روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے اُسکے واسطے یعنی بکانی اونٹ
گم ہوئی بہٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اُسکو اسواسطے کہ اونٹ کی ساتھہ اُسکا جوتہ اور
مشک موجود ہے کہ اپنی پاؤن سے چل کر پانی پئیگا اور درخت کو کہا ویگا یہان تک کہ
اسکا مالک اسکو پاویگا ف کسی نے حضرت سے بہولے بہٹکے جانورون کا مسئلہ
پوچھا کہ حضرت نے ہر ایک کا جواب دیا پہر اُسنے بہٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اسکو
پکڑ لیوے یا نہ لیوی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نچاہئے
اسواسطے کہ اسکے ضایع ہونی کا کچھہ خوف نہین جوتہ اسکے پاس موجود ہے یعنے
اسکے تلی یعنے چلنے پہرنے پہر کر مضبوط ہے اور مشک اسکے ساتھہ موجود ہے
یعنی پیاس مارنی کی بڑی عادت ہے کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ
رکہہ ہے غرض یہہ کہ اسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور امام اعظم کے
نزدیک جہان خوف ضایع ہونی کا ہو تو پکڑ لینا درست ہے م جابر مالک

م ۱۰۵۳

يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا
فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ

الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ تجھکو کیا ہوا ای سائب کی ما جو تو کانپ رہی ہے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے
سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اُس عورت نے کہا کہ مجھکو تپ ہے خدا اسکو بی برکت
کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے برا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کی
گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے **ف** یعنی ہرچند
ظاہر مین تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اسکے سبب سے گناہ دور ہوئے تو اسکو برا
کہنا نہ چاہئے کہ بی جبری کا نشان ہے اسی طرح ہر بیماری کا حال ہے **م** عَائِشَۃ ۱۰۵۴
مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا ہے تجھکو ای عائشہ کیا تجھکو رشک آیا **ف** مسلم مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے پوری روایت یون ہے کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے
قبرستان مین تشریف لی گئے مردون کے واسطے دعا کرنی کو مین یہہ سمجھی
کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اُٹھہ کر دیکھنے لگی جب حضرت
تشریف لائے تو یہہ میرا حال دیکھہ کر یہہ حدیث فرمائی تب مین نی کہا کہ یا
حضرت مجھسی عورت خاوند کی پیاری آپسے خاوند پر کیون کر رشک نہ کرے **م** ۱۰۵۵
جَابِرُ ابْنُ سَمُرَةَ مَالِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ

شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ ثم خرج علینا فرانا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصفوف الاولی و یتراصون فی الصف مسلم مین جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہے مجھکو کہ مین تمکو ہاتھہ اوٹھائے دیکھتا ہون تمہاری ہاتھہ گویا چنچل کہوڑون کی دم ہین یعنی جیسی چنچل کہوڑون کی دم ہین ٹھہرتین ویسی تمہاری ہاتھہ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہاکرو نماز مین یعنی ہلا ہلا نکرو پہر حضرت دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کئے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہے مجھکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پہر دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کرلیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے اندر آپسمین بہڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوئے کہڑے ہوتے ہین کچہہ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابو داود مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب جب نماز پڑھتے تھے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھہ اٹھا کر سلام کرتا تھا

تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتہہ اُٹھانا نماز کے اندر
منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کی سوای کوئی جنبش نماز مین درست
نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہے جب تک اول صف نہ بہر جاوے دوسرے
صف نچاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بہر جاوے تیسری صف نچاہیے
اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکہنا ضرور ہے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا
لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ
فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری
اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو کیا ہے کہ مین نی
تمکو دیکہا کہ تم نی بہت تالی بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی
ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سی سبحان الله
کہے اسواسطے کہ جب اُسنے سبحان الله کہا تو اسکی طرف التفات کیا جاویگا
یعنی امام سبحان الله کہنی سے خبردار ہو جاویگا حضرت نی فرمایا اور تالی مارنا
عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان
الله نہ کہے بلکہ ہاتہہ کو ہاتہہ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو
بدخیال آتا ہے **ف** صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت ایک قوم مین صلح

کرنی کو گئے تہے نماز کا وقت آیا لوگون نی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام بناکر
نماز شروع کی پہر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز مین تہی تو حضرت بہی صف
مین نماز کی نیت کر کے کہڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق حضرت کے
آنی سے خبردار ہو جاوین اور صدیق کی یہہ عادت تہی کہ نماز مین کسی طرف
نہ دیکہتے تہے جب بہت لوگون نی تالیان بجائین تو صدیق نی نظر کی دیکہا
کہ حضرت صف مین کہڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹہہرے
رہو اور امامت کئے جاؤ پہر صدیق اکبر نے دونون ہاتہہ اٹہا کر شکر خدا ادا
کیا کہ حضرت نے مجہکو امامت کرنی کو فرمایا پہر پیچہے ہٹے یہان تک کہ صف مین
برابر ہو گئے اور حضرت نے آگے بڑہ کے امامت کی پہر حضرت جب نماز پڑہ چکے
تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر نی
کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹی کو یہہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے
پہر حضرت نے اور اصحاب سے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سی صدیق اکبر کی نہایت
عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول
صدیق کے پیچہے نماز کی نیت بہی کر چکے تہے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون
کامل ہو گا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بنا دے ق ابن عباس خ خازن

قخ

مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا نَعْنِي الْبَعِيرَيْنِ وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي قَالَهُ لِأُمِّ سِنَانٍ بخاری اور مسلم مین ابن عباس رضی سے اور صرف بخاری مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے سنان کی ماں سے کہا کہ تجھکو کسنے منع کیا تہا حج کیا نے سے اور عبداللہ بن عباس کی روایت مین یون ہے کہ تجھکو کس نے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اُس عورت نی کہ فلانے کا باپ یعنی اسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تہا اور دوسرا اونٹ کہیت سینچتا تہا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنیکے برابر ہے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہے

نوعٌ آخَرُ
دوسرے قسم کی حدیث

مُ ۱۵۸۱ م ابو ذر مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ قَالَهُ حِينَ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے

بندون کے

بندون کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچہا تہا کہ کون کلام افضل ہے

نوع اخر
دوسرے قسم کی حدیث

ح ۵۹۰ ابو هريرة مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ بخاری

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہے یعنی نیچے کرنیوالی کی سزا دوزخ ہے ف

رافع بن خديج مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہا دے اور خدا کا نام اسپر لیا جاوے تو اسکو کہاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافرون کی چہری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو انکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف یعنی تیز چیز لوہا ہو یا لکڑی یا پتہر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دیوے اور خدا کا نام اسپر لیوے تو

ذبح کیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے
حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک
جمے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اکھڑے دانت اور ہڈی سے
حلال کرنا درست ہے ق عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ
وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے
اس طرح پر کہ تو تاک لگانے اور مانگنے والا نہو تو اسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اسکے
پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت مجھکو مال دینے لگے مین نے کہا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجیے
حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا و خیرات کر پھر یہہ حدیث حضرت نے فرمائی
یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر
زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اسکی طرف خیال لگا کر
باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہین نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے
اٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اس شخص کو

ق ١٦١

روٹی

روٹی دی اُس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اُنکو امام احمد نے بلا کر روٹی
دی تو اُنہوں نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ میں نے
روٹی دی تو قبول نہ کی اور تم نے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اسوقت اُنکا دل
روٹی کیطرف مائل ہوا تھا تو وہ اُسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نکی اور جب
میں نے روٹی دی تو اُنکو خواہش نہ تھی کہ لیتے نا اُمید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی
غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے
منع ہے **ق** يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ
فِي عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْإِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيبِ بخاری اور مسلم میں
یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے حج میں کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے میں
بھی کر یعنی جسطرح حج میں احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اُسی طرح عمرے میں
بھی **ف** مصابیح میں یعلی رض سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا
اُسنے حضرت سے پوچھا کہ میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ میں پہنے ہوں اسمیں
کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اُتار ڈال پھر
یہ حدیث فرمائی **ق** أَبُو سَعِيدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ
أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ

وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ
الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال
ہوگا اسکو مین تم سے چھپا کر جمع نہ رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سی
آپ کو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اُسکو سچا پرہیزگار کردیگا
اور جو دنیا سے بی پرواہی کی نیت رکھیگا تو خدا اسکے دل کو دنیا کے مال سے
بے پروا کردیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپ کو بزور صبر والا بناویگا
تو خدا اُسکو سچے بناوٹ کا صابر کردیگا اور کسی کو بہتر اور کشادہ تر صبر سی کوئی
نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہہ حدیث
فرمائی یہہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی
خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیک خو
عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضی لوگ کہتی
ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہہ بیہودہ سی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ غلط
بات ہے اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور انکی تعلیم بی فائدہ ہو جاتی جانورونکی
تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتّے کی تو بھلا آدمی کی کیون کر نہ

اس کلام مین تہذیب اخلاق کی ترغیب اور ریاضت کی فضیلت ہے و سنت کی

بدلے

بدلے ہاں یہہ البتہ ہے کہ بدون محنت کچھہ نہین ہوتا خو بدلنے کا طریقہ چاہیئے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے ؛

دوسری قسم کی نوع اخر حدیث

ق ۱۰۶۳

ق ابو هُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پہونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دو بار صور پہونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاویگی دوسرے بار مین جی اٹہیگے ابو ہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابو ہریرہ نے کہا کہ تعین مجھکو معلوم نہین مین نے حضرت سے یون ہین سنا جیسا کہ تم سے کہا

ق ۱۰۶۴

ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِنِ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گہر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے کیاریون مین ایک کیاری ہے ف بعضی روایت مین گہر ہے بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتون کا ایک ہی مطلب ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرہ مین حضرت اکثر رہتے تہے اور وہین دفن ہوئے حضرت کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہے یعنی اس قدر مکان بہشت مین اٹہہ جاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہے اسکی برکت سے بہشت ملیگی

مدینے میں اب معمول ہے کہ وہان اکثر لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور
دعا مانگتے ہین ق ابو هريرة مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونو طرف کی پتھریلی زمین کے
اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہے ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار
ہو چکا ق ابو هريرة مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کافر کے دونو کندھون کے درمیان تین دن کی راہ ہو گی تیز رو سوار کی
یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اسکو زیادہ آگ ستاوے
م انس مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے دونون کنارون کے
درمیان اتنا فرق ہے جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہے ف صنعا مدینے مین ایک
شہر کا نام ہے مدینے سے وہان تک کئی مہینے کی راہ ہے مطلب یہہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر یا ہے

م اُبَيّ ابن كعب يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ

اعظم

Margin: ق ۱۰۶۵ — ق ۱۰۶۶ — م ۱۰۶۷ — م ۱۰۶۸

اَعظمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي
صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین ابی بن کعب سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی کتاب سے کون آیت بہت
بڑی ہے تیرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
یعنی آیت الکرسی بڑی آیت ہے ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہو کر میرا سینہ تھپکا
اور فرمایا کہ تجھکو علم مبارک ہوا ای ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہے اُبی
بن کعب کی قرآن کی بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے انکی ذہن آزمائی کی پھر انکے
علم اور فہم سے بڑے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے
افضل ہے کہ اُسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے **ق** عَائِشَۃُ
يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے
اور یہہ ہماری عید ہے **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت کپڑا
اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجا کر بہادر
لڑکون کے گاتی تہین اتنے مین صدیق اکبر آئے اُنہون نے لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ
پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام تب حضرت نے منہہ کہول کر یہہ حدیث

ف ۱۰۶۹

فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھہ مضائقہ نہین اسواسطے کہ اول تو دف بجانا
حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت
ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری دین کی کارآمدنی چیز ہے
اسی حدیث سے بعضی عالمون کا یہہ مذہب ہے کہ خوشی کے دنون مین جیسے ختنہ اور
شادی اور عید مین بے مزامیر نرا راگ یا دف کی شہادت درست ہے بشرطیکہ دینی کام مین
کچھہ ہرج ہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہوا ور راگ کا مطلب
خلاف شرع نہو غرض کہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے
صاف منع معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی
عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو

م ١٠٧٠ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ غَضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا اَتَيْنَ فَالُوْا لِاَبِي سُفْيَانَ مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ تَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ

مسلم مین عائذ بن عمرو سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے انکو غصہ دلایا اگر تو نے انکو غصہ ضرور
دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان

فارسے

فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب کہا اُن تینون نے ابوسفیان سے
کہا تہا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کی دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا
تو صدیق اکبر نے کہا تم ایسی بات قریش کے بڈہے اور انکے سردار کو کہتے ہو ف
ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تہا اسواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہے
کہ جب ابوسفیان ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ جما تہا کہ ایک روز سلمان
اور صہیب اور بلال کی پاس ہوکر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سی وہ سخت بات
کہی صدیق اکبر نی اس خیال سی کہ مبادا ناشاد ہوکر ابوسفیان ظاہری اسلام بہی چہوڑ دے
اسکی خاطرداری کی بات کہی اور انکو ایسی سخت بات کہنی سے منع کیا پہر صدیق
اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہہ حدیث فرمائی چونکہ انکا سخت
کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تہا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق
اکبر نے حضرت سے یہہ سنا تو ان تینون صحابیون کی پاس عذر کرنی کو گئے اور کہا
اے میرے بہائیو مین نی تم کو غصہ دلایا یعنی معاف کرو انہون نے کہا کچہہ غصہ نہین ای
بہائی تجہکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکہنا
ضرور ہے اور انکو ناخوش کرنا بہا بڑی بات ہے کہ انکی ناخوشی سی خدا ناخوش ہوتا ہے
ف ابوبکر یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما بخاری اور

فضیلت صدیق

مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہے
اُن دو مین جنکا تیسرا ساتہی مددگار خدا ہے **ف** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جاکر چہپے تو کافر ہم کو
تلاش کرتے کرتے اُسی غار پر خاص ہمارے سرون پر کہڑے ہوئے جب مین نے مشرکون کے
پاون دیکہے تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اُنمین سے کوئی اپنے پاون پر نظر کرے
تو ہم کو دیکہہ لے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے
ساتہہ ہے ہم دونون آدمیون کو ضایع نہ کریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل
خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہہ کہ حضرت نے
اپنے ساتہہ اور صدیق کے ساتہہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو خدا
اور رسول کی ساتہہ شمار مین اوے دوسرے یہہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم
حضرت کا جانی دشمن تہا صدیق نے حضرت کا ساتہہ دیا اور اپنی جان اور
مال اور خاندانکی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا
ہو گی تیسرے یہہ کہ معلوم ہے کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اسکو
ساتہہ لینے مین جسکی اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بہروسا ہوتا ہے
تو حضرت کا صدیق اکبر کو ساتہہ لینا اور اپنے بہید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے

ف کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر سی زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہ تہا

ق ۱۰۷۲ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر کس چیز نے تجھکو روکا لوگون کے نماز پڑھانے سے جب کہ مین نے تجھکو اشارہ کیا تہا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تہے صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تہے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ کیا کہ امامت کئے جاؤ صدیق ہٹ آئے حضرت نے نماز پڑھا کر یہہ حدیث فرمائی

ق ۱۰۷۳ اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہہ آفتاب کہان جاتا ہے یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا خدا اور اسکا رسول زیادہ خبردار ہے پہر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہے

تہ تیسیب و تہذیب ترجمہ بخاری یعنی

عرش کے تلے پہر اجازت مانگتا ہے کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے
پہر اسکو اجازت ملتی ہے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہو گا یعنی قیامت
قریب اور اجازت مانگے کا دورہ کرنی کی تو اسکو اجازت نملی کی پہر اسکو حکم ہوگا
کہ پلٹ جا جدہر سے تو آیا ہے تو نکلے گا پچہم کی طرف سے سو یہی مطلب ہے قرآن مین خدا کے
اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہے اپنی قرار گاہ تک یہہ اندازہ ٹہرایا ہوا ہے عزت والے دانا کا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل کہڑی کے ہے کہ ایک رات
اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہے بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اس طرح ہر روز
آفتاب بدون حکم الٰہی طلوع نہین کرتا جب اس حکیم مطلق کا ٹہہانا حساب پورا ہوجاویگا
تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی الٹی چال چلکر یہہ سب کارخانہ ٹوٹ پہوٹ جاویگا
اور اسی کا نام قیامت ہے ق ابوذر یا اباذر اذا طبخت مرقة
فاکثر ماءها وتعاهد جيرانك بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر جب تو شوربا پکایا کر تو اسمین پانی زیادہ
ڈالا کر اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی انسے مل بانٹ کہایا کر
ف اس حدیث مین بیان ہے حق ہمسایہ اور چشم پوشی کی تعلیم ہے اور تنہا خوری کی
مذمت ح ابوذر یا اباذر اكتم هذا الامر وارجع الى بلدك

ق ۱۰۲۳

ح ۲۵

فاذا

فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاْقْبِلْ بخاری مین ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ اے ابو ذر چھپا رکھنا اس امر کو یعنی اسلام اپنی ظاہر نکرنا اور پلٹ جا اپنی بستی

مین جب تو خبر پاوے ہمارا غلبہ پلنے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابو ذر سے

روایت ہے کہ ابتداء اسلام مین جب کافرون کا بہت غلبہ تہا مین مکے مین حضرت

پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مین نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کردن تب حضرتؐ نے یہہ

حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تہے اسواسطے حضرتؐ نے انکا مکے مین رہنا اور

اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکہا کہ مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم ہوا کہ جہان

جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چہپانا درست ہے لیکن اُس صورت مین دار الاسلام

کیطرف ہجرت کرنا بہی فرض ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ

ہو تو ہمارے پاس آئیو م اَبُوْذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ

وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا

وَاَدّٰى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا فَاِنَّمَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ

مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابو ذر تو ضعیف اور

ناتوان آدمی ہے اور یہہ حکومت خدا کی امانت ہے اور مغرر حکومت قیامت کے

دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے مگر اسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت

۱۰۷۶ م

لیکن اُسکا حق ادا کیا اور جو اُسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو
اُسنے بخوبی ادا کیا یہہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو
آپ تحصیل زکوۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو
چاہئے کہ ناتوان آدمی کو جس سے خوب محنت نہو سکے اُسکو حکومت نہ دیوی اور ثابت
ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہو کر آوے وہ خدا کی امانت ہے سردار کو نہین چاہئے
کہ اسکو اپنا مال جانکر اپنی خواہش کی موافق اُسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا
خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اُسکو دیوے **م ۱۰۷۶** یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّی اَرَاکَ
ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَیْنِ وَلَا
تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر
مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے
چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہے
کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی واسطے
کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بھی خواہش سرداری
ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اسکا ثواب اور عزت بہی بے شمار

چنانچہ دوسری حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے
ساۓ نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کہٹکے سی خالی نہین اسواسطے تو اکثر سلف نے
بزرگوارون نے حکومت باوجود میسر ہونیکے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے
عباسی بادشاہ کی قید سخت اٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
عن ابو سعید یا ابا سعید من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا
و بمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ ثم قال واخری یرفع بہا
العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء
والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ
الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو سعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور
اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لایق ہوگیا پہر حضرت نے فرمایا
کہ ایک دوسری عبادت ہے کہ جسکے سبب سے بندیکے سو درجے بلند ہوتے ہین انکے
درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید نے
کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی
راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اسکو فرمایا ف یعنی ایمان

ق ۱۷۷۰/۱

مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے ق
انس یا اَبَا عَمرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَکیٰ یَعْنِی ثَابِتَ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ
وَاَبُو عَمرٍو وَھُوَ سَعدُ بْنُ مُعَاذٍ وَکَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّہُ ھُوَ مِنْ
اَھْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخبِرَ بِقَولِہٖ قَالَ بَلْ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بخاری
اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمر کیا حال ہے
ثابت کا کیا وہ بیمار ہے مراد ثابت سے وہ ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے
اور ابو عمر کنیت ہے سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے
جب انکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے ف
انس رضی سے روایت ہے جب یہہ آیت اتری کہ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُکُمْ یعنے نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمہارے عمل اکارت ہو جاوین
اور ثابت بن قیس انصاریوں کے خطیب تھے انکی اواز نہایت بلند تھی اُنہون نے
حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گہر بیٹھہ رہے اور یہہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون
اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہے ایک روز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت
بن قیس نہین آتا ہے کیا بیمار ہے سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہے مگر مجھکو
اُسکی بیماری نہین معلوم پہر سعد بن معاذ نی ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا

اور

اور سبب آنے کا پوچھا ثابت نی کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہے تو مین دوزخی ہوا سعد نی یہہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نی فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے یعنی آیت کا مطلب یہہ نہین ہے جو ثابت سمجھا بلکہ بی ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہے سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے **ق** یَا اَبَا عُمَیرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیرُ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے لال کو کیا ہو گیا **ف** ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تہی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا اُسکے غم مین اُداس بیٹھا تہا تب حضرت نے اس لڑکے سے یہہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بہی خاطرداری کرتے تھے **ق** اَبُو مُوْسیٰ یَا اَبَا مُوْسیٰ لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوُدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو موسی البتہ تجھکو بانسری دی گئی ہے داود کی بانسریون سے **ف** ابو موسی نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات انکو قرآن پڑھتے سُنا دوسرے روز یہہ حدیث فرمائی یعنی تیرا آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہے اور تیرے آواز مین لحن داود کا

ق ۱۰۸۰/۱

ق ۱۰۸۱/۱

اثر ہے عبد اللہ بن عباس سی روایت ہے کہ حضرت داود علیہ السلام ستر آوازون
مین زبور پڑھتے تہے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب
غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار ہوش مین نرہتا اور تاریخ
مین لکھاہے کہ جب حضرت داود علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو
حلقہ کرلیتے اور شیر اور بہیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور
ہوا چلنے سے تہم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرونکی روح بدن سے نکل جاتی
غرض کہ خوش آوازی نعمت خدا داد ہے بشرطیکہ اسکو خلاف شرع راگون مین اور
واہیات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ بی بناوت قرآن پڑھے کہ اسمین ہم
عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین م ابو ھریرۃ یا ابا ھریرۃ
اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیت من وراء ھذا الحائط یشھد
ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ مسلم مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لے جا میران دونو
جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کی اس طرف کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوای خدا کے کوئی
بندگی کے اور پوجنی کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دل یقین والا ہو کر تو اسکو
بہشت کی بشارت دے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرنے

۱۴۴ م

پہر سنتے تہے کسیکو معلوم نہ تہا کہ حضرت کہان ہین مین نے دیکہا کہ ایک انصار کے
باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی پہر ابو ہریرہؓ
حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی
پوچہا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دہکا دیا
کہ یہہ بات لوگون کو مت سنا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرتؐ سے جاکر کیا
حضرتؐ نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون
نجانے دیا عمر فاروق نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یارسول اللہ یہہ
بات میرے نزدیک مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین
عمل کرنا چہوڑ دین یا حضرت لوگون کو چہوڑئیے کہ عبادت کرین آخرش حضرتؐ نے
عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سنانے
دے جس سے بگڑے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرتؐ نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو
اسواسطے دین تہین کہ تا لوگ انکی بات کو سند جانین حضرت کی نشانی دیکہہ کر معلوم
ہوا کہ عمر فاروق کی حضرتؐ کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تہی کہ انکا صلاح اور
مشورہ قبول ہوتا تہا اِس حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے
رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اِسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا

ہتا ہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے
عقیدے داخل ہو گئے خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ
الْبَارِحَۃَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ہریرہ
تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف بخاری مین پوری روایت ابو ہریرہ سے یون
ہے کہ حضرت نے مجھکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اسکی چوکی دیتا تھا اِسنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر اناج کو لینے لگا مین نے اسکو پکڑا اور کہا کہ تجھکو مین
حضرت کے پاس پکڑے لئے چلتا ہون اُسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے
رکھتا ہون مین نے اُسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیالداری بیان کی تھی حضرت نے
فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہے اور پھر آویگا مین اُسکو تاکے رہا وہ دوسرے رات پھر آیا
اور اُسنے اناج اٹھایا مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجھکو حضرت کے پاس پکڑے
لئے چلتا ہون اُسنے کہا مجھکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مین نے اُسکو چھوڑ دیا
صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مین نے حال بیان کیا حضرت نے
فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہے اور پھر آج کی رات آویگا سو پھر مین اُسکو تاکے رہا تیسری
رات کو بھی آیا اور اناج اُسنے لیا اور مین نے اُسکو پکڑا اور کہا کہ اب مین تجھکو ضرور

حضرت کے پاس پکڑ لے چلون کا اُسنے کہا کہ مجھکو چھوڑ دے مین تجھکو وہ بول سکھلا دون
جس سے خدا تجھکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیت الکرسی
پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان
تیرے پاس نہ آوے گا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مین نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت کے
خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مین نے کہا
کہ اُسنے اپنے گمان مین فائدہ کی چیز بتلائی مین نے اسکو چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا
کہ کون چیز اُسنے بتلائی مین نے آیت الکرسی کا پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے
فرمایا کہ وہ ہر چند بڑا جھوٹھا ہے لیکن اسبار مین وہ تجھسے سچ بولا تجھکو معلوم ہے
کہ تین رات سے تو نے کس کے ساتھ بات چیت کی اے ابو ہریرہ مین نے کہا کہ مجھکو
معلوم نہین حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان تہا خ اَبُو هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ
هٰذَا غُلَامُكَ فَذَاتَاكَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت
پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام آنے سے پیشتر یہہ حدیث فرمائی پہر غلام بہی مسلمان
ہوگیا یہہ معجزہ ہے حضرت کا ق سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ

فاسمح اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرُوْنَ فِیْ قَوْمِهِمْ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن الکوع سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی
کر البتہ ان لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی انکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع
سے روایت ہے کہ مدینہ کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرائی پر
تہین مجھکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لئے جاتی ہے سو مین نے
مدینے کے جنگل مین تین بار رفیق ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین انکے پیچھے اکیلا دوڑا
یہان تک کہ مین انکو پا گیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا
کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہے سو انکو پانی پینے کی
فرصت نہ ہوئی اور مین نے اُنسے سب اونٹنیان چھین لین اور انکو ہانک لے چلا حضرت کے
پاس راہ مین حضرت ملے یعنی سوارون کو لئے اِنپر دوڑ چلے تھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ
وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مین نے انکو پانی نہین دیا سو انکے پیچھے جلد لشکر کو
بھیجیئے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اپنے خیر حاصل ہوئی اور تو اُنپر غالب
ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اِس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہوجیئے تو درگذر کرنا افضل بات ہے م عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ مسلم مین

ص ۱۰۶

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجھسے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے
جا پکار دے لوگون مین کہ مقرر یہہ بات ہے کہ نجاوین بہشت مین سوای ایماندارون کے ف
جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرتؐ کے ساتھہ ہو کر لڑنے گیا سو اسکے
تیر لگا وہ مرگیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے
پہر یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی
عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہے ق عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ
تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَۃُ وَلَھُمُ الدُّنْیَا وَیُرْوٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِکَ
عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا
اس بات سے کہ ہمارے واسطے دنیا کا آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کا آرام
اور دوسری روایت یون ہے کہ ای خطاب کے بیٹے اُن کافرون کے واسطے
ستہرائیان اور عیش و آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی زندگی مین ف
مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرتؐ کے پاس گیا تو
حضرتؐ چٹائی پر لیٹے تہے کوئی کپڑا اُسپر نہ بچہانا تہا چٹائی کے نقش حضرتؐ کے
پڑ گئے تہے اور چمڑے کا تکیہ دہرے تہے جسمین کہجور کے درخت کے جہو پڑ بہرے

ق ۱۰۸۷

تھے ہین نبی کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کافر خدا کو نہین پوجتے اور خدا نے
انکو بہت مال اور دولت اور عیش و آرام دیا ہے آپ دعا کیجئے تو خدا آپ کو اور آپکی
امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کیا تو اس خیال مین ہے ای عمر
پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کی عیش و آرام کی
تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرون کو اکثر عیش و
آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین انکا کچھ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے
دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین مجرا ہو ۔ م ۱۰۸۸ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا بخاری اور
مسلم مین سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین
بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجھکو خدا ہرگز ضایع نہ کریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافرون کی ظاہر بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہہ بھی داخل تھا
کہ اگر کافرون کا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اسکو کافرون کے
حوالہ کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس چلا جاوے تو کافر اسکو نہ دیوین اصحاب کو
اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق سے بسبب جوش اسلام رہا نہ گیا تو کہا یا حضرت
ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین

اور اُنکے دوزخ مین حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ پہر ہم کیون آپنے دین مین اِس طرح کی ذلت اختیار کرین تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبہی ضایع نکریگا یہہ صلح حکمت سی خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرتؐ نی کفار مکہ سی خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخرش مکہ بہی فتح کیا یہہ حکمت سوای خدا اور رسول کی کسی کو معلوم نہہ تہی اسواسطے گہبرائے ہوئے تہے عمرؓ

۱۰۸۹ ھ

یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم

مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہے کہ شاید کہ خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہوچکا سو اُسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مغفرت بخش چکا ف اِس حدیث کا قصہ مذکور ہوچکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تہا عمر فاروق رضؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو اسکو مین مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے بدر والے صحابیون کے ایمان خدا نے جانچ لئے ہین اُنکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اُسکے قتل کا ارادہ کرتا ہے اِس حدیث سے بدری صحابہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اُنکا اگر کوئی قصور

ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اُسپر طعنہ دیوے جسطرح شیعہ دیتے ہین
جسکو خدا نے بخشا اُسکا بدکہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اسکو کیون بخشا
اُسکی وہی مثل کہ ہنڈاری دا اور پانی کلہ بیت کہے ۞ اُسَامَةُ یَا اُسَامَۃُ اَقَتَلْتَہٗ
بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَعْنِیْ رَجُلًا مِنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُھَیْنَۃَ
قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَمَّا غَشُوْہُ ۞ مسلم مین اُسامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای اسامہ کیا تونے اسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مُراد
وہ مرد ہے گروہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہے اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تہا
جبکہ اُسکو گہیرا تہا ۞ مصابیح مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو
سردار بناکر قوم جہینہ کے مارنے کو بہیجا تہا تو مین نے اُس قوم کے ایک مرد کو پایا
چاہا کہ اُسکو نیزہ مارون اُسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مین نے اُسکو نیزہ مارکے
مار ڈالا پہر یہہ قصہ مین نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی مین نے کہا یا
رسول اللہ اُسنے اپنے بچاو کے واسطے کلمہ پڑھا تہا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تہا
تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تونے اُسکا دل چیر کے دیکہا تہا یعنی تجھکو دل کا حال کیا معلوم
ہے معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین
اور اسامہ مجتہد ہے اور مجتہد کی خطا معاف ہے اسواسطے حضرت نے اُس مرد کا خون بہا

نہین دلوایا

۱۰۹۰ م

نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ
بیان کرتے تہے چہپاتے نہ تہے ھ اَنَس یَا اَنجَشَۃُ رُوَیدَکَ سَوقَکَ
بِالقَوَارِیرِ مسلم مین انس سے مروایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ
چل اور اونٹون کو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انس سے روایت ہے
کہ حضرت کسی سفر مین تہے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تہا وہ حضرت کی بی بیونکے
اونٹون کو ہانکتا تہا سو وہ غلام خوش آواز تہا آہنگ سے سرود کا گاتا تہا اور دستور
ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بی بیون کو سواری مین تکلیف ہوتی
تہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور اسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا
اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسیواسطے حضرت نے انکو شیشہ بانشا کہا اور
بعضی اس حدیث کا یون مطلب کہتی ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑہتا جاتا
تہا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشہ دل
ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو مرد کا راگ سننا خصوصا
کہ اُسکے مضمون مین عشق کا بہی ذکر ہو درست نہین کہ بی شک فساد کا سبب ہے
ق اَنَسٌ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ یَأمُرُ بِالقِصَاصِ وَیُروٰی کِتَابُ اللّٰہِ القِصَاصُ
قَالَہُ لِاَنَسِ بنِ النَّضرِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

۱۱۹۱ ھ

۱۱۹۲ ق

فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینی کا حکم کرتی ہے اور دوسری روایت میں ہے
کہ کتاب اللہ میں حکم بدلا لینے کا ہے یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف
دوسرے باب میں اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا دانت
توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی
کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اسکے وارثوں نے خون بہا قبول کیا
اور بدلا نہ لیا

ف ١٠٩

ق ابُو هُرَيرَةَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ وَيُرْوَى دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّي لَا اَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي اَنْ اُصَلِّيَ بخاری

اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بلال بتلا دے مجھکو بڑے
فائدہ کا امیدواری والا عمل جو تونے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنے
تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے
کہ میں نے تیرے دونوں جوتوں کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی بلال نے کہا کہ میں نے
اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا

کہ جب

کہ جب مین فی رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اُس وضو سی نماز ضرور
پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی
نماز کی فضیلت ہے حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اُسکو ہمیشہ کیا کرین
اور غیرون کو اسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا م ابو ھریرۃ

۱۰۶۴

یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُوَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ
مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ
فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا

مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے کعب بن لوی کی
اولاد چہڑا و اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولا چہڑا و اپنے جان کو
دوزخ سے ای عبد شمس کے اولاد چہڑا و اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد
چہڑا و اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چہڑا و اپنی جانکو دوزخ سے ای فاطمہ
چہڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بی سک مالک نہین تمہارے بچانے کا
خدا کے عذاب سے کچھ بہی مگر تمہاری برادری کا حق ہے سو مین اسکو ملا و نگا تر و تازہ

کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرو نکاف جب یہہ ایت اُتری کہ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ

الاقربین یعنی عذاب الہی سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرا دے اپنے قریب

برادری والون کو تو حضرت نے ابتدای اسلام مین سب قریش کو کہ مین جمع

کیا اور یہہ حدیث فرمائی اوپر سے نیچے تک سب ایک جدی برادرون کو

علحدہ علحدہ نام لے کر حکم الہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے

میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسی کو دوزخ سے نہ بچا

سکون کا باقی رہی گنہکار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد

البتہ ہوگی رہ برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا ق اَنَس یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِی ق ١٠٥٥

بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ بخاری اور مسلم

مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بنجار کی اولاد اس احاطے والے

باغ کا مجھ سے مول کرو قیمت لو بنی بنجار نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت

نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور

خدا سے ثواب کے امیدوار ہین ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان

نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہے

وہان کھجور کا باغ تہا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر

انسے

۱۰۹۶ م

اُنسے یہہ حدیث فرمائی اُن جان نثارون نی بلا قیمت نذر کیا وہان کا فردوس
قرین تہین حضرت نے انکی ہڈیان کہدواکر مسجد بنائی م اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَا اُبَیُّ اُرْسِلَ
اِلَیَّ اَنْ اَقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُّ اِلَیْہِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ
فَرَدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اِقْرَاْہُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْہِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی
اُمَّتِیْ فَرَدَّ اِلَیَّ فَاقْرَاْہُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ
تَسْئَلُنِیْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ
لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مسلم مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بہیجا گیا
میری طرف اسکا کہ پڑہ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرأت مین یا ایک بولی
مین سو مین نے پہر بہیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نی پہر حکم بہیجا میری طرف
دوسرے بار کہ پڑہ قرآن کو دو حرفون مین سو مین نی پہر بہیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر
آسانی کر سو خدا نے حکم بہیجا میرے طرف کہ پڑہ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کے
سات بولیون مین اور یہہ حکم ہوا کہ تجہکو لشمار ہر بار حکم بہیجنے کی جسکو مین نے تیری طرف
پلٹا ایک ایک سوال کرنیکی اجازت ہے کہ تو اسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو
قبول ہووے حضرت نے فرمایا سو مین نے کہا ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو

بخشش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا ہین تیسری سوال کو اُس دن کے
واسطے کہ جب خلق جھکے کی میری طرف سب کی سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بہی ف
ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسرے قرات مین پڑھا مین اس قرأت کو
نہین جانتا تہا مین اسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اُسکے دونون قراتون کو
درست فرمایا سو میرے دل مین اسوقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بہی ویسا
شک نہ تہا حضرت سمجھ گئے سو حضرت نے ایسا ہاتہہ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کے
مارے پسینہ مین ڈوب گیا اور گویا مین نے خدا کو دیکھہ لیا یعنی شک جاتا رہا
حق بات صاف کھل گئی پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی اُمت پر
کیا شفقت تہی کہ عرض معروض کر کر کے حضرت نے قرات یا سات بولیون کی اجازت لی تا کہ
امت پر ایک قرأت مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیئے کہ جب اپنے
حبیب کو اپنے امت پر اتنا مہربان دیکھا تو اُمت کی حق مین تین بار سوال کرنیکی بہی
اوراجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے
دنکے واسطے رکھہ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے
نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بہی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش

جا ہین یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بہی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے
ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی م قبیصۃ ١٠٩٧
بْنُ مُخَارِقٍ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَکُمْ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ
کَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَاُ اَھْلَہٗ فَخَشِیَ اَنْ
یَّسْبِقُوْہُ فَجَعَلَ یَھْتِفُ یَا صَبَاحَاہُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تمہارا
ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اُس مرد کی مثل جنے دشمن کو دیکھہ لیا
کہ غارت کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگون کو بچاوے سو ڈرا کہ اسکے پہنچنے سے
دشمن آگے پہنچ جاوینگے سو وہین چلّانے لگا کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن اپہنچا
ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ اے پیغمبر اپنے برادرون کو ڈرا دے عذاب الٰہی سے
تب حضرت نے اپنے سردارون یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہہ حدیث فرمائی یعنی مجھکو
یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے کہ مین
گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تا عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ
گھبرا کر اپنی قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہے م ثوبان یَا ثَوْبَانُ ١٠٩٨
اَصْلِحْ لَحْمَ ھٰذِہٖ یَعْنِیْ اُضْحِیَّتَہٗ مسلم مین ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان
حضرت کے غلام تھے اُنسے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے
مدینے تک رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے
اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ
اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے
الٰہی اسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی تھے بڑی شاعر کافرون نے
حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے انکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے
دعا کی کہ جبرئیل انکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا درست ہے
بشرطی کہ اسمین دینی فائدہ ہوا اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض
سخن کی خدمت سے **خ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ
حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ
نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ
الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے

ق ۱۰۰

خ ۱۱

سو جسنے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بی حرصی سے لیا تو اسکے واسطے اُس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو ہرگز برکت نہوگی اور اسکا حال اُس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہے اور اسکا پیٹ نہین بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے افضل ہے مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے اور لیتا ہے **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ مین نی حضرت سی کچھ مال مانگا حضرت نی دیا پھر دوسرے بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اسکو ملے پر اسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہے کہ حضرت نے یہہ حدیث مجھہ سی فرمائی تو مین نے کہا قسم ہے اُسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہے کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے **ف** اَلزُّبَیرُ بنُ العَوَّامِ

یَا زُبَیرُ اِسقِ ثُمَّ اَحبِسِ المَاءَ حَتّٰی یَرجِعَ اِلَی الجَدرِ بخاری اور مسلم مین

ق ۱۱۰۳

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کہیت سینچ
لے پہر روک رکہہ پانی کو یہان تک کہ کہیت کی مینڈون پر پانی چڑہ جاوے
یعنی لبالب ہوجاوے **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کہیت
سینچنے کا جہگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر اول تو سینچ لے کہ تیری زمین پانی
قریب ہے پہر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نی غصے سی کہا کہ اپنے پہوپہی کے
بیٹے کی خاطرداری کرتی ہین حضرت کو غصہ آیا پہر یہہ حدیث فرمائی اول حکم مین
دونون کی رعایت تہی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نی غصہ دلایا اور رعایت
اسکے حق مین مروت کی تہی نہ سمجہا تب حضرت نی زبیر کو اپنا پورا حق لینی کو فرمایا
اسواسطے کہ شرع کا حکم یہہ ہے کہ جسکی زمین پانی سی قریب ہو اول وہ خوب
سینچ لے پہر دوسرا سینچے **خ** اَبُوسَعِیدٍ یَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا
عَلٰی حُكْمِكَ قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ بخاری مین ابوسعید رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سعد البتہ یہہ لوگ اُترے ہین تیرے فیصلے
کرنے پر یہہ حضرت نی سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین **ف** بنی قریظہ
یہودی تہے مدینے کی قریب حضرت سے اور اُنسے صلح تہی پانچوین سال ہجری کے
جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑکے کافرون کے شریک

خ ۱۱۴

ہوئے

ہوئے جب مشرک ملکے کو پلٹ گئی تو حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک
گھیری اُن لوگون نی تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اُترتے ہین خالے
کئے دیتی ہین اور ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہمارے حق مین وہ حکم کرین
ہم اور حضرت اسپر عمل کرین یہودی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے انہین مدد کار رہتے تھے
یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پہر حضرت نی سعد کو
مدینے سے بلوایا پہر یہہ حدیث فرمائی یعنے ای سعد تیری حکم پر فیصلہ موقوف ہے
جو تو حکم کر دیا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ لشکر لڑنے والے جوان تو قتل ہون
اور لڑکے اور عورتین اُنکے لونڈی غلام بنا جاوین حضرت نی فرمایا ای سعد
تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت
مین آیا ہے کہ وہ نو سو تھے **ق** عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ
فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی اور سعد بن ابی وقاص رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرا باپ تجھپر قربان
سعد بن ابی وقاص بڑے تیر انداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم
کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سی یہہ حدیث فرمائی حضرت اور
لوگون سے تیر لیکے سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہے

ق ۱۱۰۰

کہ مین نی حضرت سی کسی کے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون
سوای سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت انکی ثابت ہوئی
سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیون کی اختلاف ہین کہ سعد بن ابی
وقاص تو ایسے حضرتؐ کے جان نثار جن کو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور انکا
بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرتؐ کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسینؓ
شہید کیے ولی سی شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہہ اُسکی
قدرت ہے م ۱۱ سلمۃ بن الاکوع یا سلمۃ این جحفتک او درقتک التی
اعطیتک مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای سلمہ کہان ہے
تیری ڈھال جو مین نی تجھکو دی تہی ف حضرت نی سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال
دی تہی سلمہ نی کسی اور کو دے ڈالی تہی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا
دوسرے باب مین ہو چکا م ۱۱۰۶ سلمۃ بن الاکوع یا سلمۃ ھب لی المرأۃ للہ
ابوک یعنی امرأۃ من السبی مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا اے سلمہ مجھکو دے ڈال قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب
شخص تہا یعنے تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی
بات نہین ف سلمہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر

ایک

ایک قوم سی لڑنے کو بھیجا کچھہ کافر مارے گئے اور کچھہ قید ہوئے اُن مین سی ایک عورت مجھکو ملی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت مین نی حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا

۱۱۰۷ خ

خ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا

بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سی روایت کہ حضرت نی فرمایا کہ اے عباس تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سی بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اُسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نی بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نی بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اِس غلام کے نکاح مین رہے چاہے اُسکو چھوڑدیوی بریرہ نی اُسکو ناپسند کیا تو مغیث اسکے پیچھے پیچھے مدینے کی کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اُسکو قبول نہین کرتی تھی تب حضرت نے اسکی محبت اور اُسکی نفرت دیکھہ کر حضرت عباس سے یہہ حدیث فرمائی پھر حضرت نی بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سی پھر ملاپ کرلے اُسنی کہا کہ یا حضرت کیا شرع کا حکم آپ مجھسے فرماتے ہین حضرت نی فرمایا کہ نہین بلکہ مین اُسکی سفارش کرتا ہون اُسنے کہا مجھکو تو اُسکی کچھہ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اُسکا خاوند غلام تو اُسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور

چاہے توڑ ڈالے اگر اُسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اختیار نہین ہے مر ابْنُ عُمَرَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ قَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمر نے سو مین نے اُسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو مین نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اُنہون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہے ق ابُو مُوسَى يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِأَبِي مُوسَى بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کیا مین تجھکو نہ بتلا دون ایک خزانہ بہشت کی خزانون سی وہ خزانہ لا حول ولا قوة الا باللہ ہے یہہ حضرت نے ابو موسے سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے اُنسے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھہ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار کر اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہے

مر ١١ ... ق ١١٠٩

اور

اور مین حضرت کے پیچھے لاحول ولا قوة الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سی ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک
دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ
فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ **ق** لہ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نہو جیو فلانکی
طرح کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے چھوڑ دیا رات کا اٹھنا یعنی تہجد کی نماز
یہہ حضرت نے عبداللہ بن عمرو سے فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب
نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے تو اسکو ہمیشہ نباہے کبھی
کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا **ع**
عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ یَا عَدِیُّ هَلْ رَأَیْتَ الْحِیْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ
عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی
تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوةٌ
لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی قُلْتُ کِسْرَی بْنُ هُرْمُزَ قَالَ کِسْرَی بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ
بِکَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ
مَنْ یَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ ؎

ف ۱۱۱

خ ۱۱۱۱

اَحدُکم یومَ یلقاہ ولیس بَینہٗ وَبَینَہٗ تَرجمانٌ یُترجمُ لہٗ
فَیقولنّ لہ الم اَبعث الیک رسولاً فیبلغک فَیقول بلیٰ فیقول
الم اعطک مالاً وولداً وافضل علیک فَیقول بلیٰ فَینظرُ
عن یمینہ فلا یریٰ الا جھنّم وینظر عن یسارہ فلا یریٰ الا
جھنّم بخاری مین عدی بن حاتم سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اے عدی تونے
حیرہ دیکھا ہے مین نے کہا مین نے اسکو نہین دیکھا اور البتہ اسکی خبر
مجھکو ہے حضرت نی فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا
اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلیگی یہانتک کہ
کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سواے خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے پادشاہ ایران کے خزانے
مین نے کہا ایران کا پادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ایرانکا
پادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا
کہ مرد اپنی مٹھی بھرے سونا چاندی لیکر نکلے کا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اسکو
لیو سونہ پاویگا کسی کو جو اسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سی کوئی ایک شخص
خدا سے ملیگا جسدن کہ اُسسے ملاقات ہوگی یعنے قیامت کو اور نہوگا اُسکے

اور خدا کے درمیان کوئی دوبہاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجہاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اُسسے کہ کیا مین نے کوئی پیغمبر تیری پاس نہین بہیجا سو تجہکو میرا حکم پہنچاتا سو وہ کہیگا کہ ہان تیری پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا پہر خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجہکو مال اور اولاد نہین دی اور تجہپر فضل اور کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہے تونے سب کچہ دیا پہر نظر کریگا اپنے داہنے تو سواے دوزخ کے کچہ نہ دیکہیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو کچہ نہ دیکہیگا سواے دوزخ کے حیرہ ایک شہر تہا کوفہ پاس اُسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہے مکے مین اور اُسمین کئی مہینے کی راہ ہے **ف** مصابیح مین روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تہا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی عدی کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکہون سے دیکہا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تہی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بہی موجود تہا اور جو تم لوگون مین جیتا رہے گا وہ تیری بات بہی دیکہے گا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضی کہتی ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہہ بات بہی ہوچکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین

ہو گی یہہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ حضرت نے آیندہ کی
بات کی خبر دی پہر اُسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اِس حدیث کا کئی بار ہو چکا
م سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ
مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے علی مرتضی تیرا مرتبہ میری نزدیک جیسے ہارونکا
رتبہ موسی کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میری بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** ہجری
نوین سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضی رضہ کو مدینے مین خلیفہ
کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر پر حضرت مرتضے علی بہار وہین اسواسطے انکو ساتھہ نہ لیا
علی مرتضی کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرتکو جا ملے اور یہہ منافقونکا طعنہ بیان کیا اور کہہ
یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی
اسمین کچھہ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسیٰ جب کوہ طور پر گئی تہی تو اپنی بڑے بہائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور
بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تہی تو جیسے ہارون کی عزت موسی علیہ السلام کے نزدیک
ہتی ویسی تمہاری عزت میری نزدیک ہے ہان اتنی بات البتہ ہارون مین
زیادہ ہتی کہ وہ پیغمبر ہی تہے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون
میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت مرتضی علی کرم اللہ کی

۱۱۲ م

فضیلت بہت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ
ودرست تشبیہ

ثابت

ثابت ہوئی اور کمال رُتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے
علی مرتضی کی خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوا علی مرتضی کے کوئی خلافت کے لا
ئق نہین سو سراسر جھوٹ بات ہے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسی کے سامنے مر گئے
تھے حضرت موسی کے خلیفہ یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور
حضرت موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کی پھرنی تک خلافت
ہے ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اُسی دم تک تھی جب تک حضرت موسی
طور سے تشریف لاتے نہ تھے ہان یہہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضی کو خلافت کی
لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اُسمین انکے سوای دوسرے خلیفہ کی انکار
بھی نہین صدیق اور فاروق اعظم کے فضائل احادیث مین بے شمار ہین اس کتاب
مین بھی بہت حدیثین مذکور ہو چکین ہین اور ہونگین اپنی خواہش کے موافق
ایک حدیث کو پکڑ لینا اور سوا اسکے اور حدیثونکو خیال نکرنا یا جہالت ہے یا تعصب م عُمر ۱۱۱۳ م

يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِىْ فِىْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ قَالَ حِيْنَ اَكْثَرَ عَلَيْهِ فِى السُّوَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجھکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت

جو سورۂ نسا کے آخر مین ہے یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مرد یا عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورہ نسا کی آخر آیت یہہ ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ یعنی ای پیغمبر تجھسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اسکے بیٹا نہو اور اسکی بہن ہو تو آدھا مال اسکا لیوی اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بہائی بہن ہون تو مرد کا حصہ دونا ہے عورت سے یہہ آیت گرمی کے موسم مین اُتری تہی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا

۱۱۱۴ **م** ا بو هُرَیْرَةَ یا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ

مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اُسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین **ف** یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون ایک دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی تحصیل کے عامل تہے حضرت عباس کی زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہہ حدیث فرمائی

۱۱۱۵ **م** ا بو هُرَیْرَةَ یا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی كَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ كَمَا

أَبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سی پڑھتا کیون نہین دیکھتا نمازی جب پڑھتا ہے کہ کس
طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بہلے کی واسطے پڑھتا ہے مقرر مین دیکھتا ہون اپنے
پیچھے سی جیسا اپنے آگے سی دیکھتا ہون **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف مین
نماز پڑھتا تھا اور ادہر اودہر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پہر
یہہ حدیث فرمائی یعنی نماز باادب حضور دل سی چاہیے ادہر ادہر دیکھنا اپنے
مالک کے روبرو کمال بی ادبی ہے اور یہہ معجزہ حضرت کا تہا کہ جیسا سامنے سے
دیکھتے تہے ویسا ہی پشت سی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى يَا فُلَانُ
انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ
فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ
إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ای
فلانے اُتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اُسنے کہا یارسول اللہ البتہ آپکے اوپر تو دن
ہے یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابہی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اُتر سو ہمارے
واسطے ستو گھول راوی نی کہا سو وہ شخص اُترا پہر اُسنے ستو گھولی اور حضرت کے پاس

ق ۱۱۱۶

لایا تو حضرت نے پیا پہر ہاتہہ سی پچہم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادہر سے اور رات آوے ادہر سی یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنی کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان مین حضرت کے ساتہہ سفر مین تہے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتی تہے کہ بعضی لوگون کو شبہہ رہتا تہا کہ شاید ابہی دن باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہے روزہ کہولنے کا **م**

عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلٰوتِکَ وَحْدَکَ اَمْ بِصَلٰوتِکَ مَعَنَا قَالَ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَہٗ مسلم مین عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے دونون نمازون سے کس نماز کا تونے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اس نماز کو جو تونے اکیلی پڑہی یا اس نماز کو جو تونے ہمارے ساتہہ پڑہی یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑہتے تہے سو اسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑہین

م ۱۱۱۷

پہر حضرت کے ساتھہ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے
اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے
بعد جماعت مین شریک ہو جا دیگا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور
اگر جانے کہ ایک رکعت بہی نہ لیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے

م ۱۱۱ عمر یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان هل وجدتم ما وعد کم الله و رسوله حقا فانی قد وجدت ما وعدنی الله حقا فقال عمر یا رسول الله کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیها فقال ما انتم باسمع لما اقول منهم غیر انهم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اے فلانے بیٹے فلانیکے ای فلانے بیٹے فلانے کے بہلا جو تم سے اللہ اور اسکی رسول نے
وعدہ کیا تہا تم نے سچ مچ پایا سو مین تو جو خدانے مجہسے وعدہ کیا تہا سچ مچ پایا
تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دہڑون سے جنین
روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو انسے زیادہ نہین سنتے یعنی تم اور وے
میری کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہہ بات مقرر ہے کہ وہ میری بات کا کچھہ جواب
نہین دے سکتے **ف** جب جنگ بدر مین ابو جہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش

مارے گئے تو حضرت نے انکے دھڑ ایک کنوئیں مین ڈلوا دئے پہر اُس پر کہڑے ہو کر
یہہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا و رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری
فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضی کہتی ہین کہ اِس حدیث سی ثابت ہوا کہ مردونکو
سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مردون کو سلام کرنا
دلیل ہے انکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہے کہ جب مردے کو دفن کرکے لوگ
پہرتے ہین تو مردہ لوگون کی چپ سنتا ہے اور بعضی کہتی ہین کہ مردون کو سماعت
نہین یہہ حضرت کا معجزہ تہا جو اُن کافرون نے سنا جسطرح ٹہیکریون نے
حضرت کے ہاتہہ مین تسبیح کی تہی اِس حدیث مین سوای ان کافرون کے اور مردونکی
سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہ سی روایت ہے کہ خدا نی اسوقت اُن
کافرون کو زندہ کر دیا تہا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی
طرح حضرت عائشہ سے بہی روایت ہے واللہ اعلم ھ قَبِيْصَةُ بْنُ مُخَارِق ۱۱۱۹ھ
يَا قَبِيصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً
فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهُ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ
جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا
مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ

حتی

حتی یقوم ثلثة من ذوی الحجی من قومه لقد اصابت فلانا
فاقة فحلت له المسئلة حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا
من عیش فما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت یاکلها صاحبها
سحتا کذا وقع فی کتاب مسلم حتی یقوم والصواب یقول کذا
اخرجه ابو داؤد بالاد م۔ مسلم مین قبیصہ بن مخارق رض سی روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سے
ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا اسکو سوال کرنا حلال
ہے یہان تک کہ اتنا مال پا جاوے پہر رک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر
ایسی آفت پڑی جس سے اسکا مال برباد ہوگیا تو اسکو سوال کرنا حلال ہے
یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارنے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا
کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہنچے
یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اسکی قوم کی تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اسکو
سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ زندگی کے گذارنے کے لائق حاصل کرے
یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تین کے سوای سوال کرنا ای
قبیصہ حرام ہے کہاتا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتی

یقوم کی روایت ہے اور یہیک یقول ہے جس طرح ابو داؤد نی لام سی روایت کیا ہے **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسی دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کی بابت یا ڈاند کی بابت اور تیسرا آدمی اُن دونون مین صلح کروا اور اُس قدر مال کو اپنے ذمی پر کرلیوے تو اُسکو سوال کرنا درست ہے عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا رواج بہت تہا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سی جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہہ جو فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک یہہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقی والے کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان ضرورتون مین درست ہے انکے سوا کسی طرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہ رض سے روایت ہے کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مین نی سوال کیا حضرت نے مجہسے فرمایا کہ تو ٹہر جا زکوۃ کا مال جب آویگا تو مین تجہکو دونگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **خ**

١١٢٠ **ح**

جَابِرٍ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَنَحْوَهَا قَالَهُ حِيْنَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے

پڑہا کرو الشمس وضحاہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور اتنی اتنی بڑی اور سورتین
یہہ حدیث معاذ سے فرمائی جب کہ انہون نی عشا کی وقت سورۂ بقر پڑہی تہی
ف مصابیح مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تہا کہ عشا کی نماز
حضرت کے ساتہہ پڑہتے پہر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتی سو ایکبار معاذ نے
سورۂ بقر عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چہوڑ کے علحدہ نماز پڑہ کے
اپنے گہر چلا گیا معاذ نی اسکو منافق کہا وہ مرد حضرت پاس گیا اور اسنے
کہا یا رسول اللہ ہم کہیتی والے محنتی لوگ ہین یعنی دنکی محنت سی ہم ماندے
ہو جاتے ہین رات کو ہم کو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑہین اور
معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑہی مین اپنی نماز علحدہ پڑہ کے چلا گیا سو معاذ نے
مجہکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سی یہہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا
فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قرأت سے جماعت چہڑاوے کا معلوم ہوا کہ امام کو
اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدون انکی مرضی طول قرأت نہین درست شافعی کے
مذہب مین درست ہے کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتہہ فرض پڑہتے تہے اور اپنی قوم کو نفل کی
نیت سے پڑہاتے تہے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچہے فرض والی کی

نماز نہین درست تو لیکن طور پر معاذ حضرت کے ساتہ نفل کی نیت سی پڑھتے ہونگے

ق ١٢١

اور اپنے قوم کے ساتہ فرض کی نیت سی **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذُ
بْنُ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ
وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ
اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

بخاری اور مسلم مین معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل
بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے بندون پر معاذ نی کہا مین نے کہا اللہ اور
اسکا رسول زیادہ تر داناہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہہ ہے
کہ اسکی بندگی کرین اور اسکے ساتہ نہہ کسی کو شریک نکرین ای معاذ بن جبل بھلا
تو جانتا ہے کہ کیا حق بندون کا خدا پر جب کہ وہ اسکو کرین یعنی عبادت
کرین لاشریک جان کر مین نی کہا اللہ اور رسول اسکا زیادہ تر داناہے
حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہہ ہے کہ انکو عذاب نہ کرے **ف**
خدا کا حق بندون پر واجب ہے اور بندیکا حق خدا پر کچھہ بھی نہین لیکن اُسکے فضل اور
کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے **ق** الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ

ق ١٢٢

خُذِ الْاِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے مغیرہ اٹھا لے وضو کے برتن کو **ف** مغیرہ سی روایت ہے کہ مین حضرت کے
سفر مین ساتھ تھا جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ
لے چلا حضرت نے اول جا ضرور سی فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنی تھے آستینین
اسکی تنگ تہین اسمین ہاتھہ نکالکر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پہر حضرت نے
موزون پر مسح کیا اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ خدمتگار سی وضو کروانا درست ہے

نوع اخر

ق جَابِرُ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ

بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق
کہودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کہانا تیار کیا سو جلدی چلو **ف**
اسکا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تہوڑے گوشت اور تین سیر جو کی آٹے کو
حضرت کی برکت سی ہزار آدمی نی کہایا جنگ خندق کے ایام مین **هـ** اَبُوْسَعِيْد

يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوا الْحُرُمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْسَعِيْد
فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّ
حَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا اسْتُمْ

ق ۱۱۲۳

هم ۱۱۲۴

ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کہاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سی زیادہ کہا ابو سعید نی پہر لوگون نی شکایت بیان کی حضرتؐ سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہین اور بہائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ کہاو اور کہلاوا اور بند کر رہو یا فرمایا رکہہ چہوڑو **ف** یعنی قربانی کا گوشت تین دن سی زیادہ رکہنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا **ق** عبد اللہ بن زید بن عاصم

يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ بخاری اور مسلم

مین عبد اللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بہلا مین نے تم کو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تم کو دین کی راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم تتر بتر تہے سو خدا نے تمہاری آپسمین الفت اور محبت کردی میرے سبب سے اور تم محتاج تہے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میری سبب سے جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتہ لگا اور حضرتؐ نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصار نے کہا کہ حضرت ہم کو نہین دیتے انکو دیتی ہین جن کو خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرتؐ نے انکو ایک خیمہ مین جمع

کیا

کیا اور یہہ حدیث فرمائی پہر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کی دو گروہ تہے
اوس اور خزرج زمانہ کفر مین باہم اُنمین بڑی عداوت تہی بڑا کشت وخون ہو
چکا تہا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے
یہہ حال تہا حضرت نے ق اَبُو هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا
الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ
قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا
مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تم نی کہا کہ اِس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش
ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نی کہا یہہ بات تو مقرر ہوئی حضرت نے فرمایا یہہ ہونا
نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اسکا رسول ہون نی ہجرت کی خدا کی طرف
اور تمہاری طرف اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتہہ ہے اور موت
میری تمہاری موت کے ساتہہ ہے ف مصابیح مین ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے
فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گہر گیا اُسکو امان ہے اور جسنے ہتہیار ڈال دئے
اسکو امان ہے تب انصار نی کہا حضرت کو اپنے برادرون کی الفت ہوئی
اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہہ حال معلوم ہوا

ف ۲۶

ق ۱۴۷

تب حضرتنے یہہ حدیث فرمائی ق ابن مسعودٍ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بخاری

اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکہتا ہو تم مین سی نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنی والا ہے اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمے حرامکاری اور اجنبی عورتون کے گہورنے سے بچتا ہے اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکہنا ضرور جانے اسواسطے کہ اسکے حق مین روزہ رکہنا خصی کرتا ہے ف یعنی جس طرح خصی کروانے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکہنے سی معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کہانی کپڑی دینی کا مقدور ہو اسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرام کاری اور نظر بازی سی بچی اور مقدور نہو تو روزہ رکہنا شروع کرے کہ ناتوانی سی خود بخود شہوت دور ہو جاویگی

ق ۱۲۸

ق عائشةُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ

اِلَّا خَیْرًا وَ مَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیْ بخاری اور مسلم مین عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای مسلمانون کی گروہ کون ہے ایسا
جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوی اُس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو
یعنی میری گہر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہین جانا ہون مین اپنی بی بی کو
مگر نیک اور البتہ لوگون نی ذکر کیا ہے اُس مرد کو جسکو نہین جانا ہون مین
مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میری ساتھ کے **ف**
یہہ حدیث ٹکڑا ہے بڑی لنبی حدیث کا جب عبداللہ بن ابی منافقون کے سردار نے
حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ
حضرت عائشہ سے یون روایت ہے کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مُصطلِق کو
تشریف لے گئی مین حضرتؐ کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب
پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین واسطے ضرور کی ملسے لشکر کے باہر گئی پہر فراغت
کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلی کا ہار گر پڑا ہین اُسی مقام پر تلاش
کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنی پر مقرر تہے
وے میرے کجاوے کو اُٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین
اُسوقت کم خوراک اور بہت دبلی پتلی ہوتی تہین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے

قصہ افک ... عائشہ رضی اللہ عنہا کی

ہوتی یا نہوتی کی کچھہ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا
تو لشکر کوچ کر گیا ہین وہان بیٹھہ گئی اِس خیال سی کہ آخر جب میرا حال معلوم
ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا
تہا کہ ہارے ماندی کو ساتہہ لاوے اُسنے مجکو سوتی دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سی
پہلے اُسنے مجکو دیکھا تہا اُسنے افسوس اور تعجب سی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا
اور کہا یہہ تو پیغمبر کی بی بی ہی ہین جاگ گئی اُسکی کوئی بات اور ہین نی نہین سنی اُسنے
اپنا اونٹ بٹہلایا ہین اُسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑکے روانہ ہوا
ظہر کے وقت لشکر مین پہنچی تو تہمت کرنے والون نی مجھہ پر تہمت باندھی اور بانی
مبانی اِس تہمت کا عبد اللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک
مہینہ بیمار رہی اور مجھکو اُس تہمت کرنیکی کچھہ بھی خبر نہ تہی ہان اتنا مجھکو تردد تہا
کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تہے اِس بار ویسی مہربانی
نہ تہی گہر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تہے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اسوقت
تک گہر مین پاخانے نہ تہے مین شہر کی باہر مسطح کی ماں کے ساتھ جا ضرور کو
گئی اُسکا پیر چادر مین الجھا وہ گر پڑی اُسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا
دی مین نی کہا تو کیون اُسکو بد دعا دیتی ہے وہ تو بدری صحابی ہے تب اُسنے

مجھکو اِس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالون کا شریک ہے یہہ سُنتے ہی
میری بیماری اِس غم سی دونی ہو گئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماباپ کے
گہر آئی کہ اِس خبر کو تحقیق کرون مین نی اپنی ماسے کہا ای ما یہہ کیا بات ہے
جسکا لوگون مین چرچا ہے میری مانے کہا ای بیٹی تو مت گہبرا جو عورت
اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اسکو اکثر لوگ اسطرح تہمت لگاتی ہین
مین نی کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اُس رات تمام
رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پہر حضرت نے علی ابن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو
بلایا اور میرے چہوڑ دینی مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا
آنا اور وحی اُترنا بالکل موقوف ہو گیا تہا اُسامہ نی میری پاک دامنی بیان کی
اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجھکو تو سوائی پاکی اور بہتری کے کچھ اور
خیال مین نہین آتا اور علی ابن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین
کی اُنکے سوای اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھئے وہ
آپ کو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اُسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نی کبھی
عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھکو اُسکی پاکدامنی مین شک پڑے
بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہے اُس خدا کی جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین نے

کبہی اسکی پاکدامنی مین کچہہ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہے کہ عائشہ کم عمر
لڑکی ہے بکری خمیر کہا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری سے گہر کا
بند وبست نہین کرتی پہر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر یہہ حدیث
فرمائی یعنی اے مسلمانون کوئی اُس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا
لیوے کہ اُسنے ناحق میری گہر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجہکو تحقیق
کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اَوس کا
سردار تہا اُس نے کہا یا رسول اللہ مین آپ کا بدلا لینے کو تیار ہون اگر وہ
تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اَوس سے ہووے تو مین اُسکی گردن مارون
اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد
بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنے قوم کی پچ سے کہا کہ اے معاذ تو زیادہ
گوئی کرتا ہے ہماری قوم والے پر تیرا کچہہ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو ہی
حمایت کریگا پہر اُسید بن حضیر سعد بن معاذ کی چچیرے بہائی نے کہا اے
سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہے قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل
کرینگے کیا تو منافق ہے جو منافقون کی حمایت کرتا ہے غرض کہ قریب
تہا کہ کشت وخون ہووے حضرت نے سبکو چپکا کیا حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ مین بیٹھی روتی تہی کہ حضرت گہر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا
کہ ای عائشہ تیرے حق مین مین نی ایسی ایسی باتین سنین ہین اگر تو بیگناہ
ہے تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نی گناہ کیا ہے تو توبہ کر
اسواسطے کہ جب بندی نی توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہے جب حضرت بات
تمام کر چکے تو میری آنسو بالکل بند ہو گئے مین نی حضرت سے کہا کہ مجھکو معلوم ہے
کہ آپ کو اس بات کی خبر پہنچی ہے اور آپکی دل مین جم گئی ہے سو اگر مین یون
کہون کہ مین اس عیب سی پاک ہون تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر
ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان
سوای حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل بن نہین سکتی فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری
اس کہنے پر خدا ہی کی مدد درکار ہے حضرت میری پاس سے نہ اٹھے تہے
کہ وحی اترنی کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدا نے
میری پاکدامنی اور تہمت کرنیوالون کی مذمت بیان کی پہر تو حضرت نے
خوش ہو کر فرمایا ای عائشہ بشارت ہے تجھکو کہ خدا نی تیری پاکی بیان کی
میرے ماباپ نے کہا ای عائشہ اٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اسوقت بہت

غصے مین نہی مین نی کہا کہ مین نہ اُنہون کی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے
خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بی گناہی ظاہر کی حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ یہہ مجہکو یقین تہا کہ خدا میری بی گناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہہ معلوم
نہ تہا کہ میری حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑہا جاویگا ف اِس
حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہہ کہ جو بی گناہون کو عیب لگاتا ہے
وہ آخر کو خود فضیحت ہوتا ہے اور پاکونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہوجاتی ہے
دوسرے یہہ کہ جسنے حضرت عائشہ کو بد کہا مقرر اُس نی حضرت کو رنج دیا
اور اُنہین منافقون مین وہ بہی داخل ہوا تیسرے یہہ کہ علم غیب سوای خدا کے
کسی کو نہین یہہ بہی سبب ہے اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے
تبلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا ق اَبُوْسَعِيْدٍ يَا مَعْشَرَ
النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّىْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ بخاری
اور مسلم مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات
کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تمہین مجہکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین مین نے
عورتین مردون سے زیادہ دیکہین ف حضرت عید کو جب عیدگاہ سی
پہرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پہر یہہ حدیث فرمائی عورتون نے

پوچہا

پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سی زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے
فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری
کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے

ف ۱۱۲۹

ق ابو ہریرۃ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ
مسلمان ہو جاؤ تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہہ حضرت نے
مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب انکے نکالنے کا ارادہ کیا

خ ۱۱۳۰

خ عائشۃ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اِتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا
قَالَھَا اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ
تمہاری کم بختی ہے خدا سے ڈرو سو قسم ہے خدا کی جسکے سوا ای کوئی لائق
پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک
تمہارے واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہہ حضرت نے اول
مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا

ف توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تہین یہودیون کو خوب معلوم تہا کہ نبی آخرالزمان فلانی وقت فلانی شہر فلانی قوم مین پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین اویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چہوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تہے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تہیون دعا مانگتے کہ الہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پہر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اُن کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسی کو نمانا ویسی ہی ہمارے حضرت کو نمانا ہان جو اُنمین دیندار خداترس تہے جیسے عبداللہ بن سلام رم کہ انہین بڑے عالم اور سردار تہے بے تامل ایمان لائے

نوعٌ اٰخرُ
دوسری قسم کے حدیثین

م ۱۴۳۱ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ لَيْسَ قَالَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِلَّا لَفْظَةَ اَيْ بُنَيَّ مُسْلِمٌ

مغیرہ بن شعبہ رم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای بیٹا کون چیز تجھکو رنج مین

ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجھکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا یہہ حضرت نے مغیرہ سی فرمایا اِس حدیث کو بخاری نی بہی روایت کی مگر اے بیٹیکی لفظ اُسمین نہین **ف** مُغیرہ سی روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائے مین نی کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اُسکے ساتہہ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہون گی حضرت نی فرمایا کہ خدا کی نزدیک یہہ سب آسان ہے **ق** اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَیْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰی مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَہٗ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ حِیْنَ عَادَہٗ وَاَبُوْ حُبَابٍ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نی نہین سنا جو ابو حباب نی کہا اُسنے ایسا اور ایسا کہا یہہ حضرت نے سعد بن عبادہ سی فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے تہے اور ابو حباب کینت ہے عبداللہ بن اُبی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تہے اُس وقت تک عبداللہ بن اُبی ظاہرا اسلام بہی نہ لایا تہا سواری کی ٹاپ سی

ق ۱۱۳۲

گرد اڑی اُسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک اڑاتے ہو حضرتؐنے سلام
کیا پہر وہان کہڑے ہوکر وعظ کیا اور قرآن پڑہا عبداللہ بن اُبی نے کہا
کلام تو اچہا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گہر بیٹھ کر وعظ نصیحت
کیا کرو جو تمہارے پاس آدمی آوے اُسکو سمجہاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تہے اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بخوشی جو چاہیے ارشاد
کیجئے اگرچہ یہہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پہر تو مسلمانون اور
کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تہا کہ تلوار چلے حضرتؐنے سبکو
چپکا کیا پہر سعد بن عبادہ کے گہر جاکر یہہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یا رسول اللہ
وہ حسد کے جہت سے معذور ہے اسواسطے کہ حضرتؐ کے تشریف لانے سے پہلے
یہان کے لوگون نے چاہا کہ اُسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکہین
اب جو آپ دین حق لائے اور اسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی
باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے
اکثر باز رکہتا ہے ؁ اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ
اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ قَالَہٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب سے
روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا اے عباس پکار درخت والون کو یہہ حضرتؐنے

؁

خبک

جنگ حنین کی دن فرمایا **ف** حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مین نے اور ابوسفیان بن حارث نی حضرت کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نی ہر طرف سی تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اُٹھہ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تا کہ حضرت جلدی نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازیکی بیعت کی ہے انکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحٰب لبیک لبیک کہتی ہوئے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچونکی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے کنکریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کی ہوئی **ق** اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَىْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَهُ لِاَبِى طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہہ لا اله الا الله کہلے اس کلمی کو خدا کے نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑون کا یعنی تیرے اسلام کی

قـ ۱۱۳۴

گواہی دیکر بچہاؤ بخشا وُنگا یہہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اُنکے مرتی وقت **ف** ابو طالب کے وفات کے وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ موجود تہی جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تو اُن کمبختوں نی کہا ای ابو طالب کیا تو عبدالمطلب کے دین کو چہوڑتا ہے حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تہے اور وہ شیطان اُسی طرح ورغلاتے تہے آخرش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہے اور کلمہ نکہا

ق ۱۱۳۵ **ق** ابو موسیٰ اَیُّهَا النَّاسُ اَرْبَعُوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهُ فِیْ سَفَرٍ وَكَانُوْا یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ

بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو والبتہ تم بہرے کو غائب کو نہین پکار رہے ہو تم تو سننے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتہہ موجود ہے یہہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے اللہ اکبر کہتے تہے **ف** اِس حدیث سے ظاہرا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنی مین اپنے حواس بہی پریشان ہوتی ہین اور دوسرے بہی

حلال

ہر کسب حلال

م ۱۱۳۶ **م** ابو ہریرۃ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا

وَاِنَّ اللّٰهَ

وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا
الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ
وَقَالَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ ثُمَّ
ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَا رَبِّ
یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ
فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
اے لوگو خدا (اللہ) پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر
خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جسکا حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین اے پیغمبرو
کہاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہارے نیک عمل کا
جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا اے ایماندارو کہاؤ حلال
مال اور پاک چیزون کو جو مین نے تمکو دین پہر حضرتؐ نے ذکر کیا اُس مرد کا جسنے
لنبا چوڑا سفر کیا بکہرے بال خاک آلودہ پہیلاتا ہے اپنے دونون ہاتہہ
آسما کی طرف اور یون کہتا ہے کہ اے رب میرے اے رب میرے اے رب
میرے اور حالانکہ کہانا اسکا حرام اور پینا اسکا حرام بدن اسکا پالا گیا حرام
غذا سے پہر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال و

ہے جسمین کسی کا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال
اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اُسمین موجود ہے
اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اُسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس
طرح شرع مین مال لینا درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے
خیرات کرنا بیفائدہ بات ہے کہ خدا اسکو قبول نہین کرتا اسواسطے
کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنی مین
پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہے اسمین رد ہے اُن
لوگون کا جو کہتے ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اُنکی طرح
طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر
اور مسافر نجکش کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اسکا کھانا پینا او
گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونی کی کون صورت ہے خواہ
سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سی صاف معلوم ہوا کہ مسلمانکے
حق مین ساری عبادتون سی حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون
اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا نہ دعا قبول ہونی کی کچھ امید ہے اور یہ جو
بعضے ناواقف کہتی ہین کہ حلال مال دنیا مین کسکو ملتا ہے اُسکی

تلاش نی فائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا ہیتی
کرنا سوداگری شرع کی موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اسمین کوئی خلاف
شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بی خواہش اسکو کچھ دیوی
یہہ سب درست ہے جو مال اِن طرحونسے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہے
غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو مُنہہ دیکھانی کا یقین ہے اُسکے نزدیک
حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور خدا فراموس سے گفتگو
ہنین عن ابن عباس ایّھا الناس انّہ لم یبق من مبشرات النبوّۃ
الّا الرّؤیا الصّالحۃ یراھا المسلم او یُریٰ لہ الا وانّی نھیت ان
اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فامّا الرّکوع فعظّموا فیہ الرّب
وامّا السّجود فاجتھدوا فی الدّعاء فقمن ان یستجاب لکم
مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ اے لوگو البتہ
پیغمبری کی خوشخبریون سی اب کچھہ باقی ہنین رہ سوای ٹہیک خواب کے
کہ اسکو مسلمان دیکہے یا اُسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکہے اور مجھکو
منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو
خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی الاعلی کہوا ور سجدہ مین بدل دعا مین

کوشش کرو کہ سجدہ میں سزاوار ہے تمہاری دعا قبول ہونا ف یہہ حدیث
حضرت نے انتقال کے قریب حجرہ کا پردہ اٹھا کر فرمائی یعنی علم غیب جو بواسطہ
نبوت کے تم کو حاصل ہوتا تہا سو اسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال
ہوتا ہے میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل
ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان
آپ دیکھے یا اُسکے واسطے اور کوئی دیکھے پہر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا
اور سجدے کو قبول ہونی کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا
کمال رتبہ ہے رحمت الٰہی جوش ہی مارا چاہیے هد اَبُو سَعِیْدٍ اَیُّهَا النَّاسُ وانہ
لَیْسَ بِی تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِیْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِیْحَهَا یعنی
الثُّوم زادہ حِیْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ حِیْنَ قَالَ مَنْ اَكَلَ
مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الحدیث مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرا اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میرے واسطے
حلال کیا لیکن لسن کا ایسا پیڑ ہے کہ مجھکو اُسکی بو بُری معلوم ہوتی ہے یہہ
حضرت نے اسوقت فرمایا جب لوگون نے کہا کہ لسن حرام ہوا حرام ہوا کہ حضرت نے
فرمایا تہا کہ جو لسن کہاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال

مقرر کرنا

مقرر کرنا بدون خدا کی حکم میں اختیار نہین یہہ خدا کی شان ہے اور لسن کی
حرمت شرعی نہین کراہت طبیعی ہے ھ انس اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی اِمَامُکُم
فَلَا تَسْبِقُوْنِی بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ
فَاِنِّی اَرَاکُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ
لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قَالُوْا وَمَا
رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو مین تمہارا امام ہون مجھسے آگے رکوع نکیا
کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پہیرنا اسولسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے
آگے سے اور پیچھے سے پہر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو
مین محمد کی جان ہے کہ اگر تم دیکھتے جو مین نے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور
بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے
بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام کی اطاعت واجب
ہے رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہے جب اول
امام رکوع سجود کرلیوے تو مقتدی کرین پہر ہنسنے کی برائی بیان کی کہ اسکا سبب
غفلت ہے اور رونے کی تعریف کی کہ اسکا سبب بیداری اور علم ہے خ

ھ ١١٣٠
خ ١١٤٠

ع
ابْنِ عَبَّاسٍ اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيضَا
قَالَہٗ يَوْمَ عَرَفَۃَ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا
نیکی اور خوبی نہین یہہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا ف عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل اور شور سنا کہ لوگ
اونٹون کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین تب یہہ حدیث فرمائی ھ ١٤١١
عَلَیٍّ اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مسلم مین حضرت مرتضی
علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدون کو قائم کرو اپنے
غلامون پر یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کرین تو انکو سزا دو جیسے دس درم
یا زیادہ چوری کرین تو ہاتھ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے
نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے نزدیک اجازت حاکم کے
بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین ھ ابُوْ سَعِيْدٍ ١٤١٢
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا
اَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهٖ مسلم مین
ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ خدا اہی اشارے

کر چلا ہے شراب مین اور شاید کہ آگے اُتار یگا اسمین کچھہ حکم یعنی کہول کے حرام کر دیگا سو جسکے پاس اُس شراب سی کچھہ ہو سو چاہیے کہ اُسکو بیچ ڈالے اور اُس سے فائدہ اُٹھالیوے **ف** جب قرآن مین اس مضمونکی آیتین اُتر مین کہ مستی مین نماز مت پڑھو شراب مین لوگون کو فائدے بہی ہین اور گناہ بہی تو لوگ شراب پینے تہے نماز کے وقت ترک کرتے تہے حضرت اس سے پردانا سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب یہہ حدیث فرمائی ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تہوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا اب جسکے پاس شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اسی دن حکم سنتے صحابہ نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے مین کیچڑ ہو گئی **م** سَبْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ يَا أَيُّهَا

النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا مسلم مین

سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ مین نے تمکو اجازت دی تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک

م ۱۱۴۳

جسکے پاس متعی والی عورتون سی کوئی عورت ہو تو اسکو چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اسکو کچھہ بھی نہ پھیر لیوے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تہی پہر حرام ہوئی باقی گفتگو اول باب مین ہو چکی

م ۱۱۴۴ جابرؓ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو سیکہہ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجھکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نکرونگا اس برس کے بعد یہہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع مین فرمایا پہر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اسی سال انتقال فرمایا اسی واسطے اسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہے

م ۱۱۴۵ ابو ہریرہؓ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف یہہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے

خ ۱۱۴۶ خ ابو امامہؓ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ بخاری مین ابو امامہؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زاید از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر
ہے تیری واسطے اور اگر تو نے اس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیری واسطے اور نہ ہوگی تجھکو ملامت
بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا زکوۃ دینے کے زاید
مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنی میں
برائی ہے کہ اسکا حساب اور غیروں کو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھربار کے خرچ رکھنے
پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو سال
بھر کا قوت دیتے تھے ھ جابر یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ آثَارُکُمْ
دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ آثَارُکُمْ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
ای قوم بنی سلمہ اپنے گھروں میں بنے رہو تا تمہارے نقش قدم لکھے جاویں
اپنے گھروں میں بنے رہو تا کہ نقش قدم لکھی جاویں ف بنی سلمہ انصاریوں کی
ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اس قوم نی چاہا کہ مسجد کی
گرد آبسیں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی دوبار یعنی ہرچند مسجد دور ہونی سے
تمکو آنے جانے تکلیف ہے لیکن یہہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کی شمار پر
ایک نیکی تمہارے واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم
ہوا یہہ کہ جسکا گھر مسجد سی دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

م ۱۱۴۲

نوع اخر

دوسری قسم کے حدیثین

ق يَا بْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی اُمیہ کی بیٹی تو نے مجھسے بعد عصر کے دو رکعتون کا حال پوچھا سو اسکا حال یہہ ہے کہ کچھہ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سی سو انہون نے مجھکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سی سو وہ دونون رکعتین یے ہین

ف مصابیح مین کریب سے روایت ہے کہ مجھکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہے یا نہین حضرت عایشہ نی مجھکو حضرت ام سلمہ کی پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نی کہا کہ مین نے حضرت کو بعد عصر کی سنت سے منع کرتے سنا پہر حضرت کو ایک روز مین نی عصر کی بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو مین نی ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہے

امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو بعد عصر کی پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کی بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تہا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہین خ اَنَسٍ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ اِبْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے حارثہ کی ما حال تو یون ہے کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پہنچا بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تہا اُسکی ماں نے حضرت کے پاس اکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اُسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کی سوا کہین اور ہو تو محنت کرکے اسکو رولون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی یہہ نہ سمجہہ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيُرْوٰى سَنَهْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام خالد یہہ سیاہ موسی کی چادر اچھی ہے

ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجای سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہے اور دونون ان لفظون کی معنے اچھے **ف** ام خالد سی روایت ہے کہ ایک بار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اُنمین ایک چادر سیاہ دہاری دار اُنکی چہوٹی سی تہی حضرت نی فرمایا مین یہہ کسکو دون اصحاب چپ تہے اور مین کم عمر لڑکی تہی حضرت نے مجہکو بلاکر وہ چادر دی اور یہہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ چہوٹے لڑکون کو چیز دیکر اُسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہے **ف** عَائِشَةُ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجہکو رنج دے عائشہ کے مقدمہ مین اسواسطے کہ سوای عائشہ کے تم مین کسی عورت کے لحاف مین مجہپر وحی نہین اُترتی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ ہوچکا کہ اصحاب کا دستور تہا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بہیجتے تہی کہ حضرت خوش ہونگے حضرت کی بی بیون نی حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بی بیون کے گہر تحفے بہیجا کرین عائشہ کی کیا خصوصیت ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی

فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اُس مین ایسا دینی کمال ہے کہ سوای اُسکے اور کسی بی بی پاس مجھکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بی بیون سی افضل ہے سو حضرت ام سلیم کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یارسول اللہ عن انس یا ام سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیه من امتی بدعوة لیس لها باھل ان تجعلھا طھورا وزکوة وقربة تقربه بھا یوم القیمة مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہہ ہے کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی ہون راضی ہوتا ہون جیسی آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہون جیسی آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سی مین بد دعا کرون کہ اُسکے وہ لایق نہو تو ای رب اُس بد دعا کو اسکے گناہونکی طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اس بد دعا بدلے اُسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس رضی اللہ عنہ سے

م ۱۰۵۲

روایت ہے کہ بیبی ماام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تہی اسکو حضرت نے ایک
روز دیکہہ کر فرمایا کہ اری تو تو بڑی ہو گئی اب تجہکو بڑہنا نصیب نہو جیو
اُس لڑکی نی رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجہکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا
یا رسول اللہ اپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسے
بد دعا ام سلیم نی کہا کہ وہ لڑکی روتی ہے اور کہتی ہے کہ حضرت نی مجہکو یون
بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پہر یہہ حدیث فرمائی
یعنی تو مت گہبرا کہ بی قصور والے کو میرے بد دعا نہین لگتی بلکہ اُسکے بدلے خدا کے
نزدیک اسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی بد دعا ایسی تہی
جیسے کسی وقت ماباپ اپنی لڑکے کو کوستے ہین جیسے اکمبخت لنے نصیبے
مگر دل سے اُسکا بُرا نہین چاہتے ہرچند حضرت بیجا غصے سی معصوم تہے لیکن
حضرت کو کیا شفقت تہی اپنی امت پر کہ پیش بندی کرکے اپنی بد دعا کی نہ
تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بی قصد کسیکے حق مین کبہی
بد دعا نکل جاوے تو اثر نہ کرے بلکہ برعکس اُسکے بہتر ہو شعر اپنی امت پہ جو
شفقت تہی شہِ عالم کو ایسی شفقت کسی ماباپ مین دیکہی نہ سنی خواب
تو امت کو ہے لازم کہ جب ایسا ہو رسول راہ اُسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی

م انس یا اُمَّ سلیم اِنَّ اللہ قَدْ کفی و اَحسن قا یومَ حُنینٍ

مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا کفایت کر گیا اور ہم نے ہم پر احسان کیا یہہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ یہہ کیون تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ مین نے اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنس کے یہہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین ق انس یا اُمَّ سُلَیم ما ھٰذا الذی تَصْنَعِین قالت حین رآھا تجمع عَرَقَہٗ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلیم تو یہہ کیا کرتی ہے یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا میری ما یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کے شیشے مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پوچھتی ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ

یہہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا
پسینا عطر سے بہی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسرے روایت مین ام سلیم نے
یون جواب دیا کہ اپنے لڑکونکی برکت کی واسطی حضرت کا پسینا جمع کرتی
ہون حضرت نی فرمایا تو خوب سمجہی م اَنَسٌ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ
اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ قَالَ لِامْرَأَۃٍ
کَانَ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ
حَاجَۃً مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
اے فلانیکی ما دیکہہ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تا کہ مین تیرا
کام کردون یہہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسکی عقل مین کچہہ خلل تہا
یعنی دیوانی تہی سو اُس نی کہا کہ یا رسول اللہ مجہکو آپ سے کچہہ کام ہے ف
ایک عورت تہی دیوانی حضرت پاس آتی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے
حضرت کمال اخلاق سی اُسکے بہی خاطر شکنی نکرتے اور اسکا کام کر دیتے
ق عَائِشَۃُ یَا بُرَیْرَۃُ ھَلْ رَأَیْتِ مِنْھَا شَیْئًا یُرِیْبُکِ یَعْنِیْ
عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا حِیْنَ قَالَ فِیْھَا اَھْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا

م ۵۵
ق ۶۵

اے بریرہ کیا تونے عائشہ سے کچھہ ایسا دیکھا جس سے تجھکو شک پڑے

یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب حضرت عائشہ کے حق مین تہمت کرنیوالونے

کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ یَا

بُنَیَّةُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَ لِفَاطِمَةَ حِیْنَ بَعَثَهَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ یَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِیْ عَائِشَةَ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بچی

کیا تو نہین چاہتی ہے جو مین چاہتا ہون یہہ حضرت نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا

جب انکو حضرت کی بی بیون نے حضرت کے پاس بہیجا تہا عائشہ کے حق مین

برابری چاہتی تہین **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا **ف**

عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهُ

فِیْهِ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ

عِنْدَ رِجْلَیَّ فَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ

اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلَیَّ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَاْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ

مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِیْ اَیِّ

شَیْءٍ قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَکَرٍ قَالَ

ق ۱۰۵۷

بیان سحر کردن بر آنحضرت و علاج آن ق ۱۰۵۸

فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے
مجھکو حکم کیا جس بات مین مین نے اس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا
حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور
دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اُسنے جو میرے سر کے پاس تہا اُس سے جو میرے پیر پاس
تہا یا اُس نے کہا جو میرے پیر پاس تہا اُس سے جو میرے سر پاس تہا کیا درد ہے
اس مرد کو یعنی حضرت کو اُسنے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہے اُسنے
کہا کس نے اسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کی بیٹے نے کیا ہے
اُسنے کہا کس چیز مین کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اُن بالون مین جو
کنگھی سے جھڑے اور نر چھوارے کی بالی کے غلاف مین اُس نے کہا کہ یہہ کہان
رکہا ہے دوسرے نے کہا کہ ذی اروان کی کنوین مین ف مصابیح مین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا
کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہے
کہ حضرت نے بیوین سے صحبت نکر سکتے تہے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس
تہے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پہر یہہ حدیث فرمائی پہر حضرت چند صحابہ کے

ساتھ اس کنوئین پر تشریف لیگئے اُسکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل
ہوئی مین نے کہا یا حضرت اُس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے مجھکو تو شفا دی ہے کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور
غل مچاون حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہہ حکمت تہی کہ کافر حضرت کی معجزے
دیکھہ کر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو اثر
نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اُنکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر
کہنا درست نہوا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ يَعْنِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہان
فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کی دن **ف** مصابیح مین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے پاؤن
اٹھینگے مین نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے کو دیکھینگے تب
حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے
حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ
لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

ق ۱۰۵۹
م ۱۰۶۰

کہ اے عائشہ تو زیادہ کو بدزبان نہو ف اسکا قصہ ہوچکا کہ یہودیون نے حضرت کو زبان دابکے بد دعا کی حضرت عائشہؓ نے انکو اسی طرح جواب دیا اور بڑہ کے لعنت کی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جبتنا اُنہون نی کہا اس سے زیادہ کیون کہا ق عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا زَالَ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ فَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْہَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ مین ہمیشہ اُس کہانی کی تکلیف پاتا ہون جو مین نے خیبر مین کہایا تہا سو یہہ وقت تو اب وہ ہے کہ مجہکو معلوم ہوچکا اپنی جانکی رگ ٹوٹنا اُسی زہر سے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نی مرض الموت مین یہہ حدیث فرمائی یعنی اُسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہے خ عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ یعنی رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا اے عائشہ میرے گمان مین نہین آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تہی کہ اتنے مین حضرت تشریف

ق ١٠٦١

خ ١٠٦٢

لائے

لائے پھر ان دونون کی حق مین یہہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان کسنے ظاہر ہوتی ہین غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سی اگاہ نہین حضرت نی گمان کیا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتاہے ح عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہاری پاس کھیل نہ تہا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتاہے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نی ایک عورت کی ایک انصاری مردسی شادی کردی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانی کو معلوم ہوا کہ نکاح مین دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف مین جہانجہ نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو

۱۰۶۳ ح

م عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِنِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي

۱۰۶۴ م

فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
اے عائشہ کیا تیرا حال ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کسی
چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا د
یا تو پھر مجھکو ظاہر باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے کہا یا رسول
اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر مین نے حضرت کو سب حال بتلا دیا حضرت نے فرمایا
تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مین نے اپنے آگے دیکھا مین نے کہا کہ ہان سو حضرت نے
مہربانی سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرتؐ نے فرمایا
کہ کیا تو نے یہہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی
رات کسی اور بی بی پاس مین جاتا حضرت عائشہؓ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین
خدا اسکو جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ البتہ
جبرئیل میرے پاس آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اسنے مجھکو پکارا اور تجھسے چھپایا
سو مین نے اسکو جواب دیا اور تجھسے مین نے چھپایا اور جبرئیل تیرے پاس کبھی نہ آیا تھا

اور تو اپنے کپڑے اُتار چکی تھی اور میرے گمان مین یہہ آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجھکو بُرا لگا کہ تجھکو جگاوں اور ڈرا مین کہ تو گھبرا ایگی سو جبریل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو یہہ حکم کرتا ہے کہ تو بقیع کی قبرستان والے مردونکے پاس جا پھر انکے واسطے مغفرت مانگ

ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے باریکی رات حضرت میری پاس تشریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کی گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اُٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتی ہین سو مین بھی اپنی کُرتی پہن اور اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اُٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جھپٹے مین بھی جھپٹی سو مین جلدی سے آگے آ کر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کی قبرستان کا نام ہے حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہے کئی قدم کا فرق ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہے ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَاِنَّ لَمَّا قَالَتْ

لهٗ یا رسُولَ اللّٰہِ اَرَی النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَیْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ اَنْ یَکُوْنَ فِیْہِ الْمَطَرُ وَاَرَاکَ اِذَا رَاَیْتَہٗ عُرِفَتْ فِیْ وَجْھِکَ الْکَرَاھِیَۃُ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہے شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہے آندھی سی اور البتہ قوم نی عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہہ بدلی ہے ہمارے پانی کے برسنے والی یہہ حضرت نی اسوقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نی کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتی ہین اس اُمید سے پر کہ اُسمین مینہہ ہوگا اور مین آپکو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نی حضرت کو کبھی اسطرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہہ کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعای خیر کرتے خوف سے کبھی اُٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جبتک پانی نہ برستا تو مین نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی بی خوف ہونی کا کیا مقام ہے آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سی برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیکان رابیش بود حیرانی اس حدیث سی خوب مطلب حل ہوا بندگی اسیکا نام ہے کہ بندہ اپنے مالک سے

م ۸۶۶ ذری ذری بات مین لرزتا ہے م عائشۃ یا عائشۃ متی دخل ھذا الکلب ھھنا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ یہہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تہا سو حضرت کے گہر مین کتا گھس آیا تہا اس سبب سے اُنکے آنے مین دیر ہوئی تہی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہہ حدیث فرمائی

م ۸۶۷ م ابو ہریرۃ یا عائشۃ ناولینی الثوب ویروی الخمرۃ فقالت انی حائض فقال ان حیضتك لیست فی یدك مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مجھکو کپڑا اُٹھا دے اور دوسری روایت مین ہے کہ جانماز اُٹھا دے سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کی دن ہین تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چہونا درست ہے اسواسطے کہ اسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگتی

ق ۱۰۶۸ ق عائشۃ یا عائشۃ واللہ لکان ماءھا نقاعۃ الحناء ولکان نخلھا رؤس الشیاطین یعنی بیر ذی اروان بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ خدا کی قسم اُس کنوئین کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اسکے چہوارے

درخت جیسی شیطانون کی سر یعنی دی اروان کنوین کے ف حضرت پر جادو
کرنی کا قصہ قریب گذرا اس کوین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرتنے
بیان کیا ق عَائِشَةُ یَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یَقْرَأُ عَلَیْكِ السَّلَامَ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا ای عائشہ
یہہ جبرئیل ہین تجھکو سلام کرتی ہین ف پورا قصہ حضرت عائشہ سے یون روایت
ہے کہ مین نی کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبریل کو سلام اور خدا کی رحمت
یارسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سی بڑی فضیلت
حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سی دوسرے کو
سلام پہنچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے
حضرت عائشہ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی م عَائِشَةُ یَا عَائِشُ هَلُمِّی الْمُدْیَةَ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ لا اے عائش چھری دے
ف عائش اختصار ہے عائشہ کا مصابیح مین روایت ہے کہ سینگ دار
سیاہ مینڈھے کو حضرت نی قربانی کے واسطے منگایا اور مجھسے چھری مانگی پھر
فرمایا کہ پتھر سے تیز کردے پہر حضرت نی چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے
بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا پہر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۶۹ ق

۱۰۷۰ م

اور

م ۱۰۷۱

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والون سی اور محمد کی اُمت سی م عائشۃ یا فاطمۃ
بنت محمد یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا بنی عبد المطلب لا
املک من اللہ شیئا سلونی من مالی ما شئتم مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ای صفیہ عبد
المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا
خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے جب یہہ آیت
اُتری کہ اے پیغمبر برادری والون کو عذاب الہی سے ڈرا دے تب حضرت نے اپنی
بیٹی اور پہوپہی اور دادا کی اولاد سے یہہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے
مین مجہی اختیار ہے آخرت کا مین مالک اور مختار نہین بدون ایمان اور نیک
عمل کے میری قرابت پر نہ بہولیو ق ابو ھریرۃ یا نساء المؤمنات

ق ۲۲۲

لا تحقرن احد لکن لجارتها ولو کراع شاۃ محرق ھکذا ذکرہ
الا قلیشی والروایۃ یا نساء المسلمات لا تحقرن جارۃ لجارتها
ولو فرسن شاۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنے ہمسائی عورت کے تحفہ کو ناچیز
اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کی پانو کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے

ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یون ہے کہ اے مسلمان عورتو نہ ناچیز جانے ہمسائی دوسرے ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کہر یا کہر کے درمیان کا گوشت ہو **ف** یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہئے تو آپس مین تحفہ لینے دینے مین محبت زیادہ ہوتی ہے تہوڑے بہت کا دھیان اور خیال نچاہئے کرنا عورتون کو خاص کرکے اسواسطے فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو بہیر دیتی ہین حقیر جان کر اور اسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان اور عداوت بہیدا ہوتی

الباب السادس

چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وہ ہین جنکے سر پر لیس آیا ہے

١٠٧٣ خ عَائِشَۃُ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاوے **ف** قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہہ کہ صرف نامہ اعمال دکہلائے جاوینگے اسمین کچھ گفتگو نہوگی یہہ حساب ہے ایمانداروں کا اور دوسرے طرح یہہ کہ اسمین ہر ایک بات مین جہگڑا ہوگا یہہ کافرون کا حساب ہے کہ اسکا انجام دوزخ ہے

١٠٧٤ ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا

فرمایا کہ پہلوان وہ نہین جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ
جو وقت غصے کی اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق ابو ھریرۃ لیس الغنی عن کثرۃ
العرض انما الغنی غنی النفس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی
تو حقیقت مین دل کی بے پرواہی ہے ف یعنی غنی اور تو انگر اُسکا نام نہین
جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اُتنی احتیاج
زیادہ آنانکہ غنی تراند محتاج تراند تو حقیقت مین غنی اور بے پرواہ قناعت والا
ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے محبت دنیا کی گئی تو کچھ حاجت
نرہی کہ تونگری بدل است نہ بمال ق ابو ھریرۃ لیس المسکین الذی
تردہ التمرۃ والتمرتان ولا اللقمۃ ولا اللقمتان انما المسکین
الذی یتعفف اقرأوا ان شئتم لا یسئلون الناس الحافا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ
محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی
طمع در بدر پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے

ق ۱۰۷۵

ق ۱۰۷۶

رہنگار رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے
وہ لوگ ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے سوال نہین کرتے چمٹ کر
کہ بدون لئے پیچہا نہ چہوڑین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ
کہ سوال نہین کرتے اُنکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہے گدائی فقیرون سے
اور انکا حق مقدم ہے انکی حق سے اسواسطے کہ اُنہون نی گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام پر سے مانگ لاوینگے
اور وہ بیچارے بی زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سی خواہ توکل اور قناعت سے

ح ۱۰۷۴ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ شخص نہین جو احسان کے
عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اُسکے
حق برادری کو توڑے تو وہ اُسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بہائی بندون کے
جور اور ظلم کے مقابلے مین اُنسے احسان کرے اُسنے برادری کا حق ادا کیا اور بہائی کے
ساتہہ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچہہ عمدہ بات نہین کافر بہی ایسا کرتے
ہین

ق ۱۰۷۵ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ

هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ یعنی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبْشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ

بخاری اور مسلم مین اسماسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا حق دار نہین تم سے زیادہ اور اسکو اور اسکے ساتھہ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہے یعنی عمر فاروق نے اسما سے کہا تہا جب وہ حبش سے آئین کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتداے اسلام مین جعفر طیار نے معہ چند اصحاب کے حبش کے ملک مین ہجرت کی تہی اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروق نے اسما سے جو جعفر کی اُس وقت نکاح مین تہین اور حبش سے آئین تہین کہا کہ اے اسما ہم حضرت کی زیادہ حقدار ہین کہ ہم نے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچہے آئے اسمانے کہا کہ ای عمر ہم دور ملک مین گئے تہے ہم کو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کہانے پینے کی کچہہ تکلیف نہین پہر اسمانے یہہ گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اتنا ہی درجہ

زیادہ ہوتا ہے مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ انکا حبش مین جانا

۱۰۷۸ ق اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ق عُثْمَانُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ

اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا بخاری اور مسلم مین عثمان رضی اللہ

عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کرا دیوے

دو مین تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سی جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے

ف یعنی ہرچند جھوٹھ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت

۱۰۷۹ خ آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز خ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ

وَلَكِنَّا حُرُمٌ بخاری مین صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا

کہ ہماری طرف سے تجھکو پہیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھے ہین

ف یہہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تہے راہ مین صعب نے

گورخر کا شکار کیا تہا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نی نہ لیا صعب کا دل تہوڑا

ہو گیا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا

۱۰۸۰ م تحفہ قبول کرتے م أَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا

وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا

مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہین

کہ تمہارے

کہ تمہارے واسطے مینہہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہ ہے کہ جس مین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھہ نہ اُگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہہ برسے اور زمین سی کچھہ نہ اُگے کہ اُسمین بالکل امید قطع ہے اور غضب الہی صاف کہلاہے ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کی ہون تو اُنپر زکوۃ ہے م جابِرٌ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ اور نہین پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ اور نہین پانچ وسق سے کم چھوہارہ مین زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے تخمینا پانچ من پختہ ہوئے اس حدیث مین نصاب کا بیان ہے

ق ۱۸۰

م ۱۸۱

کہ اس سے کمتر مین زکوۃ نہین امام شافعی اور ابویوسف اور محمد کے نزدیک
اناج اور میوہ جبتک پانچ من نہو اسمین زکوۃ نہین اور یہی حدیث انکی دلیل ہے
اور امام اعظم کی نزدیک اناج اور میوہ مین کچھہ حد مقرر نہین تھوڑے اور بہت
سب مین زکوۃ ہے یعنی دسوان حصہ ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ
الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ
وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَهَا حِيْنَ قَالَتْ
كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی
اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے
ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ
کافر کو جب مرتی وقت عذاب الٰہی اور اسکے غصّے کی خبر سنائی جاتی ہے
تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اسکے ملنے کو برا
جانتا ہے یہہ حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا تھا
کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہین ف یعنی زندگی مین موت کا برا

جاننا

ق ۱۰۹۲

جاننا معتبر نہین مرنے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سی خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو برا جانتا ہے م فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ ترجمہ مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اسپر واجب نہین یہہ حضرت نی فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب کہ اسکے خاوند عمر بن حفص نے اسکو طلاق بائن دی تہی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کی اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کی نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کے نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تہا اُسنے اپنے وکیل کی معرفت جَو بہیجے تہے فاطمہ نی جَو نہ لئے اور اسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نی فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہے کہ اور یہہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین ف

۱۰۶۳ م

ق ۱۰۶۴

جابر لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہین ف
حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہے اور لوگون نے
اسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے لوگون نے کہا کہ یہہ شخص
روزہ دار ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف
ہو تو سفر مین روزہ رکھنا کچھ ضرور نہین سب علما کا یہی مذہب ہے
کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور
مضرت کسیطرح نہو تو روزہ رکھنا افضل ہے ق ابو موسیٰ لَیْسَ مِنَّا
مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابو موسے
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور
مصیبت مین سر کے بال منڈاوے اور کپڑے پہاڑے اور منہہ کہروچے اور چلاوے
ف کفر کی رسم تہی کہ جب کوئی مرجاتا تو اُسکے غم مین یے کام کرتے جس
طرح ہندؤن مین بہی بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسی عوام کی عادت ہے
پیٹنا اور چلاکر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کی طریق پر نہین

ق ١٠٨٥

اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے

ہین ق ۱۰۶۶ انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ و المدینۃ لیس نقب من انقابھا الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونھا فینزل السبخۃ ثم ترجف المدینۃ باھلھا ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر و منافق بخاری اور مسلم

مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ تا اُسکا عمل دخل ہو گا سوای مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون سی کوئی دروازہ ایسا نہو گا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہونگے سو دجال اُتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اُس سرزمین مین پہر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون ساتھہ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق ق ۱۰۶۷ ابو ذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ و ھو یعلمہ الا کفر و من ادعی ما لیس لہ فلیس منا و لیتبوأ مقعدہ من النار و من دعی رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و لیس کذلک الا حار علیہ کذا قال مسلم و قال البخاری لا یرمی رجل

رجلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بنا دے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہو گیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو ہنسے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہرا دے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اسکو خدا کا دشمن کہے اور حالانکہ وہ ایسا نہین ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑے گا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی کہ نہ عیب لگاوے کا ایک مرد نہ دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑے گا اگر وہ شخص گنہ گار اور کافر نہو کا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور پرائی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین خوف کفر کا ہے اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسی کو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر پلٹ پڑے ق ابن مسعودٍ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاهلیة وفی روایة

ق ١٠٨٤

آ د آ د بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منہہ کو کوٹے اور گریبان کو پہاڑے اور کفر کی بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جو ان تین کاموں سے ایک کام بہی کرے وہ ہمارے طور پر نہین **ف** کفر کے بول یعنی وا ویلا وا مصیبتا یا یون کہنا کہنا کہ ہے یہہ کیا غضب ہوا یہہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہے یہہ کفر کی رسمین نکری خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنسو نکلنا منع نہین **خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ** بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہماری طور پر نہین جو قرآن کو سمجہہ بوجہہ کی دنیا سے یا اور شعر سخن سے بی پروا نہو جاوے یا یہہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہے اور مد اور شد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہین **ف** عرب کا دستور تہا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تہے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچہہ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب بوجہے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی

۱۰۸۹ خ

کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص
کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے اسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین
حضرت کی راہ سے بی نصیب رہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہہ کہ خوش
آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطی کہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ
راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآنکی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے ق

ق ۱۰۱

ابن مسعود لیس من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن ادم
الاول کفل من دمھا لانہ سن القتل اولا ویروی لانہ کان
اول من سن القتل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے پہلے
بیٹے یعنے قابیل پر اُسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بہی گناہ مین شریک
ہوتا ہے اس واسطے کہ اُسنے خونریزی کی راہ نکالی اور دوسری روایت یون آئے
کہ اُسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اُسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف
حضرت آدم کے بیٹے قابیل نی اپنے بہائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تہا خونریزی کی
رسم اول اُسی سے نکلی تو جتنے عالم مین خون ہونگے ہونگے سب کا گناہ
اُسپر ضرور ہوگا اسیطرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالے کا اُسکے

ف ١٩١

کرنیوالیونکے برابر اُسکی گردن پر رہینگے وبال پڑیگا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ ھُوَ
کَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا ھُوَ کَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ قَالَہ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا
اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ
نَفْسَہٗ بخاری اور مسلم مین ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا اُسکا
مطلب یون نہین جیسا تم نی گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا لقمان نے اپنے
بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے
یہہ حضرت نی اسوقت فرمایا جب یہہ آیت اُتری کہ جو لوک ایمان لائے اور اپنے
ایمان مین ظلم کو نہ ملایا انکو قیامت مین امن امان ہے تو یہہ بات حضرت کے
اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اُنہون نی کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے
جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا
کام ہے گناہ بھی بیجا کام ہے تو اصحاب ظلم کے معنے عام سمجھے تھے اسواسطے
گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے
نہین بچ سکتا حضرت نی فرمایا کہ اُس آیت مین ظلم سے مراد شرک ہے
گناہ مراد نہین جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ

لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بہی موجود ہو

فصل فی نعم وبئس

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن پر نعم و بئس کی لفظ ہے نہ

۱۰۹۰ م

م جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے

کہ حضرت نی فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے ف مصابیح مین روایت ہے

کہ حضرت نی ایک بار گہر مین روٹی کے ساتہ کہانی کو سالن مانگا لوگون نے

کہا اور کچہہ موجود نہین سرکہ حاضر ہے حضرت نی اسکو مانگا پہر حضرت

اسکو کہاتے جاتے تہے اور یہہ فرماتے تہے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے

سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اسکے واسطے

زیادہ سامان درکار نہین ایک بار بنا لینا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے لیے

حق مین خوب چیز ہے اور دوسرے یہہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین

۱۰۹۱ ق

اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے ف حفصۃ نعم الرجل عبد

اللہ لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حفصہ سے روایت ہے

کہ حضرت نی فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بہی پڑھتا

ف عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مانی نی خواب مین دیکہا کہ مجھکو دو

فرشتے دوزخ پر پکڑ لے گئے ہین نے دوزخ دیکھہ کر کہا کہ خدا کی پناہ تب
تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہہ خواب ہین نے اپنی بہن حفصہ سے کہا
حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اس رات سے
عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے
بچانیکی بڑی تاثیر ہے خ ابُوهُرَيْرَةَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ

خ ۱۰۹۵

مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِإِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِآخَرَ بخاری
ہین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہے
خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر
دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور بکری شیر دار کا
دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دوبار فائدہ اسکا حاصل
ہے تو ثواب بھی اسکا ہر روز حاصل ہے م ابُوهُرَيْرَةَ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ

م ۱۰۹۶

وَيُرْوَى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ
سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مسلم ہین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی
بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت ہین یون ہے کہ کیا
اچھی بات ہے غلام کی حقمین کہ مر جاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے

یہہ کیا اچہی بات اسکے حق مین ہے ف عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف
اسواسطے فرمائی کہ اُسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بہی اور مجازی
مالک کو بہی ھ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰی مسلم مین
عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یون کہہ کہ جو
نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہہ حضرت نی اس مرد سے
کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اُسنے کہا تہا کہ جو خدا اور
اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اُسنے راہ پائی اور جسنے اُن دو کی نافرمانی
کی سو گمراہ ہوا ف اُس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اسنے خدا اور رسول کو
ایک لفظ مین ملا دیا تہا پہر اسکو ادب سکہلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰی اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَ
يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کہانا بیاہ کا کہانا ہے
جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چہوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے

اُس نی خدا کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہہ ہے
کہ شادی کے کہانی مین سوائے برادر اور مالدار ونکے محتاجون کو نہین
پوچہتے اسواسطے اُسکو بُرا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بہی بلاوے
تو بُرائی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنی کو اِس واسطے بد کہا
کہ خدا اور رسول کی مرضی یہہ ہے کہ مسلمانون کی آپس مین محبت اور الفت
حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت زیادہ
ہونے کا پہر جب جسنے دعوت نہ قبول کی اُسنے محبت توڑی تو اُسنے
خدا اور اُسکے رسول کی مرضی چہوڑی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِ
هِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا
الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ
مِنْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ بُری بات ہے ہر ایک مسلمان کی حق مین کہ یون کہے کہ مین
ایسی ایسی آیت قرآنکی بہول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بہلا یا گیا اور یاد کرتے
رہا کرو قرآنکو اسواسطے کہ قرآن مردونکے سینون سی جلد نکل جاتا ہے
اُن اونٹون سے بہی زیادہ جو اپنے زانون بند رسیون سے چہوٹ بہاگین

ف اونٹ جہان رسی سے چہوٹا بہاگا اسی طرح حافظ قرآن بی چندروز غفلت کی اور دور اور تکرار چہوڑی قرآن بہول جاتاہے اسواسطے کہ قران ہین متشابہ بہت ہین اندک غفلت ہین قابو سی جاتا رہتاہے لہذا حضرتنے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سی حاصل ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بہلا گناہ کبیرہ ہے اسکو اس بات سنجانی اور یہہ جو فرمایا کہ یون نکہے کہ ہین قرآن کو بہول گیا اسواسطے کہ قرآن بہولنا گناہ ہے تو اس طرح نہ کہے کہ اسمین بی پردہ اہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرات ثابت ہوتی ہے

فصل

اس فصل ہین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر بینا او بینما کی لفظ ہے

ق ۱۰۹۲ ق جابر بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالسا علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ فرقا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل اللہ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز

فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ جب کہ مین چلا جاتا تہا کہ اچانک مین نی اسمان ستی ایک اواز سُنی تو مین نے
سر کو اُٹھایا تو نا گہان وہی فرشتہ جو میری پاس حرا پہاڑ کے آیا تہا اسمان
زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اُس سی کانپا خوف کی مارے
مین پلٹ آیا یعنی گہر کی طرف تو مین نی کہا کہ مجہکو کمّل اڑہاؤ سو لوگون نی مجہکو اُڑہا
پہر خدا نے اپنے ایتین اُتارین کہ اے کپڑے کے جہرمٹ مار نیوالے اُٹھہ اور لوگون کو
عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہہ کے نماز پڑہ اور اپنے
کپڑے پاک رکہہ اور پلیدی کو چہوڑ یعنی بت پرستی منع کر **ف** اول اقرا کی سورت
اُتری پہر قریب تین برس کی وحی نہ آئی پہر یا ایہا المدثر کی سورت اُتری تب حضرت نے
کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ

١٠٩٢ **خ**

اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ
فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِي فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا
فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ
وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ جس دم کہ مین سوتا تہا کہ زمین کے خزانے میرے سامنی ہوئے تو سونے کے دو

کنگن میرے دونون ہاتہون مین ڈالے گئے سو مجھہ پر وہ بہت بہار دپڑے اور
اُنہون نی مجہکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجہکو حکم ہوا کہ انکو پہونک مار
سو مین نی انکو پہونک مار اسو وے جاتے رہے تو اُن دونون کنگنونکی تعبیر
مین نی اُن دو جہوٹون کی کہی جنکے بیچ مین در میان مین ہو تن صنعا والا اور یمامہ
والا **ف** صنعا مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تہا یعنی
ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تہا اور حضرت کی پیغمبری کا بہی منکر نہ تہا
سو حضرت کی سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے مارا گیا تہا اور یمامہ عرب مین ایک
ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تہا سو صدیق
اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتہہ سی مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نی فتح
اسلام دکہلادی صرف اُن دو جہوٹون کا تردد ہوا تہا سو خدا نی انکو بہی برباد
کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتہہ مین دیکہے تو اسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش
اہل تعبیر نے لکہا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکہے تو برے
مگر ہنسلی گلے مین دیکہنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنی کی اور پاؤن مین گوجری
دیکہنا دلیل ہے قید ہونے کی واللہ اعلم **ق** اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ
أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ

۱۴۳ **ب** فضیلت عمر فاروق میں

سن

مِنْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ قَالَ الْعِلْمُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا کہ میری آگے دودہ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مین نے اسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکہتا تہا کہ تازگی اور سیرابی میری ناخونون سے نکلنے لگی یعنے نہایت آسودہ ہوگیا پہر مین نے اپنا جہوٹہا باقی دودہ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اسکی تعبیر علم اور بوجہ ہے **ف** اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودہ کہا نے پینے خواب مین دیکہے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودہ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصا حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کی بڑے رازدار تہے اسی سبب سے انکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا ح اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا بَعْدَكَ عَلٰی اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰی ثُمَّ اِذَا زُمْرَةٌ حَتّٰی

اِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِلَى اَيْنَ قَالَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهِ قُلْتُ مَا شَانُهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ فَلَا اُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مین نی انکو پہچانا میرے اور انکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُسنے کہا کہ آو سو مین نی کہا انکو کہ کدھر اسنے کہا خدا کی قسم دوزخکیطرف مین نی کہا کیا حال ہے انکا یعنے اُنسے کیا قصور ہوا اس مرد نی کہا یہہ لوک پلٹ گئی تہے تیرے بعد اپنے پشتون کی طرف لوٹے یعنی اسلام چہوڑ کر مرتد ہو گئے تہے پہر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا کہ یہان تک کہ مین نی انکو پہچانا میرے اور انکے درمیان سے ایک مرد نکلا اسنے کہا کہ آو مین نی کہا کہ کدھر اُسنے کہا کہ خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نی کہا کیا حال ہے انکا اُنسے کون قصور ہوا اُسنے کہا مقرر یہہ لوگ پلٹ گئی تہے تیری بعد اپنی پشتونکی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اُنہین سے کوئی بچے مگر جیسی بہکے چہوٹے ہوئے اونٹ بی والی وارث کے کمتر بچتے ہین **ف** یعنے ان لوگون مین سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین

جنہون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرتؐ کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے
چند ہزار نو مسلم مرتد ہوگئے تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت
مین انکو قتل کیا اُنہین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا
بعضے جو بد مذہب اِس حدیث کا مطلب عداوت کی سبب سے یون الٹا بیان
کرتے ہین کہ مُراد اُن مرتدون سے معاذ اللہ حضرتؐ کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی
کرتے ہین اُنکی وہی مثل کہ بینے ہوئے طالب علم سے پوچھا کہ دو اور دو کے
ہوتے ہین اسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کی اصحابؓ کی بزرگی قرآن اور
حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہے یہہ گمان باطل
انکے جناب مین کوئی دیندار عاقل نہ کریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے
مرتدین کے یہہ تہمت تو انکی طرف کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار اُنکے سینہ
دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین ف ابو سعید
بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْہِمْ
قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ
ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا
فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم نے

ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا
مین نے لوگون کو کہ میری سامنے کئے گئے اور اونپر کرتی ہین اُنمین سے بعضا کرتے
تو چھاتی تک پہنچلے ہے اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے
کیا گیا اور اسپر کرتا تھا کہ وہ اسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا
اصحاب نے کہا سو آپ نے اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین
دین اور کرتی مین یہہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے
سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے
اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا
دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا خ ابو ہریرۃ بینا انا نائم
رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ
ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع بہا ذنوبا او ذنوبین
وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذہا
ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع عمر حتی ضرب
الناس بعطن بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر

۱۹۶ خ

کہ اسپر

کہ اسپر ڈول پڑا ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر
اسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا اُس سے ایک یا دو ڈول نکالے
اور اسکے کھینچنے مین کچھہ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول
پل ہو گیا پھر اسکو عمر بن خطاب نے لیا سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب
وغریب اور برازور آدمی کو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہان تک
اُسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون سے آسودہ کرکے انکی
پھر بٹھلایاف عرب مین اونٹون کی کثرت ہے اور معمول ہے پانی پلانے کی
وقت اونٹون کو کوئے پر لاتے ہین پھر سب کو خوب پانی پلا کر علیحدہ
مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہے اُس
حدیث مین ترقی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ
ہے یعنی حضرت کی بعد صدیق خلیفہ ہون گے اور ایک دو ڈول آہستگی سے
نکالین گے یعنی خلافت کی مدت کم ہو گی اُنکے وقت مین اسلام عالم خوب
نہین پھیلے کا چنانچہ صدیق کُل دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ
کذاب اور مرتدون کو مارکے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھہ ملک
فتح کیا تھا کہ انکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ

رہے اسکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہوگیا بلکہ شام اور مصر
اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر
معہ برکنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار
بتخانے توڑے گئے اور بی شمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوئے لوگ
آسودہ اور غنی ہوگئے جو حضرت کے بعد ہونا تہا سو خدا نے حضرت کو خواب مین
دکہلا دیا ق ابو ہریرۃ بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا
امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ہذا القصر قالوا
لعمر فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تہا مین نے
اپنے تئین بہشت کی اندر دیکہا تو یکایک وہان ایک عورت ہے کہ ایک محل کی
طرف وضو کرتی ہے سو مین نے کہا کہ کس کا محل ہے فرشتون نے کہا کہ عمر کا
محل ہے سو مجہکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پیٹہ دیکر یعنے مرد کو
اسکے عورت کے پاس اجنبی مرد کی جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اسواسطے
مین اس عورت پاس نہین گیا ف بخاری مین پوری روایت یون ہے کہ عمر
فاروق نے جب حضرت سے سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت

ق ۱۰۱
بہشت عمر فاروق

۱۵۱۱ ح

کیا آپ ہی پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہہ بات مجھسے ممکن نہ تہی اس حدیث مین عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو کرنیوالی حور تہی
خ ابُوهُرَيْرَةَ بَيْنَا اَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَا اَيُّوبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ حضرت ایوب برہنہ نہاتے تہے تو ان پر سونی کی تڈے کا جہنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بہر بہر کے اپنے کپڑی مین رکہنے لگے سو ان سے انکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجہکو مالدار اور اس سونے سے جسکو تو دیکہتا ہے بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین تو کیون اسکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ کیون نہین مجہکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجکو مال کی تو کچہہ پروا نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجہکو بے پرواہی نہین ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہے بلکہ تیری عطا سمجہ کے لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اسکو سرور مالک کی مہربانی سے ہے مال پر نہین اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر لی طمع اور بی تلاش نکلے تو اسکو
عنایت خدا کی سمجھ کر لینا توکل کے مخالف نہین ھ ابوھریرۃ بینا
رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ
فلان فتنحی ذلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ
من تلک الشراج قد استوعبت ذلک الماء فتتبع الماء فاذا
رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال یا عبد اللہ
ما اسمک قال فلان للاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ
یا عبد اللہ لم تسئلنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب
الذی ھذا ماؤہ یقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما
تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی ما یخرج
منھا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالہ ثلثا وارد فیھا
ثلثہ مسلم مین ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی زمین سے سو اسنے
ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانی شخص کی باغ کو سینچ دے سو ایک
طرف وہ بادل جھک رہا پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اسنے انڈیل دیا

تو ایک جهیل وهان کی جهیلون سے پانی اُس سے لبالب هوگئی سو وه شخص برستے پانی کے
پیچهے پیچهے گیا تو ناگاه ایک مرد کو دیکها که اپنے باغ مین کهڑا پانی کو اپنی پهاوڑ
سے اِدهر اُدهر کرتا هے سو اُسنے باغ والے مرد سے کها اے خدا کے بندے تیرا کیا
نام هے اُسنے کها فلانا نام هے وهی نام جو بدلی مین سنا تها سو باغ والےنے
اُس سے کها که ای خدا کی بندے تو نے مجهسے میرا نام کیون پوچها سو اُسنے کها مین نے
اس بدلی مین آواز سنی جسکا یهه پانی هے کوئی کهتا تها که سینچ دے فلانی کی باغ کو تیرا نام لیکر
سو تو اُسنے باغ مین اس خدا کی احسان کی شکرگذاری کس طرح کریگا باغ والےنے
کها جب که تو نے یهه کها تو اب مین البته دیکهتا رهون کا اُسکو جو اس باغ سے پیدا هوگا
سو اُسکی ایک تهائی تو خیرات کرونگا اور ایک تهائی میری لوگ اور مین کهاونگا
اور ایک تهائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے
معلوم هوا که منافع سے تهائی مال خدا کی راه مین خرچ کرنا مستحب هے
اور معلوم هوا که فرشتے مینهه کو موجب حکم الٰهی کے برساتے هین اور حکم نام اور
نشان کے ساتهه هوتا هے که فلانی ملک فلانے جگهه فلانی کهیت اور باغ
مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے هین تو
مسلمان کو لازم هے که جو نعمت اُسکو ملے خواه جانکی خواه مال کی تو اپنے رب کی

۱۱۵۳ ق

شکرگذاری کرے اسکو اتفاقی نہ جانے اپنے حق بین داد الٰہی سمجھے

ق مَالِكُ بْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذَا أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ

فضیحہ

قَالَ هٰذَا یَحْیٰی وَ عِیْسٰی فَسَلِّمْ عَلَیْہِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا
مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَ النَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ
الثَّالِثَۃِ فَاسْتَفْتَحَ فَقِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا
بِہٖ نِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا یُوْسُفُ قَالَ ھٰذَا
یُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الرَّابِعَۃَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ
مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ
اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِیْسُ قَالَ ھٰذَا اِدْرِیْسُ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ
حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الْخَامِسَۃَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ
قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَرْحَبًا بِہٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا ھَارُوْنُ قَالَ
ھٰذَا ھَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَ

الصّالح والنّبیّ الصّالح ثمّ صعد بی حتّی اتی السّماء السّادسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمّد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء فلمّا خلصت فاذا موسی قال هذا موسی فسلّم علیه فسلّمت علیه فردّ ثمّ قال مرحبا بالاخ الصّالح والنّبیّ الصّالح فلمّا تجاوزت بکی فقیل له ما یبکیک قال ابکی لانّ غلاما بعث بعدی یدخل الجنّة من امّته اکثر ممّن یدخلها من امّتی ثمّ صعد بی الی السّماء السّابعة فاستفتح جبرئیل قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمّد قیل وقد بعث الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء فلمّا خلصت فاذا ابراهیم قال هذا ابوک ابراهیم فسلّم علیه فسلّمت علیه فردّ السّلام علیّ ثمّ قال مرحبا بالابن الصّالح والنّبیّ الصّالح ثمّ رفعت لی سدرة المنتهی فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفیلة قال هذه سدرة المنتهی واذا اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان یا جبرئیل قال

أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ
لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ
عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ
يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

وَعَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ
التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنْ اَرْضٰى وَ
وَاُسَلِّمُ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ
عِبَادِي حَدِيثُ الْمِعْرَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنِّي تَتَبَّعْتُ فِيْهِ سِيَاقَ الْبُخَارِي

بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حالت میں
کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یون فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک
آنیوالا آیا یعنی جبرئیل سو اُنسے پھاڑا راوی نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا
فرماتے تھے سو اُنسے چیرا درمیان میں یہان سے یہانتک یعنی سینے کے نیچے سے
ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا
گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا
یعنی بُراق کو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا منتہاء نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو
اسپر میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجھکو جبرئیل یہان تک کہ پہلے آسمان پاس پہنچا تو
جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہہ کون ہے
جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون تیرے ساتھ ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کیا بُلا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ

کہولا گیا سو ہین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین
سو جبریل نے کہا کہ یہہ تیرا باپ آدم ہے سو اسکو سلام کر تو ہین نی اسکو سلام
کیا اُس نی سلام کا جواب دیا پہر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل
مجھکو لے چڑھا یہان تک کہ دوسرے آسمان تک پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے
چوکیدار فرشتون نی کہا یہہ کون ہے جبریل نی کہا ہین جبریل ہون کہا اور تیرے
ساتہہ کون ہے جبریل نی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہا کیا بلایا گیا ہے
جبریل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا سو کیا اچھی آمد آیا پہر دروازہ کہولا گیا سو ہین
جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسی کو دیکہا اور وہ دونو خالا تی
بہائی ہین جبریل نے کہا یہہ یحیی اور عیسی ہین سو انکو سلام کر تو ہین نے انکو
سلام کیا انہون نی سلام کا جواب دیا پہر دونون نی کہا کیا اچھا نیک بھائی
اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ
دروازہ کہلے چوکیدار فرشتون نی کہا یہہ کون ہے جبریل نی کہا کہ ہین جبریل
ہون کہا اور تیرے ساتہہ کون ہے جبریل نی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا سو کیا اچھی آمد آیا پہر دروازہ
کہولا گیا سو جب ہین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تہے جبریل نے کہا یہہ

یوسف ہے اسکو سلام کر تو بین نی اسکو سلام کیا تو اُسنے مجکو سلام کا
جواب دیا پہر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پہر جبریل نی مجھکو لے چڑھا
یہان تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کہلے چوکیدارون نی
کہا یہہ کون ہے جبریل نی کہا جبریل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبریل
نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبریل نے کہا ہان
کہا خوب ہے آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا ناگاہ وہان ادریس
تھے جبریل نے کہا یہہ ادریس ہے سو اسکو سلام کر تو بین نی اسکو سلام
کیا اُسنے جواب دیا پہر کہا کیا خوب نیک بہائی اور نیک پیغمبر آیا ہے پہر
مجھکو جبریل لے چڑہا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ
کہلے چوکیدارون نی کہا یہہ کون ہے جبرئیل نی کہا مین ہون جبرئیل کہا اور
تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا کیا بلایا گیا ہے
جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا
تو ناگاہ وہان ہارون تہے جبریل نی کہا یہہ ہارون ہے سو اسکو سلام کر تو بین
نی اسکو سلام کیا اُسنے جواب دیا پہر کہا کیا اچھا نیک بہائی اور نیک پیغمبر
آیا پہر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچا سو چاہا کہ

کہ دروازہ کہلے چوکیدار ون نی کہا یہہ کون ہے جبریل نی کہا مین ہون جبریل
کہا اور تیرے ساتہہ کون ہے جبریل نی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہا
کیا بلایا گیا ہے جبریل نی کہا ہان کہا خوب ہے آیا سو کیا اچہی آمد آیا سو جب
مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تہے جبریل نے کہا یہہ موسیٰ ہے سو اسکو
سلام کر تو مین نی اسکو سلام کیا سو اُسنے جواب دیا پہر کہا کیا اچہا نیک بہائی
اور نیک پیغمبر آیا پہر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسی نے کہا ای
موسیٰ تیرے رونیکا کیا سبب ہے موسیٰ نی کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا
میرے بعد پیغمبر ہوا اسکی امت کی لوگ میری اُمت سی زیادہ بہشت مین جاوینگے
پہر جبریل مجہکو لے چڑہے تو ین آسمان تک سو جبریل نی چاہا کہ دروازہ
کہلے چوکیدار ون نی کہا یہہ کون ہے جبریل نی کہا مین جبریل ہون کہا اور
تیرے ساتہہ کون ہے جبریل نی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہا کہ بلایا گیا ہے
جبریل نے کہا ہان کہا خوب ہے آیا سو کیا اچہی آمد آیا سو جب مین وہان
داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تہے جبریل نے کہا یہہ تیرا باپ ابراہیم ہے
سو اسکو سلام کر تو مین نی اسکو سلام کیا سو اُسنے سلام کا جواب دیا
پہر کہا کیا اچہا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پہر وہان سے سدرۃ المنتہی

یعنی پلے سرکے بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو ناگاہ اُسکے بیر جیسے بحر کے مٹکے
اور اسکے پتّے جیسے ہاتہیون کے کان جبریل نی کہا یہی سدرۃ المنتہی ہے
اور ناگاہ وہان چار نہرین تہین دو نہرین کہلی اور دو نہرین چہپی تو مین نے
کہا ای جبریل یہہ کیا ہے جبریل نی کہا چہپی ہوئی دو نہرین تو بہشتکی نہرین ہین اور کہلی نہرین
تو نیل اور فرات ہین پہر مجہکو بیت المعمور نمود ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ
جو ہر دم فرشتون سی بہرا رہتا ہے پہر ایک برتن شراب سی بہرا اور ایک
دودہ سی اور ایک شہد سی میرے سامنے کیا گیا مین نی دودہ کو لیا سو جبرئیل نی
کہا یہہ دودہ پیدایشی دین اسلام کی صورت ہے جس دین پر تو اور تیری
اُمت ہے پہر میرا اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پہر مین
وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہوکر نکلا تو موسی نی کہا کیا تجہکو حکم ہوا
تو مین نی کہا مجہکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسی نی کہا مقرر تیری امت سی ہر روز پچاس
وقت کی نماز نہو سکیگی اور اللہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجہسے پہلے اور مین علاج
کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سی سو پلٹ جا اپنے رب پاس
سو اس سی آسانی مانگ اپنی امت کی واسطے تو مین پہر سو خدا نے میری اوپر سے
دس وقت کی نماز اتار ڈالی سو مین موسیٰ پاس پہر آیا تو موسی نی اسیطرح

یعنی اول بار کی طرح چالیس نمازسے بہی الم کرونے کو کہا پہر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے
میرے اوپر سے اور دس نمازین اُتارین پہر مین موسی کے پاس آیا پہر موسی نے اسی طرح کہا پہر مین پلٹ گیا
پہر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اُتارا پہر مین موسی کے پاس گیا پہر مجکو نے اسی طرح کہا پہر مین پلٹ
گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پہر مین موسی کے پاس گیا پہر موسی نے اسی طرح کہا پہر مین پلٹ
گیا تو مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسے پاس پہر آیا تو موسی نے
کہا کیا تجھکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا تو موسی نے کہا مقرر تیری اُمت سے ہر روز
پانچ نمازین بہی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجہسے پہلے آزما چکا ہون
اور بنی اسرائیل کے علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پہر جا اپنے رب پاس
اور اپنی امت کی لئے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے
رب سے یہان تک کہ مین شرماگیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو
راضی ہوتا ہون مانے لیتا ہون پہر جب مین موسی کے پاس سے بڑھا تو
پکارنے والی نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض
نماز کو اور بوجھ اُتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا
کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے
لیکن مین نے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے **ف** حطیم اور حجر اُس

مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل
تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو کعبے
سے اُتر کی طرف علحدہ کر دیا کعبے کا ناودان اُسیطرف ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا
کہ حضرت معراج کی وقت حطیم مین تہے اور بخاری اور مسلم کی دوسری روایت
یون ہے کہ اسوقت حضرت اپنے گہر مین تہے تو مطلب یہہ کہ اول حضرت
گہر مین تہے پہر جبریل حضرت کو حطیم مین لے گئے پہر وہان سے معراج کو چلے
تو کبہی حضرت نے گہر کا ذکر کیا اور کبہی حطیم کا دونو درست ہین اور بعضی روایت
مین ام ہانی کا گہر مذکور ہے ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہے حضرت کا اور
انکا ملا ہوا گویا ایک ہی گہر تہا اور حجر مین ایک مکان ہے وہان کے مکے بڑے
بڑے ہوتی ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار
تو لڑکپن مین تاکہ کہیل کود کی ہوس نہو دوسرے بار معراج کی وقت تا جوانی کی
ہوس زور نکرے اور دل مین ایسی صفائی کامل ہو کہ دربار الہی کی لیاقت
اعلے رتبے کی حاصل ہووے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نہا
اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ انکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ ہین
مدت تک اُنہین سمجہاتا رہا اور بہت معجزات دکہلائے پر لوگ ایمان کم

لائے

لاسئے تو بہشت مین بہی کم جاینگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تہوڑی عمر مین بیشمار
لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لانے جاوینگے تو بہشت مین میری امت اوسے
زیادہ تر داخل ہون گے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے
کہہ کر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہے کو کم کروانے اور حضرت موسے
نے ہمارے حضرت کو لڑکا کا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا
کہتے ہین بلکہ اُنہین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے اپ بلند
مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہہ جو فرمایا کہ نیل
اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سی نکلی ہین یعنے اگر اُس عالم کے پانی کو اس
عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیئے تو نیل اور فرات اُن نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت
مین نیل اور فرات کی مدد اُنہین نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نظر نہ آوے
واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہے کہ اول حضرت مکے سے
مسجد اقصی یعنے بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھ کے آسمان پر
چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے
عبادت کو جاتے ہین پہر کبہی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند
ساتوین آسمان پر ہے لیکن ہر ایک آسمان مین ویسیکی سیدہ پر اسی طرح

عبادت خانہ ہے اور کعبہ بہی اُسی کے نیچے ہے بالفرض اگر وہان سے
پتھر گرے تو کعبہ کے چہت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہے کہ جب حضرت
پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے
برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو امت پر تخفیف بہی ہوئی اور تقدیر
الٰہی کے بہی خلاف نہوا ف معراج مکی مین ہجرت سے اول ایک برس
ہوئی اور اسمین اختلاف ہے کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے
ہوئے یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری مین روح
اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے
اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین نہ داخل ہوتی
اور کفار قریش زیادہ انکار بہی نکرتے اور بیت المقدس کی سب نشانیان
نہ پوچھتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی
جسم مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج
روحی دوسرے معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہے کہ معراج مین حضرت نے خدا کو
دیکھا تہا یا نہین حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ اور عبداللہ بن مسعود سے
مشہور روایت یہہ ہے کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین اور

متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہے
کہ آنکھہ سے دیکھا اور عطا سی یون روایت ہے کہ دل سے دیکھا واللہ
اعلم جو کوئی بیت المقدس تک جانی کا انکار کرے وہ کافر ہے
اسواسطے کہ قرآن مین اُسکا صاف بیان ہے اور بیت المقدس سے آسمانون کے
چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہے ق اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَمْشُوْنَ
اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ
غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ
بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ
وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى
عَلَيْهِمُ الْمَوَاشِيَ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ
فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهٗ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ
حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ
فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا
مِنْ نَّوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ

يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر
فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها
فرجة نرى منها السماء ففرج الله منه فرجة فرأوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما
يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتى اتيتها بمائة
دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما
وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح
الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك
ابتغاء وجهك فافرج لنا فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر
اللهم اني كنت استأجرت اجيرا بفرق ارز فلما قضى عمله قال
اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني
حقي قلت اذهب الى تلك البقر وراعيها فخذها فقال اتق
الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك
البقر وراعيها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني

فعلت

فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ انکو مینہ نے لیا تو وہ پہاڑ کے
ایک غار مین گھس گئے تو اُس پہاڑ کا ایک پتھر انکے غار کے منہہ پر ڈھلک
پڑا سو اُسنے انکو بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کام کو
جو خدا کے واسطے کئے ہون سو دعا مانگو انکے وسیلے سے شاید کہ خدا اُس پتھر کو
تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو اُنمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہہ ہے کہ میرے ماباپ
بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے
کہ مین انکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب شام کے قریب چرا لاتا
تھا تو انکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو انکو اپنے
لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن مجھکو درخت نے دور ڈالا یعنے
چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجھکو شام ہوگئی تو مین نے
ماباپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودہ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودہ
لایا سو مین ماباپ کے سرپاس کھڑا ہوا مجھکو برا لگا کہ مین انکو نیند سے جگاؤن اور
برا لگا کہ اُنسے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور بچے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے

میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اُنکا حال ہا صبح تک یعنی
مین اُنکی انتظار مین دودھ لئی رات بھر کہڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے
نہ مین نی پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت مین نے
تیری رضامندی کے واسطے کی تہی تو اِس پتہر سے ایک روزن کہول دے
کہ ہم اُسسے آسمان کو دیکہین سو خدا نے اُسسے ایک روزن کہول دیا تو اُس سے
اُنہون نی آسمان کو دیکہا اور دوسرے نی کہا الٰہی البتہ یہہ ماجرا ہے
کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تہی کہ مین اُسکو چاہتا تہا جیسے نہایت محبت مرد
عورتون سی رکہتے ہین یعنی مین اسکا کمال عاشق تہا سو اسکی طرف مائل
ہو کر مین نی اسکی ذات کو چاہا یعنی حرامکاری کا ارادہ کیا سو اُسنے نمانا
یہان تک کہ سو اشرفیان مین اسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی ہوئی
سو مین نے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین
انکو اُسکے پاس لایا پہر جب مین اسکے دونو پیرون کے اندر واقع ہوا اُسنے
کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اُسکا
حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ بکارت کر تو مین اُٹھہ کہڑا ہوا
اُسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے

واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن
تو خدا نی اُنکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نی کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور
ٹھرایا تھا اُس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چانول سماوین تو جب
وہ اپنا کام کر چکا اُسنے کہا میرا حق دے سو اسکا حق مین نی اُسکے آگے کیا
سو اُسکو چھوڑ گیا اور اُسکی طرف سی منہہ موڑا تو ہمیشہ مین اسکو بوتا رہا
یہان تک برکت ہوئی کہ اُسی مال کا ئے بیل اور غلام اُنکے چرانے والے جمع
ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈرا اور میرا حق لے کر
مجھپر ظلم نکر مین نی کہا جا ان گائیو بیلون اور اُنکے چرانی والون کی طرف
سو انکو لے تو اُسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر مین نے مین تجھسے کھیلی نہین
کرتا لے ان گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کو یعنی سچ مچ یہہ تیرا ہی
مال ہے سو اُسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو
کہ مین نے یہہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے
جتنا باقی رہے سو خدا نی باقی رہے پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا
مین جبکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ

پکڑے حق تعالیٰ اسکو نجات دیگا دوسرے یہہ کہ ماباپ کا حق اپنی جان اور
جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکون مین داخل ہے تیسرے
یہہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا
اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہہ
کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضاءِ الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہہ کہ جو مالک کے بدون اجازت لیے
اسکا اناج بووے اسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے
ق ابو هريرة بينما رجل يسوق بقرة قد حمل عليها التفتت اليه البقرة فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وبينما راع في غنمه عدا عليه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب فقال له من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا
تھا

ق ١١١٠
فضیلت شیخین

تہا اسپر بوجہہ لادے ہوئے بیل نی اسکی طرف دیکہا سو کہا کہ مین اس بوجہہ لادنیکے
واسطے نہین پیدا ہوا ہین کو کہیت کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے
تعجب سی کہا سبحان اللہ بیل بہی بولتے ہے تو حضرت نی فرمایا کہ بے
شبہہ مین اسبات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر سچ جانتے ہین اور جس
حالت مین کہ کوئی چرانیوالا بہیڑ بکریون مین تہا تو اسپر ایک بہیڑیا دوڑا
تو ان مین سے ایک بکری لے گیا تو اسکی تلاش مین دہ چرانے والا یہانتک
کہ اسکو بہیڑیئے سے چہڑالایا تو بہیڑیئے نی اسکی طرف دیکہا سو کہا کون
بہیڑ بکری کو قیامت مین بچا دیگا جسدن اسکا کوئی چرانیوالا میری سوا نہو گا
تو لوگون نی تعجب سی کہا سبحان اللہ بہیڑیا بہی کلام کرتا ہے تو حضرت نی فرمایا
مین اسبات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکر اور عمر مانتے ہین اور حالانکہ ابوبکر اور
عمر دہان نہ تہے ف یہہ قول راوی کا ہے یعنی ابوبکر اور عمر وہان نہ تہے
یعنی جسوقت حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تہی ابوبکر اور عمر اس مجلس مین نہین تہے
یا کہ یہہ قول حضرت کا ہے یعنے باوجودی کہ بیل اور بہیڑیئے کے وقت کلام
دونو شخص موجود نہ تہے مگر انکو اسکا یقین ہے یعنے بیل اور بہیڑیے کو کلام کی
طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچہہ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی

فضیلت ایمانکی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمانکے ساتھہ انکے ایمان کو ملایا
بعد اسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بہی ایمان لائے جسکا حضرت ایمان لائے

ق ۱۱۱

عن ابو ھریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تہا راہ مین سو اُس نے
کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پہر راہ سے اُسنے اسکو علحدہ کر دیا تو خدا نے اسکی قدردانی
کی سو اسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو
نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بہی اگر خالص نیت سے ہو تو کا
مغفرت کا سبب ہے

ق ۱۱۲

عن ابو ھریرۃ بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذا خسف اللہ بہ فھو یتجلجل بہ الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگہی کئے ہوئے پوشاک پہنے
اپنے بدن کی سجاوٹ دیکہہ دیکہہ پہولتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ناگاہ خدا نے
اسکو زمین مین دہنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر لڑہکتا ہوا دہنستا
چلا جاتا ہے ف ہرچند ستہری پوشاک پہننا بالون مین کنگہی کرنا درست ہے

بلکہ

بلکہ سنت ہے لیکن اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ آیا اور اُسنے اپنے آپ کو دور کھینچا تو مقرر غضب الہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسیواسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کو بھی یہہ عادت نہ ڈالنے دے کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے پھر اپنی نعلین نہ جہلنکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہہ شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو اِن حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھہ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اُسکے ثواب سے نا امید نہوا چاہئے اور بد کام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اُسکے وبال سے نڈر نہوا چاہئے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر لعن کی لفظ

قَ جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَسَمَہٗ قَالَہٗ لَمَّا رَأٰی حِمَارًا قَدْ وُسِمَ وَجْہُہٗ

بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اُسکو جسنے اِس گدھے کو داغا یہہ حضرت نے فرمایا جب کہ منہہ داغے ہو گدھے کو

دیکھنا جانور کا منہہ داغنا حرام ہے سب علما کے نزدیک منہہ کے سوا
اور بدن بیماری کی واسطے داغنا درست ہے ف اَبُوْهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ
يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
چور کو کہ انڈا یا خود چراتا ہے تو اُسکا ہاتھہ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے
تو اُسکا ہاتھہ کاٹا جاتا ہے ف چور کے ہاتھہ کاٹنے مین نصاب شرط ہے
امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہے اور امام شافعی کے نزدیک
ربع دینار یعنے ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کی برابر ہے تو مطلب اس
حدیث کا یہہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہے جسکی قیمت دس درم ہو اور
رسی مراد ہے جسکی درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہے
یا یہہ مراد ہے کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی
قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بے شبہ اُسکا ہاتھہ بھی کاٹا جاویگا یا یہہ کہ یہہ حکم ابتدا
اسلام مین تہا اب منسوخ ہے ف اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ
وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اُس عورت پر جو دوسرے عورت کے بال مین

بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو بنے بالون سی اور بال جڑا وے اور
اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اس عورت پر
جو اپنا بدن گدواوے بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اسواسطے کہ اسمین
تغییر خلقت الٰہی ہے اور تزویر اور بناوٹ یہی ہے کہ آدمی دہوکہا کہا وے

ف عائشة لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد

بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ ان لوگون نی اپنے پیغمبرونکی قبرون کو
مسجد بنایا ف بخاری مین روایت ہے کہ حضرت نی مرض الموت مین یہہ حدیث فرمائی
حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری امت بہی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو مسجد
نہ ٹھہراوے اور جندب سے روایت ہے کہ مین نے پانچ روز حضرت کے انتقال سے
پہلے حضرت سی سنا کہ فرماتے تہے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبر اور اولیا کی
قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار رہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کئے
دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکونکی قبرون پر مسجدین بناکر عبادتین
کرتے تہے اور قبرونکی طرف سجدہ کرتے تہے تو صاف شرک تہا اسواسطے
حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہے

وہ قبر پر بنجاے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسواسطے قبرون کو سجدہ کرنا
اور انکے گرد گہومنا درست نہین اس واسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہے اور
اسی واسطے قبرستان مین نماز پڑہنا منع ہے ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر
اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جسسے حضرت نی انتقال کے وقت کمال
تاکید سے منع کیا تہا یہود نصاری سے بہی زیادہ اب لوگ کرتی ہین خدا مسلمانون کو
توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجہین اور ان کامون سے کنارہ کرکے محمدی
بنین ٰ اٰین م ابْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا خدا لعنت کرے اسپر کہ جو جاندار کے
ہاتہہ پانون اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق
رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے م عَلِیٌّ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ لِوَالِدَيْهِ
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا
وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے
اور خدا لعنت کرے اسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے
اور خدا لعنت کرے اسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکہے

٣١١ م
٣١٢ م
انتہا عن والدین و شرکت و ذبح لغیر اللہ عن بدعت و حمایت ہمسایہ و تغییر حدود زمین و لعنت بر فاعلین

اور خدا لعنت کرے اُسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹا دے ف ماباپ کو
گالی دینا اور لعنت کہنا دو صورت سے ہوتا ہے کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح
کہ جب اُسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اُسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت
مین یہی سبب ٹھرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے
ایک صورت تو یہہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے راجپوت
کرتے ہین اسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر
یا عمارت پر یا دیو بہوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو
خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد
کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینو صورتون مین جانور تو مُردار ہے اور
کرنیوالے پر بموجب اس حدیث کی لعنت آئی اسواسطے کہ یہہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور
یہہ جو بعضی لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کی بکرے
ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہے
صرف گوشت سی غرض ہے تو بے شبہ حلال ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ جب
غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا
ہے اور یہہ غلط بات ہے کہ خونریزی خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے

غرض ہے اسواسطے کہ جب انکی منت ماننے والون سے کہئے کہ تم اس گلے بکری کو ذبح
نکرو اسکے عوض دونا چوگنا ہم سے گوشت لو اور فاتحہ دو تو ہرگز ہرگز نمانینگے
اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم
ہوا کہ انکو خونریزی بہی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے
غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین
کچھ شبہ نہین اور کج بحثی کے علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور
اشباہ ونظائر مین موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہوتے ذبح ہو
وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اسپر لیا جاوے تو اگر صرف
ذبح کے وقت خدا کے نام سے جانور حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام
لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوی اور کج فہمی سے بچاوے آمین اور حدیث مین
جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین
اس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور
سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت
نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اسنے حقیقت مین
سنت اور شریعت کو مٹایا اس واسطے لعنت کا طوق اسکے گلے مین آیا اور

اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر
درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرونکی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا
موجب لعنت کا فرمایا اس واسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین
دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو
قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کی مذہب مین لعنت ذاتی یعنے
نام لیکر لعنت کرنا سوای اس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست
نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابو جہل کہ انکا کفر بلا شبہ ثابت ہے تو انکا
نام لیکر لعنت کرنا درست ہے لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین
اسواسطے کہ لعنت کی معنے خدا کی رحمت سی دور کرنا ہین اور سوائے کافر کے رحمت الٰہی
سے کوئی ہمیشہ دور نرہے گا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون
سزا بخشش کے امید ہے اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لئے فاسق پر لعنت درست ہے
جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت
فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین مین جنکے سر پر لو کی لفظ ہے

وَاَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَيُرْوَى لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ

ق ١١١٨

يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین توسب کے سب میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین توسب کے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر باقی نرہے ف یعنی اگر مدینے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے توسب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور توجہ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین انکا بھیڑون کا سا خواص ہے کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهُ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سی صحبت کا ارادہ کرے اور یہہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھہ ہمکو شیطان سی اور بچا شیطان سی ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اُس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اسکو

ف ۱۱۹

شیطان

ح ۱۱۱۴

شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے کاف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد کی رکھے صرف آب ریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو خ اَبُوهُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ بخاری مین حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ اگر انصار چلنے پہاڑ کے بیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین امت پر نبی کی اطاعت واجب ہے نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہے تو مطلب صاف ہے کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہے تو مطلب یہہ ہے کہ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصار یون کی خاطر داری منظور ہے یہہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے ف اَبُوهُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَيْكَ بِغَيْرِاِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ اگر کوئی مرد جہانکے تیرے گہر مین بدون اجازت پہر تو اسکو کنکری سے مارے سو تو اسکی انکھہ پہوٹے تو تجھہ پر گناہ نہو گا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا ہے م اَبُوْاَيُّوْبَ

لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اس قوم کو لاتا جنکے گناہ ہوتے پہر انکی مغفرت کرتا فـ اس حدیث سے حضرت نبی نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الہی بہت غالب تہا بعضون نے گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا بعضون کا قصد تہا کہ دنیا چہوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہہ ارادہ تہا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرامکاری مین نہ گرفتار ہوں یعنے جیسے صفت اسکی منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسے اسکے غفار بہی صفت ہے کہ گناہون کو معاف بہی کرتا ہے یعنے مسلمان گنہکار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اسکے رحم اور کرم پر بہی نظر رکہے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی کفر ہے اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندہے اور اسکی قہاری کو بالکل بہول جاوے کہ یہہ صاف کفر ہے ہـ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حِجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ

يَعْنِي دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُخْتَهَا عَزَّةَ

بخاری اور مسلم مین ام حبیبہ ابی سفیانکی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
اگر درہ میری بی بی کے لڑکے میرے گود کے پالے نہوتے تو بھی میرے واسطے
حلال نہوتے مقرر درہ تو میرے دودہ شریکی بہائی کی بیٹی ہے مجھکو اور اسکے
باپکو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودہ پلایا سوائے تم میرے لیے اپنی لڑکیون اور اپنی
بہنون کے نکاح کرنے کو میرے سامنے نہ کہا کرو یہہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے
کہا جب کہ انہون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تہا ف حضرت ام
حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزہ نام ہے آپ نکاح
کیجئے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست
نہین پہر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مین نے سنا ہے کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا
درہ نام ہے آپ نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے
یہہ غلط بات ہے کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہے یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور
دوسرے دودہ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے م

١١٤٦ م

اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيّ لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ
مَعَ الرَّجُلِ بَعَثَهُ اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ سلم مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون
پاس جاتا تو تجھکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہہ حضرت نی اُس مرد سے فرمایا کہ جسکو
عرب کے کسی گروہ پاس بہیجا تہا سو اُن لوگون نی اسکو گالی دی اور مارا تہا
ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہے وہانکے لوگونکی
خوش خلقی اور نرم دلی کا بیان کیا ف اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي اُمُّ ابْنِ
صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر
ابن صیاد کی ما اُسکو چہوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال
کئی بار ہو چکا کہ مدینے مین یہودی کا ایک لڑکا تہا جنون سے راہ رکہتا تہا
آیندہ باتین کچہہ بیان کرتا تہا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑہے لیتا کچہہ عن عن
کرتا تہا حضرت اُدہر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اُسکی آواز سنین
اُسکی ما نے کہا اے ابن صیاد دیکہہ محمد آئے سو وہ چپ رہا تب حضرت نے یہہ
حدیث فرمائی یعنے اگر اُسکی ما نہ روکتی تو کچہہ اُسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تہا
معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہے تا کہ
اسکی بطلان سے لوگون کو خبردار کرین ق جَابِرٌ لَوْ تَرَكَتْهَا مَا زَالَ قَائِمًا
فَالَهُ لِأُمِّ مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا

ف ۱۱۱۳

ق ۱۱۸۱

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم بین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک نچوڑتی تو ہمیشہ اسمین گھی بنا رہتا یہہ حضرت نے
ام مالک سے کہا جب کہ اُسنے اُس مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین سی حضرت کو بہیجا کرتی تہی
ف ام مالک نے مدینہ مین ایک بی بی تہین اُن سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک
بہر گھی تہا مین اُسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بہیجا کرتی تہی کبہی اسکا گھی کم نہو تا تہا ایک
روز مین نے اُسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا مین نی حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی تو اُسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبہی گھی سے خالی نہوتی یہہ معجزہ
تہا حضرت کا ق ابو هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ ق ۱۱۱
قَلِيْلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تہوڑا ف یعنے
موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ
آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب و خور بہول جاؤ
خوشی پر غم غالب ہو جاوے غفلت کا سبب ہے جو چین رہتے ہو ق عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا ق ۱۲۰
لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِى النَّارَ الَّتِىْ اَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
حُذَافَةَ السَّهْمِىُّ اَمِيْرٌ مِّنْ اُمَرَائِهٖ بخاری اور مسلم مین علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے

مو معصیت ... کا عتق ...

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اسمین گہستے تو قیامت تک اسی مین پڑے رہتے
یعنے اُس اگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تہا جو ایک سردار تہا
حضرت کے سرداروں مین سے عبداللہ بن حذافہ کو ایک لشکر کا سردار بناکر کہین
جہاد کو بہیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار ہے اسکی اطاعت کیجیو
تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصہ مین آئے اور بہت سی اگ روشن کی
اور لشکر سے کہا کہ اس اگ مین گہس جاؤ اسواسطے کہ حضرت نے میری اطاعت
تمپر واجب کردی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے
خوف سے کہا ہے سو ہم اگ مین کیون کر گہسین جب یہہ قصہ حضرت نے سنا تب
یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماباپ کی اطاعت
اور اُستاد کی یا پیر کی اطاعت خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ
دوسری حدیث مین صاف آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین
درست نہین تابعداری تو نیک کام مین ہے

صح ۱۲۱۱ ابو هريرة لو دعيت الى كراع لاجبت ولو اهدى الى ذراع او كراع لقبلت

بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے
پاچہ کی طرف بلایا جاون تو البتہ قبول کرون اور اگر کوئی ہدیہ بہیجے میری

طرف

طرف ایک دست یا پاچہ تو البتہ قبول کردن ف یعنے دعوت اور تحفے ہین تہوڑے
بہت اور اچھے برے کا خیال نچاہیے مسلمانکی خاطرداری ضرور رہے م ابو
ھریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملئکۃ عضوا عضوا یعنی ابا
جھل مسلم مین ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل
میرے پاس جاتا تو اسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لے جاتے ف ابوجہل نے ایک
بار کافرون سے پوچہا کہ تمہارے ہوتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہہ خاک پر
ملتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے کافرون نے کہا کہ ہان ابوجہل نے کہا لات اور عزی کی
قسم کہ اگر مین اسکو اس حالت مین دیکھون تو اپنے پانون سے اسکی گردن
کچل ڈالون سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اسی قصد پر
چلا جب حضرت کے پاس گیا تو الٹے قدمون خوف کے مارے بہاگا لوگون نے کہا
تو کیون اس طرح بہاگا اسنے کہا کہ مجھکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے
بہری ہوئی خندق نظر پڑی اور اسکے گرد نہایت اور آگ معلوم ہوئی تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنے اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالتے یہہ حدیث معجزہ ہے م ابو موسی لو رایتنی وانا
استمع لقراءتک البارحۃ فالکہ مسلم مین ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت

۱۱۳۱م

۱۱۳۲م

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جسوقت کہ مین رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا
تھا تو مجکو بہلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہہ حضرت نے
ابو موسے سے فرمایا ف ابو موسے نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے
تھے کہ حضرت اودہر سے گذرے تو کہڑے ہو کر سنا کئے صبح کو یہہ حدیث ابو
موسے سے فرمائی ح ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ
اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِيْ أُرِيْتُ فِيْكَ مَا أُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ
يُجِيْبُكَ عَنِّي لِمُسَيْلِمَةَ وَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کہجور کی
چھڑی کا ٹکڑا مانگے گا تو اتنا بہی تجھکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے
حق مین ہوچکا ہے تو اسکو ہرگز نہ ہٹا سکے گا یعنے تجھکو ہلاک کریگا اور دونو جہان مین فضیحت کریگا اگر
تو اسلام سے پہرا تو البتہ خدا تیرے کو نچے کاٹیگا اور مقرر مین تجھکو وہی
جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکہلایا گیا جو کہ دکہلایا گیا اور یہہ ثابت تجھکو میری
طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہے جو قیس شماس کا بیٹا ہے
ف عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی

ح ۱۳۳

حیات مین ملک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو
پیغام دیا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھکو دین تاکہ تمام
ملک کا مالک ہون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون تو حضرت
اُسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کی ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اُسکے سر کے اوپر
کھڑے ہوکر یہہ حدیث فرمائی یعنے خواب مین تیرا حال مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا
دعوی کریگا تو خدا تجھکو غارت ہی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے
مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے
سننے کے لایق نہین اُسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرنا
ہے ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اُسکے
خرافات کو ایسا چھتا ڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اُسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو
پلٹ گیا اور وہان حضرت کے پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو خط لکھا
کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری
حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہے اپنے بندون سے
جسکو چاہے اُسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیئے ہے بعد حضرت کے
انتقال کے مسیلمہ کذاب نے شرکت کا دعوی چھوڑ کے کل نبوت کا دعوی شروع کیا

ہزارون لوگ اسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کر کے اسکو مارا اور اسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبر اسکو نہ مارتے تو اب تک اسکے لوگ اسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی مین بحث رہتی ہے اسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے عمدہ کام اُنسے ہوئے خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ قَالَ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ بی ادبی کرتا تو اسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اسنے کہا تہا کہ اگر مین نے محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اسکی گردن کچل ڈالون کا ف اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا ق جَابِرٌ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آوے کا تو مین تجھکو دونکا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بہر بہر کے تین بار دونکا یہہ حضرت نے جابر سے کہا تہا ف جابر سے روایت ہے

خ ۱۱۳۴

ق ۱۱۳۵

کہ مجھسے

کہ مجھسے حضرت نی یہہ وعدہ کیا تہا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا
جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ ہوئے تو اُس ملک سی مال آیا
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی کہا کہ جسکا حضرت پر کچہہ قرض ہو یا جس سے حضرت نی کچہہ
دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مین نے یہہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نی
مجھسے کہا کہ اپنا اُنجلا بہر اور گن مین نے اُن درمون سے اپنے دونو ہاتہہ بہر لئے تو پانچ سو درم
تہے صدیق اکبر نی کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک
وعدہ کرے تو اسکا نائب اُس وعدے کو پورا کرے **م ابو ہُرَیرَۃَ لَو**

۱۱۳۶م

قُلْتُ نَعَم لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُم قَالَہُ حِینَ قِیلَ اَکُلَّ عَامٍ
یَعْنِی وُجُوبَ الْحَجِّ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہرگز تم سے
نہو سکتا یہہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تہا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے
ف حضرت نی حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اے لوگو خدا نی تمپر حج فرض کیا سو تم
حج کرو اقرع بن حابس نے پوچہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار
پوچہا حضرت نی شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اُسکے یہہ حدیث فرمائی یعنے
بی تامل و بیفائدہ سوال نہ کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف

ق ۱۱۳۷ بیا

بیان فرماتے ق عِمران بن حُصَین لَو قُلتَهَا وَ اَنتَ تَملِکُ اَمرَکَ اَفلَحتَ کُلَّ الفَلَاحِ قالہ لاسیرٍ مِن بَنِی عُقَیلٍ اَصَابُوا مَعَهَا العَضبَاءَ فَاَوثَقُوهُ فَقَالَ اِنِّی مُسلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اُس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکہتا تہا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہہ حضرتؐ نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحابؐ نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تہا پہر اصحابؐ نے اسکو باندہا تو اُسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون ف مصابیح مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ توم ثقیف قوم بنی عقیل سی ہم قسم تہے سو ثقیف کی قوم نی حضرتؐ کے دو اصحاب پکڑ رکہے حضرتؐ کے اصحاب بنی عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اُس شخص نے حضرتؐ سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہے جب حضرتؐ وہان سے ہٹے تو اُسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے کے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب جہوٹ ہنین سکتا پہر حضرت نی اُسکو بدلا دیکر اپنے دونو اصحاب قوم ثقیف کے قید سے چہڑائے خ ابُو هُرَیرَةَ لَو کَانَ الاِیمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهُ اَبنَاءُ فَارِسَ

فضیلت ایمان اہل فارس

بیان ۱۱۳۸ خ

ایمان دوستی

ویردی

وَيُرْوٰى لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْرَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیونکی اولاد اسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے

ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہہ آیت اتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنے پاک ہے وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اورونکی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وہ لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین ان چند ستارون کا نام ہے جو نہایت متصل ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہے تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیونکی باریک بینی اور استعداد بہاتی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمای دین نے فرمایا ہے کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید

خ ۱۱۳۹

لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبداللہ تستری نی کہا اگر بنی اسرائیل مین ابوحنیفہ کے
برابر کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ گمراہ نہوتے خ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ
بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُهُمْ یعنی اساری
بدر بخاری مین جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن
عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا
یہہ حضرت نی جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن
عدی مکے مین ایک کافر تہا حضرت پر اسنے احسان کیا تہا سو فرمایا کہ اگر وہ
زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین انکو چھوڑ دیتا معلوم ہوا کہ
کافر کے احسان کے بدلے بہی احسان کرنا چاہیے م اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ

م ۱۱۴۰

لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یعنی العزل عن المرأۃ
مسلم مین اسامہ بن زید سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو فارسیون
اور رومیون کو بہی ضرر کرتا یعنی دودہ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک
شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت نے
فرمایا تو کسواسطے یہہ کرتا ہے اسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودہ پلاتی
ہے مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچہہ ضرر نہووے تب حضرت نے

یہہ حدیث

یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھہ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیونکی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وہ لوگ دودہ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بہی رہتا ہے اور کچھہ انکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہے ق اَنَسٌ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْھِمَا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو انکے ساتھہ اور تیسرے جنگل کو بہی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوای خاک کے نہین بھرتا اور خدا اُسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہے ف یعنے آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھنی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز بھر نہین سکتی پہر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور بعضی روایت مین آیا ہے کہ یہہ حدیث قرآن کی آیت تہی آخر کو منسوخ ہو گئی خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ

ف ۱۱۷۱۱

خ ۱۱۷۹۰

اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجھکو یہی بہلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتین نہ گذرتین اور کچھہ اُسمین سے میری پاس باقی رہتا مگر اُس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف اس حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنیکی فکر اور کوشش واجب ہے م جابرٍ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ قَالَ الرَّجُلُ جَاءَهٗ يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو نہ ماپتا تو تمہارا تمام گہر کہاتا اور اناج بنا رہتا یہہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج مانگنا آیا تہا سو اسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دئے سو اُسمین دو مرد اور اسکی جورو اور اُنکے مہمان ہمیشہ مدت تک کہاتے رہے یہان تک کہ اسنے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور اول باب مین اس مضمون کی حدیث ہے کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہے تو مطلب یہہ ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہو اور لینے

گہر کے

م' وقت بیع وشرا اور وزن کرنے کے وقت مصارف خانہ کے

گھر کے خرچ اور خیرات کے واسطے تولنا نچاہئے کہ اسمین بے برکتی ہے اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہے ھـ ابن عباس لَو يُعطَى النَّاسُ بِدَعوَاهُم لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ اَموَالَهُم وَلٰكِنَّ اليَمِينَ عَلَى المُدَّعَا عَلَيهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہے ف یعنے اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے تو صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت ہی بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون گرا ڈالتے اور مال ہضم کرتے اسیواسطے شرع مین یہہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اُسکے گواہ نہون تو مُدعیٰ علیہ قسم کہاوے کہ مُدعی جہوٹھا ہے تو مدعی ہار رہے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہار رہے مدعی جیتے چنانچہ یہہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہے

ف ابو هريرة لَو يَعلَمُ الكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِندَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحمَةِ لَم يَيأَس مِنَ الجَنَّةِ وَلَو يَعلَمُ المُؤمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِندَ اللّٰهِ مِنَ العَذَابِ لَم يَأمَن مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے

ف ۱۸۴۶ حدیث ۱۸۴۷ فیصلہ مقدمہ جب گواہ نہون

ف ۱۸۴۷

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کافر خدا کی سب کی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سب کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے بیڈر نہوے شعر اگر در دہد یک صلای کرم عزازیل گوید نصیبی برم دران دم کہ از فعل پرسند وقول اولوالعزم را تن بلرزد زہول رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اُسکی ذات کامل ہے ویسے اُسکی صفت ق ابوجُہیم عَبدُاللہِ بنُ الحارِثِ لَو یَعلَمُ المَارُّ بَینَ یَدَیِ المُصَلِّی مَاذَا عَلَیہِ لَکَانَ اَن یَقِفَ اَربَعِینَ خَیراً لَہُ مِن اَن یَمُرَّ بَینَ یَدَیہِ بخاری اور مسلم مین ابوجہیم سے روایت ہے جنکا نام عبداللہ بن حارث ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نماز یکے آگے چلنے والا جانتا کہ اُسپر کتنا عذاب ہو گا تو مقرر اُسکو وہان کا کھڑا ہونا ہی چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اُسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اِس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہے کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازیکے آگے چلنا اُسوقت گناہ ہے جب اُسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہین ق ابوہُرَیرَۃَ لَو یَعلَمُ المُؤمِنُ

مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان دار جانتا کہ خدا کے پاس عذاب ہے تو اسکے بہشت کی کوئی طمع نہ کرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے رحمت ہے تو اسکے بہشت کو کوئی ناامید نہوتا ق ابُوْھُرَیْرَۃَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کے اول صف مین ہے پہر جہگڑا فیصل ہونے کا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہے ظہر کے اول وقت نماز پڑہنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا ثواب ہے عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گہٹنے ف یعنے اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جہگڑا پڑے ہر ایک شخص ہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی اول صف مین داخل

ف ۳

پہر یہہ جانین کہ یہہ جہگڑا بدون قرعہ کی نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا
نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہوا اور اگر جماعت فجر اور عشا کا
ثواب معلوم ہوا ور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے پانون سے نہ آسکین
تو البتہ گہٹنون کی طرح گہسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول
وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث
مین آیا ہے کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹہنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگون کو تکلیف
نہو اور جماعت پوری ہو ح ابْنُ عُمَرَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ
مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نبی فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار
تنہا کبھی نہ چلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے
کہ اسمین دینی و دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہہ کہ نماز جماعت
سے محروم رہا اور دنیاوی یہہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور وہم اور ضرر راہزنان
اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو
زیادہ تر تنہا درست نہین مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لا کی لفظ آئے ہے

ق ابن عباس لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یصلوھا کذلک یعنی صلوٰۃ العشاء الخ حین اخرھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین انکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرتؐ نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہے یعنے تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے م ابو ھریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین انکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنے پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق وضو نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی خ انس لولا الھجرۃ لکنت امرء من الانصار بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا ف یعنے انصاری اصحاب مجکو ایسے پسند خاطر

ف ۱۱۵۱

م ۱۱۵۱

خ ۱۱۵۲

ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھہ مین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصار لون
مین شمار کرتا ۱۱۵۳ م انس لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُسْمِعَکُمْ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا
خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سن کر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا
کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اسقدر بدحواس
ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردون کا بھول جاو معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے
وقت چلاتے ہے پر آدمی اور جن اسواسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار ہو جاوے
۱۱۵۴ م ابن عباس لَوْلَا اِنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَا مِنْکَ قَالَ لِلصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ
لَمَّا اَھْدَی اِلَیْہِ حِمَارَ وَحْشٍ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہہ حضرت نے صعب
بن جثامہ سے فرمایا جبکہ اُسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تہا ف
یعنی محرم کو زندہ شکار لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم
ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نہ کرنا اور تحفہ پہیر دینا درست ہے ۱۱۵۵ ق انس
لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْھَدْیَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھہ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا

احرام اُتار ڈالا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت
بد تہا تو اس رسم بد کے دور کرنیکے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین بہ نیت
حج کے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتہہ قربانی نہو وہ عمرہ
کرکے احرام اُتار ڈالے پہر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام
نہ اُتارا تہا بعضے اصحاب کو احرام اتارنے مین حضرت کو احرام باندہے دیکہہ کر
تامل ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے مین ہدی کے سبب ناچار ہو گیا
نہین تو مین بھی احرام اُتار ڈالتا خ انس لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ
الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُہَا بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہہ کہجور زکوۃ کی ہو تو مین اُسکو کہا
جاتا ف حضرت نے ایک کہجور راہ مین پڑی دیکہی تب یہہ حدیث فرمائی معلوم
ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچہہ غم
نہو تو اُسکا لینا اور کہانا درست ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَوْلَا اَنْ یَشُقَّ عَلَی
الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّۃٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَۃً وَلَا اَجِدُ
مَا اَحْمِلُہُمْ عَلَیْہِ وَیَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین

خ ج۲ ۱۱
ق ج۱ ۱۱

کسی لشکر کا ساتھ چھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان مجھسے چھوٹ رہین ف سریہ اس لشکر کو کہتے ہین جو نوسپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت انکے ساتھ تشریف لیگئے یعنے حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہریک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدای اسلام مین بی اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجاسکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی رکرنے جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نجانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رعیتون کی رعایت رکھنے کا بیان ہے

ف ۱۵ ق ابو ہریرۃ لولا بنوا اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجھا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی کرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو منّ اور سلوی اترتا تھا اور حکم خدا یہہ تھا کہ باسی نرکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کی سبب سے گوشت کو باسی اٹھار کھا کہ اگر کل نملے تو کام

آوے گا سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑ تا ہے رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی
رکھنی کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی اگر بنی اسرائیل یہہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی
نہ رکھتا تو کیوں کر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہہ خیانت کی
کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو
نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدم کو شیطان کے ورغلانے سے
حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے
شروع ہوئی ھ ابن عمر لو لم تذنبوا لجاء اللّٰه بقوم يذنبون
فيغفر لهم ويدخلهم الجنة م مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وہ گناہ کرتے پھر
انکو خدا بخشتا اور انکو بہشت مین لیجاتا اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا
مطلب یہہ کہ اسمین دلاسا ہے اہل خوف اور گنہکاران تائب کو اور اشارہ ہے
کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہین تا کہ اسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو
اور یہہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہہ تو صاف کفر ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین کہ جنکے سر ان کی لفظ آئی ہے

۱۱۵۵ م

۱۱۶م

م ام الحصین الاحمسیۃ ان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا واطیعوا ما قادکم بکتاب اللہ سلم من ام الحصین رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم پر نکٹا ہوا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جبتک تمکو قرآن پر چلاوے یعنے اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالایق ہو تو بھی احکام شرعیہ میں اسکی اطاعت واجب ہے اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہیں جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوتے ہوں اسواسطے کہ بادشاہ اور

۱۱۶۱م

خلیفہ غلام نہیں ہوسکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو م جابر ان بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان کو کوئی پہل بیچا پہر اسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجھکو حلال نہیں لینا اسکی قیمت سے کچھہ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پہر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھہ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالک کی نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم اور شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے

لیکن

لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا نہیں درست خ ابن عمر ان تطعنوا فی امارتہ فقد کنتم تطعنون فی امارۃ ابیہ من قبل و ایم اللہ ان کان لخلیقا للامارۃ وان کان لمن احب الناس الی وان ہذا لمن احب الناس الی بعدہ یعنی اسامۃ بن زید

بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو البتہ تم تو اسکے باپ یعنے زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لایق تھا اور مقرر سب لوگوں سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہہ اسامہ اسکے بعد سب لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے ف زید حضرت کے آزاد غلام تھے انکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام میں بھیجا تھا جب وہ وہاں شہید ہوئے تب حضرت نے انکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگوں نے انکی سرداری میں کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ اور انکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبوں میں داخل ہوئے خ

۱۱۶۲ خ

۱۱۶۳ خ

ابْنُ عُمَرَ اِذَا دُعِيْتُمْ اِلَى كُرَاعٍ فَاَجِيْبُوْا بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری یا گائون کی نلی کے طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو **ف** یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کہانا ہو **خ** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا اَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَصْحَابِهٖ كَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لے لین تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم نے ان کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تم کو بلا نہ بھیجون یعنے خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم اپنی جگہہ سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہہ حضرت نے جنگ احد کی دن عبد اللہ بن جبیر اور انکے ساتہیون سے جو پچاس جوان تہے فرمایا **ف** جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے نلکے پر پچاس تیرانداز جنکی سردار عبد اللہ بن جبیر تہے متعین کرکے ان سے یہہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرونکی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی

جونا کے پر تیر انداز تہے کافرو کی شکست دیکہہ وہ بہی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب نا کا خالی ہو گیا کافر ادہر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نا فرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی ف ابو ھریرۃ و زید بن

خالد الجہنی ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم بیعوھا ولو بضفیر یعنی الامۃ غیر المحصنۃ بخاری

اور مسلم مین ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اسکو کوڑے مارو پہر اگر حرام کرے تو اسکو کوڑے مارو پہر اگر حرام کرے تو بہی کوڑے مارو پہر چوتہے بار اسکو بیچ ڈالو بالون کی رستی ہے کے ساتہہ سہی ف یعنے تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اسکو سزا دیو چوتہے بار اسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسی بالوں کی رسی ہندوستان مین گیا بدرسم ہو گئی ہے کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور انکے بے غیرت مالک کچہہ خیال نہین کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہین نہ انکا نکاح کر دیتے ہین نہ انکو بیچ ڈالتے ہین اسکی جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن ہوگا ف

ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت الله ان یعافیک قال لامرأۃ کانت تصرع بخاری اور مسلم مین

ف ۱۱۶۵

ف ۱۱۶۶

فضیلت صبر

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو
بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجھکو چنگا کر دیوے
یہہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جو مرگی کے بیماری سے گر پڑتی تہی ف
عطا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھ یہہ سیاہ عورت بہشتی
ہے حضرت سے اسنے کہا تہا کہ یا حضرت دعا کیجئے کہ میری مرگی دور ہووے تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی پہر اُس عورت نے کہا کہ مین نے بیماری قبول کی اور صبر اختیار
کیا لیکن یہہ دعا کیجئے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کہل جایا کرے حضرت نے
دعا کی چنانچہ اسکا بدن اُس حالت مین ہرگز نہ کہلتا تہا معلوم ہوا کہ بیماری
اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہے ف عَائِشَةُ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ ۱۶۷ ق
شِئْتَ فَاَفْطِرْ قَالَهٗ لِحَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْاَسْلَمِیِّ وَسَاَلَهٗ عَنِ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ
وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ بخاری اور مسلم مین عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکہہ اور اگر تو چاہے تو نہ رکہہ یہہ حضرت نے حمزہ
بن عمرو اسلمی سے فرمایا اُسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچہا تہا اور اسکی
عادت تہی کہ برابر روزہ رکہا کرتا تہا ف معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکہنا
اور نہ رکہنا دونو درست ہے خ اِبْنُ عُمَرَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ ۱۶۸ خ

فعبداللہ

فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قالہٗ حِيْنَ اَمَّرَ فِیْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ

بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر
طیار سردار ہے اور اگر جعفر بہی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے یہہ حضرت نے
فرمایا جب کہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تہا ف حضرت کے ایلچی کو
حاکم شام نی مار ڈالا تہا اسواسطے حضرت نے آٹہوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا
ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بہیجا اُنکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پہر یہہ حدیث
فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہو گئے پہر مسلمانون نی مشورہ کر کے خالد بن ولید کو
سردار بنایا سو خدا نے انکی تدبیر سی فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے
کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جسطرح بالفعل انگریزون مین معمول ہے
کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج ہمین بگڑتی کہ دوسرا قایم مقام ہو جاتا ہے
اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جسکو مسلمان اپنا سردار بنا دین وہ خدا
اور رسول کو پسند ہے جیسا کہ صحابہ نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اسکو پسند
کیا اور اسپر کچہہ انکار نکیا اس طرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب کے صلاح اور مشورے
سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہہ کام ہوا علاوہ
اُسکے بہت احادیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بہی موجود ہے

قصہ جنگ موتہ
وامارت خالد
ودلیل اجماع
حقیقت خلافت
صدیق اکبر

ق ۱۱۹

تو گویا اجماع اور حدیث مل کر نور علیٰ نور ہو گئے ق جابر انکان عندک ماء بات فی شنۃ والا کرعنا بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب بہتر اور نہین تو ہم منہہ لگا کر نہر سے پانی پی لیوین ف حضرت ایک انصاری صحابی کی باغ مین تشریف لی گئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی سو اُس انصاری نے سرد پانی مین دود ملا کر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تہا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو منہہ لگا کر پینا سنت ہے

ق ۱۲۰

ق جابر ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطۃ محجم او شربۃ من عسل او لذعۃ بنار بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہے تو سینگی کے پچہنون مین اور شہد پینے مین اور آگ سے داغنی مین بہی شفا ہے ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اُسکا علاج پچہنے لگانا ہے اور اگر مواد کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہئے اور اگر مادہ علاج سے نیچے گیا ہے تو داغنا اسکی تدبیر ہے اس حدیث مین تمام فن طب کے علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمر سے ابن ماجہ مین روایت ہے

بیان اصول علاج فن طب

کہ حضرت

کہ حضرت نی فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہے اور پچھنے لگانے سے یعنی پس سر
عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبہ اور سہ شنبہ اور
پنجشنبہ کو بہتر ہے اور ہفتہ اور یکشنبہ اور چہارشنبہ اور جمعہ مین منع ہے لیکن
بخاری مین حدیث ہے کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہے
کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھہ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو
خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اُس رگ کو اپنے ہاتھہ سے داغا اور حضرت کی اصحاب مین
بھی داغنے کا معمول تھا تو علمای حدیث نی کہا ہے کہ جبتک اور علاج ممکن
ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہے اور جس وقت کہ بیماری
نہایت سخت ہوا ور سوای داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو تو اُسوقت مین داغنا
درست ہے م جابر ان کدتم انفا لتفعلون بفعل فارس والروم
یقومون علی ملوکہم وہم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم
ان صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا
قال حین صلی قاعدا والناس خلفہ قیام فاشار الیھم فقعدوا
فلما سلم قال مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون
تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے وہ لوگ اپنے

پادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور انکے پادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموںکی اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہہ حضرت نی فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پہر حضرت نی انکو بیٹھ جانیکا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پہیرا تو یہہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور اکثر اماموںکی نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کے امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بی ادب لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہے **معیقیب**

ن لبے فاطمۃ ان کنت لابد فاعلا فواحدۃ مسلم مین معیقیب بن ابی فاطمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایک بار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنیکے وقت سجدہ گاہ سے پتھر یان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اول تو یہہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر

١٦٢ھ

تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایک بار کا کرنا مضائقہ نہین ہے اس حدیث سے

ح ۱۱۷۳ معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نہانے کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا ح جُبَیْرِ بْنِ

مُطْعِمٍ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي نَاْتِي اَبَا بَكْرٍ قَالَهٗ لِامْرَاَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ

اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ اگر تو مجھکو نپاوے تو ابوبکر پاس آئیو یہہ حضرت نے اُس عورت سے کہا جسے

فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسرے بار پھر آنا تب اُسنے کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین

آؤن اور حضرت کو نپاون ف یعنے اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاون یعنے

اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا

جو مین کرتا ہون سو وہ کریگا علمانے کہا ہے کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی

ف ۱۱۷۴ خلافت کا صاف اشارہ ہے ق عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ

فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا

مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن

عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اترو کسی قوم مین پھر وہ تمہارے

واسطے سامان کردین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہئے تو تم قبول کرو اور

اگر وہ نکرین تو تم اُن سے مہمانی کا حق جیسا کہ اُنکو چاہئے لیلو ف یعنے کا فرون سے

حضرت نے صلح کی تہی تو اُس صلح مین یہہ قول و قرار بہی ہوا تہا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین
آوین جاوین تو اُنکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مُراد ہین
اور یہہ مطلب نہین کہ مفت بجبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگنے لگے ہان یہہ البتہ ہے
کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے م ۱۷۵ مَرَّ أَنَسٌ إِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ
الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر یہہ لڑکا زندہ رہے اسکو بوڑہاپا نہ آنے پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی
یعنے تمہاری موت کی ساعت آپہنچے گی ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچہا کہ قیامت
کب آویگی اُس قوم مین ایک چہوٹا لڑکا تہا اسکی طرف اشارہ کرکے یہہ حدیث
فرمائی یعنے یہہ لڑکا بڈہا ہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمہاری حق مین
گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین اُن لوگون نے
حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے
کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بداعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ
قیامت کو نہین جانتا ہے ف ۱۷۶ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ
لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ يعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجہکو

بیان روزہ محرم ۱۱۲۷

اُسپر قابو نہ ملیگا اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اُسکے قتل کرنی مین تجھکو کچھہ
بہتری نہین **ف** ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تہا عجیب غریب اُسکے حالات
تہے لڑکون مین کھیلتا تہا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بہاگ گئے وہ نہ
بہاگا حضرت نے اُسسے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اُسنے کہا نہین اور
تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضی اصحاب کو یہ گمان تہا کہ یہی دجال شاید ہے اسواسطے عمر فاروق نی
حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی
یعنے اگر یہی حقیقت مین دجال ہے تو تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت
حضرت عیسیٰ کے ہاتہہ سی مقدر ہے اور اگر یہہ دجال نہین ہے تو اُسکے دہوکے سے
اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہے **م ابن عباس لَئِنْ بَقِيتُ اِلىٰ قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ**
التَّاسِعَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر مین
اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بہی ضرور روزہ رکہون کا **ف**
حضرت مکے مین عاشورے کا یعنے محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رہکتے تہے جب
مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اسکی فرضیت منسوخ ہو گئی
مستحب جان کر رہکتے تہے اصحاب نے کہا کہ یہود بہی اس دن کا روزہ رہکتے ہین تب
حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین

دو تاریخ کا روزہ رکھون کا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پہر اسی سال قبل محرم کے
حضرت کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضی علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا
مکروہ ہے م انس لئن صدق لید خلن الجنۃ قالہ لضمام بن ثعلبۃ
ح ۱۱۷۸
سلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو مقرر بہشت مین جاویگا
یہہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کی حق مین فرمایا اصحاب بیٹہے تہے کہ ایک شخص آیا ضمام
بن ثعلبہ اسکا نام اُسنے اسلام کے فرض حکم پوچہے حضرت نے اُسکو پانچون وقت کی فرض
اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اُسنے کہا اُس خدا کی قسم
جسنے تجہکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہہ مطلب ہین کہ سوای فرض کے مین سنت
اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچہہ کمی زیادتی اپنی طرف سے
نہ کرونگا اور دوسرے وجہہ یہہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تہا تو مطلب
یہہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچہہ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے
سنا ویسا ہی اُن سے کہونگا م ابو هريرة لئن كنت كما قلت
ح ۱۱۷۹
فكانما تسفهم الملّ ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت
على ذلك قاله لرجل قال يا رسول الله ان لي قرابة اصلهم و

وَيَقْطَعُونَنِي وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُونَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ
عَلَيَّ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر حقیقت مین
تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے کہا تو گویا تم انکے منہہ پر جلتی راکہہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ
خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددکار فرشتہ رہے گا کہ تجھکو اُنپر غالب رکھے گا
جتبک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہہ حضرت نی اس مرد سے کہا جسنے یون کہا تہا کہ یا رسول
اللہ میرے رشتے ہین کہ مین اُنسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجھسے برادری کا حق کاٹتے
ہین اور مین اُنسے احسان کرتا ہون اور وہ مجھسے برائی کرتی ہین اور مین اُنسے
غم خوری کرتی ہین اور وہ مجھسے جہالت کرتی ہین گالیان دیتے ہین ف یعنے اگر حقیقت
حال یون ہی ہے تو وہ لوگ تیرے ساتھہ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ
باوجود تیرے احسانات اور غم خوری کے کچھہ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے
خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غم خوری اور احسان سے انکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے
عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سی تیری مددکاری کو فرشتہ مقرر رہے گا بشرطیکہ
تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غم خوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر خبر کی لفظ ہے

ق حكيم بن حزام خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى بخاری اور مسلم نے
حکیم بن حزام سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنے قرض
یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہین اُسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور نفقہ اہل
وعیال کی خبر گیری کرے کہ انکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے
جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو ق ابن مسعود خير الناس قرني ثم
الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيئ قوم تسبق شهادة احدهم يمينه و
يمينه شهادته بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب
لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے
ہین اور انکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنے تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین جو
تابعین سے ملے ہوئے اور انکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے
بعد وہ لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی
کریگی یعنے دروغ فاش ہوگا بی عملی اور بی دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین
کھاوینگے اور بی حاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطی نی بخاری کی شرح مین
کہاہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے
کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کی نزدیک سو برس کا

لیکن

لیکن صحیح بات تو یہہ ہے کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ
ابتدای نبوت سی اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ
ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا
سو اُسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ کی زبان درازی شروع کی
اور حکمت کا علم یونانی زبان سی عربی مین ترجمہ ہوا اسکو دریافت کرکے کچھے
مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماء اہل سنت پر پادشاہون کی ایذا دہیان شروع
ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین اُلٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ
دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرت نی حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کی بعد حضرت کی صحبت کی برکت
تین زمانون تک خیریت غالب رہی گی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاوےگی
اور یہہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نرہے گی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب
بالکل کبھی نہ گمراہ نہو جاویگی بلکہ ہر زمانے مین کچھہ اہل حق قائم رہین گے اگرچہ اہل
باطل بکثرت ہون اسیواسطے اہل سنت کا یہہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب
اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانی مین بے رو اور بے تکرار رایج تھا وہ حق ہے
اُسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول و فعل اُن تین زمانون مین بی دغدغہ رایج نہ تھا وہ اہی

بات ہے اُسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہئے اسمین صریحا دین کی بربادی ہے اگر غافل
آدمی اس قاعدی کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکین ہین اور ہونگی بخوبی
انکی برائی اور گمراہی بوجھہ جاوے ھ ابو هريرة خير امتي القرن الذي
بعثت فيه ثم الذين يلونهم قال ابو هريرة والله اعلم اذكر الثالث
ام لا ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان يستشهدوا
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت سی بہتر وہ زمانہ ہے
جس مین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پہر اصحاب کے بعد وہ لوگ بہتر ہین جو
انسے لے ہوا اور انکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے
کہ حضرت نی تیسرے زمانی کو بہتر کہا یا نہین حضرت نی فرمایا پہر وہ لوگ باقی رہ
جاوینگے جو فربہی اور مٹاپی کو دوست رکہینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے
ف یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نرہے کا جو ایمان اور نیک عمل سے
روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بہول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال
جانینگے ریاضت اور محنت چہوڑ کر بدن کی آرایش اور ناز کی مین مشغول ہو کر بندۂ
شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانی کا حال ہے اور جہوٹہ بولنے کی کچھہ پرواہ نکرینگے
ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد
ہونگے

ہون گے اِس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے خلاصہ مطلب یہہ کہ جب
زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار رہا تو دینداروں کو لازم
ہے کہ سوائی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام
اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے
زمانی مین تہے دین کا بوجہہ انکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے
کہ وہ خیر القرون مین داخل تہے اسیواسطے اہلسنت نی دین کے سمجہنے مین انکو اپنا
پیشوا بنایا ق انس خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ
ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ
خَيْرٌ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ سب
انصار کی محلون سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر انکے
بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے
سب محلون مین خیر اور خوبی ہے ف مدینی مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور
اسلئے تہے حضرت کی مدد سب نی کی اسواسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگو
زیادہ تر جان نثاری ہوی انکے علحدہ علحدہ نام لے کر خوبی بیان کی م
اَبُو هُرَيْرَةَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ

ق ۱۸۴

م ۱۱۹

صُفُوفُ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردونکی صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بُری صف پچھلی صف ہے اور عورتونکی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بُری پہلی صف ہے **ف** حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تہے اول مردونکی صفین ہوتین بعد اسکے عورتونکی صفین سو فرمایا کہ مردونکی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وہ جلدی حاضر ہو وہ امام سے قریب عورتون سی نہایت دور رہے اور پچھلی صف کو بُرا فرمایا اسواسطے کہ وہ دیر کر نماز مین آتے امام سے دور پڑے عورتون سی قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کی متصل ہونی مین فساد کا خوف ہے اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو بُرا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردونکے قریب ہے اُسمین کمال پردہ پوشی نہین اور پچھلی صف مردون سے دور ہے اُسمین پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر روکنا لازم ہے انکا ایک مقام پر متصل ہونا نچاہیے **ح** جَابِرٌ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہو **ف** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی ایک شخص نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوٰۃ کے اونٹ آئے حضرت نے

ح ۱۱۸۵

جابر سے

جابر سے فرمایا کہ اُسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تہا
اور یہہ اونٹ قیمتی ہی حضرت نے فرمایا کہ قیمتی ہی اونٹ اُسکو دے پہر یہہ حدیث
فرمائی یعنے کہ جو شخص اچہی طرح قرض ادا کرنے مین مستحب ہے اور اِس طرح کے قرض مین
زیادہ دینا سود مین داخل نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لینے ہین اور
اُسمین شرط نہ تہا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور
پیمانے والی چیز مین ہوتا ہے چاندی مین کمی بیشی بیاج نہین ح عثمان و علی خَيْرُكُمْ مَنْ
تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ بخاری مین حضرت عثمان اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکہے اور
غیرون کو سکہلاوے ف خواہ روان پڑہے اور قرآن کے قاعدے سیکہے اور سکہلاوے
خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجہے اور لوگونکو بوجہاوے لیکن ظاہر
یہہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجہہ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از تنزیل
قرآن تہذیب حروف است نہ محض ترتیل حروف ق ابو هريرة خَيْرُ نِسَاءٍ
رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ
عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا جو عورتین اونٹ کی سواری کرتی ہین انمین سے قریش کی عورتین بہتر ہین سب سے کی

خ ۱۱۶

ق ۱۱۸۷

عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چہوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تہین حضرت نے چاہا کہ اُن سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چہوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وہ رووین اور چلاوین اور مین بڈھی بہی ہوگئی ہون یعنے ان عذرون کے سبب مین نکاح نہین کرسکتی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کے عورتونکی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہے کہ درد والی ہوا اور لڑکو نکو اچہی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضایع ہونے نہ دے

ف ۱۱۸۸ ق علی خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَۃُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہے م ابو هریرۃ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا ہوئے اور اسی

فضیلت روز جمعہ
بہشت سے نکلنا اور قیامت بروز جمعہ

دن بہشت مین داخل کئے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم
ہوگی مگر جمعہ کے دن ف چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا ایکشنبہ سے پیدایش شروع
ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود یہہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی
تو ہمکو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اُس دن عبادت کرین اور نصاری یہہ
سمجھے کہ ابتداء پیدایش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور اُنکے گمان فاسد مین حضرت
عیسی مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اُسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹہرا
اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین
داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسانکی
جنس کو صرف جمعہ کی دن سے نہایت خصوصیت ہے تو لازم ہے کہ اسی دن دنیا کا کام
چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں ہرچند بظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے
حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے آنے سے
عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدم کی
اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگی ھ عَوفُ بنُ مَالِكٍ الاَشجَعِی خِیارُ
اَئِمَّتِکُم الَّذِینَ تُحِبُّونَهُم وَیُحِبُّونَکُم وَتُصَلُّونَ عَلَیهِم وَیُصَلُّونَ
عَلَیکُم وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُم الَّذِینَ تُبغِضُونَهُم وَیُبغِضُونَکُم وَتَلعَنُونَهُم

وَيَلْعَنُونَكُمْ مسلم مین عوف بن مالک سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر تمہارے سردار اور حاکم وہ ہین جنکو تم چاہو اور تمکو وہ چاہین تم اُنکو نیک دعا دو اور وہ تمکو نیک دعا دیوین اور بُرے سردار وہ ہین جن سے تم بغض رکھو اور تم سے وے بغض رکھین تم انکو بد دعا دو اور وے تمکو بد دعا دیوین ف جب حاکم اور رعیت مین محبت ہولی تو انتظام بخوبی ہو گا اسواسطے انکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بی انتظامی ہو گی اسواسطے اُنکی مذمت کی اِس حدیث مین حاکمونکو نصیحت ہے کہ انصاف کرین اور ظلم سی دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر افضل التفضیل کا صیغہ ہے

خ ابْنِ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ جَاهِلِيَّةٍ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ بخاری نے ابن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ سب لوگون زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنیوالا تیسرا

ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنے وہ کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباس کا بہی مذہب ہے کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بہی وہان دونا عذاب ہے اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بری ہے اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کرکے طائف مین رہنا اختیار کیا تہا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پہاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گہمنڈ کرنا مینہہ کو ستارونکی تاثیر سے جاننا اور بیسبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہے تفصیل کی کچہہ حاجت نہین **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بہاری نماز عشا اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہے تو مقرر انکے واسطے آوین گہسٹتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانے یا ناچ رنگ کا دیکہنا بیشتر ہوتا ہے اور فجر کو نیند کی لذت چہوڑنا کچہ ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہے اسواسطے ان دونون وقتونکی نماز انسے نہین

ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چراوے اُسمین نفاق کی علامت موجود ہے لازم ہے کہ اپنے دل کو سمجہاوے اور نو بہ کرے ق اَبُو هُرَیْرَةَ وَعَایِشَةَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہے جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تہوڑا ہی ہو ف مُدامی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہے کہ اسکا کرنیوالا بیدار ہے غافل نہین کہ کبہی کرے اور کبہی نہین اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اُس عمل کی برکت سے دل رنگین ہوجاتا ہے روز بروز اُسکو نور باور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہے اور گاہ گاہ کرنے مین اسکا اثر دل مین نہین جمتا ہے جیسے بجلی کے چمکنے سے اسی دم نور روشنی ہے پہر آخر کو تاریکی ہے اسیواسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اُسکو مدام کرتا رہے تاکہ اُسکا فیض اور برکت کم نہو م اَبُو هُرَیْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرونکے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوستتر ہین اور شہرونکے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازارین ہین ف

ف

فضیلت دوام عبادت

م

مسجد

مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ وہ عبادت کا ہین اُنہین حق ادا یاد آتا ہے
اور بازارین اسواسطے ناپسند ہوئین کہ اُنہین دُنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ خرید و فروخت کے
مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے یا تنگ وقت پڑھتے ہین ح عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عَمْرو اَحَبُّ الصِّیَامِ
اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ
دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ بخاری مین عبداللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ
السلام کا روزہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے
اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی
رات تک تو وہ سوتے تھے اور تہائی رات تک تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا
حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایک دن روزہ رکھنا اور
ایک روز نہ رکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سی آدمی کو عادت ہو جاتی
ہے روزہ کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی
کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہے نہ رات بھر کا سونا
بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اپر رجا نکاہی ہے
اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ

ح ۱۱۹۵
فضیلت [illegible] و عبادت

پیغمبرونکا طریق اعتدال ہے نہ تو عبادت مین زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خداکو پسند ہے کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہوسکتا ہے اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سورہنا مستحب ہے تاکہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سورہنے سے دور ہوجاوے

۱۱۹۶ م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھہ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنے چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہے

۱۱۹۷ ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہے جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کرلین جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اُنمین سے اول تو مہر ہے دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہے

اور جو مہرا واکر نیکا قصد نرکہے وہ گنہکار ہے اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گہر مین رہنا جورو کو اپنے گہر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نہ کرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ق ابو هريرة اخوف ويرد

ان اخوف ما اخاف عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل يأتي الخير بالشر قال لا يأتي الخير الا بالخير لا يأتي الخير الا بالخير لا يأتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم الا اكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي ياكل ولا يشبع بخاري

اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ البتہ زیادہ خوف جسکا مجھکو تمپر ڈر لگا ہے وہ چیز ہے جو کہ خدا تمہارے واسطے نکالیگا دنیا کی زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہے

حضرت نے فرمایا کہ زمین کے برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی
سونیکی کہان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب
زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے
فرمایا کہ سچ ہے خیر سی خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سی خیر ہی ہوتی ہے
البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اُگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے
یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سی زیادہ چرے اور دوسرے روایت مین
یون ہے کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے
یا اُس جانور سبزہ کھانیوالے کو ہلاکت نہین کہ وہ کھایا کیا یہان تک کہ جب اسکے
دونو کوکھین تن گئین یعنی جب کہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اُسنے
جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ مین پلٹ گیا سو اُسنے کھانا شروع
کیا بے شک یہہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہے سو جسنے اُسکو بجا لیا اور
بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہہ مال
دین کی اچھی مددگاری ہے اور جسنے اُس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے
جمع کیا تو اُس مالدار کا حال اُس بیمار کا سا حال ہے کہ جوع کلبی کی بیماری سے
کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل

حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکہا اور حق داروں کا حق ادا نکیا اُسکا حال اس جانور کا سا حال ہے جسنے کہاس کہائی پہر پیٹ پہول کے کر کری کے بیماری سی مرگیا تو کہاس نے اسکے حق مین کچہہ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کہایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اسکا حال جیسے اُس جانور کا حال ہے جسنے گہاس کو چرا پہر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور کر کری کا کچہہ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کی بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اُسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر مین صرف کرکے اپنے رب کی شکر گذاری کرتا ہے ق عائشہ اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت کہ حضرت نے اپنی بی بیون سی فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتہہ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتہہ زیادہ تر لنبا ہے یعنے میری موت کی بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہے ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتہہ سمجہہ کر سب بی بیون نے اپنے ہاتہہ ناپے

ق ۱۱۹۹

حضرت سودہ کا تہا سب سے زیادہ لنبا تہا جب حضرت کی انتقال کی بعد زینب
بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتہہ سے سخاوت مرادہے اور
زینب سب بی بیون مین زیادہ تر سخی تہین اس حدیث مین معجزہ ہے کہ آیندہ کی بات
فرمائی پہر ویسا ہی ہوا **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ
كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَاخَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے
کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہے جسکا یہہ مصرع ہے کہ اللہ کا نام سچا سب جہوٹہے جتن
یعنی سوای خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہے **ف** زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر
عرب مین تہا اسکا کہا یہہ مصرعہ چونکہ حق تہا اور موافق قرآن کے مضمون کے تہا اسواسطے
اسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہوا اور حکمت اور نصیحت پر
مشتمل ہو اسکا پڑہنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہے جیسے گلستان اور
بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا **م** اَبُوهُرَيْرَةَ
اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچی خواب والا نہایت سچ بولنے والا
ف یعنے جسکی بات سچی اسکی خواب بہی سچی اسواسطے کہ جہوٹہ بولنے سے آئینہ

دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہو جاتا ہے تو خواب مین عالم مثال کے عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتے اسیواسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین م ابو ھریرۃ ۱۲۰۲
اَغیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَومَ القِیٰمَۃِ وَاَخبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکُ الاَملَاکِ لَا مَلِکَ اِلّا اللّٰہُ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہایت پھٹکارا مرد خدا کی نزدیک قیامت کی دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ مرد ہے جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہانکا مالک نہین سوا خدا کے ف ایرانکے پادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہے چونکہ اسمین کہلا شرک تہا اور صاف بی ادبی تھی اِس واسطے حضرت نے منع کیا نا چار بندکو کب مناسب ہے کہ چہوٹا مونہہ بڑا بول بولے اِسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمان اور قدوس م جابر اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ ۱۲۰۳
طُولُ القُنُوتِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہے جسکا قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اُتنی قرآنکی قرات زیادہ علمانے کہا ہے کہ ذکو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہے اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہے م ثوبان اَفضَلُ دِینَارٍ ۱۲۰۴

يُنفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ يُنفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مسلم مین ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہے جسکو اپنی جورو اور لڑکون پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار افضل ہے جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بہتر ہے جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر جیسے نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہے

ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہے اور اپنے گہوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ ملوک ہے خصوصا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہے اور احسان ہے معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہے اسواسطے کہ فرض ہے اور خیرات نفل ہے اور حالانکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہے

ص أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہے اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد کی نماز **ف** محرم کا روزہ بسبب

صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اسمین محنت
اور مشقت نفس پر بہت ہے اسوقت اکثر حضور دل سی نماز ہوتی ہے اور ریا کا
اسمین دخل نہین ہے م ۱۲۰۶ م ابو ہریرۃ اَقرَبُ مَا یکُونُ العَبدُ مِن رَبِّہٖ
وَ ھُوَ سَاجِدٌ فَاَکثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا
کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہے سجدہ کی حالت مین سو سجدہ مین بہت دعا کیا
کرو ف سجدہ مین کمال رتبہ تعظیم کا ہے اور بندگی نہایت عاجزی ہے کہ اسنے
اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکہا اس سبب سے اسکو اس
حالت مین نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہے
تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے ق ۱۲۰۷ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنتُ مِلحَانَ اَوَّلُ
جَیشٍ مِن اُمَّتِی یَغزُونَ البَحرَ قَد اَوجَبُوا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی
بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سی کہ جو سمندر مین جہاز پر
چڑہ کر کافرون سی لڑیگا ان پر بہشت واجب ہوا ق ۱۲۰۸ ق اُمُّ حَرَامٍ بِنتُ مِلحَانَ
اَوَّلُ جَیشٍ مِن اُمَّتِی یَغزُونَ مَدِینَۃَ قَیصَرَ مَغفُورٌ لَّھُم بخاری اور
مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری
امت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی شہر قسطنطنیہ سے لڑیگا وہ بخشے گئے

ف ام حرام سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت میری گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے
جاگے مین نی پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے
فرمایا کہ مین نی خواب مین دیکھا کہ میری امت کی لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین
جیسے پادشاہ اپنے تختون پر بانجمل ہوتے ہین سو جو لشکر اول سمندر مین جہاد
کریگا انکو بہشت واجب ہوا مین نی کہا یا حضرت دعا کیجئے کہ مین ان غازیون مین
شریک ہون حضرت نی فرمایا کہ تو انہین داخل ہے چنانچہ ام حرام اپنے خاوند
یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر
سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک ہوئین پھر جہاز سے اترکے گھوڑے پر سے
گرکے شہید ہوئین ام حرام سی روایت ہے کہ حضرت اسی دن دوسرے بار سوئے
پھر ہنستے ہوئے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنے جو لشکر کہ قسطنطنیہ سی لڑیگا اسکے گناہ معاف
ہوگئے مین نی کہا کہ یا حضرت مین بہی ان غازیون مین ہون گی حضرت نے فرمایا
کہ تو انہین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہے یہہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت نے
جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی ھ ابنُ مسعودٍ اَوَّلُ مَا
یُقضی بَیْنَ النَّاسِ یومَ القیمۃِ فِی الدِّمَاءِ مسلم من عبد اللہ بن

مسعود

۱۲۰۴

مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ
قیامت کی دن خونون مین ہوگا **ف** مقصود اصلی دنیا مین انسانکی حیات ہے
اور کشت خون اُسکے مخالف ہے اور سب گناہ بعد کفر اور شرک کے اُس سے
نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا اُس حدیث مین اشارہ ہے
کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہئے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین
اول اُسی کا فیصلہ ہوگا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُوْ
طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ بخاری مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت
ہلکا عذاب والا ابو طالب ہے اُسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان ہین جنسے
اُسکا دماغ اُبلتا ہے **ف** ابو طالب نی کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب
ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اُنپر
عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہہ حال ہے کہ جسسے دماغ
مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہے تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہئے کہ کیسا ہوگا

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر کُل کا لفظ آیا ہے

خ ۱۲۱۰

ف ١٢١١

ف ابو هريرة كل ابن آدم تأكله الارض الا عجب الذنب منه
خلق وفيه يركب بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوای ہڈی کے اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا
اور اسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہین جہان جانور کی
دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اسکو ڈہڈی کہتی ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن
تمام مٹی مین گل جاتا ہے مگر وہ ہڈی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول
وہین سے شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوئی
سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہہ جو
فرمایا کہ ڈہڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اسکے باریک باریک اجزا
اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

ه ١٢١٢

ه ابو هريرة كل المسلم
على المسلم حرام دمه وعرضه وماله مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اسکا خون اور اسکی عزت
آبرو اور اسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان
جمع تھے یہہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹ دی اسواسطے کہ اکثر عالم مین
فساد انہین تینون کامون مین ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمانکا ناحق خون کرنا حرام ہوا

خون کا جھوٹہا دعوی کرنا اسکی ناحق گواہی دینا بہی حرام ٹہرا اور جب مسلمانکی آبرو
ریزی منع ہوئی تو اسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اسکے جورو بیٹہی سی حرامکاری اسکی
چغلی کہانا غیبت کرنا بہی حرام ہوا اور جب اسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع
الطریقی چوری دغا بازی ڈانڈ رشوت قمار بازی خرچی بہی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان
کاموں سے مال ناحق برباد ہوتا ہے محافظت ان انواع کی شریعت کی عمدہ غرض ہے
سو اسکا بیان اس حدیث مین بخوبی فرمادیا **ف** ابوهريرة كل امتي
معافى الا المجاهرون وان من الاجهار ان يعمل العبد بالليل
عملا ثم يصبح قد ستره ربه فيقول يا فلان عملت البارحة كذا
وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب میری امت کی گناہ
معاف ہونگے مگر انکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر
کرتے ہین اور البتہ یہہ بات بہی اظہار مین داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے
پہر اسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اسکے رب نے اس گناہ کو چہپا ڈالا ہو سو وہ شخص
خود یون کہدے کہ او میان فلانے مین نے رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اسکے
رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردیکو کہولتا ہے **ف** پوشیدہ

گناہ کو لوگون سی ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ
ایسے گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوئی ہے اور صاف ظاہر ہوتاہے کہ ظاہر
کرنیوالا خداسی نہین ڈرتا اور یہہ جو بعضی نادان کہتی ہین اوصاحب جسکا خداسے
پردہ نہین اسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور
ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا اسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اسنے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ
فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لایق نرہا اور حدیث مین آیاہے کہ پوشیدہ
گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ
خوش ہوکر اسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنا ہگار اسکو دیکھہ کر توبہ پر مستعد ہون **خ**

۱۲۱۴ خ

ابو هريرة كل امتي يدخلون الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد ابى بخاری مین ابو
ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری اُمت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے
کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے حضرت نے فرمایا کہ جسنے
میری طاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی
کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اُسنے نمانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس
حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت اور بدعت اور احکام شرعی سے نہ راضی ہونے پر انکار ہے

ف ۱۲۱۵

ف ابو هريرة كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة وتعين الرجل في دابته فتحمله عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وبكل خطوة تمشيها الى الصلوة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جس مین آفتاب نکلے آدمیونکی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہے مدد کرنا مرد کا اسکی سواری مین سوار اسکو سواری پر چڑھا دینا اسکا اسباب اسکے جانور پر اٹھا کر لا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا اله الا الله پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے ف یعنی ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اس واسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہے تو بندون کو اسکی شکر گذاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ شکر گذاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تم پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اسکی سواری پر سوار کرا دینا اسکا اسباب لا دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو

دور کرنا یہہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین اپنی سی جو سامنے آوے اسکو
کرے اور اپنی بدن کی صحت اور قوت کی شکر گذاری خدا کی رضامندی کی واسطی بجا لاوے
ق ابو موسیٰ کُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو
موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کرے وہ حرام
ہے ف اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور
کثیر الکثر اماموں کے نزدیک برابر ہے باقی تحقیق آگے آویگی ق ابْنُ عُمَرَ كُلُّ
شَيْئٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سی ہے
یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بہی تقدیر سی ہے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے اول
عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا ف یعنے جب ہر چیز تقدیر سی ٹہری تو نادانی اور
ہوشیاری بہی تقدیر سے ہے تو دانا کو لازم ہے کہ اپنی دانائی پر گہمنڈ نہ کرے
اپنی تدبیر اور ترتیب کا اسمین دخل نہ سمجہے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر
کرے کہ اسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کر ڈالا ق ابْنُ عُمَرَ كُلُّكُمْ رَاعٍ
وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک

ق ۱۲۱۶

ق ۱۲۱۷

اپنی

اپنی رعیت اور زیردستوں سے پوچھا جاویگا **ق** پوری اس حدیث کی یون روایت ہے پادشاہ سب ملک پر حاکم ہے تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گہر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بہی پوچھا جاویگا کہ اسنے نیک کام سکہلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گہر کی حاکم ہے تو وہ بہی پوچھی جاویگی کہ اسنے اسکی خیرخواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہین اسیطرح غلام اور نوکر بہی پوچھا جاویگا کہ اسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اسکے مال کی حفاظت کی یا نہین غرض کہ ہر شخص اپنے زیردستاور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اسکا حق کیون نہ ادا کیا اسطرح کا سوال صرف بادشاہی موقوف نہین **م** عَنْہُ **جَابِرٍ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰہِ**

لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ

مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشہ والی چیز ہے وہ حرام ہے بیشک خدا پر اسکا عہد ہے کہ جو نشہ دار چیز پیئے گا اسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سی کیا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ دوزخیونکا پسینہ یا دوزخیون کا نچوڑ یعنے پیپ **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اسنے کہا کہ ہماری ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین

ہ ۱۲۱۹

باب ۲۲ [illegible]

اسکو مرت کہتی ہین حضرت نے فرمایا کہ کیا اُسمین نشہ ہوتا ہے اُسنے کہا کہ ہان
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ
يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشہ والی چیزین حرام ہین
اور جسنے شراب پی دنیا مین پہر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کئے مرگیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیئے **کاف** اس حدیث سے صاف معلوم کہ جو چیز مست کردے
اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے خواہ کہجور خواہ منقے یا شہد
یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی
گہاس ہو جیسے بہنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اُسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام
مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہرچند امام اعظم کے نزدیک
نجس حرام شراب وہی ہے جو شیرۂ انگور سے بنے اور جوش مارکے کاڑھی ہو کر جہاگ
لاوے اور چیزین اُسکے سوا بدون نشے کی حرام نہین لیکن اکثر محتاط متقین کے
نزدیک امام محمد کے قول پہ فتویٰ ہے چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاوی عالمگیری
اور درمختار اور اشباہ و نظائر مین مذکور ہے چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور

نان پاؤکی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب بیان کیا ہے اور پچاس ساٹھہ علما حنفی اور شافعی نے اسپر دستخط کئی ہین جو چاہے اسکو دیکھے ق

ف ۱۲۲۱

ابن عباس کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ بخاری او رمسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ مین ہے ف یعنے جاندار کی صورت بنانا حرام ہے ق جابر کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

ق ۱۲۲۲

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے ف یعنے اسمین خیرات کے برابر ثواب ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قد کی لفظ آئی ہے

ف ۱۲۲۳

ق اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِی طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ قَالَہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ بخاری اور مسلم مین ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہم نے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا جب دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب

ف ۱۲۲۴ حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ف** جابر قد اخذت جملک باربعة دنانیر ولک ظهره الی المدینة فاله بخاری اور مسلم مین جابر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجھکو مدینے تک اسکی سواری کی اجازت ہے یہہ حضرت نے جابر کو فرمایا **ف** جابر سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھہ تھا میرا اونٹ نہایت تہک گیا تہا مین سب کے پیچھے پڑا رہتا تہا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پہر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبہی ویسا تیز قدم نہ تہا پہر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھہ بیچ ڈال مین نے اسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری کی شرط کر لی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر جب مدینے مین پہنچے تو مین حضرت کے پاس اس اونٹ کو لے گیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجھکو دئے **ف** جب چیز بیچی تو بایع کو اُسمین کچہہ شرط کر لینا درست نہین اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تہی سو حقیقت مین شرط نہ تہی بلکہ حضرت کیطرف سے احسان تہا سواری کی اجازت بطور عاریت تہی یا کہ یہہ بات حضرت کو خاص تہی اور ظاہر ہے حضرت کو جابر پر احسان کرنا منظور تہا مول لینا ہی غرض نہ تہا

ھ ۱۲۲۵ **ھ** عبد الله بن عمرو قد افلح من اسلم ورزق کفافا

وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے
جتنا اسکو دیا اسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو اسواسطے
کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے
دنیا کی تکلیف بہی نہوئی تو گویا دونو جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور
قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوا طمع آدمی کو نظرون مین
ذلیل اور حقیر کر دیتی ہے **شعر** ای قناعت توانگرم گردان که ورای تو هیچ نعمت
نیست لیکن اہل و عیال کے ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہین
بلکہ طمع زاید از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہے **خ** اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِی
اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِی اُسَامَةَ وَاَنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ بخاری مین عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو یہہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے اسامہ کے حق مین
کچہ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہے **ف** اسامہ کو حضرت نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے
اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **م** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ
قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قِیْلَ لَهُ اشْتَرِ

خ ۳۲۶

م ۱۲۲۷

حمارًا تركبه في الظلماء وفي الرمضاء وكان لا تخطئه صلوة مع

بعده من المسجد فقال ما يسرني ان منزلي الى جنب المسجد اني

اريد ان يكتب لي ممشاي الى المسجد ورجوعي اذا رجعت الى

اهلي مسلم مین ابی بن کعب سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکہا ہے

خدا نے تیرے واسطے یہہ سب کچھ حضرت نے اس انصاری مرد سے فرمایا کہ جس سے

لوگو نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے

اسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اس مرد کا حال یہہ تہا کہ کوئی جماعت کی نماز اسسے

نہ چہوٹتی تہی باوجودی کہ وہ حضرت کی مسجد سے دور رہتا تہا تو اسنے جواب دیا کہ مجہکو

اس بات کی خوشی نہین کہ میرا گہر مسجد کی متصل ہو اسواسطے کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ

مسجد کیطرف میرا آنا لکہا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گہر جاون تو پلٹنے کا بہی ثواب لکہا جاوے

ف معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونوں مین ثواب ہے جتنا گہر دور ہو اتنے قدم زیادہ تو اتنا ثواب بہی

زیادہ ہوتا ہے م ابن مسعود قد سألت الله لآجال مضروبة وايام معدودة

م ١٢٢٨

وارزاق مقسومة لن يعجل شيئا قبل حله ولن يؤخر شيئا

عن حله ولو كنت سألت الله ان يعيذك من عذاب في النار

او عذاب في القبر كان خيرا وافضل قاله لام حبيبة رضي الله عنها

لما

لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُو وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِزَوْجِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِاَبِیْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَبِاَخِیْ مُعَاوِیَۃَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تونے خدا سے مانگا ٹہری ہوئی مدتون اور گنی ہوئی دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اسکے ٹہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ کسی چیز کو اسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہہ بات مانگتی کہ مجھکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہہ حضرت نے ام حبیبہ سے فرمایا جب کہ انکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجھکو برخوردار رکھہ میری خاوند کی طرف سی جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بہائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنے موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہوچکا ہے وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کرنے کی کچھہ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ يَعْنِیْ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَ اَمْرَاَتَهٗ بُخَارِی اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو

ق ۱۲۲۹

بہت بہلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم
دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بہوکہا آیا
حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری اسکو اپنے گہر لے گئے
جورو سے پوچہا کہ کچہ کہانا ہے اسنے کہا کچہ نہین ہے مگر لڑکون کا کہانا رکہا ہے ابو
طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دو اور حضرت کے مہمانکو تو فیر کر سو لڑکون کو سلا کر
مہمانکے آگے کہانا رکہا اور بی بی نے چراغ دیکہنے کے بہانے سے اٹھکر چراغ کو گل
دیا تاکہ مہمان جانے کہ گہر والے بہی میرے ساتہہ کہاتی ہین تنہا کہانے سے نہ
شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کہانا کہا کر آسودہ ہوگیا اور گہر والے بہوکے سور ہے
حضرت کو وحی سے یہہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور اسکے بی بی سے
یہہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تہے اور کیا خالص
ایماندار تہے کہ محتاجی کے حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکہتے تہے
چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیر ونکو
مقدم رکہتے ہین اگرچہ انکو تنگی اور حاجت ہو بہلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن
ہے کہ اہل بیت کا حق چہین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کرلین حق تعالے

خ ۱۲۳۰

بدگمانی سے پناہ مین رکھے خ ابو هریرة قد کان فیلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی احد فعمر۔ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوئے تھے جنسے کلام ہوتا تہا یعنی خدا کی طرف سے انکے دل مین الہام ہوتا تہا یا فرشتے کلام کرتے تہے حالانکہ وہ پیغمبر نہوتے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہو گا تو عمر فاروق ہو گا ف بیشک حضرت کی امت سب امتون سے افضل ہے تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لقد کی لفظ ہے

م ۱۲۳۱

م ابو هريرة لقد احتظرت بحظار شديد من النار قال لامرأة قالت ادع الله لی فلقد دفنت ثلثة۔ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو اپنے گرد بڑا مضبوط ٹٹر بنایا دوزخ سے بچاؤ کا یہہ حضرت نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے گاڑ چکی ہون ف یعنے جسکے تین چھوٹے لڑکے

مرے اور اسنے انکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا
عورت پوچھی تہی کہ بدقسمتی سے اسکی اولاد مرگئی اسواسطے اسنے حضرت سے دعا کو کہا
سو حضرت نے اسکی تسکین کردی کہ تو رنج نہ کر کہ انکے سبب سے تو بلای عظیم سے بچ گئی

خ ۱۳۳۲

خ عمر لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ
عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بخاری مین حضرت عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اتری کہ میرے نزدیک
تمام دنیا سے بہتر ہے پہر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ
مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تہا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا
رنج تہا تو اس واسطے اس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے

ف ۱۳۳۳

یہہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر انکا غم دور ہو جاوے ف ابو ھریرۃ
لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيْ فِي الْمَدْحِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا
یا یون فرمایا کہ تمنے تو اس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہہ اس شخص سے فرمایا
کہ جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نبی ایک شخص کو سنا کہ دوسرے
شخص کی تعریف اور توصیف بڑہ بڑہ کے کرتا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

یعنے بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ

اتا ہے اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے م عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ۱۲۳

لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ

وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَ لِلْجُهَنِيَّةِ الَّتِىْ

اَقَرَّتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ البتہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ مدینے والے ستر

گنہگاروں مین بانٹی جاوی تو مقبر انکو بہی کفایت کرے اور بہلا اسنے

راہ خدا مین اپنی جان نثاری سی بہی کسی کو فضل پایا یہہ حضرت نے اس عورت کے

حق مین فرمایا جو جہینہ کی قوم سی تہی جسنے حرام کاری کے عمل کا اقرار کیا تہا ف حضرت کے

روبرو ایک حاملہ عورت آئی اُسنے کہا یا حضرت مین نے حرامکاری کا گناہ کیا

مجہکو سزا دیجئے اور حد مارئے حضرت نے اُسکے والی فرمایا کہ اسکو اچہی طرح رکہہ

جب بچہ جنے تو میری پاس اسکو لانا پہر جب اسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے

پاس اسکو لایا حضرت نے اُسکے کپڑے اُسکے بدن پر مضبوط بندہوائے تاکہ بدن

نہ کہل جاوے پہر وہ پتہروں سے ماری گئی حضرت نے اسکی جنازے کی نماز پڑھی تو حضرت

عمر فاروق نے کہا کہ یارسول اللہ آپنے اسپر نماز پڑھی حالانکہ اسنے حرام کاری کی

تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اُسکی حرامکاری کسی کو معلوم نہ تھی اُسنے خود خوف خداسی اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گناہگاروں کے مغفرت کی واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اُسپر حد نہ مارنا چاہئے کہ معصوم بچہ ضایع نہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہوجاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اسکو آسان معلوم ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو یہہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یوں دعا مانگی الٰہی مجہپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتہہ کسی اور پر رحم نہ کر ف یعنے رحمت الٰہی میں بڑی وسعت ہے سارے جہانکے گناہگاروں کو کفایت کرتی ہے تو کیوں تنگ حوصلہ ہوتا ہے م اَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَ قِيْلَ الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے

خ ۱۲۳۵

م ۱۲۳۶

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اہین کون فرشتہ اسکو اٹھا لیجاوے یہہ حضرت نے اس مردسے فرمایا جو چہینکا آیا پہر اسنے کہا الله اکبر الحمد لله کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے **ف** حضرت نماز مین تہے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہہ کلمات پڑہے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہہ کلام کسنے پڑہا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ اسما آن پر اسکو اٹھا لیجاتے ہین **ھ** ابو هريرة لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تو دیکہا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پہرتا تہا بسبب ثواب اس درخت کے جسکو اُس نے راہ سے کاٹ ڈالا تہا اس درخت سے لوگون کو تکلیف تہی **ف** معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہنچاتی ہے **ھ** ابو هريرة لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ

ھ ۱۲۱۳

ھ ۱۲۱۴

رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا
رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا
إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ
الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ
هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ مسلم

مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تہا اور قریش مجھسے
شب معراج کا حال پوچھتے تہے سو قریش نے بیت المقدس کی وہ چیزین اور نشانیان
پوچھین تو مجھکو خوب یاد نہ تہین اور مجھکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تہا سو
خدا نے اُس مکان کی صورت اُٹہا کر میرے سامنے کر دی کہ مین اسکو دیکہتا جاتا تہا جو نشانی
مجھسے پوچھتے تہے مین انکو بتلاتا تہا اسی کو دیکہہ کر اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین
پیغمبرون کے گروہ مین دیکہا تو موسی کو کہڑا نماز پڑہتا تہا سو وہ تو ایک مرد تہا
گہنگرالے بال والا دبلا وہ ایسا تہا جیسی قوم شنوءہ کی لوگ اور ناگاہ عیسی بن مریم کو
دیکہا کہ کہڑا نماز پڑہتا ہے اُنسی زیادہ تر مشابہت مین قریب عروہ بن مسعود ثقفی ہے
اور ناگاہ ابراہیم کو دیکہا کہ کہڑا نماز پڑہتا ہے سب لوگون مین زیادہ تر اُسکے مشابہ تمہارا صاحب تہا

صاحب سبہے صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پہر نماز کا وقت آیا تو ہمین نے ان پیغمبرونکی
امامت کی پہر مین جب نماز سی فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہہ مالک ہے دوزخ کا داروغہ سو تو اسکو سلام کر تو مین اسکی طرف متوجہ ہوا سو اسنے
مجکو پہلے سلام کیا **ف** جس رات حضرت کو معراج ہوئی اسکی صبح کو حضرت نے اسکا
حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سی بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش
بیت المقدس کو دیکھہ آئے تھے ان لوگون نی وہاں کی نشانیاں حضرت سی پوچھین
حضرت کو یاد نہ تہین خدا نے اسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نی ٹھیک ٹھیک
وہان کے پتے تبلائے کافر شرمندہ ہوکر رہگئے معراج کی قصہ مین روایت ہے
کہ حضرت نی جبریل سی کہا اگر مین معراج کا قصہ کسی سے کہون تو کون مجکو سچا جانے
جبریل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال
سنا تو چڑانے کی واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ
جو خدا کہ ایک دم مین جبریل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہے وہ قادر ہے کہ اسی طرح
حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اسی دن سی ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوءہ
یمن مین ایک قوم کا نام ہے اسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہرچند اس عالم مین

ق ۱۲۲

صادت فرض ہین ق المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم لقد رای هذا اذ عرا الیتی احد الرجلین اللذین رجعا بابی بصیر من المدینۃ

بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نی خوف دیکھا ان دو مردون ایک مرد مرا جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لے گئے تھے

ف حدیبیہ کی سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اُن مین سے ایک یہہ تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اُسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اُسکو نہ دیوین حضرت نی اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اس کا نہایت رنج تھا حضرت نی فرمایا کہ جو اُن مین سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اُسکے بچاؤکی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملے کا خوب ہوا کہ خدا نے اُس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نی بموجب عہد کے ابی بصیر کو اُنکے ساتھ کردیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہنچے تو ماشنے کا ارادہ کیا ابی بصیر نی ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہے اُسنے کہا ہان بہت عمدہ ہے ابی بصیر نے دیکھنے کی بہانے سے تلوار مانگ کر اُسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا

حضرت پاس

حضرت پاس آیا تب حضرت نی اسکو دیکھہ کر یہہ حدیث فرمائی پہر حضرت نی اس سے
حال پوچھا اُنسے بیان کیا بعد اسکے ابی بصیر آئے حضرت نی فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ
بھڑکانیوالا ہے ابی بصیر نی جانا کہ حضرت مجھکو پہر حوالہ کر دینگے تو مدینے سے نکل کر
سمندر کی کنارے جا ٹھہرے پہر جو شخص کہ کفار قریش سی مسلمان ہوکر آتا تہا وہ ابی
بصیر کی پاس رہتا تہا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے
جو ملک شام سی آتے جاتے تہے اُنہون نی مارنا شروع کئے قریش نہایت عاجز ہوئے
پہر حضرت کو پیغام دیا کہ اُس شرط سے ہم باز آئے مسلمانون کو اپنے پاس بُلا لیجئے
اور راہزنی سے منع کیجئے سو جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا ویسا ہی خدا نی مسلمانون کو
سلامت بچایا ھ ثَوبَانُ لَقَدْ سَأَلَنِیْ هٰذَا عَنِ الَّذِیْ سَأَلَنِیْ عَنْهُ
وَمَالِیَ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِنْهُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللهُ بِهٖ ق حِیْنَ سَأَلَهٗ حِبْرٌ مِنْ
اَحْبَارِ الْیَهُوْدِ عَنْ اَوَّلِ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین
ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اُسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حالانکہ
مجکو اُسکا کچھہ بہی علم نہ تہا یہان تک کہ خدا نے مجھکو اُسکا علم دیا یہہ حضرت نی اسوقت فرمایا
جب کہ علماء یہود سے ایک عالم نی حضرت سی پوچھا کہ پہلا کہانا بہشتیون کا کون ہوگا
اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا اور کبھی ماں سے ف مصابیح مین روایت

ھ ثوبان سے مروی
رسول الله صلی الله علیه وسلم
یہ کلمات بیان فرمائے
حضور نے

کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبد اللہ بن سلام نی کہ یہودیون مین بڑے عالم تھے حضرت سی کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ انکو سوای پیغمبر کے کوئی نہین جانتا بتلائے تو قیامت کی نشانیون سی پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی ماکی صورت پر تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر جواب دیا کہ قیامتکی اول نشانی آگ ہے جو لوگونکو پورب سے پچھم کیطرف ہانکے لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کے کلیجے کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماکی صورت پر ہوتا ہے پہر عبد اللہ بن سلام نی کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوای خدا کی کوئی معبود برحق نہین اور آپ خدا کے سچّے رسول ہین خ

ابُوهُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَا يَسْاَلُنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تہا ای ابو ہریرہ کہ مجھسے اسبات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھے کا اسواسطے کہ مین دیکھہ چکا تیرے حرص کو بات کی دریافت کرنی پر بڑا اسعاد تمند لوگون مین میری

شفاعت کے

۱۲۱۷ ح
شفاعت
تشفعت
تشفیع
شفعت
قسم

شفاعت کی واسطے قیامت کی دن وہ شخص ہو کہ جسنے لا الہ الا اللہ کو اپنے دل سے
خالص ہو کر کہا ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت
بڑا سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کی دن کون ہے تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور
نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اُنسے روایت ہے سب احادیث
شفاعت کی اگر غور کیجیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی شفارش چھہ طرح ہو گی
اول شفاعت تو حشر کے وقت ہو گی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اُٹھینگے حساب کے
پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا جاینگے اور سب پیغمبر جواب
دینگے تو اُس وقت حضرت بخشا وینگے اور حساب کتاب کروا کے اس مصیبت سے
نجات دلاینگے اسکا نام شفاعت کبریٰ ہے یہہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے
دوسرے کا اسمین دخل نہین دوسری شفاعت اسوقت ہو گی کہ کچھہ لوگ جہنم کی
طرف روانہ کئے جا وینگے اور حضرت انکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا وینگے
اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پاوینگے اور
چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سوای
سجدہ گاہ کے جل گئے ہین اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کی اور زیادہ درجے بلند ہونگے

آور چھٹی شفاعت ہے ان کافرون کو جنہون نی حضرت سی احسان کیا تہا کچھ عذاب مین تخفیف ہوگی واللہ اعلم ح عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَهُ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ البتہ تو نی تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہہ حضرت نی جون کی بیٹی سے کہا اور اسکا نام اسما تہا نعمان بن ابی جون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نی جب اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بی بیون کو رشک ہوا اُس سے یون کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نی ایسی شخص سے نکاح کیا جسنے تیری باپ اور بہائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہے کہ کسی بی بی نے اسکو یون سکہلایا کہ جب حضرت تیری پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تم سی تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پہر جب حضرت اسکے پاس تشریف لائے اُسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گہر جا یہہ اشارہ کیا طلاق کا ھ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ

۱۲۴۲ ح

۱۲۴۳ ھ

فضیلت ورد کلمات اربعہ

وَرِضَیٰ نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری بعد چار بول تین بار کہے اگر انکو
تولئے ہین تمسے کہ تنے تو وہی اُنسے بہاری پڑین وہ چار بول یہہ ہین سبحان اللہ و
بحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنة عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی
بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ اسکے مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اسکی رضامندی
اور خوشی کے اور اُسکے عرش کے تول کی برابر اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر **ف**
حضرت جویریہ کی پاس سے حضرت صبح کی وقت تشریف لے گئے اور وہ بیٹھی ہوئی
اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تہین پہر حضرت گہر مین دن چڑھی تشریف لائے
انکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچہا کہ کیا اب تک اسی طرح ذکر کر رہی ہے
اُنہون نی کہا کہ ہان تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی **ف** یعنے مین نے تیری
پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اِس تمام تیری وظیفے سے
زیادہ ہے اِس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب
مین بہاری **خ** خَبَّابُ بْنِ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ
بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ
ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ

بِاثْنَتَیْنِ مَا یَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِیْنِهٖ وَلَیُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی
یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ مَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَ
الذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن
ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وہ لوگ تہے کہ انکے گوشت
ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگہی سے نوچے جاتے تہے ایسی سختی بہی اسکو اپنے دین سے
نہ پہیرتی تہی اور اسکے سر پر آرہ رکہا جاتا تہا سو اسکا بدن چیرکے دو ٹکڑے
کر دیا جاتا تہا ایسی مصیبت بہی اسکو اپنے دین سے نہ پہیرتی تہی اور مقرر خدا
اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت
شہر تک سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بہیڑیے
سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو **ف** خباب سے روایت ہے کہ ہم نے مکے مین
مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہم نے یہہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے
کے سایہ مین چادر کو تکیہ دئے بیٹھے تہے ہم نے کہا کہ آپ ہماری واسطے
دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبہ سے نجات دے حضرت اٹھ بیٹھے اور چہرہ
مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا پہر یہہ حدیث فرمائی
یعنے کیون بیصبری اور جلدی کرتے ہو تم سے اگلے دینداروں پر تو ایسی

مصیبتین گذرین کہ انکے گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تس پر تو ایسی سختی کبھی
نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدہ کے کریگا ملک مین ایسا امن
ہوگا دور ملک اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑئے کا
چنانچہ یہہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہے
کہ دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے
آخر اسکو مخلصی ہوگی خ عَائِشَةُ لَقَدْ لَقِیْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَ
كَانَ اَشَدَّ مَا لَقِیْتُ مِنْهُمْ یَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِیْ عَلٰی
ابْنِ عَبْدِ یَالِیْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ یُجِبْنِیْ اِلٰی مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ
وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰی وَجْهِیْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ
رَاْسِیْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِیْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِیْهَا جِبْرَئِیْلُ
فَنَادَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَیْكَ
وَقَدْ بَعَثَ اِلَیْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِیْهِمْ فَنَادَانِیْ
مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ
وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِیْ اِلَیْكَ رَبُّكَ لِتَاْمُرَنِیْ بِاَمْرِكَ فِیْمَا
شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَیْهِمُ الْاَخْشَبَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

عَلَيْهِ بَلْ اَرْجُوا اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ
لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَاَلَمَّا حِيْنَ فَاكُنْ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ
اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
مین نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مین نے
اُنسے اُس دن اُٹھائی جب پہاڑ کے گہاٹی مین انصاریون نے مجسے بیعت کی جسم
کہ مین نے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مین نے جو چاہا اُسنے
میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو مین نے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین
نہ آیا مگر اُس مکان مین میرے جو اس درست ہوئی جسکا نام قرن الثعالب ہے سو مین نے
اپنا سر اُٹھایا تو ناگاہ مین نے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مین نے دیکھا
تو اُسمین جبریل ہے سو اُس نے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول
جو تیری حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیری پاس پہاڑونکا
داروغہ فرشتہ بہیجا تا کہ تو اس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے
حق مین جی چاہے پہر مجکو پہاڑون کی داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پہر کہا
اے محمد مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑونکا
داروغہ اور مجھکو خدا نے تیری پاس بہیجا ہے تا کہ تو مجھپر حکم کرے جو تیرا جی

چاہے

چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دباوون اِن دونون پہاڑون کو جنکے درمیان
مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امید وار ہون کہ خدا اِن کافرون کی پیٹھہ سے
وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اُسکے ساتہہ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین
یہہ حضرت نے حضرت عائشہ سے کہا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر
جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جب کہ ابو طالب اور حضرت
خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے
حضرت کی تکلیف رسانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لے گئے
جو مکے سے دو منزل ہے وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبدیالیل اور مسعود اور
حبیب سے مدد چاہی اور اُنکو اسلام کی دعوت کی اُن کمبختون نے کچھہ حضرت کی بات نہ
سنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہشکار دیا اُنہون نے بہت بے ادبی حضرت سے کی
گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے
پھرے جب قرن الثعالب مین پہنچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی
اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے
گلہ کرتا ہون تب جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے
ان کافرون کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی

ایسی تکلیفات کی اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیرخواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سی حل
ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کرے سو مَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
سَیِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ
عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا
البتہ مین نی ارادہ کیا کہ حکم کردن کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے
پہر مین ان مردونکے گہر جلا دون جو جمعہ کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے
بکمال تاکید نماز جمعہ کا فرض ہونا ثابت ہوا اسیواسطے فقہ مین لکہاہے کہ جو تین بار
جمعہ کی نماز ترک کرے اسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق نہین اور معلوم
ہوا کہ امام کو جائز ہے کہ اپنا کسی کو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور
ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے
فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑہنے سی نہ پڑہنے والون کا گناہ دور ہو اور
معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بہی درست ہے خ عَائِشَةُ لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ

م ۱۲۳۶
دلیل فرض عین جمعہ

خ ۱۴۰
دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر

یَتَمَنّٰی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَأْبَی اللّٰہُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰہُ وَیَأْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ بخاری مین حضرت عائشہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسی کو ابی بکر اور اسکے بیٹے عبد الرحمن پاس بہیجون اور اسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنیوالے خلافت کی آرزو کرین پہر مین نے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسی کی خلافت نمانے گا اور مومنین بہی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نی مرض الموت مین مجھسی فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ اور بہائی کو تاکہ مین اسکو اپنی خلافت لکہہ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنیوالا آرزو کرے اور کہنی والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نمانینگے سوای ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونو حدیثون سی صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تہی اور چاہا کہ اپنے روبرو انکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ انکو لکہہ دین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنے حضرت کو معلوم تہا کہ سوای ابی بکر کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بہی سوا صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے انکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نی ضرور نجانا اس حدیث سے

نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہہ
حدیث معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی ھ ابو الدرداء لقد
هممت ان العنه لعنا يدخل معه قبره كيف يورثه وهو لا يحل
له كيف يستخدمه وهو لا يحل له مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مین نی ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنیوالے پر ایسی
لعنت کرون کہ اسکے ساتھہ اسکی قبر مین گھس جاوے کیون کر اس لڑکے کو اپنا وارث
کریگا اور حالانکہ وہ اسکو حلال نہین کیونکر اس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا
حالانکہ وہ اسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہہ ہے کہ لوٹ مین ایک
لونڈی آئی تھی اسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہہ کسکی لونڈی ہے لوگون نے
کہا کہ فلانے شخص کی ہے حضرت نی پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہے
لوگون نی کہا کہ ہان تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنے اسکا تو پیٹ پھولا ہے
اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اسکو اول خاوند کا
حمل ہوا تو اس نے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حالانکہ کافر اور
مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہہ
نطفہ مالک ہی کا ہو تو اسکو غلام بنایا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا

کیونکہ

۱۲۴۸

کیونکر درست ہوکا خلاصہ یہہ ہے کہ نسب کا غلط کرنا درست نہین اسیواسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا بی لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تاکہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے

۱۲۴۹ م

م جدامة بنت وهب لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان الروم وفارس يصنعون ذلك فلا يضر اولادهم مسلم مین جدامہ بنت وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودہ پلانیوالی عورت کی صحبت سی منع کرون یہانتک کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو انکی اولاد کو کچھہ ضرر نہین کرتا ف عرب لوگ دودہ پلانیوالی عورت سی صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بہی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتی ہین اسیواسطے حضرت نے بہی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پہر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہہ معمول ہے اور اولاد کو کچھہ ضرر نہین ہوتا تو تجربہ سی معلوم ہوا کہ یہہ بات واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون۔

الباب السابع

ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین پہلی قسم مین وہ حدیثین ہین جنکی سند پر اتفاق ہے

۱۲۵۰ خ

خ سليمان ابن صرد الان نغزوهم ولا يغزوننا نحن نسير اليهم

فالآن نغزوهم ولا يغزوننا بخاری مین سلیمان بن صرد سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہم اُن سے لڑینگے اور وہ ہمسے نہ لڑ سکینگے ہم اُنپر چڑھ جاوینگے
یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کفار کی گروہون کو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ
احزاب کا قصہ تیسری باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ پہر کفار کو بعد جنگ خندق کے
حضرت سے لڑائی کا حوصلہ نرہا پہر حضرت بہی آٹہوین سال مکے پر چڑہ گئے اور اسکو فتح کیا

ق عائشة **الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف**
وما تناكر منها اختلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جہنڈ کے جہنڈ سو جو ان مین سے ازل مین آشنا
اور واقف تہا وہ اس عالم مین ملاپی اور الفت والا ہوا اور جو اُنمین سے وہان ناآشنا
اور بے پہچان تہا وہ یہان بہی جدا اور پہنکا رہا **ف** یعنے روز ازل مین خدا نے
روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کے اپنی استعدادین رکہین سو جن
روحون مین اُس عالم مین مناسبت تہی وہ اِس عالم مین باہم شیر و شکر ہو گئے
اور جو وہان بے میل تہے وہ یہان بہی پہوٹی بہٹکے رہی کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور
یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہے **شعر** حسن ز بصرہ
بلال از حبش صہیب از روم ‍ ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی است **ھ** ابو

۱۲۵۱ **ف**

ق

مُوسیٰ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسی اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گہر والے سے اجازت تین بار مانگنا چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گہر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسی مکان مین جانے کا ارادہ کرے تو السلام علیکم کر کے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اُس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہہ ہے کہ آدمی اپنے گہر مین ننگا کہلا بی تکلف ہوتا ہے تو بی اطلاع کہس جانے سے شرماویگا

م ۱۲۵۳ جابر اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈہیلے لینا استنجے کی واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہے یعنے حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد کہومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈہیلے لیو تو طاق ڈہیلے لیوی یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈہیلے لینے کو دو بار فرمایا لحال تاکید کی واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہے

ق ۱۲۵۴ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت
ان استطعت اليه سبيلا قاله لجبرئيل حين جاءه على صورة
رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن
بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن
بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان
قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال
فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل
قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها و
ان ترى الحفاة العراة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہہ ہے
کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے
اور یہہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھے اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ
خدا کا حج کرے اگر تجھکو اسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے
یہہ حضرت نے حضرت جبرئیل سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس ایک مرد کی

صورت پر آئے تھے سو انہون نی کہا کہ تم نی سچ کہا جبریل نی کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت
بتلائے حضرت نی فرمایا ایمان یہہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور
اسکی کتابون کو اور اسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دنکو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو ملنے
بھلے یا برے جبریل نی کہا تم نی سچ کہا جبریل نی کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت
فرمائے حضرت نی فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسی کہ اسکو
دیکھہ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو یون جانے کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے
جبریل نی کہا تو اب قیامت کا حال فرمائے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینی والا پوچھنے والے سے
اسکو کچھہ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی ناواقفی مین تم اور ہم دونو برابر ہون
جبریل نے کہا اسکے پتے ہی بتلائے حضرت نی کہا قیامت کی نشانی یہہ ہے کہ لونڈی
اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سی لونڈیان جنین تو انکی اولاد بھی
اپنے باپ کی طرح لونڈیون کے مربی ٹھہرے خلاصہ مطلب یہہ کہ قیامت کے
قریب کنیزک زادونکی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہہ ہے کہ تو دیکھے
ننگے پاون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑائیان مارینگے عمارت مین
یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے
ف پوری روایت اس حدیث کی یون ہے کہ عمر فاروق رضی نی کہا کہ ہم حضرت پاس

بیٹھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ ہیر
کچھہ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تہا اور ہم مین سے کوئی اسکو نہ پہچانتا تہا سو چلا آیا
یہان تک کہ حضرت کی پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان
حضرت کی زانو پر رکہین اور کہا کہ ای محمد مجھکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی عمر فاروق نی کہا کہ پہر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا
رہا پہر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہے کہ یہہ پوچھنے والا کون تہا مین نے کہا کہ خدا
اور اسکا رسول ہی زیادہ تر جانتا ہے حضرت نی فرمایا کہ یہہ جبرئیل تہا تمہاری پاس
آیا تہا تمکو دین سکہلانے کو اس حدیث کو حدیث جبریل کہتی ہین اسواسطے کہ سائل
جبریل تہے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بہی اس حدیث کا نام ہے یعنی سب حدیثونکی
یہہ جڑ ہے اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین وہ سب اس حدیث مین مجمل موجود
ہین جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتی ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہے
حضرت جبرئیل نی حضرت سے چار چیزین پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے
احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کے پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی
گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری
اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کا یون

اعتقاد کرے

اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف
ہے اور فرشتوں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا کی بندی ہیں رنگ برنگ
صورت بدلنے پر قادر ہیں بموجب حکم کی ساری عالم کا انتظام کرتی ہیں گناہوں سے
پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے
جو اُنہوں نے سو سچ ہے کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں دس حضرت آدم پر
اتریں اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی
چار کتابیں تو تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن
سب سے افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اس واسطے کہ
اُنپر اول تو اعتماد نہیں اور دوسرے یہہ کہ وہ منسوخ ہیں اور تیسرے یہہ کہ جو اگلی
کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو قرآن کے ہوتے دوسری
آسمانی کتاب کی کچھہ حاجت نہیں اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب سے
افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا
تاکہ انکو نیک راہ بتلادیں اور انکے دین اور دنیا سنواریں اور انکو قسم قسم کے
معجزات دیئے کہ انکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب
گناہوں سے پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور بھی

مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہوں کھانا بقصد نہ تھا بھول چوک تھی اسی طرح
اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالات
ظاہری اور باطنی کہ انسان میں ممکن ہیں وہ تمام ہماری حضرت پر ختم ہو گئے
اسواسطے ہماری حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا
اعتقاد نبوت کی اعتقاد میں داخل ہے ایمان کا یہہ مدار رکن نہیں جیسا کہ شیعہ
کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کی قیامت تک دوزخ
اور بہشت کے داخل ہونی تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور
قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھونکنا اور مردوں کا جینا اور حساب کتاب
اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کے اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور
بہشت یہہ سب چیزیں حق ہیں انہیں کچھہ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے
کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون
اسکی خواہش کے نہ پتی ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھہ اتنا اختیار
دیا ہے کہ اسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کی لائق ہوتا ہے
تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمیں غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے
اس واسطے کہ ہماری عقل میں اتنی طاقت کہاں ہے کہ کارخانہ خدا کے

بہنہ سمجھے اسیواسطی حضرت نی تقدیر کی بحث اور تکرار سی منع فرمایا یہہ ایمان مفصل کی
حضرت نی حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کری کہ جو حضرت نے فرمایا
اور بتلایا سو ٹھیک اور درست ہے نجات کی واسطے اتنا بھی کفایت ہے پہر حضرت نی
احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہہ ہے کہ عبادت مین ایسا
حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتی ہین اور ادنی درجہ یہہ ہے
کہ یہہ تصور کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بہی کمال
تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور
مین آدمی ادب چھوڑدے یا ادھر ادھر التفات کرے جیسی پادشاہ اگر کسی کو
دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤن ہلاوے یا نظر کو اٹھاوی معلوم ہوا
کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتی ہین
اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتی ہین اور حضور اور اخلاص کو احسان کہتی ہین اور
دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کو کہ مجموعی کا نام ہے اور کبھی
اسلام اور ایمان کو ایک کہتی ہین اسواسطی کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین
اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضی لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور
تصفیہ باطن کو طریقت کہتی ہین اور مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتی ہین معلوم

کیا چاہئے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث مین حضرت نے
تینو مقام کو بیان فرمایا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہے
اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور
ہے معلوم ہوا کہ دین کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور
جسمین ان تینون مین سی بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہے اس واسطے کہ
درویشی بی فقہ کی شیطانی ہے کہ احکام آلہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو
نہ سمجھا اور فقیہ بی درویشی کے زاہد خشک اور قالب بی روح ہے اس واسطے
کہ عمل بدون نیت خالص اور بی شوق اور حضور دل کے ناتمام ہے یہی راہ مستقیم ہے
اور باقی گمراہ ہے **ف** عمر اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا
نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا
فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کے
واسطے وہی ہے جو اسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے
لایق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول

ف ١٢٥٥ دربیان خلوص نیت و مذمت ریاکاری

رسول کی واسطے ہوچکی یعنی اُوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے
ہوئی کہ اسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت
اسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دُنیا اور عورت ف بعضی
روایت مین یون آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کی واسطے جسکا نام قیس نام تھا
مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نی یہہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نی یہہ حدیث
فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچہہ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد
دلی کا نام ہے زبان سی کہنی کی کچہہ حاجت نہین اگر مثلا نماز کی نیت دل مین کی
زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اُسکے نکلے تو کچہہ مضائقہ نہین پکار کے زبان سے
نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے بہی کہنا
درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتی ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے کہنے اسواسطی کہ حضرت سی ثابت نہین ہرچند
ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کی اسکی بہی کچہہ
حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیئے
کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہین تو اُسکو قالب بی روح سمجہنا
چاہیئے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بہی ثواب ہوتا ہے

جیسے کہانا اس نیت سی کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہنا تا کہ نماز درست ہو
اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرامکاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل
مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک
عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہہ کہ دوسری نماز کی انتظار
کرنا دوسرے یہہ کہ آنکھہ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت
درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکہنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات تبلانا برے کام سے
روکنا غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور
ریاکاری کی بیخ کن ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین
اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تا کہ حدیث پڑھنے والون کی سر سے نیت درست
ہو جاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاو نرکھین امام شافعی سے
روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہہ اسکا
دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماء حدیث
اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضی اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم

۱۲۵۶ م

ھ اَبُو اَیُّوْبَ الْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُہَیْنَۃُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَ
مَنْ کَانَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِاللّٰہِ مَوَالِیَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

مولاہم

مَوَالِيهِمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول انکے دوستدار اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھہ قومون کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کے سچی ہین اور محبت کے پورے

ف اَبُو هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَسِتُّوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہے راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھہ ف یعنے ایمان بمنزلہ درخت کے ہے اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے حلم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وہ اسکی شاخین ہین اور حیا انمین بڑی عمدہ شاخ ہے اس واسطے کہ شرع مین حیا اس حالت کو کہتی ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہو جاوی تو بیقرار کر دیوی یہہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھہ سو کثرت مراد ہے اسواسطے کہ نیکیون کی کچھہ حد نہین سوای

ف ۱۳۵۳

خدا اور رسول کے انکو کوئی نہیں کہہ سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیونکی جڑ ہے ویسی ہی کفر سب گناہون اور برائیونکی جڑ ہے سو اگر کافرین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اسکے کچھہ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑکے سر سبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہو جاتی ہے

۱۲۵۸ م

م ابوهريرة الإيمانُ يمانٍ والحكمةُ يمانيةٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرتنے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہو جاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے اہل یمن کی سچ فرمایا حضرتنے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ۔

۱۲۵۹ و ق

ق ابن عباس الأيمُ أحقُّ بنفسها من وليها والبكرُ يستأذنُ في نفسها وإذنها صماتها بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہے بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اسپر جبر نہین پہنچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اسکا چپ رہنا ہی اسکی اجازت ہے ق انس

۱۲۶۰ و ق

اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے
مقدم ہین داہنی طرف کے مقدم ہین **ف** مصابیح مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہین بکری کے دودھ کی لسّی بنالایا حضرت نے اسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق
اکبر تھے اور داہنی طرف ایک گنوار بیٹھا تہا عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اپنا
جھوٹھا تبرک صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اس گنوار کو دیا پھر یہہ حدیث فرمائی
یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اسکو دیجیے اگرچہ بائین
طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو **ق** اَلنَّوَاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ
اَلْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوئی
نیک عمدہ خوبی ہے **ق** اَنَسٌ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم
مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت گھوڑونکی چوٹیون مین ہے
ف اس واسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کی اور غنیمت
حاصل ہونے کی **ق** اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُھَا دَفْنُھَا
بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تہوکنا گناہ ہے اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اُتار ہے **ف** اور

ف ۱۲۶۱

ف ۱۲۶۲

ف ۱۲۶۳

۳۶۷

اگر مسجد سنگین ہو یا اسمین گچ لگی ہو تہوک کو پونچ ڈالنا چاہیے ف حکیم بن
حزام اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا
وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَہُمَا فِیْ بَیْعِہِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ
بَیْعِہِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا
اور مول لینے والا دونون مختار ہین جب تک کہ دونو جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ
انکو اختیار ہے یہان تک کہ جدا ہون پہر اگر وہ سچ بولے اور دونون نے عیب
ظاہر کر دیا یعنی بایع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا انکو بتلا دیا تو
اس خرید و فروخت مین برکت ہو گی اور اگر وہ جہوٹہ بولے اور عیب چہپایا
تو انکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری
اسی جگہہ بیٹھے رہے جہان چیز بکی تو دونون کو اختیار ہے چاہے بائع اپنی چیز کو
نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوی اور جب کہ کوئی دونون مین سے اُٹہا اور مجلس
بدلی تو اب کسی کو اختیار نہ رہا بیع تمام ہو گئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور
امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونو
طرف سے ہوا تو بیع تمام ہو گئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے
نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہے اور امام اعظم کی نزدیک قول کی جدائی

مراد ہے اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنے
چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دکانداروں کے
مال مین برکت نہین رہی کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رایج ہو گئی خ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَلْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَهُ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَاَتَهُ
بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ
لانا چاہئے تاکہ حد ماری جاوے تیرے پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا
جب کہ اُسنے اپنی عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن اُمیہ نے حضرت کی روبرو اپنی جورو کو حرامکاری کا
شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہون سے اِس بات کو ثابت کر
یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے
دیکھے تو اُس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنے حکم شرع
یون ہے حجت بے فائدہ ہے تو ہلال نے کہا مین قسم کہاتا ہون اسکی جسنے
تجھکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین اپنے دعوی مین سچا ہون سو البتہ خدا وہ آیتین اُتاریگا
جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبریل اُترے اور اس مضمون کی آیتین سورہ نور مین
اُتارین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورون کو اور شاہد نہون اُنکے پاس سوا اپنے

جا کہ تو البسون کی گواہی یہہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کی نام کی کہ بیشک مین سچا
ہون اور پانچوین باریون کہے کہ خدا کی لعنت اس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے
ٹلتے ہی یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار
یون کہے کہ اللہ کا غضب ہے اُس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال اور اُنسے بموجب
حکم کے گواہی دی اور حضرت فرمانی جاتے تھے کہ بلاشک خدا کو معلوم ہے
کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہے تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنیوالا ہے پھر
ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اُسنے اُسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی
نوبت ہوئی تو لوگون نی اسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو
اس ان بخان اگر تو جھوٹھی ہے تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک
کہ ہم سمجھے کہ شاید یہہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اُس نے
کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اُسنے پانچوین گواہی بھی دی
حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے ہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھہ والا اور
موٹے سرین والا اپتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحما کا
نطفہ ہے سو اسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نی فرمایا کہ اگر قرآنکا
حکم پیشتر نہ اُتر چکا ہوتا تو مین اس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ قاضی کو چاہئے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اسکے قرینہ موجود ہو

ق ١٢٦٦

ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاؤَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم مین سے جمہائی لیوے تو چاہئے کہ اسکو دبا ڈالے جتنا کہ اُسسے ہوسکے

ق ١٢٦٧

ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہئے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہئے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دیکر اسکو خبردار کردے اور مرد سبحان اللہ کہے

ق

ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضٍ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہے یا یون فرمایا کہ بڑی ہے یہہ حضرت نی یہہ حضرت نے سعد سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی مین خیرات کرون حضرت نی فرمایا کہ نہین سعد نے کہا کہ تو آدہا مال خیرات کرون حضرت نی

فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی

ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہوگئی صرف انکو وارث ایک لڑکی تہی تب

اُنہون نی اپنے مال کو خیرات کرنے چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہوچکا ہے

معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہے **خ** اَبُو رَافِعٍ مَوْلَی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ بخاری مین

ابو رافع سے جو آزاد غلام حضرت کے تہے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر

حق دار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنے جب بکی تو ہمسایہ ہوتے اجنبی

آدمی اسکو نہین مول لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتی ہین **م** اَبُو ھُرَیْرَۃَ اَلْجَرَسُ

مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ گہنٹا اور

گہونگرو شیطان کا باجا ہے **ف** گہنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا

کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے اور عورت کے گہونگہرو اور پازیب

اور چہڑے بہی اسی مین داخل ہین کہ اسکی آواز سی مردونکی نظر عورت پر پڑتی ہے

خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّۃُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ وَالنَّارُ

مِثْلُ ذٰلِکَ بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تم لوگون مین

سے ہر ایک کی ساتہہ بہشت قریب ہے اسکی جوتی کے تسمے سی بہی زیادہ تر

اور

اوزدوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہیں تو بہشت متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے ق حَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار بہ رستہ عاقل کامل السخن کہ بصد لشکر جرار میسر نشود لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہیں خ اَبُو سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری میں ابو سعید بن معلی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھکو ملی ف قرآن میں خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہم نے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے اسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اسمیں سات آیتیں ہیں اور کسی نماز میں سورہ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے میں بھی اور مدینے میں اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام

ق ۱۴۷۲
خ ۱۴۷۳

ف ۷۴

اس سورت مین مجمل موجود ہین ق عَائِشَۃُ اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمْ
بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی
سخت گرمی سے ہے ف پوری روایت یون ہے کہ اسکو پانی سے سرد کرو یعنے
تپ کا علاج غسل ہے سرد پانی سے لیکن یہہ علاج اُس تپ کو خاص ہے جو دھوپ سے ہو
یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے
اس واسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہے

ق ۱۲۷۵

طب مین اسکو حمی یومی کہتے ہین ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ اَلْحَیَاءُ
خَیْرٌ کُلُّہٗ بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

ق

کہ حیا سب کی سب بہتر ہے ق عِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے
کچھ نہین لاتی ف یعنے حیا شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہے ق

ق ۱۲۷۶

ابْنُ عُمَرَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہے ف یعنے شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہے
کہ اسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہے جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ

م ۲۷۷

اور جتنی شرم کم اُتنا ایمان کم م اَبُوْمُوْسٰی اَلْخَازِنُ الْاَمِیْنُ

اَلَّذِی یُعْطِی مَا اُمِرَ بِہٖ طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ
مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار
خزانچی اور داروغہ جو دیوے مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کہول کر
خیرات کرنیوالون سے ایک وہ بہی ہے **ف** یعنے جو دینے کا ثواب ہے اُنہین داروغہ
اور خانساماں بہی شریک ہے بشرطی کہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے
ہوئے کنمناوے وہ ثواب سی بی نصیب ہے اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہے
اور اُس ناپاک کا ناحق پیٹ پہولتا ہے اُسکے برابر دوسرا بخیل نہین **ھ** ۱۲۷۸
اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃُ وَالْعِنَبَۃُ وَیُرْوٰی
اَلْکَرْمَۃُ وَالنَّخْلَۃُ وَیُرْوٰی اَلْکَرْمُ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب اِن دو درختون سے ہے کہجور سے اور انگور سے
اور دوسری روایت مین بجای نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہے
اور ایک روایت مین کرم کی لفظ ہے مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہے
یعنے عرب کی شراب اکثر کہجور اور انگور سے ہی ہوتی تہے اور یہہ مطلب
نہین کہ شراب انہین دو درختون سے ہوتی ہے سوا اُنکے اور کسی کی شراب
حرام نہین **ق** ۱۲۷۹ اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَیْرُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْ الْخَیْلِ اِلٰی یَوْمِ

القیامۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت نی فرمایا کہ خیر گہوڑونکی چوتیون مین وابستہ ہے قیامت کے دن تک یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گہوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشائش کے گہوڑے ہی سبب ٹہرے اس حدیث مین اشارہ کہ ایام ارجہاد کی نیت پر گہوڑونکی پرورش سے غافل نہون ق

ابوھریرۃ الخیل لثلثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلھا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ اثارھا وارواثھا حسنات ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیھا کان ذلک لہ فھی لذلک الرجل اجر ورجل ربطھا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابھا ولا ظھورھا فھی لذلک ستر ورجل ربطھا فخرا وریاء ونواء لاھل الاسلام فھی علی ذلک وزر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ

رضی اللہ

نے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ایک مرد کے واسطے تو ثواب
ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے
سو وہ مرد ہے جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندہ رکھا پہر انکو
لنبی رسّی مین باندہ کسی چراگاہ یا باغ کی چمن مین سو وہ اُنہنے اس رسی کے اندر چراگاہ
یا چمن مین جہان تک کہ پہنچے اور جتنی گہاس کہ چرے تو اُس مرد کی واسطے
اتنی حسنات ہونگے اور اگر گہوڑونکی رسّی توٹ گئی پہر وہ ایکبار یا دو بار زقند مار
گئے تو اُس مرد کی واسطے انکے پانون کی مٹی اور انکی لید حسنات ہونگی اور
اگر وہ کسی دریا پر گذری اسو اُسمین پانی پیا اگرچہ مالک نے اُنکے پلانے کا قصد نکیا
ہو تو بہی اُسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گہوڑے اُس مرد کے واسطے ثواب کا
سبب ہین اور جس مرد نے کہ گہوڑون کو باندہا اس نیت سے کہ اُنکی سوداگری سے فائدہ
اُٹہاوے اور بیگانی سواری مانگنے سے بچے پہر وہ خدا کا حق جو گہوڑون کی گردنون
اور پیٹہون مین ہے نہ بہولا یعنی اُنکی زکوۃ ادا کی اور ضعیفون کو اُنکی سواری سے
نہ روکا تو ایسے گہوڑے اُس مرد کی واسطے پردہ ہین یعنے باعزت رہے ذلت سے
بچا اور جس مرد نے کہ گہوڑون کو باندہا اترانے اور نمود کے لئے اور اہل اسلام کی
بدخواہی اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گہوڑے اُس مرد

وبال ہین **ف** یعنے گہوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم یہہ کہ جہاد کے
واسطے پالے کہ اسکا ثواب بی شمار ہے دوسرے قسم یہہ کہ اپنی سواری
اور سوداگری کے لئی پالے تو اُسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچہ نقصان نہین
تیسری قسم یہہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے
تو یہہ سراسر وبال اور عذاب ہے **هر** حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ الدَّجَّالُ
اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ
جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ دجال بائین آنکہ کا کانا ہے گہنی بالون والا اسکے ساتہہ باغ اور آگ
ہے سو حقیقت مین اسکی آگ تو باغ ہے اور اسکا باغ آگ **ف** یعنے اُسکا نظر
بندی کا کارخانہ ہے **هر** ابْنِ عُمَرَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا
قید خانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے **ف** دنیا ایماندار کا قید خانہ ہے
کئی طرح سے اول تو یہہ کہ اگرچہ مومن پادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے
خالی نہین دوسرے یہہ کہ گناہ مین گرفتار ہو جانے کا ڈر اور خاتمہ کا کہٹکا
اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سے

موجود ہے

۱۲۸۴ هر

۱۲۸۶ هر

موجود ہوے تو اسکو زندگی کا کہان تیری یہہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشتہین تمام لطف
دنیا کا دہ چند ہو گا تو اسکے بہ نسبت دنیا قید خانہ ہے اور کافر کی حق مین دنیا
اسواسطے بہشت ٹہری کہ اسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بی قید رہتا ہے
بلا خوف عیش کرتاہے جسطرح دنیا کو پاتاہے جمع کرتاہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافرکا
دوزخ ہے تو اسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
گذرتی ہو پر بہشت کی برابر ہے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الدُّنْيَا مَتَاعٌ
وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَ رِوَايَةُ الْقُضَاعِي وَخَيْرُ
مَتَاعِهَا مسلم ہین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخوردا
اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت ہین
بجای خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف
نیکبخت عورت اس واسطے بہتر ٹہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی
تابعدار رہتی ہے اسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبہالتی ہے اپنے
ارام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکہتی ہے تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی
ہے شعر زن خوب خوش سرشت وپارسا کند مرد درویش را پادشا اور اگر خدا
نخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی شعر زن بد در سرا

١٢٦٥

مردنکو ہمدرین عالم است دوزخ او ھ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ اَلدِّیْنُ
النَّصِیْحَۃُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ
وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِکِتَابِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ مسلم مین تمیم دارمی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام
ہے دین خیرخواہی کا نام ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیرخواہی کا نام کہ دین ہے
حضرت نی فرمایا اللہ کی خیرخواہی اور اسکے رسول کی اور اسکی کتاب کی اور مسلمین کے
حاکمون کی اور تمام مسلمانونکی **ف** اللہ کی خیرخواہی یہہ کہ اسکا ایمان لاوے
اسکے دین مین کجروی نکرے عمل کو ریا سے خالص کرے اسکے حکمون کو بجالاوے
اسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہہ کہ اسکی تصدیق کرے اسکی سنت ہی
پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہہ کہ اسکے حروف کو حتی الامکان
بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے
متشابہ کا ایمان لاوے اسپر اعتراض کرنیوالون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے
حاکمون کی یعنی امامون کی خیرخواہی یہہ کہ شرع کے موافق انکی اطاعت کرے
انکی مخالفت سی بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہہ کہ مقدور بھر انکو فائدہ
پہنچاوے انکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اور انکے

واسطے چاہے جوا پنے واسطے چاہتا ہے م ابو هريرة الذهب با
لذهب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضة بالفضة وزنا
بوزن مثلا بمثل فمن زاد واستزاد فهو ربوا مسلم ہیں
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ سونا بکے
سونی سے وزن ہیں برابر برابر جتنا ایک اتنا دوسرا اور چاندی بکے چاندی
سے تول ہیں برابر برابر جتنی ایک اتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ
مانگا تو وہی بیاج ہے ق عمر الذهب بالورق ربوا الا هاء
وهاء والبر بالبر ربوا الا هاء وهاء والشعير بالشعير ربوا
الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربوا الا هاء وهاء ويروى
الورق بالورق ربوا الا هاء وهاء والذهب بالذهب ربوا الا هاء وهاء
بخاری اور مسلم ہیں عمر فاروق سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ سونا بدلنا چاندی سے
بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلنا گیہوں سے بیاج ہے مگر دست بدست
اور جو بدلنا جو سی بیاج ہے مگر دست بدست بیاج ہیں اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہے مگر دست بدست نہیں اور ایک روایت یوں ہے کہ چاندی بدلنا چاندی
سے بیاج ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونی سی بیاج ہے مگر دست

۱۲۸۶ م

بیان حقیقت بیاج سود
یا بیعی بیاج

ق ۱۲۸۷

بدست بیاج نہین **ف** یعنی چاندی اور سونے مین اور تُلنی والی چیزون کے
بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے
چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو انہین شرط یہہ ہے کہ اسیوقت دست
بدست لے دے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی
یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہے اور دوسری صورت
یہہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سی یا گیہون کا بدلنا جو سے
تو انہین شرط یہہ ہے کہ دست بدست ہو انہین کمی بیشی بیاج نہین مثلا ایک سیر
گیہون کا دو سیر جو سی بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے
اور جو کل لیوے تو یہہ بیاج ہے ہرگز درست نہین

خ ١٢٨١ **خ** اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیکمرد کے
ایک حصہ ہے نبوت کی چھیالیس حصون سے **ف** یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس
اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین
صرف خدا ہی کے طرف سے ہوتی ہے تو نیکمرد کی خواب درست از قسم نبوت
ہوئی اور چھیالیس حصے ہونے کی وجہ سابق مین گذری

خ ١٢٨٢ **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا

الصالح

الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءً من النبوۃ بخاری مین ابو
سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہے پیغمبری کا
چھیالیس حصون سے ف ابو قتادۃ الحارث بن ربعی الرؤیا من اللّٰہ و
الحلم من الشیطان بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے جنکا نام حارث ہے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہے اور
پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہے ایک تو خواب
نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسرے قسم
خواب پریشان ہے جس سے رنج اور وہم بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم
یہہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت
بندھے تو اول قسم یعنے نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسرے قسم کی خواب کو
شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر ہے کچھہ
اسکے بیان کی حاجت نہین ق عائشۃ الرحم معلقۃ بالعرش
تقول من وصلنی وصلہ اللّٰہ ومن قطعنی قطعہ اللّٰہ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ
عرش مین لٹکا ہے کہتا ہے کہ جسنے مجھکو جوڑا خدا اُس سے جوڑے اور

ق ۱۲۸۹

ق ۱۲۹۰

جسنے مجھکو کاٹا خدا نی اسکو کاٹا **ف** یعنے برادری کا حق نہایت مقدم ہے جسنے اسکو ادا کیا تو اسپر خدا کا رحم ہے اور جسنے اسکو نمانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا

خ اَبُوهُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ

بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ گروے جانور کی سواری کیجئے اسکے دانے گہاس کے بدلے اور دودہار جانور کا دودہ پیجئے جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودہ پئے اسپر خرچ ہے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اسکا دودہ پینا دانے گہاس کے بدلے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن انکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہئے خرچ سے زیادہ نہین درستا اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اسی پر خرچ لازم ہے اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسی ہی اسکا نفع بہی یعنے مرتہن اگر منافع کو لیوے اپنی اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اسکا مالک پر لازم ہے

ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ

لایفتر

خ ۱۲۹۱

ق ۱۲۹۲ فضیلت محنت ورزی بخاطر بیوہ و مسکین

لَا یَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی مین
کوشش کرتا رہی وہ ثواب مین اسکے برابر ہے جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہے ابوہریرہ نے
کہا مجھکو گمان پڑتا ہے کہ حضرت نبی یہہ بھی فرمایا کہ وہ کوشش کرنیوالا ثواب مین
ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا
جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے **ف** یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے
واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے انکی خبر گیری کرے اور انکا کام کاج کرد
اسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور مدامی روزہ دار کے برابر ثواب ہے
اس حدیث سی محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ

ق ۱۲۹۴

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ
فَاِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا
ہے کہ باز رکھتا ہے تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پہر جب کوئی اس طرف سے
کہ جدہر گیا ہے اپنی کام سے فراغت پاوی تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون
پاس آوی **ف** معلوم ہوا کہ بی ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اسمین سراسر

تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان نہ
ٹھہرے کہ انہین گھر کی بے بند و بستی ہے اس حدیث مین وطنین رہنے کی ترغیب ہے
تاکہ جمعہ اور جماعت فوت نہو اور جورو لڑکون کے حق تلف نہون ق ١٢٩٥ ق اِبْنُ عُمَرَ
اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہے اور گھوڑے اور گھر مین
ف اس حدیث سے وہ نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہے بلکہ یہہ
حدیث مطابق فرض کے ہے یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین
ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث مین موجود ہے جسکی سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے عورت مین نامبارکی یہہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہہ کہ شریر اور
بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہہ کہ تنگ ہو اور اسکا ہمسایہ بد ہو م ١٢٩٦ م اَنَسٌ
اَلشُّرْبُ فِیْ ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَءُ وَاَشْفٰی وَاَبْرَءُ مسلم مین انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہے
یعنی گرانی نہین کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہے ف اس حدیث مین
پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طور سے
پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑی پانی سے پیاس بجھتی ہے خ ١٢٩٧ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ

اَلشِّفَاءُ فِی ثَلٰثَةٍ فِی شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ کَیَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْھٰی اُمَّتِی عَنِ الْکَیِّ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری کے تین چیز مین ہے سینگی کے پچھنی مین اور شہد کی پینی مین اور آگ کی داغنی مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنی سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا تو مطلب یہہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہو سکے تو داغنی سے دور رہے اور نہین تو درست ہے

١٢٩٨ ح

ح جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِیْمَا لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اسی مین ہے جسین تقسیم نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہ رہا ف شفعہ دو قسم ہے شفعہ شرکت کا جیسے ایک گہر کے دو شریک ہون اور اُنہین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اسکو سوای دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گہر بکے تو اُسکے لینی مین اُسکے ہمسایہ مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہے اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث انکی دلیل ہے کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گہر کا علٰحدہ ہوا اور راہ اُنکی

جدا ٹہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین
ہے شرکت مین بہی ہمسائگی مین بہی تو اس حدیث کا یہہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے
شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہہ مطلب نہین کہ ہمسائگی کا بہی شفعہ باقی نرہا

ح ۱۲۹۹ ح اَبُوهُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی
جاویگی قیامت کی دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت
ہوئی تو یہہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچہہ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہہ ہے
کہ تا انکی پوجنے والے شرمندہ ہون انکا زوال و نقصان دیکہہ کر

ق ۱۳۰۰ ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلشُّونِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامُ بخاری اور مسلم مین ابو
ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوای موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہے
ف طب کا قاعدہ یہہ ہے کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور
سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہہ کہ ہر یک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے
اسواسطے کہ گرم خشک ہے یا کہ بالخاصیت گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریونکو
فائدہ کرتی اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہے کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریونکو فائدہ
کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم

بیان شرح تنقیح یعنی سنت تحقیق

ہو یا سردی ہو مفید ہے حالانکہ کاسنی سرد ہے اور اسی طرح خوب کلان تپ کو مفید ہے
گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اسکا مزاج گرم ہے جالینوس نے اپنی کتاب میں اور بو علی
سینا نے اپنے قانون میں لکھا ہے کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہے بلغم کو کاٹتی ہے
اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہے اور مسون کو اور مہیون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی
ہے اور سرکہ کے ساتھ پہنسیون کو مفید ہے اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہے
اور سرکے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہے اور اگر اسکو بہون کے پوٹلی
باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگائے تو سر درد کے درد کو
دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد ہو اور اگر بیخ
سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کر اسکو ناک میں ڈالے تو ابتدای نزول یعنی موتیا بند کو
دور کرے اور پیٹ کی کیڑے اُس سے مر جاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے
تو حیض سینہ جاری ہو جاوے اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانہ اور گردے کی
پتھری کو گرا وے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اسکے دہوئین سے کیڑے
مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز میں بڑے بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبوں کی
عقل پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف
فرمائی ق ابو ہریرۃ الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون

وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَالشَّهِيْدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین
ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوی اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنے
دستا آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوی اور چوتھا جس پر دیوار گر پڑے اور پانچوین
راہ خدا کا شہید یعنے جو جہاد مین شہید ہو **ف** یعنے انکو بھی کچھہ شہادت کا مرتبہ
نصیب ہو گا اگرچہ اعلی قسم کا شہید وہی ہے جو جہاد مین مارا جاوے **م**
سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِی الثَّالِثَةِ
اِصْبَعًا مسلم مین سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مہینہ ایسا اور
ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی **ف** صحیح بخاری مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم بن پڑھی امت ہین نہ لکھہ جانین نہ حساب جانین
مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا
کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنے کبھی مہینہ اُنتیس دن کا ہوتا ہے
اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے **ف** حضرت نے دونون ہاتھہ کی دس انگلیان اٹھا کر تین
بار اشارہ کر کے فرمایا کہ مہینہ کبھی اُنتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم کی
روایت مین اُنتیس ۲۹ مین اور بخاری کی روایت مین انتیس ۲۹ بھی ہین اور تیس ۳۰ بھی ہین

بعض

بعضے لوگون نی کہاکہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضانکا
مہینہ انتیس دنکا ہوتا ہے تو چاہئے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہو تب حضرتنے
یہہ حدیث فرمائی اور بکمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب
برابر ہے خواہ تیس دن کا مہینہ ہو خواہ انتیس دن کا ہو **ھر** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلشَّيْخُ
شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَيْنِ فِيْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونیکی محبت
مین اور مال زیادہ ہونی کی محبت مین **ف** یعنے پیری مین عمر درازیکی محبت اور کثرت
مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہے **ع** مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد
عمر درازیکی محبت اس واسطے زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک
عمل نہونے سی موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہے اور کثرت مال کی محبت اس
واسطے ہوتی ہے کہ میری اولاد کی کام آوے اور مجھکو خود پیری مین محتاجی نہو اس
حدیث مین مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کی حرص کی **ق** اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ
الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتنے
فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمی کے نزدیک ہے **ف** ایک عورت قبر پر روتی
تھی حضرت ادھر سے نکلے اس عورت سے فرمایا خدا سے ڈر اور صبر کر اسنے کہا میرے پاس سے

ٹل جائے تمپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین
پہچانتی تہی کسی نے اُسسے کہا یہہ تو حضرت تہے تب تو وہ گھبرائی اور پچہتائی پہر
حضرت پاس آئی اور کہنی لگی کہ یا حضرت مین نے اپ کو نہین پہچانا تہا یعنے
اب مین اپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنے ابتدای مصیبت صبر کا وقت ہے اور اُسی صبر کا شرع مین ثواب اور
اعتبار ہے اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذری تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا
ہے ایماندار ہو یا کافر تو اُس صبر کا کچھہ اعتبار نہین هر ابُوهُرَيْرَةَ اَلصَّلَوٰتُ
اَلْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا
بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اُتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف
معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف
ہوتی ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اُسکے معاف
کرنے پر اسکی بخشش موقوف ہے ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ
بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے

۱۳۰۵ هر
نیکیان سب گناہون کو دور کرتی ہین

۱۳۰۶ ق

اسگے

آگے ہے ف پوری روایت یون ہے کہ حضرت حج مین عرفات سی چلے راہ مین
حضرت پیشاب کیا پہر وضو کیا مین نی کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہے نماز پڑہ لیجے
تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑہینگے پہر
جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہے تو اُترے پہر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی
پہر اُسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہے
اگرچہ اُس وضو سی نماز پڑھی اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھی
اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہون سے
پناہ ہے ف روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہے اور
جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ف اَبُوْشُرَيْحٍ الْعَدَوِيُّ الضِّيَافَةُ
ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ
اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهٖ
بخاری اور مسلم مین ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی

ف ١٣٠٧
ف ١٣٠٨

حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اسکو گناہ مین ڈالے
مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ کیونکر اسکو
گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان نزد اسکے پاس ٹھہرا ہو اور اسکے پاس کچھ نہوا
جس سے وہ اسکی ضیافت کرے **ف** یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان
تین دن سے زیادہ رہا تو اسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر
مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہے کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو
کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لے کر اسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہے سوا ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے
کرے اور دو دن جو موجود ہو اسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ
تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضائقہ نہین **خ** ۱۳۰۹

اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ مِنْ بَنِیْ
اِسْرَائِیْلَ بخاری مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب
تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا **ف** **اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِکُلِّ** **ق** ۱۳۱۰
مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت
ہے ہر مسلمان کی **ف** یعنے جس شہر مین وبا پڑا اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور

مرجاوین تو وہ شہید ہین اس واسطی کہ وہ لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور
ثابت رہے اور ہر چند و با بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھے لیکن امت محمدی مین شہادت کا
سبب ہے

م ۱۳۱۱ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم
مین معمر بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر
چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہو گئے تو یہ بیاج ہے

م ۱۳۱۲ اَبُو مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُ الْمِيْزَانَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین
ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور
الحمد للہ کہنی کا ثواب اعمال ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا
ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ
یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت
رہنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اسپر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے
اور اگر اسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے

ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہے سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اگر نیک عمل کیا یا اسکو
ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا **ف** طہارت کو آدہا ایمان اس واسطی فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا
نام ایمان ہے سو ظاہر بدنکی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی
یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹہرے اور نماز کو اس واسطی نور فرمایا کہ نماز اکثر
بیحیائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہے یا نماز کے سبب سے قبر مین نور
ہو گا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچیگا اور خیرات کو
ایمان کی دلیل اسواسطی فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو
خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی
اس واسطی فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گہبرایا تو

ق ۱۳۱۳ شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی نور روشنی ہوئی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم
سیاہیان ہوگی قیامت کی دن **ف** یعنی قیامت مین ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیر

ق ۱۳۱۴ پر اندھیرا ہوگا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی دی چیز کا پہیرنے
کتے کے مثل ہے کہ اپنی قے کو پہر نگل جاتا ہے **ف** امام شافعی کے نزدیک دی چیز کو پہیر لینا

م ١٣١٥

بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کی نزدیک کروہ ہے **م** مَعْقِلُ

بْنُ يَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت ہے

کہ حضرت نی فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانی مین ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت

کرنا **ف** یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانی مین فساد پھیلا تو اسوقت کی

عبادت کا ثواب حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہے اس واسطے کہ ایسی سخت وقت مین

ق ١٣١٦

دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ

وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلا نہین

اور اگر کہان کھودنی مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان

حصہ بیت المال کا ہے **ف** یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کر

تو اسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوا کھودنیمین یا کہان کھودنیمین اگر کنوا یا کہان

پھٹ پڑے اور مزدور دبکے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہین ہے ؂

ق ١٣١٧

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ

جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا ایک

عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا تو سوای بہشت کے

خبری حج مبرور بہشت است

کوئی بد لا ہنین **ف** پاک ج و ہے جسمین گناہ اور رفیقون سنی لڑائی جھگڑا نہو

یعنے مقبول حج گناہون کو اسطرح کہو دیتا ہے کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے **ف** ق١٨١

اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ عمر بہر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنے اگر کوئی اپنا گہر یا باغ کسی کو دیوی اس طرح

کہ یہہ مینی تجہکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور

بعد اسکے مرنیکے اسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا

ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ف١٩١

فرمایا کہ عمر بہر کی چیز دی ہوئی وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف** یعنی عمری مثل ہبہ سبب ہے ملک کا

ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا ق١٩٢

اِنْ وَجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر ایک

بالغ جوان پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو **ف** بعضے بموجب اس حدیث کے

کہتے ہین کہ جمعہ کا غسل واجب ہے لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہے

اگر موجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیں تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیں حالانکہ مسواک

اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہہ کہ غسل واجب ہے

یعنے ثابت ہے اور نہایت بہتر ہے **ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِى الْفَدَّادِ** ف١٩٣

ماہل

مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنیوالون مین ہے جو اونٹ والے
ہین اور نرمی بہیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے
سوا انکی عادت تبلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہہ صحبت کی
تاثیر ہے کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہے اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے
بکریان چرانے کی عادت کی ف ١٣٢٢ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ
وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول ختنہ کرنا
دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچہین کترنا چوتہے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کی
بال اکہاڑنا ف یعنے ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہے وہ ان پانچون چیزون کو ایسا
پسند کرتا ہے گویا کہ یہہ پیدایشی بات ہے تعلیم کی اسمین کچہہ حاجت نہین اس واسطے
کہ اول تو انمین پاکی اور ستہرائی ہے اور دوسرے فائدہ بہی ہے ختنہ مین یہہ فائدہ
ہے کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہے
اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہہ فائدہ ہے کہ میل دور ہوتا ہے اور شہوت کی
قوت زیادہ ہوتی ہے اور موچہون کے کترانے مین یہہ فائدہ ہے کہ سجہ سسی ورنہ دی

منا بہت نہوا اور کہا نی پینی بین کچہہ نہ اٹک رہے اور ناخن کاٹنے بین یہہ فائدہ
کہ میل اور نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنی بین یہہ فائدہ ہے کہ میل نرہے
اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہرچند سنت یہہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال استرے سے
مونڈے لیکن نورہ لگانا بہی درست ہے اور جسکو بال اکہیڑنیکی عادت ہو تو بہی درست ہے
اور بغل کے بال مونڈہنا بہی درست ہے آور دوسری حدیث بین یہہ ایسی چیزین دس
فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث بین ہین اور باقی پانچ یہہ اول سر پر مانگ نکالنا
جسکے سر پر بال ہون دوسرے کلی کرنا تیسرے ناک صاف کرنا چوتہی مسواک کرنا
پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبہی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا ہے اور کبہی دس کو
جیسی ضرورت دیکہی ویسا ہی فرمایا خ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ
بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوسُ بخاری بین
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہہ ہین خدا کے ساتہہ
شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا ناحق خون کرنا اور جہوٹی قسم کہانا
ف یعنے نہایت کبیرہ گناہ چار ہین آور دوسری حدیث بین سات فرمائے مناسب
وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہے جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث بین
وعید شدید ہوا اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب بین ابو طالب مکی نے کبیرہ

خ ۳۳۳
سر گناہ شمار کبیرہ [illegible]

گناہ

گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سی متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسری نا اُمیدی خدا کی رحمت سی چوتھی نڈر ہونا خدا کے غضب سی اور چار گناہ زبان سی متعلق ہین اول جھوٹھی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرامکاری کی تہمت لگانا تیسری جھوٹی قسم کہانا چوتھی جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سی متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کہانا تیسرے سود اور بیاج کہانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین اول زنا کاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سی یعنی ماں باپ کے رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ اِن گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسی کہ زہر سے ڈرتا ہے اِس واسطی کہ زہر سی دنیا کی زندگی مین خلل ہے جسکا انجام فنا ہے اور کبیرہ گناہ سی آخرت بگڑتی ہے جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نکرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہو جاتاہے ھ اَبُوذَرٍّ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے ف کالے کتی کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتاہے اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتاہے اسیواسطے اسکا قتل کرنا درست ہے ق ابو ھریرۃ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ بخاری

م ۱۳۲۴

ق ۱۳۲۵

اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات بہی صدقہ ہے یعنے خیرات مین داخل ہے **ف** یعنی اگر کوئی سوال کری اور کچھہ موجود نہووے تو اسکو دعا دیوی کہ خدا تمکو اور کہین سے دلاوی یہہ بہی خیرات مین داخل ہے یا اچھی بات سی مُراد یہہ کہ مسلمانکے دل کو کسی بات سے خوش کردی بشرطی کہ خلاف شرع نہو

ف ۱۳۴۶ **ف** سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ اَلْکَمَاۃُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدسی روایت ہے کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ کہنبی از قسم من ہے اور اُسکا پانی انکھہ کی شفا ہے **ف** یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین منّ اور سلوٰی بنی اسرائیل کو بی رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کہنبی بہی بغیر جوتنے بوئے زمین سے جمتی ہے پہر اُسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی انکھہ کی دُہند کاٹتا ہے چنانچہ بہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون مین لکہا ہے

خ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ یَخْنُقُھَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُھَا یَطْعَنُھَا فِی النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کہ اپنی جان کو گلا گہونٹنے کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گہونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چہری بہونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بہونکا کریگا **ف** یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ اسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہے ویسی ہی اپنی جان بہی مارنا حرام ہے

م ۱۳۲۸ م اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اس واسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑہاکے تاکا کرتا ہے یا یہہ مطلب قیامت مین پسینہ لوگون کے لبون تک پہنچیگا لیکن اذان دینیوالوںکو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنے سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے

م ۱۳۲۹ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہے ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے

م ۱۳۳۰ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زور آور ایماندار بہتر اور پیارا ہے خدا کے نزدیک بودے

اور سستی ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتر ہے
حرص کرتا رہ اسپر جو تیری کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تہک اور اگر تجہکو
کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن
یون کہہ کہ یہہ خدا نی ٹہرایا تہا اور اُسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی
کام کا دروازہ کہولتا ہے **ف** مضبوط ایماندار خدا کو اِس واسطے زیادہ پیارا ہوا
کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہے جہاد کرتا ہے نیک کام
بتلانے اور بُرے کام سے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہے
کسی رنج اور تکلیف سی دین کے کام مین سُست نہین ہوتا بخلاف سُست ایماندار
کہ اُسسے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پہر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے
بہتر ہے لیکن خیریت دونون مین ہے اس واسطی کہ ایمان دونون مین موجود ہے گو اُسکا
ایمان قوی ہے اور اُسکا ضعیف پہر حضرت نے عالی ہمتی پر رغبت دلائی اور سستی
دور ہونیکے علاج فرمائے یعنے ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدیکے کامون پر سرگرم
ہو جاوے اور اُسکے سر انجام کی خدا سی مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر تہک نہ
کہ خالی ہاتہہ رہ جاویگا اسواسطی کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سُستی اور
کاہلی ہے اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا اسکے بہی علاج

فرمائے یعنی تکلیف میں یوں نہ کہے کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا
یا اگر فلانا شخص حیا دین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرتے کہ حضرت نے
بچے اس واسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر ولیا شیطانی کام ہے کہ آدمی تقدیر کو بھولکر
اسباب ظاہری پر بہر وسا کرتا ہے اور ناحق پچہا کر غم پر غم اُٹہاتا ہے ق ابو هريرة

ق ١٣٣١

المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا بخاری او رمسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک ایماندار دوسرے ایماندار کی حق مین ایسا جیسا عمارت کی
بنیاد کہ اسکا ایک دوسرے کو مضبوط کئے رہتا ہے ف یعنے جیسی عمارت مین مضبوطی
ایک اینٹ کی دوسرے اینٹ سی ہوتی ہے اُسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہے کہ دوسرے
ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہے
ق جابر وابن عمر المؤمن يأكل في معي واحد والكافر يأكل في سبعة

ق ١٣٣٢

أمعاء بخاری اور مسلم مین جابر اور عبداللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
ایک انتڑی مین کہاتا ہے اور کافر سات انتڑیوں مین کہاتا ہے ف ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اُس نے سات بکریوں کا دودہ پیا تب اُسکا پیٹ بہرا دوسرے روز وہ مسلمان
ہوا تو ایک بکری کے دودہ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری
اور قناعت ایمان کا مقتضا ہے تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری

اور حرص کافر کی شان ہے کہ جانور کی طرح اسکی کبھی حرص کم نہین ہوتی م ابو ہریرۃ

اَلْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَاللّٰہُ اَشَدُّ غَیْراً مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہے اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہے ف باقی روایت

یون ہے کہ اسواسطے خدا نے ظاہر و باطن کی بیحیائیون سی منع کیا یعنی ابد کامون پر

طیش آنا ایمان کا مقتضا ہی غیر تی بیایا کی شان نہین ق عَائِشَۃُ اَلْمَاھِرُ

بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ

فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنی والے فرشتون کے ساتھ ہے

اور جو کہ قرآن پڑھتا ہے اور اسکی زبان اسمین اٹکتی ہے اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل

ہے اسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا

ف یعنی جو قرآن کے معانی سی خوب واقف ہے اور اسکو بی تکلف پڑھتا ہے

اسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب مین ان فرشتون کے ساتھ ہے جو قرآن کو

لوح محفوظ سی نقل کرتی ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اُس سے حروف

ادا نہین ہوستے تو کیا رحمت ہے خدا کی کہ اسکے واسطی دو ثواب مقرر کئے مطلب یہ ہے کہ

قرآن سے کسی طرح غفلت نہچاہیے اگر خوب واقف ہو تو سبحان اللہ کہ فرشتون مین شمار ہوا

اور اگر

فضیلت کسی کہ ماہر قرآن سے بنسبت اُس کسی کے جو ہے نہی

ف ۱۴۳۵

اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو یہی دوہرا ثواب موجود ہے ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِی بَکْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے کہ نہ ملی چیز سے آپ کو آسودہ دکھلانیوالا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہے تو مجھپر ایسا مین کچھ گناہ تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جھنجلاوی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی یہہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہے ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ق عَلِیٌّ اَلْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے

ف ۱۴۳۶

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے ان دو پہاڑونکے درمیان ہین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتی ہین اور دوسرے کو ثور سو جو انہین کوئی بدعت نکالے
یا بدعت نکالنی والے کو جگہہ دیوے تو اسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیونکی
لعنت ہے خدا نہ قبول کریگا اُسسے قیامت کی دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو
امان مسلمانونکی ایک ہے ادنی مسلمان بہی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ
مسلمانکی امان کو توڑے سو اسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیونکی لعنت ہے
نہ قبول کریگا خدا اُسکی قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے
بی اجازت اپنے اسکلے مددگارون اور سردارونکے اور دوسری روایت مین یون ہے
اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوای غیر سی یا اپنے مالکون کو چہوڑ کے غیرون سے
نسبت کرے تو اسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیونکی لعنت ہے نہ قبول کریگا
خدا اُسکی قیامت کی دن نفل نہ اور فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
اور بی ادبی درست نہین ویسی ہی مدینے کے حرم مین بہی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی
مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوی تو سب مسلمان پر اسکی رعایت واجب ہوگئی جو اسکے
امان کو توڑے اُسپر لعنت ہے اور جب ایک قوم سی دوستی کی اور آپس مین ایک دوسرے کے
مددگار رہیگا عہد کیا تو اسکے بدون اجازت کے اور قوم سی راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا

م ۱۳۰۳

قول و قرار کرنا درست نہین کہ شاید انکو رنج ہو اور عداوت پیدا ہو م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ
وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً
عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا
وَجَهْدِهَا اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ انکے واسطے بہتر ہے اگر انکو بوجھ ہو
نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اسکے عوض اس سے بہتر کو اسمین لاویگا
اور ثابت رہیگا کوئی مدینے کی تکلیف پر مگر کہ مین اسکا شفیع یا اسکے ایمان کا گواہ ہونگا
قیامت کے دن ف پوری حدیث یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن ملک کا فتح ہوگا بعضے
لوگ مدینے سے نکل کر وہان جارہینگے پھر یہہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ خدا نے لوگو
مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہین
اس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہے گا
اسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے

خ ۱۳۰۹

رہنے والون کو عمدہ بشارت ہے خ اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَةُ یَاْتِیْهَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ
الْمَلٰٓئِکَةَ یَحْرُسُوْنَهَا فَلَا یَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ مین دجال

اور بکا تو فرشتون کو پاویگا کہ اسکی چوکیداری کرتی ہین سواسکے نزدیک آ ویگا اور انشاء اللہ وہان

ف ۳۳۱ وبا بہی نہ آ ویگی **ق ابن مسعود المرء مع من احب** بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

بن مسعود سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اُسیکے ساتھ ہے جس سی کہ محبت رکہتا ہے

ف ایک شخص نے پوچہا کہ یا حضرت قیامت کب ہو گی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے

تو نی کیا سامان کیاہے اُس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کی واسطی نماز اور روزے کی زیادتی کا

سامان تو میری پاس نہین لیکن مین اللہ اور اسکے رسول کی محبت رکہتا ہون تب حضرت نے یہہ

حدیث فرمائی یعنی اللہ رسول کی محبت عمدہ سامان ہے یہہ حدیث بشارت ہے اہل محبت کو

بشارت محبت خدا ورسول

م انس وابو هريرة المستبان ما قال فعلى البادى حتى يعتدى المظلوم

مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے

جو کہا سو اسکا گناہ اُسی پر ہے جس نے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے **ف**

یعنی اگر دو شخص آپس مین ایک دوسرے کو گالی دیوی تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ

اُسی پر ہے جس نے اول گالی دینا شروع کیا اس واسطی کہ اُسی نے اول راہ نکالی اور اگر

مظلوم نی جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین

شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے

ق ۳۳۲ لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہے **ق ابن عمر المسلم اخو المسلم**

لایظلمہ

لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ مسلمان بہائی ہے مسلمانکا نہ اسکو ظلم کرتا ہے نہ اسکو بلا کے بیچ ڈالتا ہے **ف**

یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمانکا بہائی ٹہرا تو اسپر ظلم کرنا یا اسکو بلا مین پڑا رہنے دینا

اسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ

فِی الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہے تو وہ یہہ گواہی دیتا ہے

کہ سوای خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا رسول ہے سو یہی

مطلب ہے خدا کے قول کا جو قرآن مین ہے کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر ثابت رکہتا ہے

ف یعنی یہہ جو قرآن مین فرمایا ہے کہ ایمانداروں کو ثابت بات پر خدا ثابت رکہتا ہے

تو مراد ثابت بات سے توحید اور رسالت کی گواہی ہے معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب

قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے کہ جسکی زبان ہاتہہ سے مسلمان بچین **ف**

یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور ہاتہہ سے کسیکو ناحق مارے نہ چڑاوے

ق ۲۴۴

ق ۳۴۴۱

ق ١٣٤٤

ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنیوالا وہ ہے جو اسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اسکو کہتی ہین کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہے جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہے اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہے

ق ١٣٤٥

ق عُمَرُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحہ سے میت پر عذاب اس صورت مین ہے کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنیکی وصیت کر جاوے یا کہ اسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہوا اور وہ باوجود قدرت کے منع نہ کرے

ه ١٣٤٦

ه جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنے قریش کی قوم عرب مین سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے تو سب بگڑے اس واسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین

ه ١٣٤٧

ه اَبُو هُرَيْرَةَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ

فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ کَرَاهِیَةً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان اُنکا قریش کے مسلمانکا تابع ہے اور کافر اُنکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہے جو اُن لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جسوقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اسکو پاوے گے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جبتک کہ اسمین نہ آجاوے **ف** یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر کہ جیسے کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونیکی اور بعضی لوہیکی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضی خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اُن مین پیدایشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضی خاندان ایسے نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نور علی نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق خالد عکرمہ

اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بہی خوب مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ
جدہر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار
ہونیکی نفرت رکہتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اسکو سرداری کی طمع نہین اور جب اسکو سردار
بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہے **ق** ١٣٤٨ ابن عمر اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا
رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیونکی
مثال جیسی سو اونٹ کہ انہین پاوے تو ایک ہی چالاک سواری کے لایق **ف** یعنی جیسے سو اونٹ
مین بہی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسی ہی سو آدمیون مین ایک ہی کامل آدمی صحبت کے لایق
نہین ملتا مطلب یہہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب **ھ** ١٣٤٩ ابو موسی اَلنُّجُومُ
اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي
فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ
اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
تارے پناہ ہین آسمانکی پہر جب جاتے رہین گے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا ہے یعنی
ٹوٹ پہوٹ جاویگا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پہر جب مین جاتا رہون گا تو آوی گا
پہر اصحاب پر جسکا انکو وعدہ ہے یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کی پہر جب
پہر اصحاب میرے چلے جاوین گے تو آویگا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعت عالم مین

ظاہر ہوگی **ف** حضرتؐ کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تہا جو شبہہ ہوتا حضرتؐ سے حل ہو جاتا حضرتؐ کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اسکے بعضی مسائل مین اور جب تک اصحابؓ کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تہا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالم گیر ہو گیا یہہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہے پچہلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث صحیح ہے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑہتے تہے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصینؓ اور عائشہ رضؓ اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ایوب سے اور جامع الاصول مین بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑہتے تہے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وتر کی تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے جسکو اپنے جاگنے پر اعتماد ہو **ق** عائشۃ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اسی کا ہے جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچہہ چہوڑکر مرجاوے

ق ۱۳۵۱

تو اسکا وارث آزاد کرنیوالا ہے ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والی کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اُسکی ماں رہتی تھی خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اسکی قسمت مین پتھر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اسکو سنگسار کرنا چاہئے

ق ۱۳۵۲

ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کی رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کہانی سے سوداگر کو یہہ احتمال ہوتا ہے کہ بِکری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہے کہ خدا اسکی برکت کو دور کرتا ہے اور لوگ بھی اسکو جھوٹا جانکر اُس سے خرید و فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت راستی مین ہے خ ابن عباس اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہئے ف مدعی علیہ پر قسم اُس صورت مین ہے کہ جب مدعی کو گواہ نہ ملین

م ۱۳۵۳

م اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے ف یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہے پھر اگر قسم کہانیوالا

کہے کہ مین نی قاضی کی نیت پر قسم نہین کہائی ہین نی دل مین کچھہ اور ارادہ کر لیا تہا تو اسکے
قول کا کچھہ اعتبار نہین لیکن اگر قسم کہانیوالا ظالم ہو تو اسوقت قسم کہانیوالیکی نیت کا
البتہ اعتبار ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جسکے سرے پر ایما کی لفظ آئی ہے

م ۱۳۵۶

م ابوهُرَيرَةَ اَيُّمَا امرَاَةٍ اَصَابَت بُخُورًا فَلَا تَشهَد مَعَنَا العِشَاءَ الاٰخِرَةَ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائے وہ ہماری ساتھہ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہووے ف حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھہ کے جوان مردونکو بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگاکر رات مین عورتکا نکلنا درست نہین

ف ۱۳۵۷

ف ابوهُرَيرَةَ اَيُّمَا امرِئٍ مُسلِمٍ اَعتَقَ امرَأً مُسلِمًا اِستَنقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضوٍ مِنهُ عُضوًا مِنهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو مسلمان مرد آزاد کرے مسلمان مرد کو چہوڑا دیگا اللہ اسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے

م ۱۳۵۸

م جرير اَيُّمَا عَبدٍ اَبَقَ فَقَد بَرِئَت مِنهُ الذِّمَّةُ وَيُروٰى اَبَقَ مِن مَوَالِيهِ فَقَد كَفَرَ حَتّٰى يَرجِعَ اِلَيهِم مسلم مین جریر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بہاگا تو البتہ اس سے اتر گئی اسلام کی

پناہ اور ایک روایت مین یون ہے کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکون سے البتہ کافر ہو گیا جب
تک کہ انہین نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور
اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اس نے کفران نعمت کیا ١٣٥٩ **م** اَبُوھُرَیْرَۃَ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ
اَتَیْتُمُوْھَا وَاَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَھَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین کہ تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اسی
مین ہے اور جس بستی والون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اسکا
پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہے پھر اس بستی کے باقی چہار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین
بیان ہے فے اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے
قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فے کہتے ہین اسمین غازیون کا
حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جا کر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پا دین سکے اس واسطے کہ مصارف
بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمین پانچوان حصہ
بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین ١٣٦٠ **خ** **ح** عُمَرُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ
شَھِدَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَنْفُسٍ بِخَیْرٍ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ
قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْہُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رضی اللہ

عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کہ اسکی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق نے کہا اور دو آدمی کی گواہی بہی بہشت مین لیجاتی ہے حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بہی بہشت مین لیجاتی ہے عمر فاروق نے کہا پہر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچہا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ایکم کی لفظ ہے

خ ۱۳۷۱

خ ابن مسعود ایکم مال وارثہ احب الیہ من مالہ قالوا یا رسول اللہ ما منا احد الا مالہ احب الیہ من مال وارثہ قال فان مالہ ما قدم و مال وارثہ ما اخر بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہے جسکے نزدیک اپنی وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اسکے نزدیک اپنی مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اسکا مال تو وہی ہے جو اسنے آگے بہیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اسکے وارث کا مال وہ ہے جسکو چہوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہے جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکہتے ہین وہ نادان ہین کہ اسکو اسکے وارث اڑاوینگے

۱۳۶۲ م

اسکے کچھ کام نہ آیا م عُقْبَةَ ابْنُ عَامِرٍ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلَى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيْ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَأَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ

مسلم مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا کہ یہہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پہر وہان سے دو اونٹنیان بڑی کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کے یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہم نے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پہر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہے کہ غیر کو سکہلاوے یا خود دو تین قرآن کی پڑھے یہہ اسکے حق مین بہتر ہے دو اونٹنیون سے اور اس طرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہے یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چہہ افضل ہین چہہ سے ف بطحان اور عقیق مدینہ سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تہے عمدہ مال عرب کی نزدیک اونٹ ہین اس واسطے اسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اس واسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے اور دنیا کا فانی م جابر

۱۳۶۳ م

اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ یَعْنِیْ جَدْیًا اَسَكَّ مَیِّتًا فَتَنَاوَلَهٗ فَاَخَذَ

بِاُذُنِهٖ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَیْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَکُمْ قَالُوْا

وَاللّٰهِ لَوْکَانَ حَیًّا کَانَ عَیْبًا فِیْهِ اَنَّهٗ اَسَكُّ فَکَیْفَ وَهُوَ مَیِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ

لَلدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَیْکُمْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہہ بھیڑ کا بچہ مُردہ چھوٹے کان والا اسکو ایکدرم کے

بدلے ملے پھر اسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہم نی کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے

اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم

اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیون کر

ناچیز نہو کہ اُس مین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے

زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنے اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر

کنارہ کرو اس واسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک

ہے م اَبُوْهُرَیْرَةَ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ حِیْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ

جَفْنَةٍ فَالَهٗ لَمَّا تَذَاکَرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہے وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے

کٹھریکا کنارا یہہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرت کے

م ز ١٣٦٤

پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی ف یعنے شب قدر آ پہنچی ہین تھی جب کہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ای کی لفظ ہے

خ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْکُمْ یعنی عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لِلْیَھُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَقَالُوْا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا قَالَ اَرَأَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰہِ قَالُوْا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْہُ فَقَالَ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ اَخَافُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری مین انس رضہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے تم مین عبد اللہ بن سلام یہہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا عبد اللہ بن سلام کے مسلمان ہونیکے بعد تو یہودنی کہا کہ وہ ہمارا افضل ہے اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبد اللہ مسلمان ہو جاوے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد اللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تو یہودنی کہا کہ یہہ شخص ہم مین

نہایت برا ہے اور بہر کا بیٹا اور اکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ بن سلام نے کہا اسی
بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ **ف** عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے
جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہودی بڑے مفتری ہین
میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اُن سے دریافت کیجئے تو سچ بتلاوینگے اور اگر
وہ جانین گے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر
مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا
اول اُنہون نے اُنکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے تو اسیوقت بدل گئے
یہی معمول ہے اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اُسنے راہ
حق اختیار کی تو فورا اُسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین **م** اِبنُ عبّاسٍ اَتیٰ وادٍ

م ١٣٦٦

هٰذا قالُوا وادِی الاَزرَقِ قالَ کاَنّی اَنظُرُ اِلیٰ مُوسیٰ هابِطًا مِنَ
الثَّنِیَّةِ ولَهُ جُؤارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلبِیَةِ ثُمَّ اَتیٰ علیٰ ثَنِیَّةِ هَرشیٰ فقالَ
اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قالُوا ثَنِیَّةُ هَرشیٰ قالَ کاَنّی اَنظُرُ اِلیٰ یُونُسَ بنِ مَتّیٰ
علیٰ ناقَةٍ حَمراءَ جَعدَةٍ عَلَیهِ جُبَّةٌ مِن صُوفٍ خِطامُ ناقَتِهٖ خُلبَةٌ
وَهُوَ یُلَبّی مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ کون
نالا ہے اصحاب نے کہا یہہ ازرق نالا ہے حضرت نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون

موسی کو کہ اُترتا ہی ٹیلے سی اور اسکے بلند اواز ہی خدا کی طرف اس طرح سی کہ اللھم لبیک یعنے اے میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہہ ہرشی ٹیلا ہی حضرت نے فرمایا کہ گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی کنجان روئین والی پر یونس پر پشمینی کا جبہ ہی اور اسکے اونٹنی کی نکیل کہجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللھم لبیک کہہ رہا ہی **ف** یہہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کے راہ مین فرمایا حضرت نی یہہ حال خواب مین دیکھا یا انکی روحون کو واقعی دیکھا ٭

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر استفہام کا ہمزہ ہی

ق ۲۶۷۳ **ق** مالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی **ف** صحیح مسلم مین عبد اللہ بن مالک سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نی ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا نچاہئے اِس حدیث کا راوی عبد اللہ بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت

اِس

۱۳۶ م تنقیص عیب

اس حدیث کی غلطی ہے **م** اَبُوهُرَیْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ
قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ
بَهَتَّهُ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے
کہ غیبت کیا چیز ہے اصحاب نے کہا خدا اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا
کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے لوگون نے
کہا بھلا فرمائیے تو اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین نے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے
بھائی مین فی الحقیقت وہی ہے جو تو نے کہا تبھی تو تو نے غیبت کی اور اگر اُس مین وہ بات نہین
جو تو نے کہی پھر تو تو نے اُسپر تو بہتان باندھا **ف** یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور
اگر جھوٹی بات ہے تو اُسکا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہے خواہ اسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اسکے قول اور فعل کا خواہ
اسکے دین کا خواہ اُسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی
غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو
جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہے **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حِيْنَ انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا فَلَمَّا سَمِعَ وَجْبَةً

مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم جانتے ہو کہ یہہ کیا تہا ہمنے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ پتہر تہا کہ دوزخ مین ستر برس سے پہینکا گیا تہا سو دوزخ مین ایک اترتا چلا جاتا تہا یہان تک کہ اسکی تہ مین پہنچ گیا یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب ایک دہماکا سنا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تہے کہ ہم نی ایک ایسی آواز سنی جیسی کوئی چیز اوپر سی نیچی کو گرتی ہے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نی کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو نہ اسباب حضرت نی فرمایا البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس

وہ ہے جو قیامت کی دن اُوسے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حالانکہ اسنے کسیکو گالی دی اور کسی کو حرام کاری کا عیب لگایا اور کسی کا مال کہا گیا اور کسی کی خونریزی کی اور کسیکو مارا سو اسکی نیکیون سی اُس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اُس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونی سے پہلے قبل اسکی نیکیان ہوچکین کی تو اُن مظلومون کے گناہ لئے جاوینگے سو اس ظالم پر ڈالے جاوینگے پہر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمانکی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوبین اور لوگون کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان چھن گیئن اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنی حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بہولے **خ** عُمَرَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کیا جانتا ہے کہ یہہ پوچھنے والا کون تہا مین نے کہا اللہ اور رسول اسکا زیادہ جاننے والا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ جبرئیل تہا تمہاری پاس آیا کہ تمکو تمہارا دین سکہاوے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے اندر حدیث جبرئیل مین مفصل ہوچکا **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي

خ ۱۴۳۰۱

ق ۲۳۰۰۴

نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اهل الجنة وذلک ان الجنة لا یدخلها الا نفس مسلمة وما انتم فی اهل الشرک الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرة السوداء فی جلد الثور الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہم نے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہو ہم نے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اسکا سبب یہ ہے کہ بہشت مین سوای مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کہال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کہال مین **ف** یعنے آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرونکی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو **ق** عمر اترون هذه المرأة طارحة ولدها فی النار قلنا لا واللہ فقال اللہ ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها

ق ۱۳۶۳ **قال** عین رای امرأة من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذته

فَالْزِقْنَهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہہ عورت پہینکنے والی ہے اپنے لڑکے کو آگ مین ہم نی کہا
کہ قسم ہے خدا کی کہ ہرگز نہ پہینکیگی تو حضرت نی فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت
زیادہ ہے اس عورت کے رحم سی اپنی بیٹے پر یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب ایک قیدی
عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہے جب اُس نے قیدیون مین اپنے بچیکو پایا پہر اسکو اپنے
پیٹ سی چمٹا لیا پہر اسکو دودہ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہے وسعت
رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہے **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اَ

١٣٧٤ **م**

تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ
مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ
عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تم سی پہلے کتاب والون نی کہا کہ ہم نی حکم خدا کا
سنا اور نمانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہم نے تیرا حکم سنا اور مان لیا ای رب ہمارے

تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقر کے اخیر مین یہہ آیت اُتری کہ خدا ہی کا ہے جو کہ اسمانون اور زمین مین ہے اور اگر ظاہر کرو جو تمہاری دلون مین ہے یا اسکو چھپاؤ اسکا حساب خدا تمسی کریگا تو اصحاب نی کہا کہ ہمکو اول اُن کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کرسکتے ہین مثل نماز اور روزی اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہم پر یہہ ایت اُتری اور یہہ ہمارے قابو مین نہین **ف** یعنے خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بہی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نی فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندی کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہہ حکم بہی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تم پر آسانی کرے پہر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے عمل کیا اور حکم مانا تو یہہ آیت اتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اُس قدر کہ جتنا اسکو اختیار ہے یعنی اب خیالات اور خطرات مین پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکہا ہے کہ سب علما کا یہی مذہب ہے کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہے عزم اُس ارادی کو کہتی ہین جو دل مین جم گیا ہوا ور ٹہن چکا ہو **خ** اُمّ سلمتا ترید ین ان تدخلی الشیطان بیتا اخرجه الله منه قالہ لامرأة جاءت تسعدہا ام سلمتہ علی البکاء علی ابی سلمتہ بکار ہیہن حضرت ام سلمہ سے

ع ۱۳۷۵ ح
تعزیت ولیلۃ القدر عزیٰ

رو رکسی

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اسکو نکالا ہے یہہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا کہ ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رُلانے آئی **ف** حضرت ام سلمہ کی اول خاوند کا نام ابی سلمہ تہا جب وہ مرگئے تب کوئی عورت انکو رُلانے آئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی بہا کی برکت سے شیطان اُس گھر سے دور ہوا ہے اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پہر اس گھر مین نہ داخل کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونی پیٹنے کی واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ کہنے ہائی ہائی مچائے **ق** عَائِشَةُ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهُ لِامْرَأَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح مین پہر پلٹ جاوی یہہ نہین درست ہے جبتک کہ تو اُس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکہے اور وہ تیرا شہد نہ چکہے یعنی بدون صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہے یہہ حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اُسکو تین بار طلاق دی تہی **ف** رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجہکو تین طلاق دے دی ہین سو مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مین نے اسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کہونٹ

حدیث ۳۷۶ ق
وقت ماتم پیٹنا ...

یعنی نامرد ہے تو حضرت مسکرائے اور یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اول خاوندسی نکاح درست نہین جبتک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے صحبت نہ کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

ق

ق ٱلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَأَلْيَنُ

بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذ کی رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی پادشاہ نی حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بہیجی اصحاب نی اسکی عمدہ گی اور نرمی دیکہہ کر تعجب کیا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اسکی خواہش کیجئے آخرت کی عمدہ گی طلب کرنا چاہئے واسطے اسکے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سی عمدہ ٹہرا تو وہاں کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی

جب

ق

ق أَبُوْبَكْرَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَ لَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت

کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا انکو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ وہ قوم یعنی اسلم وغیرہ بہتر ہیں ان قوموں سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اُسنے حضرت سے یوں کہا تہا کہ تجھسے تو حاجیوں کے چوروں نے بیعت کی ہے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم کمی کی راہ میں بستے تہے عرب میں کم ذات تہے اور کوئی حاجیوں کو لوٹ لیتے تہے اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تہے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تہا مسلمان ہونے کا احسان جتلانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھہ حقیقت نہیں **شعر**

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی ۔ کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست

ق **اَنَسٌ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْهِ**

بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر

ف ۱۷۰۰

خدا روک لے پہل کو تو کسطرح تو اپنے بہائی مسلمان کی مال کو حلال کر لیگا **ف** اس حدیث کا قصہ چہٹی باب مین ہو چکا کہ حضرت نی کچی پہل کے بیچنی سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر جہڑ جاوی تو مشتری سی قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا **ح** اَبُو اُمَامَۃَ اَرَأَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِکَ اَلَیْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ شَہِدْتَ الصَّلٰوۃَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ حَدَّکَ اَوْ ذَنْبَکَ بخاری مین ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بہلا تبلا تو جب کہ تو اپنی کہر سے نکلا تہا کیا تو نے اچہی طرح وضو نہین تہا اس نی کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پہر تو ہماری ساتہہ نماز مین حاضر ہوا اسنی کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نی تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نی کہا کہ یا رسول اللہ مین نی گناہ حد مارنیکے لایق کیا مجہپر حد مارئے حضرت نی نہ پوچہا کہ کون گناہ ہے پہر حضرت نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بہی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کی پہر اُس شخص نی کہا کہ مجہپہ حد مارئے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی شاید کہ اسکا گناہ صغیرہ تہا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہے اسواسطے حضرت نے اسکی مغفرت جماعت پڑہنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرت نے اس وا

ف ۱۳۸۱

اس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص ہنر نہین اور اگر وہ لینے گناہ کو کہیں کر نبلانا اور وہ لایق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اسپر حد مارتے **ق** ابن عمر **اَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ** بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو لپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہے کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہو گی مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بے فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہہ کہ حضرت نے جانا تھا کہ میری بعد بعضی جھوٹی لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن نے حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعوی غلط ہو گیا اس واسطے کہ حضرت کے زمانے کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے **ق** ابن عباس **اَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهٖ اَكَانَ يُؤَدّٰى عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ** بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اسکو ادا کرتی بھلا اسکی اوپر ادا ہوتا اس عورت نے کہا کہ ہان

ف ۱۳۸۲

ادا ہوتا حضرت نے فرمایا کہ روزہ بہی رکہہ اپنی ماں کی طرف سے **ف** ایک عورت نے حضرت سے
کہا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اسپر فرض روزے تہے اگر مین روزے رکہون تو اسکی
طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور سمجہا دیا کہ جس طرح بندی کا
قرض ادا ہو جاتا ہے وارث کے ادا کرنے سے ویسی ہی خدا کا بہی فرض ادا ہوتا ہے اور یہی
مذہب ہے اسحاق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکہنے سے مراد یہہ ہے کہ ہر روز کے
بدلے ایک مسکین کو کہانا کہلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہے کہ جو مر
جاوے اور اسپر روزے ہون تو اسکا وارث اسکی طرف سے مسکین کو کہلا دے اور دوسری
وجہ یہہ ہے کہ زندگی مین کسی کے بدلے روزہ رکہنا تو درست نہین تو اسی طرح بعد موت کے بہی

ف اَبُوْهُرَيْرَةَ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے
کسی کے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اسمین ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اسکا کچہ میل
باقی رہے گا اصحاب نے کہا کہ کچہہ اسکے میل سے نہ باقی رہے گا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال
پانچ نمازون کا کہ انکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہے **ف** جیسے ہر روز

ف ۱۳۸۶
مکفرات سیئات از صلوات خمسہ

پانچ وقت

پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اسیطرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدنکا ملنا اور مانجنا بھی شرط ہے اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے ربکے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے

ف ۱۳۸۴

ق جَابِرٌ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا قَالَهُ لِسُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ حِيْنَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اُٹھ اور اُنکو پڑھ لے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ اُٹھ اور دو رکعتین پڑھ اور اُنمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب وہ جمعہ کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیے

ف ۱۳۸۵

ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت

عصر کی نماز پڑہائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پہیر کے اُٹھہ کہڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروق
بہی ہے مگر رعب سے کلام نکر سکے جماعت مین ایک شخص تہا خرباق نام اسکا لقب ذوالیدین
تہا اسواسطے کہ ہاتہہ لنبے تہی اسنی کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بہول گئے
حضرت نے فرمایا کچہہ بہی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بہولا ہون اُس نی کہا کچہہ تو ضرور ہوا ہے
یا نماز کم ہوئی یا آپ بہولے ہین تب حضرت نی اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر یہہ حدیث فرمائی
یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہے اصحاب نے کہا کہ ہان پہر حضرت نے آگے بڑہ کے اور دو رکعت
نماز پڑہی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہول چوک پیغمبرون کو بہی ہوتی
ہے اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیون کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو باطل
نہین کرتا لیکن امام اعظم کی نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاوی نے
کہا ہے کہ اُسوقت تک نماز مین کلام کرنا حرام نہین تہا پہر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہوگیا
عینی نے شرح ہدایہ مین لکہا ہے کہ اول اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تہا چنانچہ
زید بن ارقم کی حدیث سی ثابت ہے پہر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام
چہوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہہ حدیث نسخ کلام کی بعد ہوتی
تو ذوالیدین تسبیح سی حضرت کو آگاہ کرتے نہ کلام کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف
معلوم ہوا کہ یہہ قصہ اسوقت کا ہے جبکہ کلام کرنا درست تہا تو ثابت ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ ہے

واللہ

ق ۱۳۸۶

واللہ اعلم ق كَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ اَفَالَهُ مِنَ الحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ کیا تجھکو تکلیف دیتی ہین جو ئی سر کے کیڑے مین نی کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو بالون کو منڈا ڈال اور تین روزی رکہہ یا چھہ محتاجون کو کہانا کہلایا ایک قربانی ذبح کرا دی کہتا ہے کہ مین نہین جانتا کہ ان تین چیزون سی کون چیز اول حضرت نی فرمائی.. یہہ حضرت نے کعب بن عجرہ سی فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئین تکلیف دیوین تو بالون کو منڈا دی اور یہہ کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے

م ۱۳۸۷

م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سی کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گہر پلٹ جاوے تو پاوے تین گابہن اونٹنیان بڑے قد والین موٹین گہر مین پاوے ہم نی کہا ہان حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑہے اسکے حق مین بہتر ہے تین گابہن اونٹنیون بڑے قد والی موٹیون سے

ح ۱۳۸۸

ح اَبُوْسَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا عاجز ہے ایک

تم سی عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے **ف** اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ تہائی قرآن کی ہے یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے **م** سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ وَیُرْوٰی وَیُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سی عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھیں جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے **ف** سو بار سبحان اللہ پڑھنے سی ہزار نیکیاں اسواسطے ہوتی ہیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

۱۳۱۹ **م**

بیان ثواب سبحان اللہ صد بار گفتن

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر الا کی لفظ آئی ہے

ق ۱۳۲۰

ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ

قَوْمَهُ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْئُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھہ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ۱۳۹۱ م اَبُوْذَرٍّ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهٗ مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجھکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یہہ حضرت نے ابو ذر سے فرمایا ۱۳۹۲ ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجھکو بتلادون جو تیرے لئے خدمتگار سے بہتر ہے سبحان اللہ پڑہ تینتیس بارا اور الحمد للہ پڑہ تینتیس بارا اور اللہ اکبر پڑہ چونتیس بار یہہ حضرت نے حضرت فاطمہ سے فرمایا جب کہ اُنہون نے لونڈی خدمتگار مانگی تہی ف

پوری روایت یون ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت پاس گئین چکی پیسنی کی تکلیف بیان
کرنے کو اور لونڈی مانگنی کو انکو خبر معلوم ہوئی تہی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین
اُسوقت حضرت سی ملاقات نہوئی حضرت عائشہ سے یہہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف
لائے حضرت عائشہ نے یہہ پیغام پہنچایا اُسیوقت حضرت انکے گہر تشریف لے گئے تو علی
مرتضی اور حضرت فاطمہ بستر پر لیٹے تہے حضرت کو دیکہہ کر اُٹہنے کا ارادہ کیا حضرت نے
فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پہر حضرت سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے
تو یہہ حدیث فرمائی کہ سونے وقت پڑہا کرین باوجودیکہ مقصود حضرت بی فاطمہ کو لونڈی
نہ دی اور یہہ ذکر الہی سکہلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تہی اس ذکر کی
یہہ تاثیر ہے کہ جو شخص کسی کام مین تہک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑہے تو اسکی
ماندگی نرہے

۱۳۹ حم

حم سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْہُ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ ہٰذَیْنِکَ الرَّجُلَیْنِ الرَّاکِبَیْنِ الْمُقَفِّیَیْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن قیامت کے دن اس تپ والے سے
زیادہ ترگرمی اور سوزش ہو یہہ دونو سوار مرد ہین جو پیٹھ پہیر کے چلے یہہ حضرت نے اُن
دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتہ
ایک بیمار کو پوچہنے گئے اسکو تپ تہی مین نے اسکے بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا کہ واللہ

ہین نی آج تک ایسی تب غلطی کبہی نہین دیکہی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی
سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچہہ حقیقت نہین **ق** حَارِثَۃُ بْنُ وَهْبِ الْخُزَاعِیُّ اَلَا اُخْبِرُ
کُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ یُقْسِمُ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا
اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاون جو بیچارہ غریب ہے لوگون کی
نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہے تو خدا اسکی قسم کو سچا کردیوے
ہان مین تمکو بتلاون دوزخی لوگ جو اُجد موٹا حرام خور گہمنڈ والا ہے **ف** یعنی بہشت
غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرور والمہ نکلا ہے مکان
جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا رہے وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور
جو بہشت کی پرواہ نہ رکہے اور دوزخ سے نڈرے وہ جو چاہے سو کرے **ھ** زَیْدُ
بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِیُّ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَهَادَتِہٖ
قَبْلَ اَنْ یُّسْئَلَهَا مسلم مین زید بن خالد سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ہان مین
تبلادون بہتر گواہ کو بہتر وہ ہے جو گواہی پوچہی سے پہلے گواہی دیوے **ف** بے گواہی مانگے
گواہی دینا اُس صورت مین افضل ہے جب اُسکے سوای اور کوئی گواہ نہو اور بدون اسکی
گواہی کے کسی کا حق تلف ہوتا ہو اس واسطے کہ بی ضرورت معاملات مین قبل طلب کے

ق ۱۳۹۶

گواہی دینا دیندار کی بات نہین چنانچہ انکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ میرے
بعد وہ لوگ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینی کو طیار ہونگے ق اَبُو وَاقِدٍ
اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ
اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو واقد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخصونکی سو اُنمین ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے
اسکو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اُس سے شرمایا یعنے اسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے
منہہ موڑا تو خدا نے بھی اُس سے اعراض کیا ق بخاری مین ابو واقد سے پوری روایت یون
ہے کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے
آئے سو اُن مین سے ایک تو پلٹ گیا اور لگے آئے سو اُن دو مین ایک نے حلقے مین
خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت
پائی تب یہہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے
اسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اسکو عذاب سے بچایا
اس واسطے کہ وہ ہرچند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب
اپنے لایق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اس واسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم

ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہرچند جائز ہے
لیکن ثواب مین کمتر ہے اور وہان سی جاکر چلے آنا گناہ ہے ھ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا
اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا
بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى
الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ م
مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے
سبب سے خدا گناہون کو مٹاوی اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ یہہ تو
ضرور بتلاے حضرت نی فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت
مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کے نماز کے بعد سو حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اسکو کہتی ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو
اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرونکا لشکر نہ آنے پاوی سو فرمایا یہہ تین عمل باطن کی
چھاونی ہین کہ شیطانکے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت
سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر
وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی بیچگانہ نماز کے واسطے آنا اور جانا اور نماز کا
انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا ف عَائِشَةُ اَلَا اُسْتَحِيْ

اعمال سیئات مٹنے والے اور درجات بلند کرنیوالے

۱۳۹۸ ق

مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَۃُ یعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ کہان مین نہ شرماتا جس سے فرشتے شرمانے ہین یعنے
عثمان بن عفان سے **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ ہوچکا کہ حضرت پنڈلی کہولے صدیق
اور فاروق رضہ کے روبرو بیٹھے تہے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا
ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچہا حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی
بڑی فضیلت ثابت ہوئی اس واسطے کہ جتنی شرم زیادہ اتنا ایمان زیادہ **خ**

۹۹ خ ۱۳ الا

اَبُوبَکْرَۃَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا
وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ
الزُّوْرِ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُہَا حَتّٰی قُلْتُ لَا یَسْکُتُ،
بخساری مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون
مین جو بہت بڑے ہین ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک
مقرر کرنا اور ماباپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ دئے بیٹھے تہے سو اُٹھہ بیٹھے
پہر فرمایا خبردار ہو اور جہوٹہی بات اور جہوٹہی گواہی خبردار ہو اور جہوٹہی بات اور جہوٹہی
گواہی خبردار ہو اور جہوٹہی بات اور جہوٹہی گواہی پہر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہان تک

م ۱۴۰۰

بین ہی کہا کہ حضرت چپ نہین ہوسنگے م ابن مسعودٍ الا انبئکم ما العضہ
ھی النمیمۃ القالۃ بین الناس مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین تبلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگون مین
فساد ڈالے

ق ۱۴۰۱

ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلانٍ لیسوا بی باولیاء
انما ولیی اللہ و صالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لھم رحم ابلھا
ببلالھا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو
کہ اسپنے فلانکی اولاد میرے دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہے اور مسلمانون
مین جو نیک ہے اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہے مگر انکو میری ساتھ قرابت ہے
مین اسکو زیادہ تر وتازہ کرنا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے
کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہمارے دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تہا
اسکو معین کرنا کہ اسکا فلانا نام ہے ہمپر کچہہ ضرور نہین ہرچند بعضی کہتی ہین کہ حکم
بن العاص مراد ہے اسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہے اور صالح المومنین سی بعضی کہتی ہین
کہ صدیق اور فاروق یا علی مرتضی مراد ہین واللہ اعلم

ق ۱۴۰۲

ق ابو مسعودٍ عقبۃ
بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ھھنا وان القسوۃ وغلظ
القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث یطلع

قَرنَا الشَّیطَانِ فِی رَبِیعَۃَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود سے جنکا عقبہ بن عمر نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو البتہ ایمان تو ادہر اور سفر کرا ہن اور دلونکی سختی اُن لوگون مین ہے جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی دمون کی جڑ پاس جدہر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین **ف** اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کیا کہ اُنکی تعریف کی اس واسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اُنکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت ہے اس واسطے کہ وہ اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہے اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونون سینگ اُسمین لگا دیتا ہے کہ کافرونکا سجدہ اُسی کی طرف واقع ہو **م** عُقبَۃُ بنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ القُوَّۃَ الرَّمیُ اَلَا اِنَّ القُوَّۃَ الرَّمیُ اَلَا اِنَّ القُوَّۃَ الرَّمیُ قَالَہٗ عَلَی المِنبَرِ لَمَّا قَرَأَ وَاَعِدُّوا لَهُم مَا استَطَعتُم مِن قُوَّۃٍ مسلم مین عقبہ بن عامر روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ البتہ قوت سے مراد تیراندازی ہے یہہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لئے قوت طیار کرو جتنا تم سے ہو سکے **ف** قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تہی حضرت نے اسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مُراد جسکا خدا تمکو حکم کرتا ہے تیراندازی ہے تیراندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتہیار ہے بان اور بندوق اور توپ بہی تیراندازی مین داخل ہے اسواسطے کہ تیر کی طرح انکی بہی مار دور سے ہے **ق**

م ۱۴۰۳

ق ۱۴۰۴

المسود

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِلَّا اِنَّ بَنِی هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاذَنُوْنِیْ اَنْ يُّنْكِحُوْا بِنْتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُّحِبَّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَيَنْكِحَ بِنْتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ يُرِيْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِیْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی ابن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہہ کہ ابی طالب کا بیٹا یہہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے مجھکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہے جو اسکو رنج دیتی ہے اور مجکو تکلیف دیتی ہے جو اسکو تکلیف دیتی ہے **ف** علی مرتضی رضی ابو جہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا رضی حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہہ گمان ہے کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اسکا نکاح موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اسکا جواب

یہہ ہے کہ حضرت صاحب شریعت تہے حضرت کو اختیار تہا کہ اسکو منع کرین اس واسطے
کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ جیسے
بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی
بیٹی سے نکاح جائز نہ تہا ق فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ
الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو راضی نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردارنی
یا یون فرمایا کہ اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا

ف ۱۴۸۵

ف مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بی بیان حضرت کے پاس
بیٹھی تہین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پہر حضرت نی انکو بٹہلایا
اور ان سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے
انکو غمگین دیکہا تو دوسرے بار سرگوشی کی پہر تو وہ ہنسنے لگین مین نی پوچہا کہ حضرت نے
تم سے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بہید تو مین نہین ظاہر کر سکتی
پہر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تم پر ہے اسکی
تجہکو قسم دیتی ہون کہ اس سرگوشی کا حال مجہسے بتلادو فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچہ
مضائقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجہسے سرگوشی کی تہی تو یہہ فرمایا تہا کہ ہر سال

مجھسے ایک بار جبریل قرآن کا دور کرتے تہے اور اسکے سال دو بار دور کیا سو مجھکو معلوم ہوتاہے کہ میری موت قریب ہے اسواسطے مین رونے لگی تہی پہر دوسرے بار حضرتؐ نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہلبیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اسسے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یایون فرمایا کہ مسلمانونکی عورتون کی سردار ہووے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی **ق** ابن عمر الا تسمعون ان الله لا یعذب ببکاء العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بهذا او یرحم بخاری اور مسلم مین عبدالله بن عمر رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ البتہ خدا انکہہ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتاہے یا رحم کرتاہے **ف** مصابیح مین عبدالله بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عباده بیمار تہے حضرت انکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتہ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالله بن مسعود تہے حضرت جب وہان پہنچے تو دیکہا کہ سعد بن عباده غش مین بیہوش پڑے ہین پوچہا کہ کیا یہہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہے تو حضرت روئے اور لوگ بہی حضرت کا رونا دیکہہ کر روئے پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے دل مین غم کرنا اور صرف آنکہ سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا

ف ۴۰۶

کہنا غضب الٰہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا

سبب ہے خ ابوھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد

بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی

میری طرف سی قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور

لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنے سراہا نہایت تعریف

والا اور مذمم کے معنے اتارا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد

نہ کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے تو حضرت نے اصحاب کو یہہ احسان

الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سی خدا نے مجکو انکی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو بد کہتے

ہین تو مجھکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہے م حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم القیامۃ قالہا ثلثا

لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ایسا

کوئی مرد نہین کہ ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے

یہہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف جنگ احزاب یعنی جنگ

خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ کھیرا تھا سو ایک رات نہایت

سرد ہوا

خ ۱۴۰۷

م ۱۴۰۸

سرد ہوا چلی شدت سردی سی کسی کو ہلنی کی طاقت نہ تہی اسوقت حضرتؐ نے یہہ حدیث
فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوی تو یہہ عالی درجہ پاوی حذیفہ سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے
تین بار یہہ فرمایا لیکن کسیکو یہہ جرأت نہوئی پہر حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اُٹہہ اور اُنکی خبر لا
تو اب مجھکو کچھہ عذر نرہا اس واسطی کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجھکو جانا پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ چپکے
خبر لاو ان کسی کو نہ چہیڑیو جب مین حضرتؐ کے پاس سی چلا تو مجھکو ایسا معلوم ہوتا تہا جیسے
کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پہنچا تو مین نے ابو سفیان کو دیکہا کہ اگ سی اپنی پیٹہہ سینکہتا ہے
مین نے چاہا کہ ایک تیر اُسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رُک رہا پہر مین پلٹ
آیا اور حضرت کو انکی خبر پہنچائی تو حضرت نی اپنا کمل جسپر نماز پڑہتے تہی مجھکو اُڑہا دیا مین
گرمی پاکر صبح تک سو گیا جب صبح ہوئی تو حضرت نی فرمایا کہ اُٹہہ لے بڑے سونے والے اِس
حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **م** جابرؓ الا لا یبیتن رجل عند

م ١٤٩

امرأة ثيب الا ان يكون ناكحا او ذا محرم **م** مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اُس عورت پاس نرہے جو کواری نہین مگر یہہ کہ اسکا
خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو **ف** بیگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے
خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی ہو یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری
عورت پاس رہنے سی صاف منع نہین فرمایا اس واسطی کہ اکثر عادت یون ہے کہ کواری

پاس اجنبی مرد ہنین رہتا **خ** ابن عمر الا من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کہایا چاہے تو سوای خدا کے کسی کی قسم نہ کہاوی **ف** حالت کفر مین عادت تہی کہ بتون کی اور اپنی باپ دادو نکی قسم کہاتے تہے سو اسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اسکے نام کی چاہئے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی قسم کہانا درست نہین **م** جندب بن عبد اللہ الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذلک مسلم مین جندب بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تہے تو وہ اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تہے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین نہ بنائیو مین تمکو اس سے منع کرتا ہون **ف** قبرستان مین نماز پڑہنا اسواسطے منع ہے کہ اسمین شبہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوئی ہے بلکہ اول شرک عالم مین اسی طرح سی رایج ہوا اسواسطے حضرت نی بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہے تو صاف کفر ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سمجہنے پر الہام ہے

وعبد اللہ

حاشیہ: خ ١٤١٠ — م ١٤١١ — بیان حکم مسجد بر قبور

ق ۱۴۱۲

ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّى اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَيُرْوٰى فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا مجھکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہے اور افطار نہین کرتا اور تمام رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے سو ایسا نکیا کر اس واسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ یعنے حق ہے اور تیری جان کا حصہ ہے اور تیری جورو کا حصہ ہے سو روزہ رکھہ اور کبھی نہ رکھہ اور رات کو نماز پڑھہ اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجھکو اس دن کے سوای نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یون ہے کہ البتہ جو تو یون ہی کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اُنھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہ تھی ایک روز عمرو بن عاص عبد اللہ کے باپ گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہے اسکا سبب پوچھا اُس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھسے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہے تو اُنکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہہ حدیث

فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہے کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضایع کرتا ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی
افراط بہتر کہ اور حقوق ضایع ہوں نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب
وخور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

۱۴۱۳ ھ

ھ عُقبةُ بن عامرٍ الم تر آیاتٍ اُنزلت هذه اللیلة لم یُرَ مثلهنّ قطّ قل اعوذ بربّ الفلق وقل اعوذ بربّ الناس مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تو نے نہیں دیکھا اُن آیتوں کو جو اس رات کو اتریں انکے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھیں
یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن اعصم یہودی نے
حضرت پر جادو کیا تہا بال میں گیارہ گرہیں دی تہیں جب قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اتریں تو گیارہ گرہیں کھل گئیں حضرت کو صحت
حاصل ہوئی یہہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہیں یعنے دفع سحر اور حفظ بلیات کے
واسطے یہہ دونو سورتیں بے نظیر ہیں

۱۴۱۴ ھ

ھ ابو هریرةَ الم تروا الانسانَ اذا مات شخص بصرُه قالوا بلى قال فذلك حین یتبع بصرُه نفسَه مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہیں دیکھتے ہو آدمی کو
جب مرجاتا ہے تو اسکی آنکھہ اوپر کی طرف کھلی رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں

ق ۱۴۱۵

حضرت نے فرمایا سو دا اس وقت ہوتا ہے جب کہ اسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہے **ف** یعنی جاتی سا تہہ بینائی نکل جاتی ہے بہہ سبب آنکھہ کے کھلی رہنے کا **ف** عَائِشَةَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تونے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کعبہ بنایا تو اُنہون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کردیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اُسکو پہیر بنائے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا **ف** کفر کے زمانے مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تہا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدہر حطیم ہے تہوڑا ہٹا کر دیا حضرت نے اسکو دوبارہ اس واسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تہے انکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پہر جاتے

ق ۱۴۱۶

ق اَبُوْبَكْرٍ اَمَا آنَ لِلرَّحِيْلِ قَالَ لَهُ بَعْدَ خُرُوْجِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابہی کوچ کا وقت نہین آیا یہہ حضرت نے صدیق اکبر سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار ثور مین پوشیدہ رہے چوتہے شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑہا اور گرمی ہوئی تو حضرت کے صدیق نے ایک پتھر کے

سنائے بتلایا جب حضرت کے جاتب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے مشورہ صلاح ضرور ہے چاہئے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اَفَلَا کی لفظ آئی ہے

ق ۱۴۱۷ — ق اَبُوهُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا نہ تم کو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنے اگلے امتون کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پیچھلے لوگون سے بڑہ جاؤ اور نہو کوئی تم سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا اصحابنے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور اللہ اکبر کہو اور الحمد للہ کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحابنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بہی وہی کرتے ہین لیکن وہ ہم سے بڑہ کے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہہ ہم سے نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

ق ۱۴۱۸ — ق عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا قَالَهٗ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے

متعدد شب زندہ داری حضرت بیان شب پیشت قیام

روایت ہے کہ کہا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں یہہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگوں نے
کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں اور حال تو یہہ ہے کہ البتہ آپکے تو اگلے پچھلے بھول
چوک سب معاف ہوگئی ف حضرت شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے
کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف
اٹھاتے ہیں آپکے بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن میں وعدہ کیا ہے تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنے یہہ میری عبادت گناہ ہی بخشانیکے واسطے نہیں ہے اپنے
رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی
مجھکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہیں ہو سکتا اگر مغفرت
ہوئی تو اسکی شکر گذاری واجب ہے اور یہہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہیں کہ جب آدمی کامل
ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اسکو عبادت کی کچھ حاجت نہیں اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ یہہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون
ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو ۵ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ
اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِی ھٰذِہِ الْبَھِیْمَۃِ الَّتِی مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکٰی
اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَتُدْئِبُہٗ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حِیْنَ دَخَلَ حَائِطًا
فَاِذَا فِیْہِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰہُ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ مسلم بن عبد اللہ

جب بندہ رسول اللہ پچھے ہیں ان کو شفقت
واپکار جعفر بن ابی طالب

بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے
مقدمے میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تو مجھسے گلہ کرتا ہے
کہ تو اسکو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ اُسسے محنت لیتا یہہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے
کہا جب حضرت اسکے احاطہ والے باغ میں گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے
حضرت کو دیکھا تو اُسنے آواز کی اور اسکے دونوں آنکھوں سے آنسو بہے **ف** جب
اونٹ رویا تو حضرت نے مہرسی اُسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہہ کسکا اونٹ ہے تب
انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ حدیث معجزہ ہے کہ جانور بھی
حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بی زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے
جو رحم نکرے وہ گنہگار رہے عذاب کے لائق **ف** انس **اَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا**

ق ۴۳

فِىْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَهٗ لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ
بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم باہر نہیں نکلتے ہمارے
چرانے والیکے ساتھ اسکے اونٹوں میں تو پاؤ انکے پیشاب اور دودہ کو یہہ حضرت نے
قوم عکل یا قوم عرینہ کی چند لوگوں سے فرمایا **ف** آٹھہ آدمی اُس قوم کے مدینے میں
بیمار ہوئے انکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چراگاہ پر مدینے سی باہر تھے انکو وہان چرانیوالیکے
ساتھہ بھیجا جب وہ اونٹوں کا پیشاب اور دودہ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو

مار کے اونٹوں کو لے چلے پہر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے انکے ہاتھ پاؤں کٹوا ئے اور
انکھوں میں سلائیاں پہیروائیں اور انکو میدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے گئے

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر ہمزہ اور واو ہے

ق ۱۴۲۱

ق اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اسکو دنیا میں اسکے دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اسپر کہ قیامت کے دن اسکو اسکے منہہ کے بہل چلاوے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ قیامت میں کافر منہہ کے بہل چلینگے یہہ کسطرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جسنے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہہ میں بہی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں

ق ۱۴۲۲ ب

ق اَنَسٌ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهٗ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سوای خدا کے

کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مراد لسّے مالک بن دخشم ہے
اصحاب نی کہا وہ تو یہہ کہتا ہے لیکن اسکے دلمین اسکا اعتقاد نہین یعنے وہ منافق
ہے حضرتنے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پہر
دوزخ مین پیٹھے یا یون فرمایا کہ اسکو دوزخ کہاوی **ف** حضرتکے اصحاب منافقون کا
ذکر کرتے تہے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور
اگر اسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اسکو سمجہہ لے گا ہمکو اسکی تفتیش کچہہ ضرور
نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہے **ھ** ابوذرؓ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ
اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ
صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٍ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةً وَنَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ
صَدَقَةً وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَأْتِيْ اَحَدُنَا
شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ
عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ مسلم لِنَاسٍ
مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ
كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم بن

۱۴۲۳ ھ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نی تمہین نہین دیا جسکا نام صدقہ دو البتہ
ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار
الحمدللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے
اور بری کام سے روکنا صدقہ ہے اور تمہاری جماع کرنے مین صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول
اللہ کیا ہم سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اسمین بھی اسکو ثواب ہو گا یعنی اپنی
لذت مین ثواب ہونیکی کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو
کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنے زنا کرے تو البتہ اسپر عذاب ہو گا تو اسیطرح
جب اس شہوت کو حلال مین رکھا تو اسکو ثواب ہو گا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ
خدا کی طاعت پر کہ اسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہہ حضرت نے
اپنے چند اصحاب سے کہا جنہون نی کہا تہا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لے گئے وہ نماز
پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتی ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے
زیادہ مالون کو صدقہ دیتے ہین خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین **ف** یعنے صدقہ اور خیرات کا
ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ انکو افسوس آوی بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہے یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہے جماع مین ثواب اسیوقت ہے جب نیت
بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکے کرے نیک اولاد کی اس سے امید رکھے **م** ابو سعید

أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین اسکی آواز ہے جیسے بکری کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاوے کہ جسنے یہہ کیا تو مین اسکے سبب سے ضرور اسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہو جاوے **ف** بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے حضرتؐ کے ساتھہ جہاد مین نہ شریک ہوئے تھے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرتؐ نے اسکی سنگسار کا حکم کیا پھر خطبے مین یہہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہے کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہہ جو فرمایا کہ اسکی آواز جیسے بکری کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع مین مشغول رہتا ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ قَالَهُ لِسَائِلٍ سَأَلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین یہہ حضرتؐ نے اس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین اکثر لوگون کی نماز نہو کے واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین

ف ۱۴۲۵

۱۴۲۲ م

ق ہوئے م عائشۃ او ما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ھم یترددون ولو انی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی معی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ کیا تونے جانا کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وہ تو تردد کرتے ہیں یعنے اسپر

عمل نہیں کرتے یہاں تک تو صرف مسلم کی روایت ہے آگے روایت مسلم اور بخاری دونوں کی

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ

نہ ہانک لاتا یہانتک کہ مکے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اُتارتا جیسا لوگوں نے اُتارا

حضرت نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہنچے تو

حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اُتارے حج کے موسم میں پھر احرام باندھے

تو اصحاب کو احرام اُتارنے میں تردد تھا اس واسطے کہ حضرت نے احرام نہ اُتارا تھا سو فرمایا کہ میں قربانی

ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر میں یہہ حال جانتا تو مکے میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے احرام اُتارا میں بھی اُتارتا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر اما کی لفظ آئے ہے

متفق ۱۴۲۳

ق جابر اما انک قادم فاذا قدمت فالکیس الکیس لہ بخاری اور

مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ البتہ تو اپنے

کہر مین آنے والا ہے تو جب تو اپنی کہر مین آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہہ
حضرت نے جابر سے فرمایا **ف** جابر سے روایت ہے کہ مین تازہ نکاح کر کے جہاد مین حضرت کے ساتھ
گیا تہا جب ہم وہان سے پہری اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچہا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے
مین نے کہا ہان تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل
کرنیکے واسطے فقط آب ریزی منظور نرکہنا اور تو سفر سے آتا ہے کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی
ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو

ق ١٤٢٨

مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ قَالَهُ لَمَّا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً

بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو تو اگر اُس لونڈی کو اپنے
ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہہ حضرت نے حضرت میمونہ سے فرمایا جبکہ انہون نے ایک لونڈی
آزاد کی **ف** حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تہین انہون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچہے آزاد کی تو یہہ حال
حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے
زیادہ تر ہے

م ١٤٢٩

ابو قتادۃ اَمَا اِنَّہٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِہُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا قَالَهٗ غَدَاۃَ لَيْلَۃِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم مین ابو قتادہ رض سے

روایت ہے

روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہے کہ نیند مین کچھہ تقصیر نہین تقصیر تو اُس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑہے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوی سو جو شخص کہ ایسا کری یعنی سونے سے اُسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑہے جسوقت کہ اُس سے آگاہ ہو پہر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑہے یعنی یون نکری کہ جسوقت آج کی قضا پڑہے کل کی ادا نماز بہی اُسیوقت پڑہے اس خیال سی کہ آج سے شاید وقت بدل گیا یہہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو فرمایا نماز فجر کی قضا کرنیکے بعد **ف** حضرت جہاد سی پہرے اور رات بہر چلے تہوڑی رات رہے سوئے اور چند اصحاب کو چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑہے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑہ کے قضا کی نماز پڑھی اصحاب نے کہا کہ اِس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی

ق ابن عباسٍ اماانہما یعذبان وما یعذبان فی کبیرٍ اما احدہما فکان یمشی بالنمیمۃ واما الاٰخر فکان لا یستتر من بولہٖ ویروی لا یستنزہ

بخاری اور مسلم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار مقرر ان دونون پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا ان دو مین ایک تو چغلی کے واسطے آمد و رفت کیا کرتا تہا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تہا اور دوسری روایت یون ہے کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تہا **ف** حضرت دو قبرون پر گذر

ق ۱۴۳

اور ایک ٹہنی کہجور کی چیرکے دونون قبرون پر گاڑدی اور فرمایا کہ جب تک یہہ تر رہینگے
تو خدا کی تسبیح کرینگی اسکی برکت سی انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پہر یہہ حدیث فرمائی
یعنی چغل خوری سی بچنا اور پیشاب آڑمین کرنا یا طہارت کرنا ایسی کام نہین جو آدمی پر مشکل
ہون دوسری حدیث مین آیاہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتاہے

م ابو سعید اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم ولکنہ اتانی جبرائیل فاخبرنی ان اللہ یباھی بکم الملائکۃ قالہ حین خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا اجلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا اللہ ما اجلسنا الا ذاک

مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا خبردار ہو کہ
مین نے تم سے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی ولیکن میری پاس جبرئیل ایا اوسنے
مجھکو خبر دی کہ البتہ خدا تمہاری سبب سے فرشتون سے فخر کرتاہے یہہ حضرت نی اسوقت
فرمایا جب کہ حضرت اپنی اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیزنے تم کو بٹھلایا اصحاب نے
کہا ہم بیٹھے خدا کے یاد کرتے ہین اور اسکی تعریف کرتے ہین کہ اسنے ہمکو اسلام کی راہ
بتلائی اور اسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نی فرمایا تمکو خدا کی قسم ہے کہ تمکو اسکے
سوای اور کسی کام نے نہین بٹھلایا اصحاب نی کہا خدا کی قسم ہمکو سوای یاد الہی کے

اور کسی

۱۴۱۳ م
بر کرنت تسبیت

اور کسی کام نے نہین بھلایا ف معمول ہے کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلاکر پوچھتے ہین تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی قسم اصحاب کو حضرت نے قسم دلائی پہر بکمال شفقت سے فرماہی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج نہو اور یہہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہے یعنی انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کی حالت مین گرفتار ہین پہر بہی میری یاد سی غافل نہین ہوتے اس حدیث سی ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ف

سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰی غَزْوَةِ تَبُوْكَ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اسی راضی نہین کہ تو ہووے میری نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسی کے نزدیک کے مگر فرق اتنا ہے کہ میری بعد کوئی پیغمبر نہین یہہ حضرت نے علی مرتضی سی فرمایا جنگ تبوک کے چلنے وقت ف منافقون نے طعنہ دیا تہا کہ علی مرتضی کو حضرت اپنے ساتھ لئے جاتے ذلیل جانکے انکو گہر مین چہوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضی کے دلاسے کے واسطے یہہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہوچکا ھ

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ

ف ۱۴۲۳

ھ ۱۴۲۴

قبلها وان الحج یهدم ما کان قبلہ قال حین قبض یدہ عن البیعۃ فقال ما لک یا عمرو قال اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قال ان یغفر لی

مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اسکے گناہون ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلی گناہون کو ڈھا دیتی ہے اور حج اسکے گناہون کو ڈھا دیتی ہے یہ حضرت نے عمرو بن عاص سے فرمایا جب اُسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا جو تونے بیعت نہ کی عمر نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اُسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط

ف جب کافر مسلمان ہوا تو اسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ سب معاف ہو جاتی ہین اسلام کے برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین رہتا لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوای اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہے کہ بعضی روایت مین آیا ہے کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہین واللہ اعلم

۵۴۴۳ ہ ابو ھریرۃ اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک قالہ

اِلرَّجُلِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ

مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ پکڑتا ہون خدا کی پوری تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کی ضرر سی تو تجھکو ضرر نکرتی یہہ حضرت نی اُس مرد سی کہا جنے کہا تہا یارسول اللہ کہا ہی تکلیف مجھکو بچھو سی ہوئی کہ اُسنے مجھکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَا وَاَبِيكَ لَتُنَبَّاَنَّ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى زَادَ مُسْلِمٌ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِيكَ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خبردار ہو تیری باپ کی قسم کہ البتہ تجھکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو اور مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجھکو زندگی کی امید ہو پہر بخاری اور مسلم دونون نی اس روایت مین اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہنچے اسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اُتنا اور وہ تو فلانے وارثکا

ف ۱۳۴۳
[illegible]

ہو چکا صرف مسلم مین آیا وا ثبت کی روایت ہے ف ایک مرد نے حضرت سے
پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کردن اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہے کہ مال دینی کو جی نہ چاہے
زندگی کی امید ہوا ور یہہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو
اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطی کہ اگرا سوقت نہ کسی کو دیگا تو یہی مال اسکے
ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو ق اَلْمُسَیَّبُ ابْنُ حَزْنٍ اَمَا وَ

ق ۱۴۴۶

اللّٰہِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَالَمْ اُنْہَ عَنْکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِلٰی قَوْلِہٖ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ قَالَ لِاَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِہٖ بخاری
اور مسلم مین مسیب بن حزن سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خبردار ہو خدا کی قسم مین
تیری واسطے مانگے جاونگا جب تک مجھکو تیری بخشش مانگنے سی روک نہو کی پہر خدا نے
یہہ آیت اتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لایق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی
اگرچہ انکے قرابتی ہون حالانکہ اونپر ظاہر ہو چکا ہے کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہہ حضرت نے
ابی طالب کے مرنے وقت فرمایا ف ابو طالب کی مرنے وقت حضرت نی کہا کہ ای
چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطی حجت کرلونگا ابوجہل نے
کہا کہ ای ابو طالب اپنے باپ دادا کا دین مت چھوڑنا دہر تک حضرت کلمہ کہنے کو

فرماتے رہے اور ابو جہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابو طالب نے کہا کہ مین ابو مطلب کے دین پر
ہون مرتا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر حضرت کو طلب مغفرت سے بہی منع ہوئی ابو طالب حضرت کے
چچا حضرت پر نہایت فدا رہتے تہے اسواسطے حضرت کو انکی مغفرت کی بہت آرزو تہی

ق ۱۴۳۷

ق ابو هُرَيْرَةَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ
رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا کوئی تم مین ڈرتا نہین جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اٹہاتا ہے
کہ خدا اسکے سر کو گدہے کی سری بدل ڈالے یا خدا اسکی صورت کو گدہی کی صورت کر ڈالے
ف یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اٹہاوے وہ نادان ہے حقیقت مین گدہا ہے
اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا
آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہہ کہ مقتدی جلدی نکرے اسپر امام کی طاعت واجب ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر مثل ہے

ق ۱۴۳۸

ق ابو هُرَيْرَةَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ فِي مَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا
جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ
عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَنْهُ وَ

انضمت يداه الى تراقيه وانقبضت كل حلقة الى صاحبتها فيجهد ان يوسعها فلا يستطيع ويردى فلا تتسع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنیوالی کی کہاوت جیسے دو مرد و نکی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہی کی جب کہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنیوالا خیرات کا تو اسپر زرہ کشادہ ہوکر لنبی چوڑی ہوجاتی ہے یہان تک کہ اسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اسکے دونون ہاتھ گردن تک کہنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا اور دوسری روایت یون ہے کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنی سخی خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اسکا سینہ کشادہ ہوجاتا ہے ہاتھ دلکی اطاعت کرتے ہین بینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اسکا دل تنگی کرتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسی نے اسکے ہاتھ پکڑ لئے خلاصہ مطلب یہہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے

۱۴۳۹ **م** ابو موسیٰ مثل البيت الذى يذكر الله فيه والبيت الذى لا يذكر الله فيه مثل الحى والميت مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ اس گھر کی مثل جسمین خدا کا

ذکر

ذکرہوتاہے اور اُس گھرکی جسمین خداکی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مُردے کی مثل یعنے
جس گھرمین خداکی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جسمین خداکی یاد نہین وہ
بے برکت ہے ۔ **مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ**
يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ پانچون نمازونکی مثل جیسے جاری گہرے دریاکی مثل کہ کسی کے دروازے پر ہووے
اور پانچ بار ہر روز اُسمین نہاوے ف یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہے گا جیسے پانچ
وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتاہے ۔ **عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ**
حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ
بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا
مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ
نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى
اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اسکی مثل جو خداکی حدون پر کہڑا ہے یعنے گناہ نہین کرتا اور جو اُن حدون مین گرپڑا
یعنے گناہون مین ڈوبا اُس قوم کی مثل ہے جنہون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین اپنا اپنا مکان
ٹہرایا سو بعضون نے اُسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ

۱۴۴۳ م

۱۴۴۴ ج

تلے رہے جب انہون نی پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نی کہا
کہ اگر ہم اپنے حصہ کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پہاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو
آمد ورفت کی تکلیف سی بچا دین تو اچھی بات ہے سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو انکی
خواہش پر چہوڑا یعنی توڑنے سی منع نکیا تو اوپر اور تلے سب ہلاک ہوئے یعنے ڈوبے
اور اگر انکے ہاتھ پکڑ لئے تو اوپر والے خود بہی بچے اور تلے والے بہی بچ گئے **ف** یعنے جو لوگ کہ
ایک شہر یا ایک گہر مین رہتے ہون بعضی اُنمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے
بچتے ہون اور بعضی بد کامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ با وجود قدرت کی گنہ گارون کو
بد کامون سی نہ روکین تو آخرت مین کے عذاب مین دونو شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب
آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے
کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سی ڈوبتی ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سی لوگون کو روکنا واجب ہے اس واسطے کہ بُری کام جب
کثرت سی ہوئے تو سب سب کی برباد ہے **ق ابْنِ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ** ف ۳۴۴
الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَلَّقَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے
اونٹ کی سی مثل ہے کہ اگر اسکے مالک نی باندھے رکہا تو اسکو قابو مین بند رکہا اور

اگر

ف ۱۴۳۳

اگر اسکو رہی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہے کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا ف ابو موسی مَثَلُ المُؤمِنِ الَّذِی یَقرأُ القُرآنَ مَثَلُ الأُترُجَّةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ المُؤمِنِ الَّذِی لَا یَقرَأُ القُرآنَ مَثَلُ التَّمرَةِ لَا رِیحَ لَهَا وَطَعمُهَا حُلوٌ وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِی یَقرَأُ القُرآنَ مَثَلُ الرَّیحَانَةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ المُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقرَأُ القُرآنَ کَمَثَلِ الحَنظَلَةِ لَیسَ لَهَا رِیحٌ وَطَعمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے ترنج یعنی میٹھے نیبہو کی مثل ہے کہ اسکی بو بھی اچھی اور اسکا مزہ بھی اچھا اور اُس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھارے کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور اسکا مزہ میٹھا ہے اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے دونا مروے کی سی مثل ہے کہ اسکی بو اچھی اور اسکا مزہ کڑوا اور اُس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا ہے اندراین کے پہل کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور مزہ اُسکا کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہنچتا ہے اسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر و باطن دونون بہتر ہے اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اسکا باطن ایمان کے

سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان ہین ظاہری اثر ہے
مگر باطنی نہین کہ اُسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اسکا اچھا
نہ باطن ق جابر مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَحَرَّكُهَا الرِّيحُ فَتَقُومُ مَرَّةً
وَتَقَعُ أُخْرَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ

ق ۱۴۴۴

بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بال کی سی
مثل ہے کہ اُسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی اُٹھتی ہے اور کبھی گرتی ہے اور کافر کی مثل صنوبر کی
مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یہان تک کہ جڑ سے اکھڑ سی جاوی ف صنوبر کا درخت
سخت ہوتا ہے ہوا سی کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے
تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار
رہتا ہے تو اُسکے گناہون مین تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے
اور اگر ہوئی تو ثواب سی محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے
اُسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے م اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ
مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى بَعْضُهُ
تَدَاعَى سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى مسلم مین نعمان بن بشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمانداروں کی مثل اپنے آپسکے محبت اور رحم مین بدن کی سی مثل ہے جب کہ

م ۱۴۴۵

بعض بدن بیمار اور بیکل ہو تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ میں شریک ہو جاتے ہیں ف یعنی اگر آنکھہ میں درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہے اسی طرح ایماندارونکی آپس کی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اسمین شریک ہین یعنی مقتضای کمال ایمان کا یہہ ہے کہ ایسی محبت آپس مین حاصل کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکہہ کر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اسکو بلا سی نچہوڑا دی اُسکے ایمان مین نقصان ہے

۱۴۴۶ م

ابن عمر مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ منافق کی مثل اس بکری کی سی مثل ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کی درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جہک پڑتی ہو اور کبھی اُسمین ف یعنی منافق شک اور شبہ مین گرفتار ہے کبھی ایمان کی بات سنکر ایمان کی طرف جہکتا ہے اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جہکتا ہے وہ کمبخت نہ ادہر کا نہ اُدہر کا

۱۴۴۷ م

جابر مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اُس مرد کی سی مثل ہے جسنے آگ جلائی تو اُسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ اُن کو ہانکتا جاتا ہے اور مین پکڑنے والا ہون تمہاری

کمر کاہ کو دوزخ سے اور تم چھوڑا لئے بہلکتے ہو میری ہاتہہ سے ف یعنی تم شہوات
اور گناہوں میں ایسی گرتے ہو جیسے کیڑی آگ میں گرتے ہیں اور میں ہزار ہزار حکمت سے
تمکو گناہوں سے روکتا ہوں جیسی کوئی کسی کا پٹکا پکڑکے روکتا ہو لیکن تم نہیں رکتے
اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہے ق جابرٌ مثلی
ومثل الانبیاء کرجل بنیٰ دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة
وجعل الناس یدخلونها ویعجبون ویقولون لولا موضع اللبنة
زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت ختمت الانبیاء بخاری اور مسلم میں جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبروں کی مثل اس مرد کی سی مثل ہے
جسنے ایک گھر بنایا تو اسکو پورا بنایا اور ستہرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا
اور لوگ اس گھر میں آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا مکان کیوں
نہ تیار ہوا مسلم کی اتنی روایت زیادہ کی ہے سو میں اس اینٹ کا مکان ہوں میں
اس طرح آیا کہ میں نے پیغمبروں کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام
تہا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر میں
ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسیواسطے ہماری حضرت خاتم النبیین
ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اسکا جلوہ کرتا ہوتا

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے سر پر ایاکم ہے

ق ۱۴۴۹ ف ابو سعید اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سی تو صحاب نی کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کی بیٹھنے سی کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں اپنی بات چیت کرتی ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں بغیر نشست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نی فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی تکلیف دینی والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنے اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے

ق ۱۴۵۰ ق عُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو عورتوں پاس جانے سی تو ایک انصاری مرد نی پوچھا یا رسول

اللہ بھلا خاوند کے رشتے دارون کا حال تو تبلائیے کہ یہہ لوگ بھی عورت پاس جاوین

یا نجاوین حضرت نی فرمایا کہ خاوند کے رشتے دارون کا عورت پاس جانا موت ہے

یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے دارون کو

جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے

۱۴۵۱ خ

آنا درست نہین خ ابو ھریرۃ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ

بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو بدگمانی سی اس واسطی کہ بدگمانی بڑی

۱۴۵۲ ق

جھوٹی بات ہے یعنی بی تحقیق صرف اپنی گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بی اصل بات ہے ق

انس اِیَّاکُمْ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا بخاری اور مسلم مین انس رض سے

روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سی اگرچہ مظلوم کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان

۱۴۵۳ م

اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر ہدف ہے م ابو قتادۃ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ

الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ مسلم مین ابو قتادہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنی مین اسواسطی کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی

ہے ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح نہ کھاوی کہ واللہ یہہ چیز اتنے کی ہے

اور فلانا شخص اتنی قیمت مجھکو دیتا تھا مین نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہرچند آدمی

دھوکہ

ق ۱۴۵۴ دہو کہا کہاتے ہے اور جیز بک جاتی ہے لیکن اُس مال مین برکت نہین رہتی ف ابو ہریرہ

خ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ خ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم پے در پے روزے کی دو روزون سی صرف بخاری کی روایت مین

یہہ لفظ مکرر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو طے کی روزون سی بچو طے کی روزون سے

ف وصال اور طی کا روزہ اسکو کہتی ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ

مین کچہہ بہی نکہا دی معلوم ہوا کہ طی کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے

م ۱۴۵۵ ھ ابوهريرة اِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ قَالَهُ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ مسلم مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودہ والے جانور کے ذبح کرنے

سے یہہ حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سی فرمایا ف ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت

ایک روز گہر سی نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکہا فرمایا تم کس واسطے گہر سے

نکلے ہو اُنہون نے کہا کہ بہو کہہ کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بہی اسی واسطے

نکلا ہون پہر حضرت اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گہر گئے وہ گہر مین نہ تہے اُنکی جورو نے

حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سی لیا پہر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکہہ کر

کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو میری برابر کسی کے گہر ایسے بزرگ مہمان نہین پہر وہ ایک ٹوکرین

تر اور خشک اور گدر کہجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کہا دُ پہر ابو الہیثم نے

جاہا کہ دودہار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب
آسودہ ہوئے تو صدیق اور فاروق سی کہا کہ خدا کی قسم کہ تم سے اس نعمت کا سوال ہوگا
کہ تم گہر سی بہوکہے نکلے تہے سو خدا نی تمکو ایسی نعمت کہلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین
بے تکلف دوست کی گہر جانا اور وہان کہانا درست ہے یہہ سوال مین داخل نہین حضرت نے
جو دودہار جانور کے ذبح سی منع کیا تو دنیادی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست
موجود ہوے اُسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہہ مطلب نہین کہ اُسکو ذبح کرنا شرع مین حرام

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکی سند پرانا ہے

فصل ۱ عن البراء بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب
اللّٰہم نزل نصرک قال یوم حنین. بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچہہ جہوٹہ نہین مین عبد المطلب کا
بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اُتار یہہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے
براء بن عازب اس حدیث کے راوی سی پوچہا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین بہاگ گیا
گئے تہے تب اُنہون نی کہا کہ واللہ حضرت نی ہرگز پیٹہہ نہین پہیری البتہ لشکر کے
اگلے لوگون کے قدم اُٹہہ گئی تہے اور حضرت سفید خچر پر سوار تہے پہر جب کافرون نے

حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سی نیچے اُترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہہ حدیث فرمائی حضرت نی اس کلام مین باپ دادا کے نام سی فخر نہین کیا بلکہ اپنے نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطی کہ کافرون نی اہل کتاب سی سنا تہا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا

م ۱۴۵۷

م انس اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا یُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنیوالا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بہی پیغمبر ہے جسکی ایک مرد کے سوای اسکی امت مین کوئی تصدیق نکریگا ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہین اس واسطی اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی

ق ۵۱

ق ابو هریرة اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَهُ نَبِیٌّ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ مین اور لوگون کے بہ نسبت قریب تر ہون عیسیٰ بن مریم سی پیغمبر سوتیلے بہائی ہین اور میری اور اسکے درمیان کوئی نبی نہین ف سب پیغمبرون کا دین ایک ہے یعنی توحید اور عبادت اور شریعت ہین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بہائی ٹہرے باپ تو سب کا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہہ کہ جب سب پیغمبر

نبوت مین برابر ٹہرے تو عیسی کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہے اور یہہ جو فرمایا کہ مین عیسی سی قریب تر ہون یعنی میری اور اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسی کے پیغمبری کے منکر تہے حضرت انکی حقیقت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نی یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہے کہ میری بعد فارقلیط آویگا میری حقیقت کا گواہ ہوگا **ق**

ف ٥٩٤

اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سی ہون انکے ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سی میری اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوی تو اسکا ادا کرنا مجہپر لازم ہے اور جو مال چھوڑی تو اسکے وارثون کا حق ہے **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کا ابتداء اسلام مین یہہ معمول تہا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھہ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرت اسکے جنازیکی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پہر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی فرضند اہر حضرت شاید اس واسطے کہ نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرض دار ہون وہ قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین **ه**

ه ٥٩٦

اَبُو هُرَيْرَةَ

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ مین آدم کے اولاد کا سردار ہون قیامت کی دن اور قبر پہٹنی والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعت پہلا مین ہون **ف** یعنی حشر مین قبرین پہٹ کر مُردے زندہ ہوکے نکلینگے سواول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اسکے اور پیغمبر دن کی یوحنا کی انجیل مین عیسی نی ہماری حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہے کہ اب مین زیادہ گفتگو تم سی نہین کرتا اس واسطی کہ اس جہان کا سردار آتا ہے یعنی میری بعد خاتم الانبیا آتا ہے وہ تم کو سب کچھہ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بہی خوف الہی سی شفاعت نکر سکینگے اسوقت ہماری حضرت کی شفاعت قبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہو جاویگی

ھ جابرٍ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاۗءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ ۱۴۶۱ ھ

مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ مین انپر گواہ ہونگا قیامت کی دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر **ف** جنگ احد مین ستر اصحاب

شہید ہوئے حضرت دو دو لاشوں کو ایک ایک قبر میں دفن کرنے لگے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہو اُسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی انکی خالص شہادت کا گواہ ہون **ف** جریرًا انا فرطکم علی الحوض بخاری اور مسلم مین جریر رضی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر **م** ابو موسیٰ

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر و نبی التوبۃ و نبی المرحمۃ دانی اطراف ابی مسعود و نبی الرحمۃ و نبی الملحمۃ ولم یذکر و نبی التوبۃ مسلم مین ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی المرحمت ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہے کہ نبی الرحمہ اور نبی الملحمہ ہون اور یہان نبی التوبہ کی ذکر نہین حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کئے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنے سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کی لائق اور مقفی کے معنے سب پیغمبرون کے بعد آنیوالا اور حاشر یعنی سبکی حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ جسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور سبکی امت کی توبہ مقبول ہے اور نبی المرحمت یعنی ایسا پیغمبر جسکے شرع کے احکام مین کچھہ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہے اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلا دے اطراف ابی مسعود ایک کتاب کا نام ہے جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے

ف ۹۶۰ ک
م ۱۴۳۳

غت صف
صلی
سلم

کہ حدیث کے بڑی حافظ ہتے تصنیف کیا نصاریٰ ہند میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے
ہیں کہ تمہاری پیغمبر نی تلوار کی زور سی اسلام کو پہیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حالانکہ خونریزی
درست ہیں کسی پیغمبر نی خونریزی نہیں کی اسکا جواب یہہ ہے کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت
بدچیز ہے اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہے پہر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور کفر کو نچہوڑے
اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجہی تو اسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہیں تاکہ اور
لوگ اسکی صحبت سی خراب نہوں چنانچہ اگر آدمی کا ہاتہہ سڑ جاوی تو اسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے
تاکہ باقی اعضا سڑنی سی بچیں علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری حق جانتی ہیں
حالانکہ توریت میں جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داود کا
جہاد عالم میں مشہور ہے جسکو شک ہو توریت میں دیکہہ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل میں
ہماری حضرت کی بشارت میں داود علیہ السلام نی یوں فرمایا کہ ای پہلوان تو جاہ و جلال
سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست تجہی ہیبت ناک کام
دکہلاویگا اور زبور کی ۴۹ فصل میں حضرت کے حق میں خدا یوں فرماتا ہے کہ وہ میری بندوں میں
صداقت سی حکم کریگا محتاجوں کو بچاویگا ظالموں کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک آفتاب
باقی رہے گا اسکا دین اور مبارکی اور اسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونو دلیلوں سے
صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہے اگرچہ نصاری کو ناپسند ہو

اور یہہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہہ دونو بشارتین عیسی علیہ السلام کے حق مین ہین سو صاف غلط ہے اسواسطے کہ حضرت عیسی نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اُن پر یہہ دونون اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ تو دونون بشارتین ہماری حضرت کی نبوت پر صاف دلیلین ہین

م ۱۴۶۴ م سهل ابن سعد انا وكافل اليتيم كهاتين في الجنة واشار بالسبابة والوسطى

بخاری مسلم مین سعد بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتم کار اور پرورش کرنیوالا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہہ دو انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف ف یعنے یتیم کی پرورش کرنیوالے اور اسکے مال کی حفاظت کرنیوالے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہے کہ میری درجے سے اتصال ہے جیسے اپس مین ان دو انگلیون کو

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اسم فعل ہے

ق ۱۴۶۵ ق عائشة دونكم يا بني ارفدة قاله يوم عيد للسودان وكانوا يلعبون بالدرقة والحراب

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو ای ارفدہ کی اولاد یہہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وہ کہیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے ف ارفدہ حبش کے

جد کا نام ہے جسکی وہ سب اولاد ہین روایت ہے کہ عید کی دن حضرت عائشہ کی گہر مین حضرت تہے اور حبشی مسجد کی صحن مین ڈہال اور برچہیون سی کثرت کرتے تہے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی حضرت نی اِس کہیل کو اِس واسطی دیکہا کہ یہہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسی پہری گتکی کی کثرت خصوصا ایسی مباحات کا عید کی دن کچہہ مضائقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہے

ق ٦۵ عائشۃ

عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّىْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِىْ قَالَهٗ لِاَبِىْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جلدی مکر ٹہر جا اسواسطے کہ مین امیدوار رہتا ہون کہ مجکو بہی ہجرت کی اجازت ہووا چاہتی ہے یہہ حضرت نی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہا ف ہجرت سے پہلے سب اصحاب مدینی کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نی بہی حضرت سی ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی پہر صدیق اکبر حضرت کے ساتہہ رہنے کے لئے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینی مین لائے اِس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نی اپنی رفاقت کے واسطے صدیق اکبر کے سوا کسی کو نہ ٹہرایا

ق ٦٧

صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین صفیہ بنت حیی سی روایت ہے کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے فرمایا کہ جلدی مکرو ٹہر جاؤ البتہ یہہ عورت صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہے کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت

رمضان مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سی بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت
انکو پہنچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نی اُن سی یہہ حدیث
فرمائی یعنی یہہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے
کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے
بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمہاری دلمین کچھ بدگمانی ڈالے
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین
مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کردیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون ق

ف ۱۴۶۸

اَبُو مُوسیٰ عَلٰی رِسْلِکُمْ اُعْلِمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ غَیْرَکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی
ھٰذِہِ السَّاعَۃَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ قَالَہٗ حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور
خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا کا تم پر احسان ہے کہ تمہاری سوا کوئی ایسا آدمی
نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نی فرمایا کہ تمہاری سوا اس گھڑی مین
کسی نے نماز نہین پڑھی یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی
ف ایک بار حضرت نے آدھی رات کے نماز پڑھی اور یہہ حدیث فرمائی یعنے خدا کا

تمہیں آسان ہے کہ اسوقتکی عبادت تمہاری ہی واسطی خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمہاری شریک نہین م ابو هريرة عليك السمع والطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور طاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنی اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کری اسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اُس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوی تجھکو نہ دیوی لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین م ثوبان عليك بكثرة السجود لله فانك لن تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة قاله مسلم مین ثوبان رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اسواسطی کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا تعالے اسکے سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اسکے سبب سے تیرا گناہ نہ مٹاوی یہہ حضرت نی ثوبان سی فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے ہے انہون نی حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجھکو وہ کام بتلائے جو مجھکو بہشت مین لیجاوی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی م جابر عليكم بالاسود البهيم ذي الطفيتين فانه شيطان يعني الكلب مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اپنے اوپر لازم

م ۱۴۶۹

م ۱۴۷۰

م ۱۴۷۱

جانور کالے بہت کنی کا قتل کرنا جسکے آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان
ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی اول کتون کے
قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تہی اسکے سات ایک کتا تہا وہ بہی
قتل ہوا پہر حضرت نی کتون کا مارنا منع کیا اور یہہ حدیث فرمائی ق جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ
مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ
نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا اپنے اوپر
لازم جانو کالا پہل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابر نی کہا پہر مین نی حضرت سے کہا کہ کیا آپ
بہی بکریان چراتے تہے حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بہی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریان نہین
چرائین ف جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی سات ایک منزل مین اترے
اور ہم وہان پیلو کے پہل چن چن کر کہاتے تہے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنے
پکے پہل کہاؤ اور پیغمبرون نی بکریان اول اس واسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین
م ابو هُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيقُونَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى
تَمَلُّوا مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل
لازم پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال ورماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تہک جاؤ ف
حضرت عائشہ سے بخاری مین روایت ہے ہمارے یہان ایک عورت آئی اسکے ایک رسی

ق ۷۳

م ۱۴۷۱

رکہائی تہی رات بہر نہ سوتی تہی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اسکو پکڑ لیتی حضرت گہر مین آئے تو
رسی کا حال پوچہا تو مین نے اس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنے
نفل عبادت جبہی تک بہتر ہے کہ خوشی سے ادا ہو اسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو
نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو

۱۴۷۴ خ عَائِشَةُ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عائشہ
سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا ای عائشہ اپنی اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے
ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہود یون نی حضرت کو سام کہا تہا حضرت عائشہ نے
بہی عوض مین سخت کہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی

فصل

اسی فصل مین وہ حدیثین ہین کہ جنکے سر پر لام ہے

۱۴۷۵ ق جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ وَلَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ فَذَالِكَ بخاری اور مسلم مین
جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہے تیری ہی
قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے یہہ حضرت نی جابر سی کہا ف حضرت نے جابر سی اونٹ مول لیا تہا پہر
انکو قیمت اور اونٹ دونون بخشے پہر یہہ حدیث فرمائی

۱۴۷۶ م أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا

مخطومة قال لرجل جاء بناقة مخطومة فقال هذه في سبيل
الله مسلم میں ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اس اونٹنی کے عوض سات سو
اونٹنیاں نکیل والیاں قیامت میں ملینگی یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی
اونٹنی لایا پہر اس نے کہا کہ یہہ راہ خدا میں نذر ہے م جابر لكل داء دواء
فاذا اصيب دواء الداء برأ باذن الله مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہے پہر جب وہ دوا بیماری کو پہنچے تو خدا کے حکم
سے صحت حاصل ہوتی ہے ف یعنی حقیقت میں ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی میں ٹہر
چکی ہے گو اطبا کو نہ معلوم ہو پہر فرمایا کہ باوجودی کہ ہر بیماری کی دوا ہے لیکن وہ دوا
اپنی تاثیر میں مستقل نہیں حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہے یہی سبب ہے کہ سو بار آزمائی دوا
بعضی جگہہ مطلق اثر نہیں کرتی ق ابن مسعود وانس لكل غادر لواء
يوم القيمة بقدر غدرته بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود اور انس رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن قول توڑنے والے کا ایک جہنڈا ہوگا قیامت کے
دن بقدر اسکے عہد شکنی کے ف جہنڈے سے مطلب یہہ کہ فضیحت ہو قیامت
میں ق ابو هريرة لكل نبي دعوة يدعو بها فاريد ان شاء الله
ان اختبئ دعوتي شفاعة لامتي يوم القيمة بخاری اور مسلم میں

ابو ہریرہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے
کہ اسکو وہ مانگتا ہے اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی
مقبول دُعا کو اپنی امت کے شفاعت کے لئے قیامت کی دن **ف** ہر چند
پیغمبرون کی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اُنکے نزدیک یقینی مقبول دُعا
ایک ہی ہوتی ہے اور باقی مین امید ہوتی ہے یقین نہین سو حضرت نے فرمایا کہ مین نے
اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کی کٹھن مین
اُنکے کام آوی اِس حدیث سے بیحد شفقت حضرت کی اپنی امت پر ظاہر
ہوئی **شعر** اے مسلمانون کرو شکر خدا تمنی پایا مصطفے سا پیشوا
دیکھو کیا تم پر ہے تا رحم مصطفا ہول محشر کا ہی سامان کر گیا تمکو اب
لازم ہے اُسکی پیروی دور کردو بدعتو نکی گمرہی **خ** مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ
لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین
معن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ہو چکا جو تو نے نیت کی
اے یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا اے معن **ف** یزید نے زکوة کا
مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوی وکیل نے نادانستہ یزید کے
بیٹے معن کو بتاریکی مین دیا جب یزید کو یہہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو

١٤٨٠ ج

حضرت پاس لے گیا اور یہہ حال کہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی
تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اسکو لینا درست ہو گیا نا دانستگی کے
سبب سے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر نا ریکی مین باپ بیٹے کو
زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوۃ دینا

۱۴۸۲ خ

ضرور نہین خ عَائِشَۃُ لٰکِنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ
بخاری مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہے ف بخاری مین روایت ہے کہ
حضرت عائشہ نی حضرت سی کہا کہ یا رسول اللہ کہ ہم جہاد کو افضل عبادت
دیکھتے ہین اگر فرمائے تو ہم بہی جہاد کرین تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی
یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین انکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہے

۱۴۸۳ ق

مقبول حج وہ ہے جسمین گناہ نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ
الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا

۱۴۸۴ م

اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا م اَبُوْهُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ
طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ

مسلم مین

مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہے اور اس سے کام نہ کروائے مگر جتنی طاقت ہو ق جبیر

۱۴۸۵ ق

بن مطعم لی خمسة اسماء انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب ۹ بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں یعنے پچھلا پیغمبر ہوں

فصل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لم یا لن کی لفظ ہے

۱۴۸۶ خ

خ ابوہریرة لم یبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحة بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوای بشارت دینے والی چیزوں کے اصحاب نے کہا بشارت دینے والی کون چیزیں ہیں حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب

ف ١٤٨٧

کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہو گئی ف ابو ھریرۃ لم یتکلم فی المھد الا ثلثۃ عیسی بن مریم و صاحب جریج و بینا صبی یرضع بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جھولے اور گود میں بولا سوای تین لڑکوں کے ایک عیسی بن مریم دوسرا جریج والا لڑکا اور تیسرا لڑکا اس حالت میں کہ دودھ پیتا جاتا تھا ف یعنے شیرخوارگی کی حالت میں ان تین کے سوای کوئی بچہ نہیں بولا حضرت عیسی کا بولنا تو قرآن میں مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی انکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں جریج ایک عابد مرد تھا عبادتخانے میں نماز پڑھتا تھا کہ اسکی ماں وہاں آئی اسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب نہ بولا نماز میں مشغول رہا اسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اسکی ما اسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز میں تھا اسکے پکارنے سے نہ بولا تو اسکی ماں نے یوں دعا دی کہ الہی یہہ نہ مرنے جبتک حرامکار کسبیوں کا منہہ نہ دیکھہ لیوے بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرامکار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اسنے کہا کہ دیکھو میں جریج کو ڈگاتی ہوں اور اسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہوں سو وہ عورت بدکار اسکے روبرو گئی اسنے اسکی طرف کچھہ دھیان بھی نہ کیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی

جریج کے عبادتخانہ پاس چرایا کرتا تہا سو اُسنی اُسسے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا
تو اُس بدکار عورت نی کہا کہ یہہ جریج کا لڑکا ہے پہر تو سب بنی اسرائیل جریج سے
بداعتقاد ہو گئے اُسکو عبادتخانے سی نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اُسپر مار
پڑنے لگی جریج نی کہا تمکو کیا ہوا جو مجہکو مارتے ہو لوگون نی کہا تو نی اِس کسبی سے
بدکاری کی تیرا لڑکا جنی ہے جریج نی کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اُسکو سامنے
لائے جریج نی کہا اب مجہکو چہوڑو نماز پڑھنے دو پہر نماز پڑھکے لڑکے پاس آیا
اور اُسکے پیٹ مین انگلی گڑا کے کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا
کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے پہر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور
کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونی کا بنا وین جریج نے کہا کہ کچہہ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا
تہا ویسا ہی بنا دو سو اسی طرح بنا دیا اور شیرخوار لڑکیکا قصہ مجمل یہہ ہے کہ اُسکی
ماںنے گہوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکہا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اُس
لڑکے نی دودہ پینا چہوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی مجکو ایسا مت کرنا پہر اُسکی ماںنے ایک عورت کو دیکہا کہ اُسکو
چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتی تہے اُسنی کہا کہ الٰہی میری لڑکے کو ایسا مت کرنا لڑکے نی دودہ پینا
چہوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پہر لڑکے نی کہا کہ وہ سوار ظالم تہا اور یہہ عورت محض بی
قصور ہے اِس واسطی مین نی تیرے خلاف دعا کی ھر اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ

قوله ﷺ لَمْ يَكْذِبْ ابراهيم النَّبِيُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَ
قَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَ وَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہےکہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے
جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جہوٹی ہو سوای تین بات کے دو تو انکے مقدمی مین
یہہ انکا یہہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور
ایک بات سارہ کے حق مین ف حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست
تہی سو انکی عید کا جب دن آیا تو انہون نی چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجا وین حضرت
ابراہیم نی بموجب انکے اعتقاد کے اپنے بچنے کا حیلہ اٹہایا ستارون کو دیکہ کر
فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمہاری اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہے
کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب انکی قوم عید مین شہر کے باہر گئے
تو بتخانے مین جا کر سب بتون کو توڑا اور ہتہوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکہہ دیا جب
قوم نی پوچہا کہ بتون کو کس نے توڑا تو حضرت ابراہیم نی کہا کہ اس بڑی بت نے توڑا
جو کندھے پر ہتہوڑا رکہے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر
وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تہے اسی سبب سے حضرت
ابراہیم نی بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اس واسطے حضرت ابراہیم نے

اسکی طرف تو ٹلنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیم ملک عراق سی ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئی تو وہان کے بادشاہ کا معمول تہا کہ خوبصورت عورت کو چہین لیتا اور اسکے خاوندکو مار ڈالتا اور اگر بہائی ہوتا تو اسکو نہ مارتا یہہ حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی سارا کو جو نہایت خوبصورت تہین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجہکو بلا وے اور تجہکو پوچہے تو یون کہیو کہ یہہ شخص میرا بہائی ہے یعنی دینی بہائی ہے تو تینون باتین حقیقت مین سچ تہین اور ظاہر مین جہوٹ

ف ۱۴۸۸ عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسی کو بہشت مین اسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا اور نہ آپ کو بہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجہکو بہی بہشت مین میرا عمل نہ لیجا دیگا مگر یہہ کہ خدا مجہکو اپنے فضل اور رحمت مین دہانک لیوی **ف** یعنے بدون رحمت اور فضل الہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہے اور عمل اسکا اثر اور نشان ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لکہا ہے

۱۴۸۹ هر

هر أَنَسٍ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ أَوْ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اُسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اسکے گرد گھومنا اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہہ ایسا مخلوق ہے کہ تھم نسکے گا یعنے یہہ کہہ مین بی قرار ہو جاویگا اپنے اختیار مین نرہے گا **ف** بعضی روایت مین آیا ہے کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنایا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہہ کہ خمیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضی کہتی ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سی مراد وہی باغ ہے فرشتون کو معلوم نتہا کہ اسکا نام کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے سی کیا غرض ہے سبکو ایک حیرت تہی جب شیطان نی پتلے کو خوب سا دیکھا بہالا تو خالی پیٹ ہونے سی دریافت کیا کہ یہہ کہہ مین اسکو اپنی جان پہ قابو نرہے گا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجہپر تفضیل دی تو مین اسکے تابعداری نکرونگا اور اگر مجہکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالون **ف** جابر لما

۱۴۹۰ ق

کفرت

كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جب مجھکو معراج کے مقدمے مین قریش نی جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نی بیت المقدس کو میری لئی ظاہر کیا تو مین نی انکو اسکے پتے اور نشانیون سی خبر دینا شروع کیا اور مین اسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سر پر اما کی لفظ ہے

ق ١٤٩ [illegible]

ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ قَالَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھی سے نہین اُتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اسکے پاس کچھ مال نہین تو اُسامہ سی نکاح کر یہہ حضرت نی فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نی اسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے حضرت سی صلاح

پوچھی کہ مین ابوجہم سی نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینی مین کسی کا عیب بیان کرنا درست ہے تا کہ صلاح پوچھنے والا دہوکہا نہ کہا وی یہہ غیبت مین داخل نہین ف اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ قَالَہ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہہ ہے کہ مجھکو اوس سے کچھہ مطلب نہین حضرت نی مغیرہ بن شعبہ سی کہا جب کہ وہ مسلمان ہوئے ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پہر انکو دہوکہا دیکر مار ڈالا اور انکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونے کو آئے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بہی دغا کرنا درست نہین ہرچند کہ کافرون کا مال مباح ہے مگر اسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہوا ور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اسکی امان مین رہے تو اسکا مال چرانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ

ف ۱۹/۱۴۱ بخاری و مسلم نے روایت کی

ف ۱۴۱/۹۲

مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَ
اَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ وہ راہین
جو تونے اپنے بائین دیکہین سو وہ کافرون کی راہین ہین جنکے نامہ اعمال بائین ہاتہہ
مین ہونگے اور وہ راہین جو تو نی اپنی داہنے طرف دیکہین سو وہ نیکونکی راہین
تہین جنکے نامہ اعمال داہنے ہاتہہ مین ہونگے اور پہاڑ کا تو یہہ حال ہے کہ وہ شہیدونکا
مقام ہے اور تجہکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون
تو وہ اسلام کا ستون ہے اور وہ رسّی تو اسلام کی رسّی ہے تو اسکو ہمیشہ
پکڑے رہیگا مرتے دم تک **ف** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ مین نی خواب مین
دیکہا کہ ایک مرد مجہسی کہا اٹھہ سو اسنی میرا ہاتہہ پکڑ لیا مین اسکے ساتہہ چلا
تو مین نے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکہین مین نے انہین چلنے کا ارادہ کیا
اس نے کہا انہین مت چل کہ یہہ کافرونکی راہین ہین پہر مین نے داہنے طرف راہین
دیکہین تو اس مرد نی کہا کہ ادہر چل مین ادہر چلا تو ایک پہاڑ مین نے دیکہا اسنے
کہا اسپر چڑہ سو مین نے کئی بار اسپر چڑہنے کا ارادہ کیا ہر بار مین گہسک پڑتا تہا
پہر مین اسکے ساتہہ آگے چلا تو مین نے ایک ستون دیکہا جسکا سرا آسمان سے لگا تہا

اور اسکے سر پر ایک رسّی تہی بطور دستگی کے اُس مرد نی کہا اس ستون پر چڑہ میں نے کہا کیون کر مین اسپر چڑہ سکون گا کہ اسکا سرا تو آسمان سی لگا ہے تو اُسنے مجہکو چڑہا دیا مین نی سر کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسّی میرے ہاتہ مین بنی رہی پہر مین نے یہہ خواب حضرت سی کہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی ف

ف ۱۳۹۳

يَعلى بن أميّة أمّا الطيب الذي بك فاغسله ثلث مرّات وأمّا الجبّة فانزعها ثم اصنع في عمرتك ما تصنع في حجّك أنّ رجلا جاءه بالجعرانة قد أهلّ بالعمرة وهو مصفّر لحيته ورأسه وعليه جبّة فقال إنّي أحرمت بعمرة وأنا كما ترى

بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہے اسکو تو دہو ڈال تین بار اور جبہ کو تو نکال ڈال پہر کر اپنے عمرہ مین جو تو اپنے حج مین کرتا ہے یہہ حضرت نی اُس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اُسنی عمرہ کرنیکی نیت کی تہی اور اسکی داڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تہے اور اُسپر جبہ تہا سو اسنی کہا کہ مین نے عمرہ کا احرام باندہا ہے تو اب ہون جیسا آپ دیکہتے ہین ف یعنے اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہین راوی سے روایت ہے کہ مین نے عمر فاروق سی کہا کہ مجہکو کمال آرزو ہے کہ مین

حضرت کی صورت وحی اُترتے وقت دیکھوں جب حضرت جعرانہ کی منزل میں جو مکے کے
پاس ہے اترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اُس نے پوچھا کہ یا حضرت
اُس شخص کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں جنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے
جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اسکو دیکھا پھر حضرت پر وحی اُترنا شروع ہوا
عمر فاروق نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھہ حضرت کی صورت کو سو میں نے
حضرت کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی
اُتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اُسکو بلا لائے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی
نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑا پہننا درست نہیں ق جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَ قَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَ
اَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْہِمَا قَالَ حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَہٗ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا۔ بخاری

اور مسلم میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پانی ڈالتا ہوں
اپنے سر پر تین لپ اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے
اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ صحابہ نے

فصل ۱۳۹

حضرت کے پاس غسل میں شک اور تردد کیا سو بعض قوم نی کہا میں تو اپنے سرکو فلانی فلانی چیز سے دہوتا ہون ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار پانی ڈالنا سنت ہے عرب میں اکثر تغارسی غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے

ق ۹۵ انجلی کو ذکر کیا ق عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجھکو برا لگا کہ لوگون پر فساد اٹھاؤن ف لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تہا چنانچہ اُسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہ نے حضرت سی کہا کہ یا رسول اللہ آپ اُس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہے لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اُسنے

ق ۹۶ کیا تہا سو حضرت نی دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ جَابِرٌ دِيْهَا حِيْنَ سَاَلَهُ عَنْهَا قَبْلَ اِسْلَامِهِ

بخاری

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قیامت کی
نشانیون سی پہلی نشانی تو یہہ ہے کہ آگ لوگون کو پورب سی پچہم کی طرف
ہانک لیجاویگی اور پہلا کہانا تو جسکو بہشتی کہاوینگے سو مچہلے کے کلیجے کی بڑہی
نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے
لڑکے کو اپنی صورت پر کہینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور
غلبہ کیا تو عورت نی لڑکے کو اپنی صورت پر کہینچا ان باتون کا حضرت نی عبداللہ
بن سلام کو سو فقت جواب دیا جب انہون نی مسلمان ہونی سے پہلے ان تینون
باتون کو پوچہا ف عبداللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تہے
جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام نی کہا کہ مین حضرت سے
وہ سوال کرتا ہون جنکا جواب سوای پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ
قیامت کی پہلی نشانی کون ہے اور بہشتی لوگ پہلا کہانا کیا کہاوینگے اور لڑکا
جو ماباپ سے مشابہ ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی
پہر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے

م ۱۴۹۲

م ابو سعید اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ

اِمَاتَةً حَتّٰی اِذَا کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِیْئَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ
فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِیْلَ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِیْضُوْا عَلَیْهِمْ
فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَکُوْنُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ مسلم نے ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو
وہ تو اسمیں نہ مرینگے نہ جئیں گے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ انکو دوزخ کی آگ لگیگی
انکے گناہوں کے سبب سے یا یوں فرمایا کہ انکے خطاؤں کے سبب سے سو آگ نے انکو
بے دم کردیا یہانتک کہ جب وہ جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم
ہوگا سو وہ لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہروں پر بکھیرے جاوینگے
پھر حکم ہوگا ای بہشتیوں ان پر پانی ڈالو تو وہ جم اٹھیں گے جیسے جنگلی جو درو
دانہ جمتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں ف یعنے کافر جو دوزخ کے لئے بنے ہیں
نہ انکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاویں نہ زندگی ایسی کہ جسمیں چین ہو مگر
گنہگار مسلمان دوزخ میں پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنے شدت
عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مرگئے پھر اسکے بعد بہشت میں داخل ہوں گے

۱۴۹۱ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ
اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ

اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰى خُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا
بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ
اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ
مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ
عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد و صلوۃ کے
بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہے کہ خبردار ہو جاوی لوگو مین آدمی ہون عنقریب
ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوی تو مین اسکا کہنا مانون یعنے ملک
الموت آوی اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے
جاتے ہون ان دو مین اول تو خدا کی کتاب ہے جسمین نور اور ہدایت ہے سو خدا کی
کتاب کو لو اور خوب اسکو چمٹ جاو یعنی اسپر عمل کرو اور دوسرے بزرگ چیز میرے
اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمی مین
مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہلبیت کے مقدمی مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے
اہل بیت کے مقدمی مین اور ایک یون روایت ہے کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور
ہے جو اسکو چمٹ گیا اور جسنے اسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اسکو چھوڑا

وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ قرآن خدا کی رسی ہے یعنے
اسکے ملنے کے وسیلہ ہے جسنے اسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اسکو
چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہے کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے
پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اُس مقام پر پہنچے جسکا غدیر خم نام ہے تو حضرت نے
خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ
الوداع میں حضرت کے ساتھہ تھے اور غدیر خم تک حضرت کے ساتھہ آئے یہاں سے ہر ایک کی
راہیں پھٹیں تھیں وہاں حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جتا
دی اِس واسطے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت میں اختلاف پڑیگا قرآن کے
مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت میں بعضے لوگ قصور
کرینگے بلکہ محبت کہاں عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا
کہ میری موت قریب ہے میں ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو
میری بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اُسمین سراسر نور اور ہدایت
ہے ہر ایک چیز مجمل اور مفصل اُسمین موجود ہے اور اہلبیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وہ
قرآن کی تفسیر ہیں اہلبیت کہتے ہین گھر والوں کو سو حضرت کی بی بیاں اور حضرت کی
اولاد سب اہلبیت میں داخل ہیں ہندوستان میں بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہیں

بی بی کو اہلبیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بار الحمد للہ کہ اس حدیث پر
پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہے
قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب
جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیون کے کہ اکثر اہلبیت سے عداوت رکھتے ہین
اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بی بیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو
اہلبیت مین گنتے ہین سو اُنہین بہی بہت امام زادون کو بد کہتی ہین تو حقیقت مین
وہ سب اہلبیت کے دوست نہ ٹہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین
جیسے قرآن کی بعضی سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور
قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے ہین کہ سوای امام کے قرآن کا مطلب
کوئی نہین بوجھتا گویا انکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے
تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوای اس حدیث پر عمل کسی کو نصیب نہین ق

ف ۱۵۰

الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ
قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ
فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ

اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ

یعنی وفد ہوازن بخاری اور مسلم مین مسورہ بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہہ ہے کہ تمہارے بہائی لوگ توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوگئے ہین اور البتہ مین نے یہہ ٹہرایا ہے کہ اُنکے جورو لڑکے جو قیدی ہین انکو پہیر دون سو جس شخص کو تم مین یہہ بات اچہی لگے تو چاہئے کہ اُسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بی عوض پہیر دیوی اور جو شخص تم مین سے چاہے کہ اپنے حصہ پر بنا رہے تو اسکو بدلا دیوین اُس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہئے کہ اُسپر عمل کرے یعنی بطور قرض دیوی حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سی لڑی انکی شکست ہوئی انکے جورو لڑکے اور مال اصحاب مین انکے تقسیم ہوگیا جب وہ لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوی تو بہتر ہے اور اگر کسی کو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوی ہم اُسکو اور جگہہ سے بدلا دیوینگے آخر سب اصحاب نی اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے

۱۵۰۱ **م** جریر اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ فِیْ کِتَابِہٖ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ
ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم میں
جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہہ ہے کہ مقرر خدا نے اپنی
کتاب میں یے آیتیں اُتاریں ہیں کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا
اور اُسی سے اسکی جورو پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اُن دونوں سے بہت
مرد اور عورتیں بکھیریں اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپس میں سوال کرتے ہو
اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہے یعنی تمہارا حال جانتا ہے
ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہئے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اُسنے اپنے واسطے کل کا
یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہے جو تم کرتے ہو
حضرت نے فرمایا چاہئے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم اور اپنے
کپڑے سے گیہوں کے صاع سے چھوارے کے صاع سے یہاں تک حضرت نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی
سہی ف جریر سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا

حضرت کو انکا حال دیکھہ کر نہایت درد آیا بلال سے فرمایا کہ اذان دی جب لوگ جمع
ہوئے تب حضرت نی خطبہ پڑھ کے یہہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم کی اولاد ہو
تو یہہ لوگ بہی تمہاری بہائی ٹہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین
یہہ خیرات تمہاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے
اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہے
کہ عمر فاروق مٹہی بہر اول دین لائے پہر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت
نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو اُس راہ پر چلنے والون کا
سب کا ثواب اُسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سب کا عذاب اُسپر پڑیگا ھ جابرؓ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْہَدْیِ ہَدْیُ مُحَمَّدٍ
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُہَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ مسلم مین جابر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ حمد و صلوۃ کے بعد بات تو یہہ ہے کہ بہتر کلام خدا کی
کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور نہایت بُرے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور
ہر بدعت گمراہی ہے ف یعنے میری بعد قرآن اور میری سنت پر چلیو اس واسطے کہ قرآن سے
بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسی کا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑ کے اور
کوئی راہ اختیار کرو پہر دین مین کاہے کو نئے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی

بدعت اسکا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو خ ابن عباس اما بعد فان
هذا الحي من الانصار يقلون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من امة محمد
فاستطاع ان يضر فيه احدا او ينفع فيه احدا فليقبل من محسنهم
ويتجاوز عن مسيئهم بخاری مين عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا بعد حمد اور صلوة کے بات تو یہہ ہے کہ البتہ یہہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا
انصار کے سوای اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہو وہ محمد کی امت سے کسی چیز کا
پھر اسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسی کا ضرر کرسکے یا کسی کو فائدہ پہنچاسکے
تو چاہئے کہ انصار کی نیکوں کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذرے ف
حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے
یہہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنے امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ انکی
نیکیوں کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنے اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اسکو ٹال جاوی اور یہہ مطلب نہین کہ اگرچہ
انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو ان پر حد نہ مارے اس واسطے کہ حدود مین سفارش
نہین اور انمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہے کہ اگر فاطمہ بنت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم چوراوے تو اسکا ہاتھ کاٹون خ عمرو بن تغلب اما بعد

خ

خ

فواللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی
من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما اری فی قلوبہم من الجزع
والھلع واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبہم من الغنی والخیر
فیہم عمرو بن تغلب. بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد
اور صلوۃ کے بعد بات تو یہہ ہے کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون
دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اُس سے
جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اِس واسطے کہ مین اُنکے دلون
مین بی صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نی
اُنکے دلون مین بی پروا ہی اور خیر ڈالی ہے اُنہین مین عمرو بن تغلب بہی ہے **ف**
حضرت کے پاس کچھہ مال آیا حضرت نی بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پہر حضرت کو
معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وہ رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے
میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہے کہ بے صبرے
لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون **ھر** عائشۃ
اما بعد یا عائشۃ فانہ بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت
بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی

١٥٥ م

الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ ثم تاب تاب اللہ علیہ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو

یہہ ہی کہ ای عائشہ مجہکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا

تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سی آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اسکی طرف

توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پہر توبہ کی تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہی

اسپر برحمت متوجہ ہوتا ہی **ف** جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا **خ** ابو الدرداء اما

صاحبکم فقد غامر یعنی ابا بکر رضی اللہ عنہ بخاری مین ابو درداء سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہے

صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین **ف** اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی

بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی پہر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی **ق** کعب بن مالک اما

ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک **قالہ** بخاری و مسلم مین

کعب بن مالک سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اٹھہ یہان تک

کہ خدا تیرے حق مین کچھہ حکم کرے یہہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا **ف** روایت ہے

۱۰۵۶ خ

ق ۱۰۵۷

کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہہ نہ گئے تھے جب حضرت وہان سی پلٹ آئے تو نہ جانے والون
سے سبب پوچھا منافقون نی جھوٹھی قسمین کھا کر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا
تو بے سچے مسلمان تھے اُنہون نی کہا کہ یا حضرت مین نی سواری خرید کی تھی اور سامان
سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے رہ گیا مجھکو حقیقت
مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد
کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نی انکی راستی کے برکت سے بچاس
دن کے بعد انکی توبہ قبول کی اور آیت اُتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی ہین اور آیتین
اُترین معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہے اگرچہ اول بظاہر سختی مین خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین

فصل

اِس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہے یعنی شمار کی لفظین ہین

م ۱۰۵۶

م اَلْمِقْدَادُ اِحْدٰی سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰی
اَنْ وَقَعَ اِلَى الْاَرْضِ بِشُرْبِهٖ حِصَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ
وَحَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم مین مقداد سی روایت ہی کہ حضرت نی

فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخُوؤن سے ایک بدخوئی یہہ بھی ہی حضرت نی اُسوقت فرمایا
کہ جب مقداد یہان تک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودہ کا حصہ پیجانے کے
سبب سے اور دوسرے بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے **ف** اس حدیث کا مفصل
قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا اہدوا الارحمۃ کے بیان مین **ھ** اَبُوهُرَيْرَةَ

١٠٥٩ هٔ

اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مسلم
مین ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ دو خوبین لوگون مین ایسی ہین جو انکے
حق مین کفر ہین ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردے پر نوحہ کرنا **ف** یعنے یے
کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جان کرکرے تو صاف کفر ہی **ق** اَبُو مُوسَى

١٠٦٠ ف

جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا
فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوا اِلَى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى
وَجْهِهٖ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ چاندی کی دو بہشتین ہین انکے برتن اور جو چیز انمین ہے سب چاندی کی ہے اور سونے کی
دو بہشتین ہین اُسکے برتن اور جو چیز اُنمین ہے سب سونے کی ہے اور اُس قوم کے درمیان
اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سوا ایک جلال کی چادر کے کہ اُسکی ذات پاک
ہے عدن کی بہشت مین **ف** اس حدیث مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان دمن

دو نہا جنتان کا بیان ہے ھ ابو ھریرۃ صِنفانِ مِنْ اَھلِ النّارِ لَمْ اَرھما قَوْمٌ معَھُم سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا اسلم ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ اُن کو ہین نے نہین دیکھا ایک قوم تو وہ ہین کہ اُنکے ساتھ کوڑے رہین گے جیسے بیلون کی دُمین کہ اُنسے لوگون کو ماریںگے اور دوسری قسم وہ عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردون کو اپنی طرف جھکانی ہین آپ مردون کی طرف جھکتی ہین سر اُن کے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وہ عورتین بہشت ہین نجاوینگی اور اسکی خوشبو نپاوینگی اور البتہ اسکی خوشبو ملتی ہے اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے

ف یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہین ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے جو بدار اور کوڑے والے مراد ہین

جو ظلم

جو مظلوم کو پادشاہ اور حاکم پاس جانے نہین دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتین ہین اور یہہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگے ہین یعنے انکا ایسا لباس ہے جس سی بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہی اسواسطی کہ لباس سی غرض یہہ ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہے تو لباس سے کیا فائدہ ہوا

ق ابُوْ هُرَيْرَةَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم

خ ابْنُ عَبَّاسٍ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جنمین اکثر لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سی خاطر جمعی

ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیا دی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کر کے دین سی مفلس رہ جاتے ہین

م ابُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ

فا۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳

مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِہَا وَالدَّجَّالُ
وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ تین نشانیان
ہین جب وہ نکلین تو اس جان کو ایمان لانا فائدہ نہ کریگا جو ان نشانیون سی پہلے
نہ ایمان لایا ہو اپنے ایمان مین کچھہ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سی خالص کیا ہو ایک
نشانی تو سورج کا پچھم سی نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور
ف یعنے جب یہہ نشانیان ظاہر ہوین تو قیامت موجود ہوگئی ایمان بالغیب باقی
نرہا اسواسطے اسوقت کا ایمان لانا کچھہ فائدہ نکریگا ف ابو ہریرۃ ثَلٰثَۃٌ لَا

و ۱۵۱۳

یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاۤءٍ بِالْفَلَاۃِ یَمْنَعُہُ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ
وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا بِسِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ لَاَخَذَہَا
بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہٗ وَہُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا
یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مِنْہَا وَفٰی ذٰلِکَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطِ مِنْہَا لَمْ
یَفِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ تین شخص ہین جنسے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور نہ انکو دیکھیگا اور نہ انکو گناہ سے
پاک کریگا اور انکے لئے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین

حاجت سی زیادہ پانی پر ہووے اور مسافر کو اس پانی سے روکے اور دوسرا مردوہ ہی جسنی کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پہر اس سے خدا کی قسم کہائی کہ مین نی اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اسنی اسکو سچا جانا اور حالانکہ اسنی اتنی قیمت کو نہ لیا تہا یعنی اسنی جہوٹہی قسم کہائی اور تیسرا مردوہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اسنی بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نی دنیا سی اسکو کچہہ دیا تو اس نی عہد پورا کیا اور اگر دنیا سی اُسنے کچہہ ندیا تو اسنے عہد نہ پورا کیا **ف** بائع کو جہوٹہی قسم کہانا ہر وقت گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین **م** ابو ھریرۃ ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولا ینظر الیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر

۱۵۱۴

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور نہ انکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ انکی طرف رحمت کی نظر دیکہیگا اور انکو سخت مار ہوگی ایک بڈہا حرام کار دوسرا جہوٹہا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو رولر کے والا یعنی غرور سی نہ بیت المال سے اپنا حق لیوی نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگونکی خبرگیری کرے **ف** ہرچند حرام کاری اور جہوٹہ اور غرور سب کے حق مین برا لیکن ان تین شخصون کے حق مین نہایت بیموقع ہی کہ باوجود پیری کے حرام کاری

سراسر شقاوت ہی اور باوجود پادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بے فائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی

۱۵۱۵ هر

ابوذر ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات قال ابوذر خابوا وخسروا من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

سلم مین ابوذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور انکو گناہون سے نہ پاک کریگا اور انکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا برباد ہوگئے وہ لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہین وہ لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنے جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنیوالا جو احسان جتاوی تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹھی قسم کھاکر

۱۵۱۶ ق

ق ابو موسى ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب امن بنبيه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها فاحسن

تاديبها

فَأَدَّبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ جن کو دوہرا ثواب ہے ایک مرد تو اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تہی جس سے صحبت کرتا تہا پہر اُسنے اسکو ادب سکہلایا سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکہلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلائے سو اسکی اچھی طرح تعلیم کی پہر اُسکو آزاد کیا بعد اسکے اُسسے نکاح کرلیا تو اُسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا ۞

۱۵۱۲

اَبُوْقَتَادَةَ ثَلٰثَةٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ

مسلم مین ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہہ تمام سال کا روزہ ہے اور عرفے کے دن کا روزہ ہین امید رکہتا ہون خدا سے یہہ کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچہلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا

روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ مٹاویگا **ف** مصابیح مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہے حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اُسکو سال بھر کے روزیکا ثواب ملیگا

۱۵۱۸ **م** اُمِّ سَلَمَة ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کواری عورت کو **ف** یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اُسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین رہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا

۱۵۱۹ **ق** اَنَس ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وہ ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اُسکو مگر خدا ہی کے لیے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ

حلاوت ایمان و بیان محبت خدا و رسول

الکلام

لگاو ہنین تیسرے یہہ کہ برا جانے کفر مین پہر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نی اسکو کفر سے نکالا جیسے اسکو برا لگتا ہے اگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سی ایسا ڈرے جیسے اگ سے ڈرتا ہے **ف** تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہہ پتا ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سب کی رضامندی پر مقدم رکہے خلاف شرع کام مین کسی کی رعایت نکری خواہ پیر ہو خواہ آقا **م** اَبُو مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ مسلم مین ابو مالک رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچہوڑین گے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون سے دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینہہ کو چاہنا تارون سے یعنی نچہتن کی تاثیر مینہہ کو سمجہنا چوتہے نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقت یہہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بہی موجود ہے اللہ پناہ مین رکہے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبد بن عمرو سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ جسمین وہ چارون ہونگی وہ نرا منافق ہے اور جسمین ایک خصلت ہوگی اُن چارونمین سے تو اُسمین ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اُسکو چھوڑ دیوی ایک تو یہہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھیئے تو اُسمین خیانت کری دوسرا یہہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھہ بولے تیسری یہہ کہ جب قول و قرار کری تو اُسکے خلاف کرے چوتھے یہہ کہ جب کسیسے گفتگو اور جھگڑا کری تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے **ف** منافق دو قسم ہین ایک یہہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کری حضرت کے وقت مین جو منافق ہتے سو اسی طرح کے تھے دوسرے یہہ کہ دلمین کفر نہین بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار ہو سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لایق تو یہہ تہا کہ آدمی ان بد کامون سے بچتا پہر جب انمین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھہ ظاہر نہوا اسواسطے اُسکو منافق فرمایا

ق ۱۵۲۲

ق طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لِمَا قَالَ الرَّجُلُ سَأَلَہٗ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَکَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَیُرْوٰی اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ اِنْ صَدَقَ اَوْ
دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاَبِیْہِ اِنْ صَدَقَ بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سی روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور ایک دن مین یہہ حضرت نی اس مرد سے
کہا جسنے حضرت علیہ السلام سے کی ارکان پوچھے پہر اُس مرد نی کہا کہ کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوای اور
بہی نماز ہے تو حضرت نی فرمایا کہ نہین مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑہے تو درست ہے حضرت نے
فرمایا کہ اور رمضان کے مہینے کے روزے ہے پہر اُسنے کہا کیا میری اوپر اسکے سوای بہی روزہ
تو حضرت نی فرمایا کہ نہین مگر یہہ کہ تو نفل روزہ رکہے اور حضرت نے اُس سے زکوۃ کا ذکر کیا
تو اُسنے کہا کیا مجہپر زکوۃ کی سوای بہی دینا فرض ہے حضرت نی فرمایا کہ نہین مگر یون کہ
تو بطور نفل دیوی پہر پلٹ چلا وہ مرد اور یہہ کہتا جاتا تہا کہ خدا کی قسم کہ اسپر نہ بڑہاؤنگا
اور نہ اسمین سے کچہہ گہٹاونگا تو حضرت نی فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر یہہ سچا ہے اور دوسری
روایت یون ہے کہ مراد کو پہنچا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے یا یون فرمایا کہ بہشت مین
داخل ہوا اسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے ف حضرت نی حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے
کہ اُسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تہا اور یہہ جو اُسنی کہا کہ مین نہ بڑہاؤنگا نہ گہٹاونگا
یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا
سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اُسکے باپ کی قسم کہائی تو عرب کی عادت کے

موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تہی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع

ہوئی ق عائشة خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلن في الحرم

الغراب والحدأة والعقرب والفارة والكلب العقور بخاری اور

مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وہ سب موذی

اور بد ذات ہین مارڈالے جاوین حرم مین ایک توکوا دوسرے چیل تیسرے بچہو چوتہے چوہا پانچوین

کتا کاٹنے والا ف جبکہ ہین انکا مارڈالنا درست ہوا تو اور جگہہ بطریق اولی انکو قتل کرنا

درست ہے ق ابو هريرة سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله

امام عادل وشاب نشأ في عبادة الله ورجل قلبه معلق في

المساجد ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل

دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله ورجل

تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل

ذكر الله خاليا ففاضت عيناه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکہیگا جسدن اسکے

سایے کے سوای کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا

وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہو تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین

ق ۱۴۳ چوتہی فصل تشریح پانچ جانور موذی

ق ۱۴۴ بیان بعض ... سات شخص ...

لگا رہتا ہے

لگا رہتا ہے یعنے بار بار جماعت کی واسطے مسجد مین جاتا ہے اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین
لگا رہتا ہے چوتہے وہ دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت رکھتی ہین ملتے ہین اُسی پر
اور جدا ہوتے ہین تو اُسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نی بلایا
یعنی بدکاری کے واسطی سو اُسنی کہا کہ مین خداسی ڈرتا ہون چہتا وہ مرد جسنے خیرات کی
تو اُسکو چہپایا یہان تک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتہہ کہ کیا خرچ کیا اُسکے داہنے ہاتہہ نے
ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہو گیئن اُسکی آنکہین یعنی خوف

١٥٢٥ ھ

الٰہی سے رویا ع عَائِشَةُ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچہہ کترانا دوسرے داڑہی چہوڑنا بقدر قبضہ
تیسرے مسواک کرنا چوتہی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کٹوانا چہٹے انگلیون کے جوڑون کو
دہونا کہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اکہاڑنا آٹہوین زیرناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب
پانی سے استنجا کرنا راوی نی کہا کہ مین دسوین چیز بہول گیا مگر یہہ کہ کُلّی ہو یعنی خوب
یا دہو نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو خ عبد اللہ

١٥٢٦ خ

بن عمرو اربعون خصلۃ اعلاھا منیحۃ العنز ما من عامل یعمل بخصلۃ منھا رجاء ثوابھا وتصدیق موعدھا الا ادخلہ اللہ بھا الجنۃ بخاری مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اُن سب سے اعلی اور عمدہ غیر کو بکری عاریت دینا ہے کہ اُسکا دودہ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پران چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اُسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اُن چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان اقسام مراد ہین یعنی خلق کو طرح طرح کے فائدہ رسانی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سر پر قسم ہے بلفظ والذی

م ۱۵۲۹ وابو ھریرۃ والذی نفس محمد بیدہ لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ولا یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے قابو مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ نہ سنیگا مجھکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اُسکا جسکے واسطے مین بہیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانیوالا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہے ایک امت دعوت یعنی جن کو اسلام کی طرف

بلا یا انمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسرا امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے ایہین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہے **ف** یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب ان پر بہی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام کے دین کی خبر نہ پہنچی تو وہ لوگ معذور ہین اُن سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا **م** اَبُو هُرَيْرَةَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِىْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِىْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجہکو نہ دیکہیگا پہر تو مقرر میرا دیکہنا اُسکے نزدیک دوست تر ہوگا اسکے گہروالون اور مال سے باوجود مال اور گہروالون کے **ف** اس حدیث مین حضرت نی اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہہ تاثیر تہی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تہا اداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تہے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تہی بلکہ اب بہی عشاق محمدیون کا یہہ حال کہ خواب مین حضرت کے دیدار

سکو۵

ملیہ آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین ھ حَنْظَلَۃُ الْاُسَیْدِیُّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی مین رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمہاری فرشتون پر اور تمہاری راہون مین ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار **ف** مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہے کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مین نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیون کہتے ہین نے کہا ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم انکھہ سے دیکھتے ہین پھر جب حضرت کی پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بہول جاتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اسی عالم کا کاروبار معطل ہو جاوی فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجانا چاہئے کہ غفلت کا انا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت کجان

اکرنبودی ازعمردمی بسرنبودی ف انس وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَیْنِ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم ہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو ہین میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا خ ابو سعید وقتادہ بن النعمان وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ یَعْنِیْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ بخاری ہین ابوسعید سے اور قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو ہین میری جان ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے م ابوذر وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَکَوَاکِبِہَا اَلَا فِی اللَّیْلَۃِ الْمُظْلِمَۃِ الْمُصْحِیَۃِ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ یَشْخَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ مَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ مسلم ہین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو ہین میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارونکی گنتی سے برتنونکی کثرت جان رکھہ جیسے ستارے روشن

کثرت ہوتی ہے اندھیری بی بدلی والی رات مین بہشت کی برتن جو کوئی اُس سے پئے پیاسا
نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اُس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین
جو اُس سے پئے پیاسا نرہے اسکا چوڑاؤ لنباؤ کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ابلہ تک
پانی اسکا زیادہ تر سفید دودہ سے اور شیرین تر شہد سے یہہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا جب
کہ ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین **ف** عمان وابلہ شہر ہین شام مین

١٥٣٥ ق

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ
الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین ہانکونگا کچھہ مردون کو اپنے حوض
کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہنکے جاتے ہین **ف** یعنے کفار اور منافق اور مرتد
حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے

١٥٣٦ م

م اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا
تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ
عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ مسلم مین ابو
ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاوگے
جبتک ایمان نہ لاوگے اور پورا ایماندار نہوگے جبتک آپس مین محبت نہ پیدا کروگے کیا
مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اسکو کروگے تو آپس مین دوستدار بنجاوگے سلام علیک

کرنا

بلا یا انہیں کافر اور مسلمان سب داخل ہیں دوسرے امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے
انہیں صرف مسلمان داخل ہیں امت سے مراد اس حدیث میں امت دعوت ہے **ف**
یہودی اور نصرانی کو اس واسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب ان پر بھی
حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام کے دین کی خبر نہ پہنچی تو وہ لوگ
معذور ہیں ان سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا **ق** ابو
هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ
يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ تم میں سے کسی پر
البتہ ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اسکے نزدیک دوست تر
ہوگا اسکے گھر والوں اور مال سے باوجود مال اور گھر والوں کے **ف** اس حدیث میں
حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانیں حضرت کے
صرف دیدار کی یہہ تاثیر تھی کہ دم بدم یقین کامل ہوتا تھا اور نیک اخلاق
حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت
زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیین کا یہہ حال کہ خواب میں حضرت کے دیدار

ق ۱۵۰

ف

سم۵

میرا آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین ھ حَنظَلَۃُ الْاُسَیدِیّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنْ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم سدا ایسے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمہاری فرشتون پر اور تمہاری راہون مین ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہے کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مین نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ کیون کر ہے مین نے کہا ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم انکھ سے دیکھتے ہین پہر جب حضرت کی پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب دکار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بہول جاتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اسی عالم کا کاروبار معطل ہو جاوی فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجانا چاہئے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین نغر غفلت کہان

اگر نہو دی

۱۵۳۲ ق

اکر نبوی از عمر دمی بسر نبودی ف انس وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْأَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میری نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا

۱۵۳۳ ح

خ ابو سعيد وقتادة بن النعمان وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ يَعْنِي سُورَةَ الْإِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید سے اور قتادہ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ قل ہو الله احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے

۱۵۳۴ م

م ابو ذر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ قاله حين قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابو ذر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ ہین آسمان کے چھوٹے بڑے ستارونکی گنتی سے برتنونکی کثرت جان رکھہ جیسے ستارے روشن

کثرت ہوتی ہے اندھیری بی بدلی والی رات مین بہشت کی برتن جو اُنسے پئے پیاسا نرہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اُس حوض مین بہشت کے دو پر نالے بہتے ہین جو اُنسے پئے پیاسا نرہے اسکا چوڑا و لنبا و کے برابر ہے جتنا فرق ہے عمان سے ایلہ تک پانی اسکا زیادہ تر سفید دودہ سے اور شیرین تر شہد سے یہہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا جب کہ ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان وایلہ شہر ہین شام مین

ق ۱۵۳۵ ف ابُوھُرَیرَۃَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِیْ کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین ہانکونگا کچھہ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنے کفار اور منافق اور مرتد حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے

م ۱۵۳۶ م ابُوھُرَیرَۃَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤمِنُوْا وَلَا تُؤمِنُوْنَ حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ بہشت مین نجاوگے جبتک ایمان نہ لاوگے اور پورا ایمان نہ ہوگا جبتک آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اسکو کروگے تو آپسمین دوستدار بنجاو سلام علیک

کرنا

کرنا رایج کردو اپنے مسلمان لوگون مین **ف** یعنے بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہے
اور ایمان محبت پر موقوف ہے تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پہر حضرت نی
محبت حاصل کرنی کا آسان طریقہ تبلایا یعنی السلام علیکم کرنا سلام سی اسواسطے
محبت حاصل ہوتی ہے کہ دعا خیر ہے یعنی خدا تجھکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور
معمول ہے کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بہی اُس سے
محبت کرتا ہے ہرچند سخاوت اور احسان بہی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت
تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہوسکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک سی ہو سکتا ہے
سواسطے حضرت نی اسی کو خاص کرکے تبلایا لیکن افسوس عجب الٹا زمانہ ہوگیا ہے کہ جہالت اور غرور کے سبب سے
اب بعضی لوگ سلام علیک کرنے سی ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کر باندہتے ہین
محبت اور خیرخواہی کے چیز اُن الٹون کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی **خ** اَبُوهُرَيْرَةَ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَ
وَالِدِہٖ بخاری نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین
میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا ایماندار نہین ہونے کا جب تک کہ مین اسکے نزدیک
اسکے بیٹے اور اسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن **ف** یعنی جب میری رضامندی کو
باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہے **م** اَنَسٍ وَالَّذِیْ

خ ۳۷۸

م ۱۵۳۸

نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ اَوْ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ
مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے
کہ پورا ایماندار بندہ نہو گا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یون فرمایا کہ اپنے
بہائی مسلمان سے دوستی رکہے جیسے اپنی جان سے دوستی رکہتا ہے ھ اَبُوْ
ہُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ
قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان کہ مقرر تم پوچہے جاوگے اس نعمت سے قیامت کے
دن نکالا تہا تمکو تمہارے گہرون سے بہوکہہ نے پہر تم نہ پہرے یہان تک کہ تمکو یہہ نعمت ملی
یہہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ
ساتوین باب مین گذرا کہ حضرتؐ اور صدیق اور فاروق بہوکہہ کے سبب سے ایک انصاری کے
گہر گئے دعوت کے کہانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہہ حدیث فرمائی یعنے یون سوال
ہوگا کہ نعمت کو طاعت الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ھ اَنَسٌ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَضْرِبُوْنَہٗ اِذَا صَدَقَکُمْ وَلَتَتْرُکُوْنَہٗ اِذَا کَذَبَکُمْ یَعْنِیْ غُلَامًا
اَسْوَدَ لِبَنِی الْحَجَّاجِ کَانَ عَلٰی رَوَایَا قُرَیْشٍ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے

١٥٣٩

١٥۴٠

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم اسکو مارتے ہو
جب وہ تم سے سچ کہتا ہے اور اسکو چھوڑتے ہو جب تم سے جھوٹھ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا
وہ سیاہ لڑکا ہے جو جنگ بدر کے دن قریش کے ابکش اونٹون پر تہا **ف** جنگ بدر مین
جب حضرت کا لشکر اترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے ابکش
اونٹون مین تہا پکڑ لائے اور پوچہا کہ ابوسفیان اور اسکے لوگ کہان ہین اُسنے کہا کہ مین انکو
نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانی مقام پر ہین تو اصحاب اسکو مارنے لگے اُسنے مار کے
ڈر سے کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بہی ہین تو اصحاب نے اُسکا مارنا چہوڑا پہر دوسرے بار
اُس سے پوچہا اُسنے کہا کہ مجھکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین
اصحاب نے اسکو پہر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تہے جب حضرت نے یہہ حال دیکھا تب یہہ
حدیث فرمائی **ف** اَبُوهُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ
ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ
وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت
فرمایا قسم اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اُتریگا تم مین لئے مسلمانو
عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ
اور کثرت سے پہیلیگا مال یہان تک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا **ف** قیامت کے

ف ۱۵۸۱
کسر صلیب
قتل خنزیر
وضع جزیہ
مال فیض عیسیٰ

قریب امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسیٰ آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے
محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہیں جیسے یہہ شکل ہے +
نصاریٰ اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہیں اسواسطے کہ انکے گمان میں حضرت عیسیٰ سولی پر
مارے گئے اور ہرچند ابھی نصاریٰ سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰ اپنے وقتمیں
نصاریٰ سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وہ ایمان نہ لاوینگے تو انکو قتل کرینگے **ق** سَعْدُ
بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ
سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَایَةُ سَعْدٍ وَّفِیْ
رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے
قابو میں میری جان ہے کہ نہیں ملتا تجھسے شیطان کسی راہ میں چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا
ہوتا ہے اُس راہ میں جو تیری راہ کے سوا ہے یہہ روایت سعد کی ہے اور ابوہریرہ کی
روایت میں قط کی لفظ سالکا فجا کی لفظ سے مقدم ہے لیکن مطلب میں کچھہ فرق نہیں یہہ
حدیث حضرت نے عمر فاروق کی حق میں فرمائی **ف** مصابیح میں روایت ہے کہ عمر
فاروق نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کی پاس قریش کی
عورتیں چلا چلا کر باتیں کر رہی تہیں جب عمر فاروق کے آنیکی خبر ہوئی تو سب پردہ میں
ہو گئیں

فضیلت فاروق
شیخین یعنی
حضرت ابوبکر
ایمان اور عمر
ہمیشہ ۱۵۴۲ ق
وی ورود
شیعہ

ہوگئیں جب عمر فاروق اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یارسول اللہ کیا سبب ہے آپ کے ہنسنے کا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو عورتوں سے تعجب آیا کہ میری پاس باتیں کرتی ہیں جب تمہاری آواز سنیں تو سب پردے میں ہوگئیں عمر فاروق نے عورتوں سے کہا ای دشمن اپنے جانوں کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہیں ڈرتی تو عورتوں نے کہا کہ ہاں ہم تمسے ڈرتی ہیں کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے تیری کڑاپن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیری گرد پھٹک نہیں سکتے حرام کاموں کا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہیں عمر فاروق کو حضرت کی وقت میں محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اُنسے لوگ ڈرتے تھے دستور ہے کہ چور جیسے کو توال سے ڈرتے ہیں ویسے پادشاہ سے نہیں ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو پادشاہ سے افضل نہیں جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق کی فضیلت حضرت پر ثابت نہیں ہو سکتی **ف** ابو ہریرۃ

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْا امْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَاْبٰی عَلَیْہِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْھَا

بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اسپر غصہ رہے گا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد راضی ہووے **ف** یعنے

ف ۲۴۰۳

عورت کو خاوند سی اس کام مین انکار درست نہین کہ اسسے خدا ناخوش ہوتاہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہے بلفظ واللہ

خ ابُوهُرَيْرَةَ وَاللهِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خداسے اور توبہ کرتا ہون دن بہر مین ستر بارسے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہے اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنیکی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہ گار لوگونکو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے ق المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ وَاللهِ اِنِّي لَرَسُوْلُ اللهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَه زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجھکو جہٹلاتے ہو لکھہ دی محمد بن عبداللہ یہہ حضرت نی صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چہٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو کفار قریش نے یہہ حضرت کو روکا اور اسباب پر صلح ہوئی کہ اب کے سال بی حضرت عمرہ کئے پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف

لاوین

لاوین حضرت نی صلحنامہ لکھوا دیا کہ یہہ صلحنامہ ہے جسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
صلح کی کافرون نی کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اگر ہم تمکو رسول
اللہ جانتے تو تم سے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نی یہہ حدیث
فرمائی او محمد رسول اللہ کے لفظ کو کاٹ کے محمد بن عبد اللہ لکہا **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ وَاللهِ لَاَنْ

ق ١٥٤٦

يَلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهِ فِىْ اَهْلِهِ اٰثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ اَنْ يُعْطِىَ كَفَّارَتَهُ الَّتِىْ
فَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قسم
خدا کی مقرر تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گہر والون کے حق مین کہائی ہو
زیادہ تر گناہ ہے اُسکے لئے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو خدا نی اسپر فرض
کیا ہے **ف** یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جسمین اپنے گہر والون کو ضرر پہنچے تو
قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ آزردن دل دوستان جہل است و کفارۂ یمین
سہل **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ وَاَبُوْشُرَيْحِ الْخُزَاعِىُّ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ

ق ١٥٤٧

وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِىْ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور ابوشریح خزاعی سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قسم خدا کی وہ
ایمان نہین رکہتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکہتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکہتا لوگون نے
کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکہتا حضرت نی فرمایا وہ شخص مراد ہے جسکے

ہمسائے لوک رنج رسانی اور تکلیف سی نڈر رہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسائے سے فرض ہے اور اسکو رنج دینا حرام ہے **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَانْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا. بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت کہ حضرت نی فرمایا کہ قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دی تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ہم ملین یعنے لڑائیکے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نی البتہ ہمپر زیادتی کی ہے جب وہ فتنہ فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم انکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم ہین کا فرون نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نی پناہ کے واسطے مدینہ کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہہ حدیث فرماتے تھے

۱۵۴۴ ق

فصل

بسنوی رجپاسی منجتہ زعش سکیا ۱۵۴۵

اس فصل مین وہ حدیثین ہین کہ جنکے سر پر سین ہے

م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ عنقریب تمپر فتح ہونگی ملک اور خدا تمہاری کفایت کریگا سو نہ تھکاوے
تمکو مال کے حصونکی غفلت ف یعنی روم اور ایران اور ترکان فتح ہوگا اور
مجاہدون کے حصے مین بہت مال اویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو تم مال کی کثرت مین جہاد
کرنے سی غافل ہوجاو اس حدیث مین خبر ہے اُن فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ
ہے جہاد کی ترغیب کا ف ابو ہریرۃ ستکون فتنۃ القاعد فیھا خیر
من القائم والقائم فیھا خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی من تشرف
لھا تستشرفہ ومن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا
شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اسمین کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے
دوڑنے والے سے جو اسکو جھانکے گا تو اسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی
جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ مین آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہے اُن
فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت سے یعنی
اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدور نہین تو کم کوشش کرنیوالا اسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش
کرنیوالے سے اسیواسطے اکثر صحابہ نے فتنہ اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی ق
ابو حمید الساعدی ستھب اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیھا

أحَدٌ مِّنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ قَالَهُ بِتَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین
ابو حمید ساعدی سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک
سخت آندھی چلیگی سو اسمین نہ کہڑا رہے کوئی سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اسکا
زانو بند مضبوط باندھے یہہ حضرت نی تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک
شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہہ حدیث فرمائی چنانچہ
نہایت سخت آندھی اسی رات چلی ایک شخص کہڑا تہا اسکو آندھی نی اڑا کر طے کے
پہاڑ پر ڈالا ملک طے اور تبوک سی کئی دنونکی راہ ہے **ق** عَلِیٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ

فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ
الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ
فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور
مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر
زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑہینگے قرآن کو ایمان
نہ اتریگا انکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچہہ اثر نہو کا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر
نکل جاتا ہے شکاری جانور سے سو جہان کہین تم ان سے ملو تو انکو قتل کرو سو البتہ

ق ۱۰۵۴۲

اُنکے قتل کرنیوالون کو ثواب ہے قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سی خارجی لوک مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا

م **اَبُوْهُرَيْرَةَ سَيَكُوْنُ فِي اٰخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ** مسلم مین

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وہ باتین تم سے کہینگے جو تم نے اور تمہاری باپ دادے نے نہین سنین سو دور رہنا تم اُنسے **ف** اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رایج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ امامون کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیئے کہ اسمین دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہو گئین

فصل فِي الْمُضَارِعِ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سر پر مضارع کا صیغہ ہے

م **اَنَسٌ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ** مسلم مین

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے

۱۰۵۳ م

۱۰۵۴ م

دن سو مین دروازہ کہولوا‌ؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو

چوکیدار کہیگا تجہیکا مجہکو حکم ہے کہ نہ کہولون کسی کے واسطی تجہسے پہلے ق ابْنُ عَبَّاسٍ

اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا

خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ لِوَفْدِ

عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون

چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا

کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوای اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہے اللہ کا اور دوسرا

حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوۃ کا دینا اور چوتہا حکم یہہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان

حصہ اسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تم کو کدو سے اور سبز گہڑے سے اور نقیر اور مقیر سے

یہہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اسوقت مین شراب کی چار طرح کے برتن

رایج تہے ایک تو کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گہڑا جیسی سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کہجور کی

لکڑی کا کریدا برتن چوتہی مقیر یعنی روغن دار برتن جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب

حرام ہوئی تو حضرت نے اسکے برتنون کا بہی استعمال کرنا منع کیا تا کہ شراب نوشی نہ یاد پڑے

جب کہ شراب کی عادت چہٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کی استعمال کی اجازت دی چنانچہ

اور حدیث

اور حدیث مین آیا ہے عمر ابن عباس ابکی للذی عرض علی اصحابک من اخذھم الفداء لقد عرض علی عذابھم ادنی من ھذہ الشجرۃ لعمر بعد یوم بدر۔ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مین روتا ہون اس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میری سامنے ہوا تھا انکا عذاب اس درخت سے قریب تر یہہ حضرت نے عمر فاروق سے جنگ بدر کی بعد فرمایا۔ جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے انکے مقدمہ مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ یہہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجئے شاید کہ مسلمان ہون یا انسے مسلمان اولاد پیدا ہو اور ان سے فدیہ لیجئے چھوٹنے کے عوض یہہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کر کے قوت پکڑین اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن مارئے جب اکثر صحابہ کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اُتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابوبکر صدیق ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجھکو بھی بتلائے تاکہ مین بھی رون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نرہتا اس واسطے کہ مال لینے کی انکی مرضی نہ تھی اس حدیث

صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمی میں وحی نہ ہوتی تھی تو حضرت اسمین اجتہاد کرنے تھے
اگر اسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالی جلد خبردار کر دیتا تھا ق ابن عمر اُری رُؤیاکم
قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع
الاواخر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون
تمہارے خوابون کو کہ موافق ہوگئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنیوالا
ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا
کسینے تیئیسوین کسی نے چبیسوین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق
راتون مین شب قدر ضرور ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار
رہے اور عبادت کرے اینمین آخر کوئی تو ہوگی خ ابو هريرة اراکم یا بنی حارثة
قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل انتم فیه وخرج مسلم
عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جعل اثنا عشر
میلا حول المدینة حمی بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون
تمکو اے حارث کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم یعنی مدینے کی حرم سے پہر حضرت نے انکی طرف
التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم مین ہوا ور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ البتہ
حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد ھ ابو هريرة اشهد ان لا اله

ف ۱۰۵۷

خ ۱۰۵۸

ھ ۱۰۵۹

الا الله

إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ
الْجَنَّةَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوای
خدا کے کوئی بندگی کے لایق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون کا نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ
اس کلمے کے ساتھہ نہ شک لانیوالا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی
جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اسکو کچہہ شک نہو سو وہ بہشت مین
داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ سزا پاوی

ح ١٥٦٠

ح أَنَسٌ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ
كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا
مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کی مقدمی ہین اس واسطی کہ وہ میرے
خاص لوگ اور راز دار ہین اور البتہ وہ ادا کرچکے جو انپر فرض تہا یعنی دین کی مدد اور باقی
رہہ گئے انکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو انکے نیکو کار سے اور ٹال جاو انکے
بدکار سے ف یعنی سوای حدود کی انکی خطاؤن کو نہ پکڑو

م ١٥٦١

م عَائِشَةُ تَأْخُذُ
إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا
فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ
ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا م لِأَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِينَ

کیفیت غسل حیض

سألته عن غسل الحيض مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ لیوی تم مین کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کے پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین
جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پہر پانی ڈالے اپنے سر پر
پہر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہنچے یعنی سر کو نیچی سے اوپر تک خوب ملے پہر اپنے
بدن پر پانی ڈالے پہر ایک پہنہڑا مشک آلودہ لیوی سو اس سے پاکی حاصل کری یعنی اندر رکھے
تاکہ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کری یہہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب اسنے
حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی بیر کی پتی کو پانی مین جوش کرنیسے یہہ فائدہ کہ میل خوب
چھوٹ جاوی

ف ١٥٦٢

ق جابر تبکیہ او لا تبکیہ مازالت الملائکۃ تظلہ باجنحتہا
حتی رفعتموہ یعنی عبد اللہ اباجابر بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو رو یا نہ رو ہمیشہ اسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کئے رہے
یہان تک کہ تم نے اسکی لاش کو اٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ **ف** جابر کے باپ عبد اللہ

بیان وجہ شہادت

جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون نے انکی ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے
انکی لاش حضرت کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تہی جابر نے کپڑا اٹہا کر دیکہنے کا ارادہ کیا انکو لوگون نے
منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی تب حضرت نے اس عورت سے یہہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اتنی ہی اسکی خدا کے

١٥٦٣ هـ نزدیک عزت بڑھتی ہے هر ابُوهُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا پہنچیگا مومن کا زیور جہان تک پہنچتا ہے وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہے وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی

١٥٦٤ هـ ابُوهُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ پہنچ جاوینگے گھراہاب تک یا یون فرمایا کہ یہاب ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاویگی

١٥٦٥ ق ابُوهُرَيْرَةَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے اُن لوگون پاس ایک منہہ لیکر اور جاوے ان لوگون پاس دوسرا منہہ لیکر ف مراد منافق ہے جو مسلمانون مین مسلمان ہے اور کافرون مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون نہین تقیہ کرکے سنی بنے اور اسی طرح وہ جو دشمنون سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اور اسکے آگے اسکی سی

١٥٦٦ ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا نِ الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ

وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِی حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ
حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ
فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ فِی الْبَحْرِ حَتّٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ
فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ
کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوْا وَیْلَکِ
مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَیُّهَا الْقَوْمُ
اِنْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ
لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا
وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ مَا بَیْنَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی کَعْبَیْهِ
بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَکَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ
مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَکِبْنَا فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ فَصَادَفْنَا
الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِکَ هٰذِهٖ
فَجَلَسْنَا فِیْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا
یُدْرٰی مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ

فقالت

فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا و فزعنا منها ولم نامن ان تكون شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شانها تستخبر قال اسئلكم عن نخلها هل تثمر قلنا له نعم قال اما انها توشك الا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن اي شانها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شانها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب فاطاعوه قال لهم قد كان ذاك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها في اربعين ليلة غير مكة

وَطِيبَةُ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَاِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طِيبَةُ هٰذِهٖ طِيبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین نے تمکو کس واسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مین نے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو و لیکن جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پہر اسنے بیعت کی پہر مسلمان ہوا اور مجہسی ایسی بات کہی جو موافق پڑی اسبات کے جو مین تمسی کہا کرتا تہا مسیح دجال کی خبر سی اسنے مجہسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کی جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو ان سے ایک مہینہ بہر لہر کہیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پہر وہ

لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پہر وہ جہاز سے پلوار یعنی
چہوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا انکو ایک جانور بہاری دم بہت
بالون والا کہ اسکا آگا پیچہا دریافت نہوتا تہا بالون کے ہجوم سی تو لوگون نی کہا ای
کم بخت تو کیا چیز ہے اُسنی کہا مین جاسوس ہون لوگون نی کہا جاسوس کیا اُسنے
کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہے اس واسطی کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق
ہے تمیم نی کہا جب اُس نی مرد کا نام لیا تو ہم اُس جانور سی ڈرے کہ کہین شیطان نہو
تمیم نی کہا پہر ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اُسمین بڑا قد
آور آدمی موجود ہوا کہ ہمنی ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبہی نہین دیکہا جکڑے
ہوئے ہین اسکے دونون ہاتہ گردن کے ساتہہ درمیان دو زانون کے دونون ٹخنون تک
لوہے سے ہم نی کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے اُسنی کہا تم قابو پاگئے میری خبر پر یعنی میرا حال
معلوم ہو جا دیگا اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین
سوار ہوئے تہے سمندر کی جہاز مین تو ہم نی پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تہا
سو کہیلا کی کہہ ہم سے ایک مہینہ بہر پہر ہم آلگے تیرے اس ٹاپو سے پہر ہم بیٹھے چہوٹی
کشتی مین پہر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا
ہم نہ جانتے تہے اسکا آگا پیچہا بالونکی کثرت سی ہم نی اُسکی کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے سو اُسنے

(حاشیہ) [illegible]

کہا مین جاسوس ہون ہم نی کہا جاسوس کیا اُسنے کہا چلو اُس مرد پاس جو دیر مین ہے
کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اُسّے
ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پہر اُس مرد نی کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے
ہم نی کہا کہ کونسی بات حال تو اُسکا پوچھتا ہے اُسنے کہا کہ مین اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہون
کہ پہلتا ہے ہم نی اُسی کہا کہ ہان پہلتا ہے اُسنے کہا کہ خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ
نہ پہلیگا اُسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنی کہا کونسا حال اُس دریا کا تو پوچھتا ہے
اُسنے کہا کہ کیا اُسمین پانی ہے لوگون نی کہا اُسمین بہت پانی ہے اُسنے کہا البتہ اُسکا
پانی عنقریب جاتا رہے گا اُسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نی کہا کون
حال اُس چشمے کا پوچھتا ہے اُسنے کہا اُس چشمے مین کیا پانی ہے اور وہان کے لوگ
اُس چشمے کے پانی سے کیا کہیتی کرتے ہین ہمنے اُسسے کہا ہان اُسمین بہت پانی ہے اور وہان کے
لوگ کہیتی کرتے ہین اُسکے پانی سے اُسنے کہا مجھکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اُسنی کیا
کیا لوگون نی کہا وہ مقرر نکلا مکّے سے اور اُترا مدینے مین اُسنے کہا کیا اُسّے عرب
لڑے ہم نی کہا کہ ہان اُسنی کہا کیونکر اُس نے اُنکے ساتھ کیا ہم نی اُسکو خبر دی کہ وہ
غالب ہو گیا اپنے گرد پیش کے عرب پر اُنہون نی اُسکی اطاعت کی اُسنے کہا کہ مقرر
یہہ بات کیا ہو چکی ہم نی کہا ہان اُسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہہ بات اُنکے حق مین بہتر ہے

کہ اُسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال
تمام زمین کا پہرنے والا اور البتہ عنقریب ہے کہ مجھکو اجازت ہو نکلنی کی سو مین نکلونگا
تو سیر کرونگا سو چھوڑونگا کسی گانوکو مگر کہ مین اُسمین اُترونگا چالیس رات کے اندر سوای مکے
اور مدینے کے کہ اُنکا جانا مجھپر حرام ہے یعنی منع ہے جب کہ مین چاہونگا کہ اُن دو بستیون سے
کسی مین داخل ہون تو میری آگے بڑہ آویگا ایک فرشتہ اور اُسکے ہاتہ مین ننگی تلوار ہوگی
کہ مجھکو اُسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اُسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اسکی
چوکیداری کرینگے پہر حضرت نی اپنے پشت خار سے منبہ پر کوٹا دیا اور فرمایا کہ یہی
مدینہ ہے یہی مدینہ ہے خبردار ہو بہلا مین تمکو اس حال کی خبر دیچکا ہون تو اصحاب نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اُس چیز کے جو مین
تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال سے خبر دیا کرتا تہا خبردار ہو کہ البتہ دجال دریای
شام یا دریای یمن مین ہے نہین بلکہ وہ پورب کے طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے
وہ پورب کی طرف ہے اور حضرت نی اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرت نی دجال کا
مقام دریای شام یا دریای یمن مین فرمایا پہر شاید اُسوقت وحی سے معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہے اسواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سی فرمایا چنانچہ اُسکے آگے گیا رہون
حدیث ابن صیاد حضرت نی فرمایا کہ دجال مشرق سے آویگا بیابان اور زمین دو

دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ دجال
بالفعل موجود ہے اور قیدی ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے
ہاتہہ سے مارا جاویگا م اَنْ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ
اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکہہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین
کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوی یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتی ہین قسم
خدا کی ای ابراہیم ہم تیری جدائی سی غمناک ہین ف مشکوۃ مین انس سے روایت ہے کہ
حضرت ابراہیم کے یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت کی دونو آنکہون سے
آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نی حضرت سی عرض کی کہ یا حضرت آپ اور رونے ہین
حضرت نی فرمایا کہ ای عبد الرحمن یہہ رونا رحمت کی نشانی ہے پہر حضرت دوسری
بار آنسو بہر لائے پہر یہہ حدیث فرمائی یعنی آنکہہ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے منافی
نہین بلکہ یہہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے
مخالف ہے اور حرام ہے ق ابن عمر تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى
مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ قَالَ لِرَجُلٍ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ تو کہانا کہلاوے اور سلام

۱۵۶۷ م

۱۵۶۸ ق

کرے

اُنکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہہ حضرت نی اُس مرد سی کہا جسنی حضرت سی کہا
کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سی
خواہ زبان سی خلاصہ اسلام ہے اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنی مین آشنائی
ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہے اسلام کا
اور محبت کا سبب ہے **م** نَافِعُ بْنُ عُقْبَةَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا
اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ
ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عقبہ سی روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کی ٹاپو سی سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران
والون سے سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سی سو خدا اسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے
دجال سی سو خدا اسپر فتح دیگا **ف** جیسے حضرت نی خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب
فتح ہوا اسکے بعد ایران اُسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہہ عمدہ
معجزہ ہے کہ آیندہ خبر مطابق پڑے **خ** اُمُّ سَلَمَةَ تَقْتُلُ عَمَّارًا اِلْفِئَةُ
الْبَاغِيَةُ بخاری مین حضرت ام سلمہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ
قتل کریگا **ف** جنگ خندق مین حضرت نی عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہہ حدیث فرمائی
جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے

معجزہ ۹۴ فتح عرب و فارس و روم

خ ۰۸

عمار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تہا اور اسوقت مین امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تہا

۱۵۸۱ ھ ابُو هُرَیرَةَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ یَحلُبُ اللِّقحَةَ فَمَا یَصِلُ الاِنَاءُ اِلَی فِیهِ حَتّٰی تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ یَتَبَایَعَانِ الثَّوبَ فَمَا یَتَبَایَعَانِهِ حَتّٰی تَقُومَ وَالرَّجُلُ یَلُوطُ حَوضَهُ فَمَا یَصدُرُ حَتّٰی تَقُومَ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہو جاویگی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اسکے منہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہون گے کپڑیکی سو وہ خرید فروخت کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کر کے نہ پہرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث مین اُمت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اسے غافل نرہین اسواسطے کہ قیامت ہونیکی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے بہی اسی حدیث کے موافق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہون گے

۱۵۸۲ ھ المُستَورِدُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ اَکثَرُ النَّاسِ مسلم مین مستورد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اُس حال مین کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے ف اس حدیث مین اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین مین حاکم ہوجا

حدیث کے بموجب نصاریٰ کی کثرت قیامت تک

م ١٥٩٣

ہو جاوینگے ۞ ابو ہریرۃ تقیئ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان
من الذھب والفضۃ فیجیئ القاتل فیقول فی ھذا قتلت و
یجیئ القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی و یجیئ السارق
فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ
شیئا مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ اُگل دیویگی زمین اپنے
جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونی اور چاندی کی یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور
چاندی اور سونیکی کہانے قیامت میں زمین پر ظاہر ہو جاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا
کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو
کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ
اسی کی محبت میں میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لیوینگے اسمیں سے
کچھ بھی ف یہہ قیامت کی قریب ہوگا خوف قیامت سی فرصت کہاں جو آدمی
مال لیوی ق ابو سعید تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ
یکفؤھا الجبار بیدہ کما یکفؤ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل
الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ ہو جاویگی زمین
قیامت کے دن ایک روٹی اسکو الٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیوں کی

بہانی کے واسطے جیسی ہر ایک آدمی اُلٹا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہو جاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہہ امر خدا کی قدرت سی کچھہ بعید نہین اس واسطے کہ اب بہی زمین سے عجیب اور غریب میوے مردار میوی نکلتی ہین اگر تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے

قسم ١٥٨٤ ق ابو هريرة تنزل غدا ان شاء الله بخيف بنى كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعني المحصب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ اترین کے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپہین مین قسم ہوئے ہتے کفر پر یعنی اس مکان مین جسکا محصب نام ہے ف قبل ہجرت کے جب حضرت مکے مین تہے تو قریش اور بنی کنانہ نی محصب مین آپس مین باہم قسم کی تہی کہ بنی ہشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور اُن سے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہانتک کہ وہ تنگ ہوکر حضرت کو انکے حوالے کردین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کے برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گہرے رہے اگ اور پانی تک وہ لوگ نہ دیتے تہے کہانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نی انمین پہوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اسکے حضرت نی ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے

جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہاں گے ہیں اُتریئے کا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اُس مکان میں اُترنے کا یہہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہاں کفر پر کافروں نے کمر باندھی تھی وہیں مسلمانوں کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہوں

ق ۱۵۷۶ ق ابو هريرة يَأتِي الشَّيطانُ أحدَكم فيقولُ من خلقَ كذا من خلقَ كذا حتى يقولَ من خلقَ ربَّك فإذا بلغه فليستعِذ باللهِ ولينتهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہے شیطان تم میں سے کسی پاس تو کہتا ہے کسنے یہ پیدا کیا کسنے وہ بنایا یہانتک کہ کہتا ہے کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہاں تک اُسکو پہنچا دے تو اُسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنی جب اُسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹا دے اِس واسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسوسوں کو دفع کر ڈالتا ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہو جاتی ہے

م ۱۵۷۷ م ابو هريرة يأتي المسيحُ من قِبَلِ المشرقِ وهمّتُه المدينةُ حتى ينزلَ دُبُرَ أحدٍ ثم تصرفُ الملائكةُ وجهَه قِبَلَ الشامِ وهنالك يهلكُ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اُسکا

ہو کا مدینی کا یہان تک کہ کوہ اُحد کے پیچھے اُتریگا پہر فرشتی اسکا مُنہہ پہیر دیوینگے شام کی
طرف اور وہین جاکر ہلاک ہو جاویگا ہ ابو ہریرۃ یأتی علی الناس زمان
یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ
خیر لہم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منہم احد
رغبۃ عنہا الا اخلف اللہ فیہا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر
تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی
الکیر خبث الحدید مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ
آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش آرام کی
طرف آؤ کشائش روزی کی طرف اور حالانکہ مدینے کا رہنا انکے واسطے بہتر ہے اگر
وہ ہون بوجھہ والے اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ نکلے گا مدینے سے کوئی مدینے سے
بیزار ہوکر مگر کہ خدا اُسکے عوض اس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مدینہ لوہار کی
بھٹی کی طرح ہے کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ
اپنے بد لوگون کو جیسی دور کر ڈالتی ہے بھٹی لوہے کے میل کو ف یعنی شام اور عراق
ملک مین کشائش رزق کے واسطے مدینے کی بعضی لوگ اپنی گھر بار کو لیجاوینگے
حالانکہ انکے حق مین یہہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسائگی چھوڑین دنیا کے واسطے ق ابو سعید

ہ ١٥٧٨

ق ١٥٧٩

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ

روایت ہے بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگو نپر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جہنڈ تو اُنسی پوچہینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہے جسنی رسول اللہ کو دیکہا ہو تو لوک کہینگے کہ ہان تو فتح ہو جاویگی اُنکی پہر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اُن سی پوچہینگے کہ کوئی ہے تم مین جسنے دیکہا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین کو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو انکی فتح ہو جاویگی پہر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اُنسی پوچہا جاویگا کہ کوئی تم مین وہ شخص ہے جسنی اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین کی تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اُنکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سی بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ انکی برکت سی فتح نصیب ہوگی **ھ** عُمَرُ

يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ

مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس

اویس بن عامر یمن والے گروہوں کے ساتھ مراد کے قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ بنا ہے اسکی ایک ماہے کہ اسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہے اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کہاوے تو خدا اسکو سچا کردیوے سواے عمر اگر یہہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیری واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین ہرچند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماکی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کی حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال وفات مین عمر فاروق حج کو گئے وہان یمن کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھہ ہین ایک پیرمرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی یا عزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہے لیکن ایک میرا بھائی ہے اسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے ہمارا اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروق نے کہا تو ہمکو اونسے ملا دیگا اسنے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق اور علی مرتضی اسکے ساتھہ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق نے انکو سلام کیا انہون نے جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام

عبد اللہ ہے عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین میں ہیں سب تو عبد اللہ ہیں
اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری مانے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض
ہے عمر فاروق نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا نام بتلایا ہے سو ہم نے تمکو پہچانا تب کہا کہ
ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق نے اپنے مغفرت کی دعا کی واسطے کہا اویس
قرنی نے جواب دیا کہ کبھی مین نے اپنی جان کے باخاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے
دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کی واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے
تمہاری روبرو مجھکو مشہور کردیا اور پہچنوا دیا بھلا اب بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا
کیا نام ہے علی مرتضی نے کہا کہ یہہ امیر المومنین عمر ہے اور مین علی ابن ابی طالب ہون
تب تو اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر دین کہا کہ ای امیر المومنین ای علی ابن ابی طالب السلام
علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوی پھر عمر فاروق نے
کچھہ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا مین نے
سنا کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین انکو سوای دبلے اور بھوکھے لوگون کے نہ کوئی
پہاند سکے گا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اسکے عمر فاروق اور علی
مرتضی اٹھے رخصت ہوئے **ف** اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضی پر
فضیلت ثابت نہین ہو سکتی اس واسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہو سکتا اور صرف

دعا کروانے سے افضلیت ثابت نہین ہوتی اسواسطے خود حضرت نبی اپنے واسطے بعضی لوگون سے دعا کروائی ہے بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنیکو فرمایا ہے ھ جابر یا کل اھل

۱۵۸۱ م

الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ کھایا کرین گے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرین گے نہ جاضرور جاوینگے نہ رینٹھ جہاڑینگے نہ پیشاب کرینگے لیکن انکا یہ کھانا ڈکار ہوجاویگا جیسے مشک کی طراوت انکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستائیش جیسا انکو سانس کا الہام ہوتا ہے ف یعنی بہشت عالم پاک ہے وہان کے کھانیکا فضلہ اس عالم کے طرح پر نہین بلکہ وہانکا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسی طرح اس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا ھ ابو مسعود

۱۵۸۲ م

باب من احق بالامامت

عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً

فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاری رضی سے جنکا عقبہ بن عمر نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اُنمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وہ لوگ قرأت مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اُنمین سے اوّل ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اُنمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اسکے گھر مین اسکی مسند پر بدون اسکی اجازت کے **ف** فقہ مین لکھا ہے کہ امامت مین افضل عالم ہے اسکے بعد قاری ہے اُسکے بعد متقی اسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر فضل فرمایا اسواسطے کہ حضرت کی وقت مین جو قاری ہوتا تہا سو عالم بھی ہوتا تہا اور پیچھے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا **۵** اَنَس ۱۵۸۴ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا

جس مدت تک کہ خدا اسکے باقی رہنے کو چاہے گا پھر خدا اُسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم کی چاہے گا **ف** یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہے کہ باوجود بہشتیوں کے داخل ہونے کے کچھہ مکان خالی رہ جاویگا پھر چند مدت کی بعد خدا اسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا **و** اَنَسٌ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ الطَّیَالِسَةُ مسلم بین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اُنپر سیاہ چادرین ہونگی **ق** اَنَسٌ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ یَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَیَبْقٰی عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم بین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردہ کی تین چیزین اسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتے ہین اور ایک رہ جاتا ہے قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اُسکا عمل اسکے ساتھ رہ جاتا ہے **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے کہ مثلا ایک شخص کے تین دوست ہین اُنین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست ہے جسکے واسطے یہہ شخص شب روز جان نثار رہا کرتا تہا دوسرا دوست اُس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست دونوں سے کمتر سو جب اُس شخص کے حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیوی سو وہ تو اُسکے گہر سے بہی باہر نہ نکلا

۱۵۸۴ و
۱۵۸۵ ق

ہمیشہ رہے عمل وا ولاد و عمل و نیکیہ خیر بہی سیرت و غمخوار سب نیت

اور اُسنی صاف جواب دیا تب یہہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اُسنی کہا کہ چل مین تیری ساتہہ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نہ جاونگا پہر یہہ تیسری دوست پاس گیا جس سے کاہ کاہ ملاقات ہوتی تہی اُس نی کہا خاطر جمع رکہہ مین تیرے ساتہہ چلونگا اور تجہکو آفت سی بچاؤن گا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہے کہ مرنی کے بعد گہر مین رہ جاتا ہے اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتہہ قبر مین جاتے ہین اور اسکو عذاب الٰہی سے بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہے کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکہہ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سی غافل ہو کر بی وفا اور بی مروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہے **شعر** مال و اولاد تیری قبر مین جا نیکے نہین تجہکو دوزخ کی مصیبت سے چہڑانے کی نہین ۔ جز عمل گور مین کوئی ہی ترا یار نہین کیا قیامت ہے کہ تو اُس سے خبردار نہین **ق** ابو هُرَيرَة يَترُكُونَ المَدِينَةَ عَلىٰ خَيرِ مَا كَانَت لَا يَغشَاهَا اِلَّا العَوَافِي وَاٰخِرُ مَن يُحشَرُ رَاعِيَانِ مِن مُزَينَةَ يُرِيدَانِ المَدِينَةَ يَنعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحُوشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الوَدَاعِ خَرَّا عَلىٰ وُجُوهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے

۱۴۸۶ ق

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نہ رہینگے وہان
مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھیلے مجتمع ہونیوالون ہین دو بکریان چرانیوالے
ہون مزینہ کی قوم سے وہ ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیگر وہ ان کی بکریان
ہانک لیجاوین سو وہ مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب وہ ثنیۃ
الوداع پاس پہنچینگے تو وہ دونون منہہ کی بہل گر پڑینگے یعنی مر جاوینگے **ف** اس
حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کی قریب مدینہ اُجاڑ ہو جاویگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا
نام ہے مدینے کے پاس **ق** ابو ھریرۃ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ
وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ
الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ
تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین
اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑہ جاتے ہین وہ فرشتے جو
رات کو تمہاری درمیان رہے تو خدا اُنسے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال اُنسے
زیادہ تر جانتا ہے کہ کس حال مین تم نے میری بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین
کہ ہم اُنکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جانے کے وقت پایا ہم نے اُنکو نماز پڑھتے **ف** معلوم

ق ۱۵۸۷ ترغیب فرشتگان مبارکہ

کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتوں کی دو بار بدلی ہوتی ہے اور بندوں کا حال دو وقت
دربار الہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو
اُسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے
ہرکاروں کا آدمی کو کچھ خیال نہیں آتا ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور چین میں عمر گذرتی ہے

شعر گر وزیر از خدا بترسیدے ہمچنان کز ملک ملک بودی

ف ۱۵۸۸ ق ابو ھریرۃ
يتقارب الزمان وينقص العلم ويلقى الشح وتظهر الفتن ويكثر
الهرج قالوا يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل بخاری اور مسلم میں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا
علم اور لوگوں پر بخل ڈالی جاویگی یعنی زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہے گی اور
عالم میں فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ
ہرج کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی ف قیامت کی
نشانیاں اس حدیث میں ارشاد فرمائیں اور یہہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا
یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یا یہہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم
ہونگے

ف ۱۵۸۹ ق انس يجمع الله الناس يوم القيمة فيهتمون لذلك فيقولون
لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا فيأتون آدم

فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقك الله بيده و نفخ فيك من روحه
و امر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من
مكاننا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيى ربه
منها و لكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فيأتون نوحا فيقول
لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيى ربه منها و لكن ائتوا
ابراهيم الذي اتخذه الله خليلا فيأتون ابراهيم فيقول لست
هناكم و يذكر خطيئته التي اصاب فيستحيى ربه منها و لكن ائتوا موسى
الذي كلمه الله و اعطاه التورية فيأتون موسى فيقول لست
هناكم و يذكر خطيئته التي اصاب فيستحيى ربه منها و لكن ائتوا عيسى
روح الله و كلمته فيأتون عيسى روح الله و كلمته فيقول لست
هناكم و لكن ائتوا محمدا عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه و ما
تأخر فيأتوني فاستأذن على ربي فيؤذن لي فاذا انا رأيته وقعت
ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع رأسك
قل يسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد
يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار و ادخلهم

الجنة

الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ
ثُمَّ يُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ
وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ
ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا
اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ وَذِكْرُ
مُوْسٰى الَّذِيْ تَقَدَّمَ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيْ. بخاری اور مسلم مین انس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہون گے
اس حشر کی مصیبت سے تو کہین گے کہ اگر ہم سفارش کروا وین اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاوین تو خوب بات ہے سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے
باپ تجھکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھ مین اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو
سو انہون نے تجھکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیو اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس
مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ مین اس مقام کے لایق نہین سو یاد کریگا اپنی اس خطا کو
جو اُن سے ہوئی سو شرمادیگا اپنے رب سے اس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ
پہلا رسول ہے کہ خدا نے اسکو بھیجا سو وہ لوگ نوح پاس آوین گے تو وہ کہیگا کہ مین اس

مقام کے لائق ہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اُس سے ہوئی تو شرما دیگا اپنے رب سے
اس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاو ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وہ لوگ
ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنے خطا کو
جو اُنسے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاو موسی پاس جس سے
خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وہ لوگ موسی پاس آوینگے تو موسے
کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اُس سے ہوئی سو شرماویگا
اپنے رب سے اسکے سبب سے ولیکن تم جاو عیسی روح اللہ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا
یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اُسکا باپ نہ تہا سو وہ لوگ عیسی روح اللہ پاس
آوینگے تو عیسی کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس جو خدا کا خاص چیلا ہے مغفور اُسکی اگلی پچھلی بہول چوک سب معاف ہوگئی
سو وہ سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی
سو مین جب کہ اسکو دیکہونگا تو سجدہ مین گر پڑونگا سو مجہکو خدا سجدہ مین رہنے دیگا
جتنا کہ وہ چاہے کا پہر حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اٹہا لے کہہ سنا جاویگا مانگ تجہکو
دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اُٹہاونگا تو مین
تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجہکو سکہلاویگا پہر مین سفارش

کرونگا

کرونگا سو میری واسطے ایک اندازا اور مقدار ٹہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہولی تو
مین اُتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا پہر مین پلٹ
آونگا اور سجدہ مین گرونگا سو مجھکو خدا سجدہ مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہے گا پہر حکم ہوگا مجھکو
کہ اپنا سر اُٹہا لے ای محمد اور بول تیرا کہنا سُنا جاویگا اور مانگ تجھکو دیا جاویگا اور سفارش
کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اُٹہاونگا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف
کہ مجھکو میرا رب سکہلاویگا پہر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطی ایک حد مقرر کی جاویگی
تو مین اُتنے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہے
کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتہی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پہر مین کہونگا ای میری رب
اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت نکا
قرآن مین حکم نہین یعنی مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ پہر مین چوتہی بار اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتہی بار پہرونگا اور موسی کا
ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہے **ف** معلوم ہوا کہ حشر مین
سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بہول چوک یاد کرکے شرما دینگے آخر کو ہمارے
حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہ گارون کو اُس قہر کے مقام سی بچا دینگے اسوقت
سو کنت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتی ہین

ہماری حضرت کو خاص ہے دوسرے پیغمبر کو اُسمین کچھہ دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطی شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرونکی زبان سے ثابت ہو جاوی کہ سوای حضرت کی کسی کو ایسا رتبہ نہین ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بہی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزی ہے شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوای ہمارے حضرت کے کوئی قدم نہ رکھہ سکیگا پہر جب شفاعت کا دروازہ کہلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کی فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بہی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اس ماہ رو کا سب سے نرالاہی طور ہے دلبر سبہی ہین پر مرا دلبر کچہہ اور ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ؏ اَبُوْ مُوْسٰی یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَیَضَعُهَا عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِیْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم بن ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچہہ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا ان گناہون کو اُنسے معاف کردیگا اور اُن گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھہ دیگا راوی کہتا ہے کہ میری دانست مین یونہی ہے ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہہ شک کسکی طرف سے ہے یعنی ابو موسی کو شک ہوئی

۱۵۹۹ ؏

اس حدیث

ہن حدیث کی یاد ہین یا کسی اور کو ف اس حدیث مین وہ مسلمان مراد ہین جن کو یہود اور نصاریٰ سے سخت تکلیفات پہنچین اور انہون نے صبر کیا واللہ اعلم

ق ١٥٩١ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ نکاح حرام ہو جاتا دودہ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہے رشتہ داری سے ف یعنی جیسی سگی مان اور بہن اور خالہ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسی ہی دودہ کے رشتہ سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے

ق ١٥٩٢ أَبُو هُرَيْرَةَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈہا دیگا کعبہ کو ایک حبشی چہوٹی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب عابد نہ رہین گے تو ہینے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتہ سے کعبہ شریفہ خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے

ح ١٥٩٣ جَابِرٌ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلینگے ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پہر ایمان کے سبب سے بواسطہ انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت سے آخر کو بہشتین داخل ہونگے

ق ١٥٩٤ أَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ إِيمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہو گی اسکے دل مین ایک جَو کے
برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہو گی اسکی دل مین ایک گیہون کے
برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہو گی اسکے دل مین ایک ذرہ
برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجای نیکی کے ایمان کی لفظ روایت
کی ہے یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی
ایمان ہو گا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے
للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونیکی اور برادر پروری
اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرہ ذلک

۱۰۹۵ خ

خ ابو سعید یخلص المؤمنون
من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم
من بعض مظالم کانت بینہم فی الدنیا حتی اذا ہذبوا ونقوا اذن
لہم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدہم اہدی بمنزلہ
فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان فی الدنیا بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اس پل پر
جو دوزخ اور بہشت کی درمیان ہے تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے ان حق تلفی
اور ظلمون کا جو انکے درمیان دنیا مین ہوئے تھے یہان تک کہ جب وہ پاک صاف

ہو جاوینگے تو انکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا سو اسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ انہین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کی مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا **ف** اس حدیث مین وہ ایماندار مراد ہین جو دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پہر جب خدا ب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وہ بہشت مین داخل ہونگے

م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وہ لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین **ف** مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتے رہتے ہین کہ صرف آواز اور ہاتہ کے اشارے سے بہاگ جاتی ہین

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْئُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وہ ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے انکے منہہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودہوین رات کو

م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ

مسلم مین ابوہریرہ رض سے

روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری اُمت سے ستر ہزار وہ ایک ہی گروہ ہین میری اُمت سی چاند کی صورت پر **ف** متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکہتی ہین اسباب ظاہری کی گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہہ مضمون صاف آیا ہے

ف ۱۵۹۹ **ف** ابن عمر یُدخِلُ اللهُ اَھلَ الجنّةِ الجنّةَ واَھلَ النّارِ النّارَ ثُمّ یقومُ مؤذّنٌ بینھم فیقولُ یا اھلَ الجنّةِ لا موتَ ویا اھلَ النّارِ لا موتَ کلٌّ خالدٌ فیما ھو فیہِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین پہر اُٹھیگا ایک پکارنیوالا انکے درمیان مین پہر پکاریگا ای بہشتیو اب تمکو موت نہین اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہے جس مکان مین کہ ہے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیونکی کبہی فنا نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہہ آواز بعد مسلمان گنہگار ونکے دوزخ سے نکلنے کی ہوگی تاکہ بہشتی بے کہٹکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیری غضب سی پناہ

١٦٠٠ **م** ابو ھریرة یَدخُلُ مِن اُمّتی الجنّةَ سبعونَ الفاً بغیرِ حسابٍ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ داخل ہون کے بہشت مین میری امت سی ستر ہزار بدون حساب کے **ف** یعنے اُنکے نامہ اعمال صرف انکو دکہلا دئے جاوینگے زیادہ گفت وشنید نہوگی

خ ابن عباس

١٦٠١ ح ابْنُ عَبَّاسٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ
مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا. بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ماں پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتے زمزم کو یا یون
فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتے زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا **ف** حضرت ابراہیم
علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل کو خدا کے مرضی سے کعبہ پاس چھوڑ گئے وہان
نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے
پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہ نے اس پانی کے گرد پتھروں کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور
چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی ماں اسکو نہ روکتین تو زمزم ایک
دریا ہو جاتا اسواسطی کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا

١٦٠٢ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ
مُوْسٰى لَقَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ
يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ
اللّٰه. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے
موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پر اُسنے صبر کیا یہ حضرت نے
اسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی
اس تقسیم مین کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی **ف**

جنگ حنین میں بہت مال غنیمت میں آیا تہا حضرت نے مکہ کے نو مسلمون کو بہت سا
مال دیا تا کہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجہین تو ایک مرد نے دین نے جسکا ذی الخویصرہ لقب تہا
حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تہی کہ
اُنہون نے اپنے بہائی ہارون کو مار ڈالا زخمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ
ہارون کی لاش کو اُنکو دکہلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکہہ کر وہ ناپاک شرمندہ
ہوئے خدا لعنت کرے بدگمانون پر پیغمبرون کو تہمت سے چہوڑتے ہین نہ اُنکے آل اور
اصحاب کو ق عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِیْ كَذَا وَكَذَا
اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِىَّ الْاَنْصَارِىَّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور
مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اسپر رحمت کرے البتہ
سُننے تو مجہکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجہسے بہلائی گئی تہی اور دوسری
روایت یون ہے کہ جس آیت کو مین نے فلانی اور فلانی سورت سے نسیان کے سبب
ساقط کر ڈالا تہا یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سُنا
کہ وہ رات کو قرآن پڑہتا تہا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِىْ وَالْمَاشِىْ
عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے

ق ۱۶۰۳

ق ۱۶۰۴

کہ حضرت نے

کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادہ کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تہوڑی جماعت بڑی جماعت کو ھ ابوذر یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَتُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی

مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑھے کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہے تو آدمی پر اسکی شکر گذاری بہی ضرور ہے پہر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بہی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گذاری مین کفایت کرتی ہین خ

ابو ھریرۃ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْھِمْ

بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے

فضیلت نماز چاشت ۱۶۰۵ م

۱۶۰۶ خ

نماز پڑھتے ہین سو اگر اُنہون نی ٹہیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اُنہون نے
کچہہ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہے اور اُنپر اللہ تعالی کا عذاب ہے **ف** یعنی جماعت کا
ترک کرنا کسی طرح نہین درست اسواسطی کہ اگر امام نی نماز کے سب شرط ادا ور ارکان ادا
کئے تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اُنہون نی نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تمکو
ثواب ہے اسواسطی کہ تمکو اسکی خبر نہین مگر اُنپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام
ناپاک یا بی وضو نماز پڑھا دی اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو انکی نماز ہوگئی لیکن امام پر
اسکا وبال پڑیگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ
يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ
ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَيْنَ
الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا
آسمانون کو قیامت کی دن پہر انکو اپنے داہنے ہاتہہ مین لیویگا پہر فرما دیگا مین ہون پادشاہ
حقیقی کدہر گئے پادشاہان گردن کش کہان ہین گہمنڈ کرنیوالے پہر زمینون کو لپیٹ کر اپنے
بائین ہاتہہ مین لیگا پہر فرما دیگا کہ مین ہون پادشاہ کدہر گئے پادشاہ گردن کش کہان ہین
گہمنڈ کرنیوالے **ف** حق تعالی داہنے اور بائین ہاتہہ سے پاک ہے یہہ اُسکی قدرت کی
تمثیل ہے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ سردارا ور پادشاہون کو غرور کرنا لازم

نہین

ق ۱۶۰۷

ق ۱۶۰۸

نہین کہا کہمنڈ کرسبب وہ بیچارہ جسکو اپنے منہ سے چینی مین اختیار نہین تکبر اور کہمنڈ خدا ہی کی شان ہے **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینہ نکلیگا لوگون سے قیامت کی دن یہان تک کہ انکا پسینہ زمین مین ستر گز گہس جاویگا اور لوگون کے منہہ مین داخل ہوگا یہانتک کہ انکے کانون تک پہنچیگا **ف** آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بہر اسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کی بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گہٹنون تک اور بعضون کے منہہ تک پسینہ پہنچیگا

ق ۱۶۰۹

ف عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہے اپنے بہائی کا ہاتہہ جیسے اونٹ چبا لیتا ہے تجکو خون بہا نہ ملیگا ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتہہ کاٹ کہایا اُسنے اپنا ہاتہہ اُسکے منہہ سے کہینچ لیا تو کاٹنے والیکا دانت گر پڑا اُسنے اپنے دانت گرانی کی حضرت سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت نے اُسکو الزام دیا کہ ایک تو اُسکا ہاتہہ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پہر اُس سے خون بہا چاہتا ہے اُسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتہہ کہینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب سب اماموں کا کہ ایسی صورت مین کچہہ بدلا نہین **ق**

ق ۱۶۱۰

أَبُوهُرَيْرَةَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ ١٧ عَنْ رَأَى
خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ
مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ فَقَالَ لَا
وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہے
آگ کی چنگاری کا پہر اسکو اپنے ہاتہہ مین رکہتا ہے یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ سونیکی
انگوٹہی ایک مرد کے ہاتہہ مین دیکہی پہر حضرت نے اسکو اُتار لیا اور اسکو پہینک دیا
جب حضرت تشریف لے گئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹہی لے اور اسکو بیچ کے اپنا
کام چلا تو اُسنے کہا خدا کی قسم مین اسکو کبہی نہ لونگا اور حالانکہ حضرت نے اسکو پہینک
دیا ہے **ف** معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو
قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتہہ سے مٹا ڈالے **ف** عَائِشَةُ يَغْزُو جَيْشٌ
الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَيُبْعَثُونَ
عَلَى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین عائشہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا
ایک لشکر کعبہ سے سو وہ جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا انکے اگلے پچہلون کو
زمین مین دہسا دیویگا اور قیامت مین اُٹہینگے اپنی اپنی نیت پر **ف** حضرت نے خبر دی

ف ١٦١١

کہ آموز مانی ہین ایک لشکر کلیہ حال ہو گا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر ہین تو
بازاری لوگ بہی ہونگے اُنکا کیا قصور جو وہ بہی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتہہ مین نیکون پر بہی دنیا وی عذاب ہوتا ہے
لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ
الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ
مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضی مین
کرلیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتہہ مین پہر کہیگا مین
پادشاہ ہون کہان ہین زمین کے پادشاہ م اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ
وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدہا اور بچاتی ہے اُس سے
کچہ دیکی پچہلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدہا جاوی تو نماز
جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتہہ بہر لکڑی آگے کہڑی ہو تو اُنکے آگے آنے سی نماز مین کچہہ
کچہہ خلل نہین پڑتا علما کہتی ہین کہ یہہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑہتے تہے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی
رہتی تہی تو معلوم ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی و عَبْدُ اللّٰهِ

ق ١٦١٢

م ١٦١٣

م ١٦١٤

بن الشخیر یقول ابن ادم مالی مالی وھل لک من مالک الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت مسلم بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہے کہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تجھکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا میں خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت میں وہی ہے جو تیری کام آدی خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں مگر جو مال کہ دنیا کے کھانے پہننے میں خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات کو بقا ہے جو آخرت میں کام آوی کا تو عاقل کو لازم ہے کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا میں مال جمع کرنیکی نیت نہ رکھے کہ اسکو عذاب دینا ہے

ہ ابو ھریرۃ یقول العبد مالی مالی وانما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اسکو تو اپنے مال میں تین ہی فائدے ہیں جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا میں دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اُسکے سوای تو وہ جانے والا ہے اور لوگوں کے واسطے چھوڑنے والا ہے یعنی باقی رہے مال اُسکو کچھ فائدہ نہیں ہ ابو ذر یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا او ازید ومن

تہدید حرص
ترغیب تصدق

۱۶۱۵
۱۶۱۶
بیان وسعت رحمت

وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّی
شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّی ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا
وَمَنْ اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِیَنِی بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً
لَا یُشْرِكُ بِی شَیْئًا لَقِیْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً مسلم مین ابو ذر سی روایت ہے کہ حضرت نبی
فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک نیکی لاویگا تو اسکو اسکا دس گنا ثواب ہے
یا چاہون تو اُسسے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی
اسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلا لیے بخشدون اور جو مجھسی نزدیکی چاہے گا ایک
بالشت برابر تو مین اسکا قرب ہاتھہ بھر ہو چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھہ برابر چاہے گا
تو مین اُسسے دو ہاتھہ کے لنبائو برابر قریب ہو جاونگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا
تو اسکی طرف مین جھپٹتا آونگا اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے بھرا بر گناہ لیکر بشرطیکہ اُسنی
میرے ساتھہ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو مین اُسسے ملونگا اُسکے گناہ کے برابر مغفرت
اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہے جسکا کچھہ بیان نہین ہو سکتا
قَ اَبُو سَعِیْدٍ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَ
الْخَیْرُ فِی یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ
وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ

فا ۱۶۱ — رزینی ... دوزخی ... بہشتی ... نصف ... [illegible]

قال فذلك حين يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس
سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قال
فاشتد ذلك عليهم فقالوا يا رسول الله اينا ذلك الرجل فقال
ابشروا فان من ياجوج وماجوج الفا ومنكم رجل ثم قال والذی
نفسی بیده انی لارجوان تکونوا ربع اهل الجنة قال فحمدنا الله
وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیده انی لارجوان تکونوا ثلث اهل
الجنة فحمدنا الله وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیده انی لارجوان
تکونوا شطر اهل الجنة ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرة البیضاء
فی جلد الثور الاسود او کالرقمة فی ذراع الحمار بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت
اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتہون مین ہے سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا
حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے انکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی کس قدر ہے دوزخ کا حصہ
خدا فرماویگا ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوی یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی
حضرت نے فرمایا سو یہہ وہ وقت ہو گا جب کہ بڈہا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی
اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو دیکھیگا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ وے

ویونانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہو کا راوی نی کہا سو یہہ بات اصحاب پر نہایت سخت گذری تو اصحاب نی کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہو گا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات پانی کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکہو خوش رہو اس واسطی کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہو گا یعنی دوزخ کی بہرتی کے واسطی یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم کہبراتے ہو پہر حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم لوگ بہشتیونکی چوتہائی ہوگے راوی نی کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پہر حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکی قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اسکی امید رکہتا ہون کہ تم بہشتیونکے تہائی ہوگے راوی نی کہا تو ہم سبنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پہر حضرت نے فرمایا اسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کے مثل سیاہ بیل کی کہال مین یا کہ جیسی داغ کے مثل گدہے کے ہاتہہ مین ف یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتونکے کافر کچہہ کم نہین معلوم ہوا کہ بہشتیونمین آدھی یہہ امت مرحومہ ہوگی اور آدھی اور پیغمبرون کی امت کے لوگ ہونگے اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کے بدولت ہے اللہم صل وسلم علیہ اس حدیث کا اول

مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہے اور پچھلا مضمون بغلین بجاتا ہے ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا تیرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید کر ڈالے نہ بی دغدغہ امید ہی رکھنا چاہئے کہ خلاف شرع اور بی قید بنا ڈالے ق ابْنِ عُمَرَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم ہین عبداللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطی یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے ہین اپنے آدہے کانون تک ف جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم ہین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پہر حضرت نے کوئی لفظ کہی کہ مین نی نہ سنی تو میری باپ یعنے سمرہ نی کہا کہ حضرت نے یہہ لفظ فرمائی کہ وہ سب سردار قریش کے قوم سے ہونگے ف ہرچند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہہ ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چارون خلیفہ اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہہ جو شیعہ کہتی ہین کہ بارہ امام مراد ہین سو بی دلیل بات ہے اسواسطی کہ امیر سردار حاکم کو کہتی ہین سو سوای علی مرتضی اور امام حسن کے کسی امام کو

ق ۱۶۱۸

ق ۱۶۱۹

یعنی حضرت کے بعد بارہ سردار ایسے ہونگے کہ سنت پر چلینگے

ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہان حکومت کا

۱۶۳۰ و

بیان ہے ما ابن عمر یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ مسلم مین

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے

۱۶۳۱ م

دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف وہ مال مراد ہے جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی م جابرؓ

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّہٗ عَدًّا مسلم مین جابرؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے

دیویگا اسکو نہ گننے کا شمار کرکے ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے

یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہون نے ہاتھون سے لپ بھر بھر

۱۶۳۲ ق

بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدی رح مراد ہون واللہ اعلم ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ

یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَ ھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی بخاری اور مسلم مین

عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس

جنت

حالت پر کہ اسلام کی مضبوط رسّی پکڑے ہو گا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرتؐ نے عبداللہ

۱۶۳۳ م ابدی نعمت بخاری

بن سلام کی خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا م ابو ہریرہ یُنَادِیْ

مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا

فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَ اِنَّ لَکُمْ

اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا اَمَّا ذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْكُمُ

الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنیوالا کہ مقرر تمہاری واسطی یہہ ٹہر چکا کہ تم چنگے رہوگے

سو کبہی بیمار نہ پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبہی نہ مروگے اور مقرر تم جوان ہی رہوگے

سو کبہی بڈہے نہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو تم کو کبہی غم اور محتاجی

نہوگی سو یہی مطلب ہے اس خدا کی قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہہ تمہاری

بہشت ہے جسکے تم وارث ہوئے اِس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کئے **ف** فرشتہ بہشت مین

یہہ پکارکے بہشتیون کو سنادیویگا کہ بی دغدغہ ہوجاوین **ق** حُذَيْفَةُ يَنَامُ الرَّجُلُ

النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ

يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ

كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ

النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ

فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ

وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ بخاری اور مسلم مین

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اٹہا لیجاویگی

ق ۱۶۲۴ رفع امانت کا ذکر بخاری ...

امانت اور دیانت اسکے دل سی تو ہو جاویگا اسکا نشان جیسی آنکہہ کا آبلا یعنی مدہم داغ پہر سو ویگا ایک نیند تو اٹہا لیجاویگی امانت اور دیانت اسکے دل سی تو ہو جاویگا اسکا نشان آبلے کی طرح جیسی تو چنگاری کو لپنے پاون پر دہلکاوی سو اسپر آبلہ پڑ جاوی سو وہ تجہکو پہولا دیکہہ پڑیگا حالانکہ اُسین کچہہ نہین پہر لوک خرید فروخت کرینگے یہہ نہین لگتا کہ کوئی بہی امانت کو اداکری یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانی کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہے یہان تک نوبت پہنچیگی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہے کیا لطیف و ظریف ہے کیا خوب عقلمند ہے اور حالانکہ اُسکے دل مین ایک رائی کے دانے برابر بہی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین **ف** خلاصہ مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ امانت داری دمبدم کم ہو جاویگی آخر کو یہہ حال ہو جاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اُنکی بہی نیت بدل جاویگی کچہہ امانت داری انکے دل مین نرہیگی حذیفہ سی روایت ہے کہ حضرت سے مین نی دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکہہ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلے بات تو یہہ ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ امانت داری مردونکے دلونکے اندر اتری سو اُنہون نی قرآن اور حدیث سے علم سیکہا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہو گئے اور دوسری بات حضرت نی ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پہر یہہ حدیث

ق ۶۲۵ وقت شب دعا کی مستجاب ہونیکا

فرمائی ق ابو ھریرۃ ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخیر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسئلنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت کہ حضرت نبی فرمایا کہ اُترتا ہے ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہے تاکہ مین اسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہے تاکہ مین اسکو دون کون مجھسی گناہ بخشواتا ہے کہ مین اسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اسکی رحمت کا نزول ہے اس حدیث سی صاف معلوم ہوا کہ یہہ وقت نہایت مقبول ہے اُسوقت کی دعا مستجاب ہے پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہے شعر ہر شبی از بہر نوای بوالفضول میکند از اوج جاری نزول تو ز جائی خود جو مردی ادب برنگیری کام بی روز و نہ شب

ق ۶۲۶ ق ابو ھریرۃ یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئاً بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ دریای فرات سونی کے گنج سے کھل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اُسمین سے کچھہ نہ لیوی ف یعنے قیامت کے قریب سونیکا خزانہ دریای فرات سی ظاہر ہوگا اسکے لینے سی اسواسطی منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے

١٦٢٧ و

اسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کریگا ھ ابو هريرة يوشك
ان طالت بك مدة ان ترى قوما في ايديهم مثل اذناب البقر يغدون
في غضب الله ويروحون في سخط الله مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ عنقریب ہے اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ انکے ہاتھون مین کوڑے
ہون گے جیسے بیلونکی دم صبح کرین گے خدا کے غضب مین اور شام کرین گے خدا کے قہر مین ف
مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم کے پاس مظلوم کو پہنچنے نہین دیتے اور مارتے ہین

١٦٢٨ خ

خ ابو سعيد يوشك ان يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر
يفر بدينه من الفتن بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ عنقریب ہے کہ
مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی
برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنی فساد کی وقت مین
گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگون کے ملنے سے ایسی وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرانا
بہتر ہے

١٦٢٩ ق

خصلتین یعنی

ق انس يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص على المال و
الحرص على العمر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہے
آدمی اور جوان ہوتی ہین اسمین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص ف
یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھ جاتی ہے

١٦٣٠ ق

ق ابو هريرة الملك

النَّاسَ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ
قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّیَهُمْ بَنِیْ فُلَانٍ وَ بَنِیْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہہ قریش کا قوم اصحاب نے
کہا کہ پہر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ ان سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہے
ابوہریرہ نے کہا کہ اگر چاہون تو انکے نام لے دون کہ وہ لوگ فلانی کی اولاد اور فلانے کی
اولاد ہین **ف** اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کی فساد کی خبر ہے چنانچہ امام حسین کی
شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینہ مین یزید کے لشکر نے شہید کیے

ق ۱۲۳۱ **ق** ابْنِ عُمَرَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَ یُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ یُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ احرام باندھین مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے
ف یعنی جب حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینون مقام پر پہنچے تو وہان سے احرام باندھے

وَمِمَّا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهُ

اور اسمین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجہول ہے

ق ۱۲۳۲ **ق** ابْنِ عُمَرَ اُرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِیْلَ لِیْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَی الْاَكْبَرِ

منهما. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پہر دو شخص آئے ایک اُن مین دوسرے سے بڑا ہے سو مین نے وہ مسواک چہوٹے کو دی تو مجھسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑے عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی **ق** ابن عمر اُرانی

ق ٦٣٣

لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِأً عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ هٰذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اسکے کندہون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندہون تک بال دیکھے ہون سو اُس مرد نے ان بالون مین کنگھی کی ہے تو اُنسے پانی ٹپکتا ہے دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردون کے کندہون پر تکیہ دئے وہی شخص طواف کرتا ہے بیت اللہ کا سو مین نے پوچھا کہ یہہ کون شخص ہے تو

کسی نی کہا کہ یہہ مسیح مریم کا بیٹا پہر مین نے یکایک ا در مرد دیکہا نہایت کہنگر والے بال والا داہنی آنکہہ کا کانا اسکی کانی آنکہہ جیسی پہولا انگور سو مین نے پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے کسینی کہا کہ یہہ مسیح دجال ہے ف حضرت عیسی کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ انہون نی گہر نہین بنایا اکثر جنگل مین پہرا کرتے ہتے اور انکے ہاتہہ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے ہتے اور دجال کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دنمین تمام عالم کو پہر ڈالیگا عیسی علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوین گے حضرت نے ان دونون مسیحون کی نشانیان بتلا دین کہ مسلمان پہچان لیوین دہوکہا نکہاوین ھ

المقداد تُدنی الشمس یوم القیمۃ من الخلق حتی تکون منہم کمقدار میل فیکون الناس علی قدر اعمالہم فی العرق فمنہم من یکون الی کعبیہ ومنہم من یکون الی رکبتیہ ومنہم من یکون الی حقویہ ومنہم من یلجمہ العرق الجاما مسلم مین مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ انسے میل برابر ہوجاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو انہین سی بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اسکے دونو ٹخنون تک پسینہ ہوگا اور انہین سے بعضی کے دونو کہٹنون تک ہوگا اور انہین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور انہین سے بعضے لوگون کو پسینہ لگام دیویگا یعنی منہہ مین گہس جاویگا

ھ ۱۶۳۴ نیا

ف میں سی مراد یا کوس ہے یا سر لکانی کی سلائی

ع حُذَیْفَةَ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَدًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ

مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بننے کے وقت ایک ایک لکڑی پے در پے سامنے آتی ہے سو جو دل کہ اُن فتنون کو پلایا گیا تو اُسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جسنے اُن فتنون کی انکار کی تو اُسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر ہے اسکو کیسطرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جبتک کہ آسمان اور زمین کو قیام ہے اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہے جیسے اوندہا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہے لیکن یہہ خاص روایت مسلم کی ہے ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہے سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی

جیسے اوندھے برتنین پانی نہین ٹہرتا اور جس دل نے اُنکا کچھ دھیان نہ کیا اور آپکو
خطرات واہیات سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہے اسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہے وہ
گناہ سے بچتا رہتا ہے م ابو ھریرۃ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ
وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ
بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبہ
اور پنجشنبہ کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین
کرتا مگر اسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اسکے مسلمان بہائی کے درمیان
عداوت اور کینہ ہوتا ہے سو حکم ہوتا ہے کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسین
صلح کرلیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہے کہ مغفرت کو
روکتا ہے تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین ق سُفْیَانُ ابْنُ اَبِیْ زُھَیْرِنِ
الْاَزْدِیُّ تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ
اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ
قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ وَمَنْ اَطَاعَھُمْ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ
لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبُسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَھْلِیْھِمْ

م ۱۲۳۶

ق ۶۳

وَمَنْ

وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سواٗ اٹھالیجاوینگے اپنے گھروالون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینہ کا رہنا انکے حق مین بہتر ہے اگر انکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سواٗ اٹھالیجاوینگے اپنے گھروالون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا انکے حق مین بہتر ہے اگر انکو کچھ دانست ہو اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سواٗ اٹھالیجاوینگے اپنے گھروالون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا انکے حق مین بہتر ہے اگر انکو کچھ دانست ہوتی **ف** یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھربار کے جا بسینگے حالانکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا انکے حق مین بہتر نہین **ق** ابو هريرة تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اسکے مال کے سبب سے اور اسکے حسب نسب کے اور اسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر

ق ۲۳۶

تونے دیندار کو چہوڑا **ف** یعنے دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت ہوتی ہین چار چیزون کے سبب ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکہہ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکرنا کہ اکثر دہوکہا ہوتا ہے اور اسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اگر دینداری کیساتہہ مال اور نسب اور جمال بہی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور **ق** أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيْهِ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اسکے پیٹ کی سی انتڑیان نکل پڑین گی سو انکو لئے گہومتا پہریگا جیسے گدہا پن چکی کے گرد گہومتا ہے تو جمع ہون کے اسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجہکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تہا اور بد کامون سے نہ منع کرتا تہا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تہا اور خود اسکو نہ کرتا تہا اور بد کام سے منع کرتا تہا لیکن خود کرتا تہا **ف** اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہے **ق** أَنَسٌ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ

اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا بْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا بْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تہا سو دوزخ مین ایک بار غوطہ دیا جاویگا پہر اُس سے پوچہا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبہی آرام دنیا مین دیکہا تہا کیا تجہپر کبہی چین بہی گذرا تہا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبہی نہین ای میری رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اُس سے پوچہا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبہی تکلیف بہی دیکہی ہے کیا تجہپر کبہی شدت اور رنج بہی گذرا تہا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجہپر تو کبہی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبہی شدت اور سختی نہین دیکہی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کے آرام بالکل بہول جاوینگے اگرچہ دنیا مین اُسنی سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین وآرام کی روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نیاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو **ھ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ

۱۲۴۰

ھ

يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اُس دن یعنی قیامت کو اُسکے ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھہ ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچین گے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوّے کروڑ اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

١٦٤١ م

جابر يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا حشر مین اٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا ف یعنے کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر

ق ١٦٤٢

ق اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْاُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ اِنَّكَ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اُس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا ہان تو اس سے کہا جاویگا تجھسے تو اُس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھسے تو صرف اتنی خواہش اور شرک نکرنیکی فرمایش تھی تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِىْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے حساب اور ثواب کی امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لے چلیگی یعنے یے تیسری قسم کے لوگ ہین دوپہر کو آگ انکے ساتہہ ٹہر جاویگی جہان وہ ٹہرینگے اور رات بسر کریگی انکے ساتہہ جہان وہ رات بسر کرینگے اور صبح کریگی انکے ساتہہ جہان وہ صبح کرینگے اور شام کریگی انکے ساتہہ جہان وہ شام کرینگے ف یہہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندہ لوگونکو شام کے ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِىِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ. بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت کہ حضرت نے

ق ۱۶۴۵

فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے
میدے کی روٹی انہین کسی کا نشان نہ باقی رہے گا یعنی کوئی مکان اور مینار نہ رہیگا
چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہے کہ نشان نرہے کا یہہ مضمون حضرت کی
حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہہ قول ہے اُنکے سوای یا کسی اور شخص کا

١٦٤٦ م

أنسؓ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ
أَيْ رَبِّ إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا مسلم مین
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے
لائے جاوینگے خدا کے سو انہین سے ایک شخص منہہ پھیر کہیگا ای میرے رب جب کہ تونے مجھکو
دوزخ سے نکالا تو اب مجھکو انہین پھر نہ ڈالیو تو خدا اسکو نجات دیگا

١٦٤٧ ح

أَبُو سَعِيدٍ يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ
هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ
نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ
بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا بخاری مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا ای میرے رب مین حاضر ہون تیری

گواہی امت محمدی بر دعوی نوح علیہ السلام

خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرما دیگا کہ کیا تمنے اپنی امت کو پیغام پہنچایا تہا یعنی عذاب سے ڈرایا تہا تو نوح کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سنا دیا ہے تو اسکی امت سے کہا جا دیگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہنچایا تہا تو اسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرما دیگا کہ تیرے دعوی کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی امت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پہنچایا تہا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسی طرح ہم نے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تا کہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تم پر گواہ ہووے **ف** اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اس واسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے بعضی روایت مین آیا ہے کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقتین کہان موجود تہی بن دیکہے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہاری وقت مین نہ تہے لیکن ہمکو یہہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے خدا کی کلام زیادہ تر کسی کے کلام کی سند نہوگی

ق اَبُوهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین ہر ایک آدمی کی دعا اسوقت تک مقبول ہوگی جبتک کہ وہ اس طرح سے جلدی نکرے

ق ۱۶۴۷

کرمین نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اُسنے میری دعا قبول نکی **ف** دعا مین اس طرح شتابی کرنا ایسی بی ادبی ہے کہ اسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدائی کے کارخانے کا بہید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہے اور حدیث مین ایا ہے کہ مسلمانکی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اُسکا اثر ظاہر ہوتا ہے خواہ آخرت مین بہت چیزونکی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہے حالانکہ اُسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے خدا اُسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پہیرتا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ

۱۶۴۸ **م**

مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوا قرض کے **ف** یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندونکے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ وَلَا مَوْتَ

۱۶۴۹ **خ**

بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والونسے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی موت نہین اور دوزخ والونسے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تمکو ہمیشگی ہے اور کبھی تمکو موت نہین **ف** معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

الباب

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

نویں باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین دہ حدیثین ہین جنکے سر پر فصل اول لکہی ہے

خ ۱۶۵۰

عمر اَتَانِی اللَّیْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ هٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِیْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کی طرف سے سو اُسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین ف نوین سال حضرت حج کو چلے مدینے سے جب اُس نالے مین پہنچے جسکا عقیق نام ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھہ ہی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ قران افضل ہے نرے حج اور تمتع سے تمتع یہہ کہ عمرہ کرکے احرام اتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندہ کے حج ادا کرے

ق ۱۶۵۱

ق اَبُوْذَرٍّ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اُسنے مجھکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ابو ذر نے کہا مین نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا

ق ۱۰۵۲

حضرت نبی فرمایا کہ اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے **ف** یعنی ایمان بہشتین انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوی یا بدون سزا مغفرت ہو جاوی **ق**

اَبُوْ هُرَيْرَةَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرٰىةَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسی نے سو کہا موسی نے ای آدم تو ہمارا باپ ہے تونے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہون نہ کہاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسی سے کہا تو موسی ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھہ دی کیا مجھکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تہا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسی سے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے کہ تو ہی آدم ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح پہونکی تہی اور فرشتون سے تجھکو سجدہ کرایا اور تجھکو اپنے بہشت مین رکہا پہر تو نے اپنے گناہ سے

لوگان

لوگون کو زمین پر گرایا تو آدم نی کہا تو ہی موسے ہے کہ تجھکو خدا نی اپنی پیغمبری اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت دی جسمین ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجھکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کئی برس کے لکھا تہا موسی نی کہا چالیس برس آدم نی کہا کیا تو نے یہہ مطلب بہی دیکھا کہ آدم نی نافرمانی کی موسی نی کہا کہ ہان آدم نی کہا پہر کیون مجھکو تو ملامت کرتا ہے اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدایش سے آگے ٹہر چکا تہا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسے سے **ف** یہہ گفتگو حضرت موسے کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدم اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کے طرف حوالہ کر کے آپ بے قصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نی اپنا گناہ اس عالم مین تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نی قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے **شعر** بندگی بنود بجز عجز و ادب بی ادب محروم شد از فضل رب **ھ** ابن عباس احسنتم واجملتم کذا فاصنعوا قالہ لبنی عبد المطلب حین سقوہ النبیذ علی زمزم مسلم بن عبد اللہ

١٦٥٤

بن عباس سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تم نی یہہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو
کیا کرو حضرت نے عبد المطلب کی اولاد سی یہہ فرمایا جب کہ انہوں نی حضرت کو زمزم پر کہجور کو
پانی مین کہول کے پلایا **ف** روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس
اونٹ پر سوار آے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تہی ہم سی حضرت نے پانی مانگا ہم نی
حضرت کو کہجور کا بہیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پہر حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اسپر ترغیب دلانا مستحب ہے **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ
اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین
ف قدوم ایک مکان کا نام ہے شام کے ملک مین اور یہہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ بسولے سی کیا سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولہ نہین بلکہ مکان مراد ہے روایت ہے
کہ حضرت ابراہیم نی ننانوی برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تہا اور یہہ سنت اول انہین سے جاری
ہوئی توریت کی کتاب الخلقت مین فصل ۱۷ کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نی ابراہیم علیہ السلام سے
فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکہہ اور تیری نسل یاد رکہی ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ
ہوا کرے یہی نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدنوں مین عہد دائمی اور جو ختنہ نکریگا وہ
قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اسنی خدا کا عہد توڑ ا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم

ہین

ق ۱۶۵۵

باب بیان اندازہ ختنہ ... ی

ہین اور نصاری نے غلطی کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونیکے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہے کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بہی ختنہ ہوا تہا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہوگئے انہون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا ح اَنَّ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پہر علم لیا جعفر نے سو وہ بہی شہید ہوگیا پہر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بہی شہید ہوا پہر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اسکو فتح نصیب کی ف حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بہیجا اسکے تین سردار مقرر کئے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار رہے اور اگر جعفر بہی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار رہے چنانچہ جب جنگ ہوتی تو یہہ تینون سردار شہید ہوگئے پہر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینہ مین لوگون سے فرمائے پہر اسی کے موافق خبر بہی آئی اور یہہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے انکو سردار

ح ۱۶۵۶ خبر دادن پیغمبر شہادت زید و جعفر و عبداللہ و از فتح یافتن آن

نہین بنایا تھا بلکہ صحابہ نے انکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہے صدیق اکبر کی ہی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بے شک درست ہوئی قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَبْدِی اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِیْ اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پہر اُسنے کہا کہ الٰہی میری گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اُسنے جانا کہ اسکا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پہر اُسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اُسنے کہا اے میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندی نے گناہ کیا سو اُسنے جانا کہ اسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پہر اُسنے توبہ توڑی سو اُسنے گناہ کیا تو اُسنے کہا اے میرے

ف

وبیان چنین است الذنب ...

رب میرا گناہ بخشدے سوحق تعالی فرماتاہے گناہ کیا میری بندے نے تو اُسنی جانا کہ اُسکا
ایک رب ہے کہ گناہ بخشتاہے اور گناہ پر پکڑتاہے کر جو تیرا جی چاہے سو مقرر مین نے
تجھکو بخشا عبدالاعلی اس حدیث کی ایک راوی نی کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نی تیسری
باریا چوتھی بار فرمایا کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جے بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا اُسکی
توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کبھی تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتاہے یہان کریمی کی
شان ہے تنگی کا کیا امکان ہے **نظم** باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و زند و جی
پرستی باز آ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ لیکن شرط
یہہ ہے کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اُس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اس گناہ کے کرنیکا
قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے
یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسے گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہہ مطلب نہین کہ
توبہ کے بعد آدمی بی قید ہو جاوی جو جی چاہے سو کرے **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَرْسَلَنِي
بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ أَنْ نُوَحِّدَ اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا لَهُ
حِيْنَ سَأَلَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ يَعْنِي اللهُ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نی مجھکو بھیجاہے برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اس واسطے کہ
ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مالک جانین اور اسکے کسی چیز کو شریک نہ سمجھین یہہ حضرت نی

۱۴۵۹

ف عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اُسنی پوچھا حضرت سی کہ خدا نی تمکو کس کام کیواسطے بھیجا ہے
ابتدا اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تہا یہہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت سے
اُسنی پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نی فرمایا مین پیغمبر ہون اُسنی کہا پیغمبر کیا حضرت نی فرمایا
خدا نی مجھکو بھیجا ہے اُسنی کہا کسواسطے بھیجا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر اُسنی کہا کسنے
کسنی تمہارا ساتہہ دیا ہے حضرت نی فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نی یعنی ابو بکر صدیق
اور بلال نی پہر اُسنی کہا مین بہی تمہارا ساتہہ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابہی تو میرا
ساتہہ نہ دے سکیگا تو نہین دیکہتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا
جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو ق حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ

ق ١٦٥٩

خَيْرٍ لَهُ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تو مسلمان ہوا
اس نیکی پر جو تجھسی آگے ہوئی ف حکیم بن حزام سی روایت ہے کہ مین نی مسلمان ہونیکے وقت
عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مین نی نیکیان کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن
آزاد کرنا سو اُسکا بہی ثواب مجھکو ملیگا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی
برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہو گا ق الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

ق ١٦٦٠

قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین برا ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہے یہہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا

ف اس حدیث سی بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر و باطن [illegible]
مشابہ ہونا نہایت عمدہ کمال ہے **ق** ابو ھریرۃ اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا (ق ١٦٦١)
بنبیہ یشیر الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول
اللہ فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ سخت
غضب ہوا خدا کا اس قوم پر جنہوں نی خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ
کرتے تھے اپنی دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہے خدا کا اس مرد پر جسکو
رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں **ف** جنگ احد میں کافروں نی پتھر مارے تھے حضرت کا
دانت شہید ہوا اور چہرہ شریف پر کچھ ونچا لگا اور ہونٹھ پر زخم آیا علی مرتضی پانی
سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اسی لڑائی میں حضرت نے
ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے میں جاکر اسی زخم کے صدمے سے
مر گیا **ق** ابو ھریرۃ اشتری رجل من رجل عقارا فوجد الرجل الذی (ق ١٦٦٢)
اشتری العقار فی عقارہ جرۃ فیہا ذہب فقال لہ الذی اشتری
العقار خذ ذہبک منی انما اشتریت منک الارض ولم ابتع منک
الذہب فقال الذی شری الارض انما بعتک الارض وما فیہا فتحاکما
الی رجل فقال الذی تحاکما الیہ الکما ولد فقال احدہما لی غلام

وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَۃٌ فَقَالَ اَنْکِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَۃَ وَاَنْفِقَا عَلٰی اَنْفُسِکُمَا مِنْہُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے کو اسکی زمین میں ایک گھڑا پایا جسمیں سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والی نے کہا اپنا سونا مجھسے لے میں نے تو تجھسی زمین مول لی تھی اور تجھسے میں نے سونا نہیں مول لیا تو بیچنے والے نے زمین مول لینے والے سے کہا کہ میں نے تو تجھسے زمین اور جو اسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہے میرا حق نہیں سو وہ دونوں اپنا جھگڑا فیصل کروانے لگے ایک اور مرد پاس سو اسکے پاس فیصلہ کروانے کو گئے اسنے کہا کہ تم دونوں کے اولاد بھی ہے تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے تو اسنے کہا تم دونو اس لڑکی کا لڑکے کے ساتھ نکاح کردو اور اس مال کو ان دونو پر خرچ کرو اور اپنے خیرات کرو **ف** اس حدیث میں خوش نیتی اور دیانتداری کا بیان ہے اور حاکم نے جب کہ انکو خوش نیت دیکھا تو زمین رشتہ داری مناسب جانی اور اس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **قَالَ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا **قَالَ** لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضی مقام پر تو چوک گیا یہہ حضرت نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا **ف**

ق ۱۶۶۳

ایک شخص

ایک شخص حضرت کے پاس آیا اسنی کہا یا رسول اللہ مین نی خواب مین دیکھا کہ بدلی سے
گہی اور شہد ٹپکتا ہے تو لوگ اسکو اپنے انجلون مین بہرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہے
اور بعضا کم اور مینی آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکہی سو حضرت اسکو پکڑکے چڑہ گئے پہر حضرت کے
بعد ایک اور مرد اسکو پکڑکے چڑہ گیا پہر ایک اور مرد چڑہ گیا پہر ایک اور مرد نے اسکو پکڑا
سو وہ رسی ٹوٹ گئی پہر جوڑی گئی سو وہ بہی چڑہ گیا تو صدیق اکبر نے کہا میرے ماباپ حضرت پر
قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ
صدیق اکبر نی کہا کہ وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہے اور گہی اور شہد جو ٹپکتا ہے سو قرآن
اور اسکی شیرینی اور جو لوگ انجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسی کو بہت قرآن
یاد ہے اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکی ہے سو وہ دین حق ہے جسپر تو قائم
ہے سو خدا تجھکو اسکے سبب سے اپنی طرف چڑہالیگا پہر آپکے بعد آپ کا خلیفہ اُسی طرح
چڑہ جاویگا پہر دوسرا خلیفہ چڑہ جاویگا پہر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا
تو کچہہ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بہی چڑہ جاویگا حضرت اب
فرمائے کہ مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
ف بعضی علما نی کہا کہ ہرچند تعبیر ٹہیک تہی لیکن خطا یہہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی
اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضی

عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی سشہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گہی کی تعبیر حدیث کو کہنا تہا واللہ اعلم **م** اَبُو هُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہکا دیا خدانی جمعہ سی انکو جو ہم سے پہلے تہے تو یہودیون کے واسطی ہفتہ کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پہر خدا ہم کو لایا سو خدانی ہمارے واسطی جمعہ کا دن تبلایا سو خدانی جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعہ کو مقدم کیا ہفتہ اور یکشنبہ پر اور اسیطرح وہ لوگ ہماری پس رو ہونگے قیامت کی دن ہم دنیا مین تو پچہیلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا خلق سی پہلے اور ایک روایت یون ہے کہ ہم اُن لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطی خدا کے نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تہا اس واسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بہی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹہری لیکن یہود اور نصاریٰ کے فہم مین یہہ

بات نہ آئی یہود نی ہفتی کی تعظیم کی اس خیال سی کہ خدا نی اسی دن وہید ایش سے فراغت کی اور
نصاری نی یکشنبہ کی تعظیم کی اس تصور سی کہ عیسی علیہ السلام لٹکے کہان مین سولی پانی کے
بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرت نی فرمایا کہ جیسے ہمارا دن انکے دنون پر دنیا مین مقدم ہے
اسی طرح قیامت مین امت محمد انپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پا
جاویگی چنانچہ اسی کے مطابق متی کی انجیل بیسوین باب مین امت محمدی کی صفت موجود ہے
کہ پچھلی امت اگلی ہو جاوے گی اور اگلی امتین پچھلی ہو جاوینگی **ق جابرٍ و انسٍ اهتز عرش**

ق ۱۶۶۵ م

الرحمن لموت سعد بن معاذ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے اور مسلم مین انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نی سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعد بن
معاذ مدینی کے سردار تہے جنگ احد مین شہید ہوئے انکی فضیلت مین حضرت نی یہہ حدیث فرمائی
عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اس واسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد
عرش کے نیچے جاکر ٹہرتے ہین **ق انس بارك الله في ليلتكما دعا به لابي**

ق ۱۶۶۶

طلحة وام سليم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا
برکت دے تم دونو کی رات مین یہہ دعا حضرت نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی **ف** ام
سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تہا سو ابو طلحہ کا لڑکا مر گیا تہا ابو طلحہ گہر مین نہ تہے جب
ابو طلحہ گہر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنیکی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کہانا رکہا

اُنہون نی بخوبی کہانا کہایا اور پانی پیا پہر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو
طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سی کوئی چیز عاریت لیکن پہر وہ لوگ اپنی چیز طلب
کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نی کہا کہ بیگانی چیز دینی مین کچھہ عذر نچاہیئے تب ام سلیم نے
کہا تمہارا بیٹا مرگیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نی یہہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے
انکے حق مین یہہ دعا کی یعنے خدا انکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہے کہ اُسی رات
ام سلیم کو حمل رہا پہر لڑکا پیدا ہوا حضرت نے اسکا عبداللہ نام رکہا حضرت کو ام سلیم کی
مضبوطی اور ایسے غم مین خاوند کے آرام رسانی پسند آئی ق ابو ھریرۃ تحاجت

ق ۱۶۶۲

وَيُرْوَى احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ
وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ
اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهِ اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ
مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسین حجت کی دوزخ اور بہشت نی تو دوزخ نی کہا کہ مجہہ مین
گردنکش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجہہ مین غریب اور مسکین لوگ
داخل ہونگے تو حق تعالی نی دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور
بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور

تم دونوں میں ہر ایک کے واسطے بہرنی ہے **ف** دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث
ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا
دیویگا اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعداروں کو وہی ثواب
اور جزا دیویگا حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور
بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ
خاک میں ملیں کہا تو اسکی گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں یہہ حضرت نے ابن صیاد سے
فرمایا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جنوں سے اسکو
کچھہ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اُس سے یہہ حدیث فرمائی اُسنے کہا کہ میں جانتا ہوں
کہ تم عرب کے رسول ہو **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ
عَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ
فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَشْعَثُ
رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ
فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ
بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منہہ کے بھل گر پڑا اشرفی کا بندہ

اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دہار یدار کا بندہ اگر اُسکو دیجیئی تو راضی رہے
اور اگر نہ دیجیئی تو ناخوش ہوا دندہ گرا اور الٹا ہوگیا اور اگر اُسکے کانٹا چبھے تو
نہ نکال سکے خوشی ہو واسطے اُس بندی کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا مین تھامے ہے
اُسکے سر کے بال بکھرے اور اُسکے دونو قدم گردمین بھرے اگر اُسکو چوکیداری مین رکھیے
تو چوکیداری مین رہے اور اگر اُسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیئے تو
وہین رہے اگر وہ سردار پاس آئیکی اجازت مانگے تو اُسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسی کی
سفارش کری تو نہ قبول ہو ف اس حدیث مین لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام
غازیکی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم اور بندہ پوشاک
اس واسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اُسسے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہوسکتی
شب و روز اُسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین لبسر ہوتی ہے تو حقیقت مین وہ خدا کا بندہ
نرہا دنیا کا بندہ ہوگیا عرب لوگ سیاہ کمل دہاری دار کو بہت پسند کرتے تھے
اسواسطے حضرت نے اُسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگون مین بیقدری خدا کو نہایت پسند ہے

خ ابوہریرۃ تکفل اللہ لمن جاھد فی سبیلہ لا یخرجہ من بیتہ
الا الجہاد فی سبیلہ وتصدیق کلماتہ ان یدخلہ الجنۃ

خ

اَوْ يَرُدُّهُ اِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری مین ابوہریرہ رضے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اسکا جسنے اسکی راہ مین جہاد کیا نہ نکالا ہو اسکو اپنے گہر سے مگر راہ خدا مین جہاد کے نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اسکو بہشت مین داخل کریگا یا اسکو اسکے وطن مین ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پہیرلا دیگا ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت مین گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا مال غنیمت کا لیکر اپنے گہر مین آیا دونو صورتین اسکا بہلا ہے

ق ۱۲۷۱

و عن ابی ہریرۃ قال جاء ملک الموت الی موسی فقال اجب ربک فلطم موسی عین ملک الموت ففقأها فرجع الملک الی اللہ فقال انک ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ ترید فان کنت ترید الحیوۃ فضع یدک علی متن ثور فما وارت یدک من شعرۃ فانک تعیش بها سنۃ قال ثم مہ قال ثم الموت قال فالآن من قریب رب ادننی من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسے پاس آیا تو انسے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر

تو موسی نی ملک الموت کی آنکہہ پر طماچہ مارا تو اُس آنکہہ کو پہوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف
پلٹ گیا سو اُس سے کہا الہی تو نے مجہکو اپنے ایسے بندے پاس بہیجا جو موت کو نہین چاہتا
اور اسنی تو میری آنکہہ پہوڑ ڈالی سو خدا نی اسکی آنکہہ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے
پاس اور یہہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہے سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتہہ بیل کی پیٹ پر رکہہ
سو جس قدر تیرا ہاتہہ بالون کو ڈہانک لیگا تو جتنے بال ہونگے اُتنے برس زندہ رہے گا موسی نے
کہا پہر کیا ہو گا فرشتی نے کہا پہر آخر کو موت ہے موسی نے کہا اگر یہی حال ہے تو ابہی سہی
ای میرے رب مجہکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنے بیت المقدس سے پتہر پہینک مارنے کی
مسافت کی برابر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر مین اُس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکہلا
دیتا موسی کی قبر جو راہ سی کنارے کی طرف ہے سرخ ٹیلے کے پاس **ف** اس حدیث مین بے
دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکہہ پہوڑنا آدمی سی نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو
بموجب حکم الہی کے آیا تہا موسی نے کیون مارا اطاعت کیون نکی تو معلوم ہوا کہ موسی کو
دنیا کی زیست بہت پیاری تہی اُسکا جواب یہہ ہے کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تہا تو
آدمی کے خواص اسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکہہ کا پہوٹنا کچہہ تعجب نہین اور
حضرت موسے نی ملک الموت کو نہ پہچانا تہا بلکہ جانا تہا کہ یہہ کوئی آدمی ہے روح نکالنے کا
جہوٹہا دعوی کرتا ہے کیونکہ روح نکالنا سوای فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اسکو

اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھہ پر ہاتھہ پڑ گیا آنکھہ پھوٹ گئی اور یہہ کہاں غلط ہے کہ حضرت موسے کو زندگی بہت پیاری تھی اس واسطے کہ دوسرے بار خدا نی زیادتی عمر کا پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نی نہ قبول کیا ق ابو هريرة جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کئے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اُتارا سو اُسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتی ہین اور ایک دوسری پر ترس کھاتی ہین یہانتک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اُسکے نہ لگ جاوی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہے اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہماری حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بے حد رحمت ہے سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہے خ ابو هريرة جف القلم بما انت لاق وتمامه فاختصر على ذلك او ذر بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اُسپر جسکا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہہ ہے سو خصی ہن اس بات پر یا

چھوڑ دے خصّی ہونی کو ف ابو ہریرہ نی کہا کہ یا حضرت ہین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطی کاٹ کر خصّی ہو جاؤن تا کہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہے سو قلم تقدیر اسکو لکھہ چکا یہہ تیرا خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی م ابو قتادہ حفظك الله بما حفظت به نبيه قاله سحر ليلة التعريس حين دعمه ثالثة مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا تیری محافظت کری اسکے بدلے کہ تو نی خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہہ حضرت نی ابو قتادہ سی فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا ف حضرت نی خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کی قریب حضرت پر نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک پڑتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسرے بار حضرت چونکے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہین تب حضرت نی انکے حق مین یہہ دعا کی

۱۶۷۴ م

۱۶۷۵ ق

ق ابو هريرة خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم على اولئك من الملائكة فاستمع ما يحيونك فانها تحيتك وتحية ذريتك فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله فزادوه ورحمة الله وكل من يدخل الجنة على صورة آدم قال فلم يزل

اَلْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اُسکا قد ساٹھہ ہاتہہ کا تہا پہر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سوان فرشتونکو
سلام کر پہر سن کہ تجہکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری
اولاد کا ہے تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک
ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو
بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھہ ہاتہہ کا قد ہوگا حضرت نے
فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گہٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا
گیا آدمیون کے قد بہی کہٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہرچند ساٹھہ ہاتہہ کا قد
اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ ہمارے قد چہوٹے چہوٹے ہین لیکن بہشت مین
خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام
علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام
علیک چہوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہے کہ اُسنے
اپنی قدیمی خاندانکی راہ چہوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چہوڑا اسوآدمی نہین م
اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ
وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ

م ۱۶۷۶

الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي اٰخِرِ الْخَلْقِ فِي اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اُسمین پہاڑون کو یکشنبہ کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبہ کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبہ کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبہ کے دن اور آدم کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدایش مین وہ کی پچھلی ساعت مین یعنی عصر سے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین پیچھے پادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہے عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کے خدائی پر راضی ہونے کی یہہ نشانی ہے کہ اسکی قضا اور قدر پر راضی رہے

۱۶۲۲ حدیث ذوق ایمانی

رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اُسکا گلہ شکوہ نکری اور دین اسلام پر راضی ہو نیکی یہہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہوجاوے کفر کے رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونیکی یہہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکہے اور جسکو یہہ بات حاصل نہین اُسکو ایمانکے مزے سے خبر نہین

خ ۱۶۷۸ — **خ** اَنَسٌ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ آج روزہ کہو لنے والے ثواب کو لے گئے **ف** مصابیح مین انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی ساتہہ سفر مین تہے سو بعضی اصحاب روزہ دار تہے اور بعضی بے روزہ تہے موسم تہا گرمی کا جب منزل پر پہنچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کئے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی خدمتکا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا

ق ۱۶۷۹ — **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاَى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِىْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ دیکہا عیسی بن مریم نی ایک مرد کو چوری کرتے تو اُسسے کہا کیا تو نی چوری کی سو اُسنی کہا نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اسکی جسکے سوای کوئی معبود نہین تو عیسی نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکہہ کو مین نی جہوٹہا جانا **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکہہ نی خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہہ معنی ہین ایک وہ لوگ ہین

جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہہ پاک لوگ ہین کہ آنکھہ سے
دیکھہ کر بھی بدگمان نہین ہوتے جب اُسنے خدا کی قسم کہا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ
السلام یہہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھہ حق ہو گا یا بطور خوش طبعی کے اُسنے
لیلیا ہے آخر کو یہہ مال مالک کو دیویگا یا بنیت قرض لیا ہو گا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن
ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو بھی مناسب ہے
کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے **م** ۱۶۷۰ اَبُو هُرَيْرَةَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ
مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مسلم مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پہر خاک مین ملا پہر خاک مین
ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور بڑہاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ
داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے بہشت
نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے
اور انکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہے **خ** ۱۶۷۱ اَبُو بَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ
حِرْصًا وَلَا تَعُدْ قَالَهُ بخاری مین ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو
زیادہ کرے اور یہہ کام پہر نکرنا یہہ حضرت نے ابو بکرہ سے فرمایا **ف** حضرت رکوع مین تھے
ابو بکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین

شریک ہوگئے جب حضرت کو یہہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جہاد کی
حرص محمودہ بات ہے خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل
ہے اور صف کی پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی اور مالک کا
کہ صف کی پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو
حضرت پھر پڑھنے کو فرماتے

م ۱٦٦۳ ابو ہریرۃ سمعتم بمدینۃ جانب منہا
فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ قال لا تقوم
الساعۃ حتی یغزوہا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤہا
نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر فیسقط احد جانبیہا الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا
الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلوہا فیغنموا فبینما ہم یقتسمون
المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل
شیء ویرجعون

مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم نے سنا ہے
ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہان یا رسول
اللہ ہم نے سنا ہے یعنی قسطنطنیہ ہے حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہو گی یہانتک کہ لڑینگے

اس شہر کے ستر ہزار حضرت اسحٰق کی اولاد سو جب اُس شہر کے پاس آوین کے تو اُتر پڑینگے سو ہتھیار سی نہ لڑینگے اور تیر مارینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین کے تو اسکی ایک طرف جو دریا مین ہے گر پڑیگی پہر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اسکی دوسرے طرف گر پڑیگی پہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین کے تو ہر طرف سے کہل جاویگا سو اس شہر مین کہس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹ کے مالونکو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنیوالا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا سو وہ لوگ ہر چیز کو چہوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کہڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کی فتح کی خبر ہے کہ قیامت کی قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتہیار چلے صرف کلمہ کی برکت سی فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتہیار ہی وہان چلے کا تو مطلب یہہ کہ اول کچہہ ہتہیار چلے کا لیکن آخر کو فتح کلمہ کی برکت سی ہوگی

ق ۱۲۸۴ **عَلِیٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ** بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ باز رکہا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز خدا انکی قبرون اور گہرون کو آگ سی بہرے یہہ حضرت نی جنگ خندق کی دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نی نہایت ہجوم کیا بڑی دہوم کی لڑائی ہوئی حضرت نی فرصت

نپا ئی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف مین بڑی تاکید
ہے عصر کی نماز ہے اسواسطی کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہے

۱۶۹۴ خ

ح ابوسعید صدق ابن مسعود زوجک وولدک احق من تصدقت علیهم بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہے عبداللہ بن مسعود
تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ ترحقدار ہے اور محتاجون سی جن پر تو خیرات کرے ف
زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے خیرات کرنیکو
فرمایا سو مین نی چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبداللہ بن مسعود یون کہتا ہے
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ ترحقدار ہون تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل
ہے

۱۶۹۵ ق

ق ابوسعید صدق اللہ وکذب بطن اخیک بخاری اور مسلم مین
ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نی سچ فرمایا ہے تیرے بہائی کا پیٹ
جہوٹہا ہے ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اسنی کہا کہ میری بہائی کا پیٹ چلتا ہے
حضرت نے فرمایا اسکو شہد پلا اسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پہر اسنی اسہال کا
شکوہ کیا حضرت نے پہر شہد پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتہے بار اسنی کہا کہ یا حضرت

شہد سی اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بہی
شہد پلانی کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار مین پیٹ بند ہوگیا یہہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی
خدا نی جو قرآن مین خبر دی ہے کہ شہد مین صحت اور شفا ہے سو سچ ہے یا اس شخص کی
شفا شہد سی حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا استطلاق مواد کی کثرت
سے ہوگا اسواسطی حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوی جب مواد نکل گیا تو پیٹ
بند ہوگیا اس حکمت کو اُسکا بہائی نجانتا تہا دست آنی سے گہبراتا تہا **ف** عَائِشَةَ
صَدَّقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا يَعْنِيْ
عَجُوْزَتَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ
الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بخاری اور مسلم مین عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ دونون عورتون نی سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہے کہ اُسکو سب
جانور سنتے ہین یہود مدینے والو نکی دو بڈہیان مراد ہین جو حضرت عائشہ پاس آئین
سو اُنہون نی کہا کہ قبر والون اُنکی قبرون مین عذاب ہوتا ہے **ف** حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ میری پاس یہود کی دو بڈہیان آئین اُنہون نی مجہکو عذاب قبر کی خبر دی
مین نی اُنکی بات نمانی جب وہ چلی گئین تب مین نی یہہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑہتے تہے کہ جسمین عذاب قبر سے

پناہ مانگتے ہون خ ابو ھریرۃ عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اُن لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنے اکثر کافر بندی مین گرفتار ہونے ہین پہر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے اور بعضی کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا اپنی طرف کہینچ کیا بہشت مین داخل ہوا ق البراء ابن عازب عمل ھذا یسیرا و یوجر کثیرا فی رجل من بنی النبیت قال اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک عبدہ و رسولہ ثم تقدم فقاتل حتی قتل بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہے کہ اسنے تہوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے اس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تہا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوای خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور بیشک تو اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے پہر آگے بڑہ گیا اور لڑنے لگا یہانتک کہ مارا گیا ف بنی نبیت نصاری کی ایک قوم ہے اس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پہر مسلمان ہون یا جو حکم حضرت نے فرمایا کہ اول مسلمان ہولے پہر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا آخر کو شہید ہوا

تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنی لعبد اسلام کی نماز روزہ حج زکوٰۃ کچھہ نہین کیا گہری
بہر کے جہاد سے بہشتین داخل ہوا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر
مقدم ہے بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین **خ** اَنس غارت
اُمکم بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ رشک کیا یعنی جہل کی تمہاری
ماں نے **ف** حضرت اپنے کسی بی بی کے گہر مین تہے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین
کہانا بہیجا کہر والی بی بی نے اپنا ہاتہہ مارا پیالہ گر پڑا اور توٹ گیا حضرت اس کہانے کو
پیالے مین سمیٹ کر رکہتے جاتے تہے اور یہہ حدیث فرماتے تہے پہر حضرت نے اسکے عوض مین
دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ کے گہر مین حضرت تہے اور
حضرت زینب نی حضرت کو کہانا بہیجا رشک کرنا عورتون مین پیدائشی چیز ہے خصوصا
سوتون مین شرع مین اسپر پکڑ نہین اسیواسطے حضرت نے بہی اُنپر کچہہ غصہ نکیا **ق** ابو ہریرۃ
غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ
امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا
وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ
وِلَادَهَا فَغَزَا فَوَافَى الْقَرْيَةَ حِينَ صَلَوٰةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ
فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا

ح ۱۶۸۶

ق ۱۶۹۰

فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ
النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ
قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ
فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ
فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ
ذَهَبٍ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ
فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا
فَطَيَّبَهَا لَنَا. بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون
مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سی کہا کہ میرے ساتہہ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ
چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کری اور ہنوز اُسنی صحبت نہین کی اور نہ دوسرا
شخص میرے ساتہہ چلے جسنے مکان بنایا ہوا اور ہنوز اسکی چہت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص
میرے ساتہہ چلے جسنے بکریان اور گابہن اونٹنیان مول لین ہون اور وہ انکے جننے کا امیدوار
ہو پہر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کی اُس گانون مین پہنچا تو پیغمبر نے
سورج سے کہا تو بہی حکم بردار ہے اور مین بہی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو میرے اوپر تہوڑا سا
روک رکہہ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا

تو لوگون نی جمع کی جو غنیمت پائی تہی پہر اگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوی تو اُسنے
نہ جلایا تو پیغمبر نی کہا کہ تم لوگون مین چوری ہے تو چاہئے کہ مجہسے بیعت کری ہر گروہ کا ایک
ایک آدمی سو اُن لوگون نی بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتہہ پیغمبر کے ہاتہہ سے پیغمبر نے
کہا کہ تمہاری گروہ مین چوری ہے تو چاہئے کہ تیرا تمام گروہ مجہسے بیعت کری سو اُس گروہ نے
بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتہہ دو یا تین مرد کے ہاتہہ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون میں
چوری ہے تم نی چورایا ہے سو اُنہون نی بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اُسکو غنیمت کے مال
مین رکہا اور وہ مال زمین پر رکہا تہا تو اگ متوجہ ہوئی اور اُسکو جلا گئی سو غنیمت کسی کو
ہم سی پہلے حلال نہ تہی اور ہمکو اِس واسطی حلال ہوئی کہ خدا نی ہماری ضعیفی اور عاجزی
دیکہی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تہے
حضرت موسی کے خلیفہ شام کی ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی جمعہ کے دن خدا نی اُنکی
دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونی تک روک رکہا تہا حضرت یوشع نی نئی شادی والے کو
اور تازہ مکان بنانے والے کو اور بیاہنی والے جانورون کے مالکون کو اس واسطے ساتہہ نہ لیا کہ
انکا دل لکا رہیگا تو اِنسی جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بی تعلق
لوگون سے خوب ہو سکتا ہے اگلے امتون مین معلوم تہا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی
اگ جلا دیتی تہی اور یہی نشانی تہی قبول ہونی کی غنیمت کا مال لینا اُنکو حلال نہ تہا

امت محمدی کو حلال ہوگیا ھ جابر قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیاءہم
مساجد مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو انہوں نے
پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ح ابن عباس قاتلھم اللہ اما واللہ قد
علموا انھما لم یستقسما بھا قط بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار ہو خدا کی قسم البتہ انکو معلوم تہا کہ مقرر ابراہیم اور
اسمعیل نے کبھی تیروں سے فال نہیں لی ف مشرکین مکہ پاس تین تیر تہے ایک پر لکہا تہا کہ
خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکہا تہا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تہا سو جب انکو کوئی
کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو ان تیروں سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتہ میں آتا تو
وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو
چند روز ٹہر جاتے پہر اسی طرح فال دیکہتے جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے دیکہا کہ حضرت ابراہیم
اور حضرت اسمعیل کی دو تصویریں ہیں اور انکے ہاتہ میں بہی فال کے تیر ہیں تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی باوجودیکہ مشرکین کو خوب معلوم تہا کہ وہ بزرگ یہہ کام ہرگز نہ کرتے
لیکن پہر بہی یہہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی
مرتضی کی تصویر بدون داڑہی کے بناتے ہیں اور امام قاسم کی ساچق اور غوث الاعظم کی
مینہدی نکالتے ہیں حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ صریح افترا ہے وہ بزرگ ان

ف ۱۹۳

خرافاتون سی پاک تھے ف ابوھریرۃ قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف بہا عن زناہا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن سرقتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لے کر نکلا سو اسکو حرام کار عورت کی ہاتھ مین رکھہ آیا تو فجر لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الہی تیرا شکر ہے حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اسکو مالدار کی ہاتھ مین رکھہ آیا تو فجر لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اس مرد نے کہا الہی تیرا شکر ہے مالدار کی خیرات پر مقرر

اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اسکو چوتٹے کے ہاتھہ مین رکھہ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چوٹے کو صدقہ ملا تو اس مردنی کہا الہی شکر تیرا ہے حرام کار اور مالدار اور چوتٹے کی خیرات پر تو اس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو اس واسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرام کاری سی باز رہے اور شاید کہ مالدار سمجھے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اس مال سے جو خدا نے دیا ہے اور شاید کہ چوٹا اسکے سبب سے چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسیطرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ اتفاقی سے بی موقع خرچ ہو نیت خالص چاہئے **ق** ابُوهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مردنی کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اسکو جلا ڈالیو پھر اسکی آدھی راکھ خشکی مین بکھیر دیو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نی اسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین

کسی پر ویسا عذاب نہو گا پہر وہ مرد جب مرگیا تو اسکے لوگون نی وہی کیا جو اُسنے
کہا تہا سو خدا نی خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اُسمین خاک تہی اُسنی جمع کر دی اور دریا سے
حکم کیا اُسنی بہی جمع کر دی پہر خدا نی اس شخص سی فرمایا کہ تو نی یہہ کام کیون کیا تہا اُسنی
کہا ای رب تیری خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہے سو خدا نی اسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنی قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے **ف** ابو ہریرۃ قال سلیمان

ف ۱۶۰۵

بن داؤد لاطوفن اللیلۃ بمائۃ امراۃ تلد کل امراۃ منهن غلاما
یقاتل فی سبیل اللہ فقال لہ الملک قل ان شاء اللہ فلم یقل ونسی
فاطاف بهن ولم تلد منهن الا امراۃ نصف انسان لو قال ان شاء اللہ
لم یحنث وکان ارجی لحاجتہ ویروی تسعین ویروی سبعین بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نی کہا کہ اج کی رات
سو عورتون پر گہومونگا یعنی اُن سے صحبت کرونگا کہ اُنمین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو
راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نی اُسسے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ نے چاہا سو انشاء اللہ کہنا
اور کہنا بہول گیا پہر اُن سو عورتون پر گہوما سو اُنمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدہا آدمی
جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اُسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا
اور ایک روایت مین سو عورت کے بدلے نوّے عورت کا ذکر ہے اور دوسرے روایت مین

ستر

ستر: جب لوگون نی جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان نی کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرونکی حاجت نرہے مگر انشاء اللہ کہنا بہول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہے کیونکہ اس واسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہوسکتا پیغمبر ہو یا ولی ہو یا حکیم ہو یا پادشاہ

ق ۱۶۹۲ ابوہریرۃ

قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّيْ فَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پہر کافرون نی اسکو قتل کیا یہہ میرا ہے مین اسکا یہہ میرا ہے مین اسکا

ف جلیبیب ایک صحابی کا نام تہا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکہا کہ کافرونکی سات لاشون کے پاس انکی لاش پڑی ہے تب حضرت نی انکی فضیلت مین یہہ حدیث فرمائی پہر حضرت نے لکمال مہربانی سے انکے سر کو اپنے گود مین رکہا بعد اسکے قبر مین دفن کیا

ق ۱۶۹۳ ابوہریرۃ

قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اسنے حکم کیا سو چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نی اس پیغمبر سے فرمایا کہ تجہکو ایک چیونٹی نے کاٹا تونے مخلوقات کی ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تہا ف حضرت موسی سے جناب الٰہی

ہین عرض کی کہ الٰہی تو کنہ کارونکی بستیون کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ اُنمین نیک لوگ

بھی ہوتے ہین خدا نی حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی

ایک درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے انکو کاٹا حضرت موسیٰ نے اپنے چیونٹیونکا

مکان جلوا دیا تب خدا نی فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو

جو یاد خدا کرتی تہین کیون جلوا دیا ح عمران بن حصین کان اللّٰہ ولم یکن شیٔ غیرہ

وکان عرشہ علی الماء وکتب فی الذکر کل شیٔ ثم خلق السموات

والارض بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تہا اور اسکے سوا

کوئی چیز نہ تہی اور اسکا عرش پانی پر تہا اور خدا نی لکہا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اسکے

اسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس تہا اتنے مین

یمن کے لوگ آئے سو انہون نی کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچہنی آئے ہین اور ہم یہہ بات پوچہتے

ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجہسے کہا

کہ تیرا اونٹ چہوٹ گیا مین اونٹ کے پیچہے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے

زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تہا کہ سوای ذات

پاک کے کوئی چیز تہی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اسکے خدا نی عرش کو

پانی پر رکہتا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تہا سو لکہا اسکے بعد آسمان

(٦٩٨) خ

بیان نقش عالم

اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ جو یونانی حکیم کہتی ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھہ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے

ق (۷۹)

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تہین اُنکے ساتہہ اُنکے دو بیٹے تہے بہیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنے ساتہی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بہیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بہیڑیا لے گیا سو وہ دونو داود کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اُنہون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وہ دونو نکلین سلیمان بن داود کے پاس آئین اور اُنسے یہہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چہری مجہکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدہا آدہا کاٹ کر ان دونو عورتون کو دون تو چہوٹی عورت نے کہا خدا تجہپر رحم کرے یہہ نکر وہ لڑکا اس بڑی عورت کا ہے یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تب سلیمان نے وہ لڑکا چہوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چہوٹی عورت کو اسواسطے دلایا کہ اسکو درد آیا اُسنے لڑکے کا مارنا گوارا

کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا اُسیکا تہا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر
راضی نہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر
عمل کری م ابو سعید کانت امرأۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امرأتین
طویلتین فاتخذت رجلین من خشب وخاتما من ذہب مطبقا ثم حشتہ
مسکا وہو اطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوہا فقالت بیدہا
ہکذا ونفض شعبۃ یدہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ بنی اسرائیل کی
قوم مین ایک ٹہگنی عورت تہی چلا کرتی تہی دو لمبی عورتون کے ساتہہ سو اسنے لکڑی کے دو کہڑاون
بنا کر پہنی اور سونیکی خول دار انگوٹہی بنائی پہر اسکو مشک سے بہرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو
سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نی اسکو نہ پہچانا سو اُسنی اپنے ہاتہہ سے یون اشارہ
کیا اس حدیث کے ایک راوی جسکا شعبہ نام ہے اُسنے اپنا ہاتہہ جہاڑا یعنی اس عورت کے اشارہ
کرنیکی مثال دی ف عورت نی کہڑاون اسواسطی پہنی تا کہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو
اس واسطی لوکو کی طرف جہاڑا تا کہ خوشبو سے لوک اسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ
کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچہہ حقیقت نہین خ ابو ہریرۃ کانت بنو
اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی
وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول

۱۷۰۰ م

۱۷۱۰ خ

اعظوم

أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اُنمین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہم کو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اُنکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اُنسے پوچھنے والا ہے انکے رعیت کے حال سے ف یعنے انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی اُمتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا اس امت مین خلیفون سے ہو گا اسیواسطے انکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اُسسے خدا سمجھ لیگا ق أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى الْحَجَرِ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَقَالَ فَجَمَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی

ق ۱۷۲

شرمگاہ کو دیکھتا ہنا اور موسے تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتہہ
اسواسطے نہین نہاتا ہے کہ اسکو باد خائی کی بیماری ہے حضرت نی فرمایا تو موسی ایک بار نہانے کو
گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر انکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اسکے
پیچھی دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہان تک بنی
اسرائیل نے موسے کی شرمگاہ کو دیکھہ لیا تو کہنے لگے کہ موسی کو تو کوئی عیب اور بیماری
نہین پہر پتھر کھڑا ہو گیا یہان تک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نی فرمایا کہ پہر موسے نے
اپنا کپڑا لیا پہر پتھر کو مارنے لگے **ف** اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے
خدا اسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَ

ق ۷۳

جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ
يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ
فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ
يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ
اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ
اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا
وَعِبَادَتَهٗ وَكَانَتْ اِمْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهٗ

لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ فَقَالُوا زَنَيْتَ بِهَذَا الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى بِالصَّبِيِّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا

فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تہا سو اُسنے ایک عبادتخانہ بنایا اُسی مین رہتا تہا سو اسکے پاس اسکی ما آئی اور وہ نماز پڑہ رہا تہا سو اسکی مانی پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی ما پہر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اسکی ما اسکے پاس آئی اور وہ نماز مین تہا سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اسنے کہا ای رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اسکی ما پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اسکے پاس پہر آئی سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری ما پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اسکی ماننے یون کہا کہ الٰہی اسکو مت ماریو جب تک کہ یہ بدکار

عورتون کا منہہ ندیکہیہ لیوی سو بنی اسرائیل جریج کے اور اسکی عبادت کی آپسمین ذکر کرنے
لگے اور ایک بدکار عورت تہی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تہی سو اسنی بنی اسرائیل سی
کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمہاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اسکے
سامنی آئی تو جریج نی اسکیطرف کچہہ التفات نکیا تو وہ چرانیوالے پاس آئی اور وہ اسکے
عبادتخانہ پاس ٹہرتا تہا سو اس عورت نی اسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اُس نی صحبت کی
تو اسکے پیٹ رہ گیا سو جب وہ جنی تو اس عورت نی کہا کہ یہہ لڑکا جریج کا ہے تو لوگ اسکے
پاس آئے اور اسکو اسکے عبادتخانے سے اُتارا اور اسکا عبادتخانہ ڈہا دیا اور اسکو
مارنے لگے سو جریج نی کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی کیون مجہی مارتے ہو سو اُنہون نے
کہا کہ تو نی اِس بدکار سی زنا کیا سو وہ تیری نطفے سی لڑکا جنی ہے تو اُسنے کہا کہ وہ لڑکا
کہان ہے سو اسکو وہ لے آئے تو جریج نی کہا مجہی چہوڑ دو تا کہ مین نماز پڑھ لون پہر جب وہ
نماز پڑہ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نی اسکے پیٹ مین ٹہوکا دیا اور کہا ای لڑکے
تیرا کون باپ ہے لڑکے نی کہا کہ فلانا چرانیوالا میرا باپ ہے حضرت نے فرمایا پہر تو لوگ جریج پر
جہکے تو اسکو چومنی چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیری واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دینگے جریج نی کہا
کہ نہین اُسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تہا سو اُنہون نی بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا
اپنی ماں کا دودہ پیتا تہا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستہری پوشاک والا سو اسکی ماں نے کہا کہ

الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکی نے چھاتی چھوڑ دی اور اس مرد کی طرف متوجہ
ہوا سو اُسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا نکیجیو پھر اپنی ما کی چھاتی پر جھکا سو دودہ پینے لگا
ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اُس لڑکے کے دودہ پینے کی
نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مُنہ مین ڈالکے چوستے تھے حضرت نے فرمایا
اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تونے چوری
کی اور وہ کہتی تھی کہ مجھکو اللہ کفایت کرتا ہے اور وہی اچھا وکیل ہے تو اُس لڑکے کی ما نے
کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اُس لڑکے نے دودہ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی
طرف دیکھا تو کہا الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو تو اُسی جگہہ ما اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُسکی
ما نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے
سو تونے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا مکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وہ اُسکو مارتے
تھے اور کہتے تھے کہ تونے حرام کیا اور چوری کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو
سو تونے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تہا سو مین نے کہا کہ الٰہی
مجھکو ویسا مکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تونے حرام کیا اور حالانکہ اُسنے حرام
نہین کیا اور کہتے ہین کہ تونے چوری کی اور حالانکہ اُسنے چوری نہین کی تو اُسواسطے مین نے
کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کرنا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا تین لڑکون کے

کوئی

کوئی لڑکا گودمین نہین بولا ایک عیسی بن مریم پہر یہہ حدیث فرمائی اور دو لڑکونکا
ذکر فرمایا تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **م** سلمۃ بن الاکوع کان خیر فرساننا
الیوم ابو قتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ قالہ منصرفہ من ذی قرد مسلم نے
سلمہ بن اکوع سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے سواروںمین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہے اور ہمارے
پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہے یہہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**
ذی قرد ایک چشمہ ہے یا گانو کا نام ہے ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرت نے
انکی سپہگری اور استادیکی تعریف فرمائی **ق** ابو هریرۃ کان رجل یداین
الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ
یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد تہا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تہا تو اپنے غلام سی یون کہا کرتا تہا
کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اُسسے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا مکرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر
کرے حضرت نے فرمایا پہر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اُسی درگذر کی **ف** یعنی بعد موت کے
اُسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اُسکو تنگ
نہین کرتا **م** ابو هریرۃ کان زکریا نجارا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ زکریا بڑہی کا کام کرتے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ

عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین بہتر ہے تا کہ اپنے اہل وعیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے ق ١٧٧ عَائِشَۃُ کَانَ عَذَابًا یَبْعَثُہُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ فَجَعَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَکُوْنُ فِیْ بَلْدَۃٍ یَکُوْنُ فِیْہِ وَیَمْکُثُ فِیْہِ لَایَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَۃِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُہٗ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ شَہِیْدٍ قَالَہٗ لِعَائِشَۃَ حِیْنَ سَاَلَتْہُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تہا کہ خدا اُسکو بہیجتا تہا جسپر کہ چاہتا تہا اپنے بندون سے سو خدا نے اُس وبا کو ایماندارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کسی شہر مین ہو اور جسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکہے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اُسکو نہ پہنچیگا تو اُسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہہ حدیث حضرت عائشہ سے فرمائی جب کہ اُنہون نے حضرت سے وبا کا حال پوچہا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تہی اور امت محمدی پر رحمت ہے جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکہے اور وبا صدمے سے وہ مر جاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکہا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اس شہر مین آنا چاہیے ق ١٧٨ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِہٖ جُرْحٌ

فجزع فاخذ سکینا فحزّ بہا یدہ فما رقأ الدم حتی مات قال اللہ

تعالیٰ بادرنی عبدی بنفسہ فحرّمت علیہ الجنۃ۔ بخاری اور مسلم

مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین ایک مرد تھا اُسکے

ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اُسنے چھری کو لیا اور اُس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند

ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو

مین نے اُسپر بہشت حرام کی **ق** ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل

قتل تسعۃ و تسعین نفسا فسأل عن اعلم اھل الارض فدلّ علی

راھب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ و تسعین نفسا فھل لہ من

توبۃ فقال لا فقتلہ فکمّل بہ مائۃ ثم سأل عن اعلم الارض فدلّ علی رجل

عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فھل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ

وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ

فاعبد اللہ معھم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا

نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ

العذاب فقالت ملائکۃ الرحمۃ جاء تائبا مقبلا بقلبہ الی اللہ و

قالت ملائکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط فاتاھم ملک فی صورۃ

ق ۱۰۷۹ قصہ ننانوے خون کرنیوالے کی توبہ کرنیکا بعد

ادنى فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان
ادنى فهو له فقاسوه فوجدوه ادنى الى الارض التى اراد فقبضته
ملائكة الرحمة وفى رواية فاوحى الله الى هذه ان تباعدى والى
هذه ان تقربى وقال البخارى فناء بصدره نحوها بخاری اور مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اسنے ننانوی
جان کو قتل کیا تھا تو اسنے لوگون سی پوچھا کہ روی زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے سو اسکو
درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نی کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اسکے پاس گیا سو اسنے
کہا کہ اس شخص نے ننانوی جان کو قتل کیا ہے کیا اسکی توبہ قبول ہوگی تو اس درویش نے
کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اسنی اس درویش کو قتل کیا سو اسنی اسکو قتل کرکے سو کو
پورا کیا پہر اس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہے تو اسکو ایک عالم مرد
بتایا گیا یعنی لوگون نی کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے سو اسنے کہا کہ اس شخص نی سو جانکو مارا ہے
سو کیا اسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے
درمیان حائل ہو سکتا ہے یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف جا
مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بہی خدا کی عبادت کر انکے
ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے کہ وہ بری زمین ہے سو وہ شخص اس طرف کو

چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اُسمین رحمت کے
فرشتے اور عذاب کی فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اپنے
دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام ہی
نہین کیا تو انکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے کہا اسکو اپنے درمیان
پنچ مقرر کیا تو اسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہہ شخص جس زمین کی طرف
زیادہ تر نزدیک ہو سو اُسی کے لائق ہے تو فرشتون نے ناپا تو اُسکو اُسی زمین کی طرف
نزدیک تر پایا جدہر کا اُسنے ارادہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کی فرشتون نے لیا اور دوسرے
روایت یون ہے کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم
ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہے کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بل توبہ کی
زمین کی طرف جھکا یعنی مرنے کی وقت دونو زمین کی بیچ مین برابر تھا چھاتی سے جھک کے
اُدھر قریب ہو گیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک تو یہہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا
مقبول ہے دوسرے یہہ کہ جہان گناہ کیا ہو اُس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تا کہ بد یارون کی
صحبت اُسکو پھر برائی مین نہ ڈالے تیسرے یہہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر انکو علم غیب
ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے
پانچوین یہہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریاء رحمت اور مغفرت

١٢٠٩ م

حوش بن آیام

م صهيب كان ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما
كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه السحر فبعث
اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع
كلامه فاعجبه فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى
الساحر ضربه فشكى ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت الساحر فقل
حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك
اذ اتى على دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل
ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال اللهم ان كان امر الراهب احب
اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها
ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني انت اليوم
افضل مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا
تدل علي وكان الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوي الناس سائر
الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه بهدايا كثيرة فقال ما
ها هنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان
امنت بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك

فجلس الیه کما کان یجلس فقال له الملک من ردّ علیک بصرک قال
ربی قال ولک ربّ غیری قال ربی وربک الله فاخذه فلم یزل یعذبه
حتی دلّ علی الغلام فجیئ بالغلام فقال له الملک ای بنی قد بلغ من سحرک
ما تبرئ الاکمه والابرص وتفعل وتفعل قال فقال انی لا اشفی احدا
انما یشفی الله فاخذه فلم یزل یعذبه حتی دلّ علی الراهب فجیئ بالراهب
فقیل له ارجع عن دینک فابی فدعی بالمنشار فوضع المنشار فی مفرق
راسه فشقه به حتی وقع شقاه ثم جیئ بجلیس الملک فقیل له ارجع عن
دینک فابی فوضع المنشار فی مفرق راسه فشقه به حتی وقع شقاه
ثم جیئ بالغلام فقیل له ارجع عن دینک فابی فدفعه الی نفر من اصحابه
فقال اذهبوا به الی جبل کذا وکذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم
ذروته فان رجع عن دینه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل
فقال اللهم اکفنیهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء یمشی
الی الملک فقال له الملک ما فعل اصحابک قال کفانیهم الله فدفعه
الی نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه فی قرقور فتوسطوا به
البحر فان رجع عن دینه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اکفنیهم

بم شئت فانکفت بہم السفینۃ فغرقوا وجاء الی الملک فقال لہ الملک ما فعل اصحابک قال کفانیہم اللہ فقال للملک انک لست بقاتلی حتی تفعل ما امرک بہ قال وما ھو قال تجمع الناس فی صعید واحد وتصلبنی علی جذع ثم خذ سہما من کنانتی ثم ضع السہم فی کبد القوس ثم قل بسم اللہ رب الغلام ثم ارمنی فانک ان فعلت ذلک قتلتنی فجمع الناس فی صعید واحد وصلبہ علی جذع ثم اخذ سہما من کنانتہ ثم وضع السہم فی کبد القوس ثم قال بسم اللہ رب الغلام ثم رماہ فوضع السہم فی صدغہ فوضع یدہ فی صدغہ فی موضع السہم فمات فقال الناس اٰمنا برب الغلام اٰمنا برب الغلام اٰمنا برب الغلام فاتی الملک فقیل لہ ارأیت ما کنت تحذر قد واللہ نزل بک حذرک قد اٰمن الناس فامر بالاخدود بافواہ السکک فخدت واضرم النیران وقال من لم یرجع عن دینہ فاقحموہ فیہا او قیل لہ اقتحم ففعلوا حتی جاءت امرأۃ ومعہا صبی لہا فتقاعست ان تقع فیہا فقال لہ الغلام یا امہ اصبری فانک علی الحق۔ مسلم بن صہیب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے اگلے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اسنے بادشاہ سے

کہا کہ

قصہ اصحاب الاخدود

کہا کہ مین بڈہا ہوگیا ہون سو میری پاس ایک لڑکا بہیج کہ اسکو مین جادو سکہلا دون تو بادشاہ نے
اسکے پاس ایک لڑکا بہیجا کہ اسکو وہ جادو سکہلاتا تہا تو اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ مین حضرت
عیسی کے دین کا ایک درویش تہا تو وہ لڑکا اسکے پاس بیٹہا اور اسکا کلام سنتا سو اسکو بہلا
معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہوکر نکلتا اور اسکے پاس بیٹہتا
پہر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اسکو مارتا سو لڑکے نی جادوگر کے مارنی کا درویش سے
گلہ کیا تو درویش نی کہا کہ جب تو جادوگر سی خوف کہاوی تو کہا کر کہ میرے گہر والون نی مجہکو
روکا تہا اور جب تو اپنے گہر والون سی ڈری تو کہا کر کہ جادوگر نی مجہکو روکا تہا سو اسی حال مین
وہ رہا کرتا تہا کہ ناگاہ وہ ایک بڑی قد اور جانور پر گذرا کہ اسنے لوگون کو آمد و رفت سے
روکا تہا سو لڑکے نی کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے
سو اس نی ایک پتہر لیا اور کہا کہ الہی اگر درویش کا طریقہ تیری نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے
طریقے سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلین پہرین پہر اسکو مارا سو اسکو قتل کیا اور لوگ
چلنے پہرنے لگے پہر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اسکو یہہ حال بتلایا تو درویش نے اُسی
کہا ای بیٹا تو مجہسی افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پہنچا کہ مجہکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب
تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجہکو نہ بتلائیو اور اس لڑکے کا یہہ حال تہا کہ اندہے
اور کوڑہی کو چنگا کرتا تہا اور لوگونکے علاج کرتا تہا ہر قسم کی بیماری سے تو یہہ حال پادشاہ

ایک مصاحب نی سنا اور وہ اندھا ہو گیا تہا تو اسکے پاس بہت سے نسخے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان
ہے وہ سب تیری واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوی لڑکے نی کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا
کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوی تو مین خدا سی دعا کرون تو وہ تجھکو چنگا
کر دیگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نی اسکو چنگا کر دیا پہر وہ مصاحب پادشاہ
پاس گیا اور اسکے پاس بیٹھا جیسے کہ بیٹھا کرتا تہا تو اسی پادشاہ نی کہا کہ کسنی تیری آنکھ روشن
کر دی مصاحب نی کہا کہ میری مالک نی پادشاہ نی کہا کہ میری سوا بہی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے
کہا کہ میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو پادشاہ نی اسکو پکڑا سو ہمیشہ اسکو مارا کرتا تہا یہان تک
کہ اسنی لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو پادشاہ نی اس سی کہا ای بیٹا تیری جادو کا

یہہ مرتبہ پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا تو
اس لڑکے نی کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو پادشاہ نی اس لڑکیکو پکڑا اور ہمیشہ اسکو مارا
کرتا تہا یہانتک کہ اسنی درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اسنی انکار
کیا سو پادشاہ نی ایک آرہ منگوایا اور درویش کے چاند پر رکہا اور اسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا
پہر پادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اوس سی کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا اسنے نمانا سو اوسکے چاند پر آرہ رکہا اور اسکو
چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑی ہو کر گر پڑا پہر وہ لڑکا بلایا گیا تو اس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اسنے نمانا
سو پادشاہ نی اسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف

لیجاو

لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑہاؤ پہر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے
پہر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اسکو ڈہکیل دو سو وہ اسکو لے گئے اور پہاڑ پر اسکو چڑہایا
تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجہکو انکے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے انکو خوب ہلایا اور وہ
لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا پادشاہ پاس چلا آیا سو پادشاہ نے اُسے کہا کہ کیا حال ہوا
تیرے ساتہیون کا اُسنے کہا خدا نے مجہکو انکے شر سے بچایا سو پادشاہ نے اُسکو اپنے اور
چند مصاحبون کے حوالہ کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑہاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو
اگر یہ اپنے دین سے پہر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وہ لوگ اسکو
لے گئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجہکو انکے شر سے بچا جسطرح کہ تو چاہے سو انکو لیکر ناؤ اوندہی
ہو گئی تو وہ لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا پادشاہ پاس چلا آیا تو پادشاہ نے اُس سے
کہا کہ تیرے ساتہیون کا کیا حال ہوا اُسنے کہا کہ خدا نے مجہکو انکے شر سے بچایا پہر لڑکے نے
پادشاہ سے کہا کہ تو مجہکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجہکو بتلاؤن پادشاہ نے
کہا وہ کیا چیز ہے اُسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کہنبے پر
مجہکو سولی دے پہر میری ترکش سے ایک تیر لے پہر تیر کو کمان کے اندر رکہہ پہر کہہ کہ خدا کے نام سے
جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پہر مجہکو تیر مار سو اگر تو یہہ کام کریگا تو مجہکو قتل کر سکیگا
سو پادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کہنبے پر سولی دی

پہر اُسنی اسکے ترکش سی تیر لیا پہر تیر کو کمان کے اندر رکہا پہر کہا خدا کے نام سی جو اس لڑکے کا مالک ہے
مین مارتا ہون پہر اسکو تیر مارا سو اسکی کنپٹی پر تیر لگا یا سو لڑکے نی اپنا ہاتہہ اپنی کنپٹی پر تیر کے
مقام پر رکہا سو مر گیا تو لوگون نی کہا کہ ہم لڑکے کی مالک کا ایمان للائے ہم لڑکے کے مالک کا
ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے پہر خواب مین پادشاہ کو سی نے کہا کہ تو نے دیکہا
جسکا تجہکو ڈر تہا خدا کی قسم مقرر تجہپر تیرا پرہیز اور تیرا ڈر کر پڑا البتہ لوگ تو ایمان
لا چکے سو پادشاہ نی خندق کہودنی کا راہون کے ناکون پر حکم کیا سو خندق کہو دی گئین اور
اُسنے اُنکے اندر خوب آگ بہر کائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پہرے سو اسکو خندق مین دہکیل
دو یا کہ یون کہا جاوی کہ اسمین کر پڑ سو لوگون نی ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت
آئی اور اسکے ساتہہ اسکا ایک لڑکا تہا سو وہ عورت پیچہی ہٹی تا کہ خندق مین نہ گری
تو لڑکے نی اُس سے کہا ای اما تو صبر کر کہ تو حق دین پر ہے **ف** اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل
اور اہل صبر کی فضیلت اور وہ آیت الٰہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصی کو حق تعالی نی سورہ والسماء
ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا ہے حضرت نے اسکو مفصل بیان کیا **ه** مُعَاوِيَةُ
بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم
یعنی معاویہ بن حکم سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تہے کہ لکیرین
بناتے تہے سو جسکی لکیر انکی لکیر سے موافق پڑے سو وہی ٹہیک ہے **ف** معاویہ بن حکم سے

۱۷۰۰ **ه**

سید عالم حضرت عبید

روایت ہے کہ مین نی حضرت سی پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانیوالون کے پاس جاتے تہے حضرت نی فرمایا کہ اب انکے پاس مت جایا کرو پہر مین نے کہا کہ بعضی لوگ لکیرین کہینچ کے کچھ حال بتلانے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تہا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کہینچتے پہر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اسکو بد جانتے علماء حدیث نی کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین ہے اسواسطے کہ خط کشی اس پیغمبر کا معجزہ تہا تو اسکی موافق اور لوگون سی ہونا محال ہے بعضی نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہے اسواسطی کہ اس پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہو سکتی تا کہ اس خط اس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہوا اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا اور اسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ حق تعالی نی مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکہے آسمانون اور زمین پیدا کرنی سے پچاس ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش

۱۷۴ م

خدا کا پانی پر تہا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اسکو اول لوح محفوظ مین لکہا پہر اُسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہے **م** جابر کذبت لَا یَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَّةَ **قاله** لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ حِیْنَ جَآءَهٗ یَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہوٹہا ہے حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطی کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تہا یہہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سی فرمایا جب وہ غلام حضرت کی پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا ہوا سنی کہا کہ یارسول اللہ مقرر حاطب دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کی اصحاب جنگ بدر مین اور جنگ حدیبیہ مین موجود تہے انپر دوزخ حرام ہے وہ مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تہے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو ۱۵۰۰ تہے **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا یَوْمٌ یُعَظِّمُ اللّٰهُ فِیْهِ الْكَعْبَةَ وَیَوْمٌ تُكْسٰی فِیْهِ الْكَعْبَةُ یعنی سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِاَبِیْ سُفْیَانَ اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْیَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَاَخْبَرَ اَبُوْ سُفْیَانَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر رض سے

روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہہ دن تو وہ ہے جسمین خدا کعبہ کی
تعظیم کرواویگا اور اس دن مین کعبہ پر غلاف چڑہایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو
سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابوسفیان نی یہہ خبر
حضرت سی کی یہہ حدیث مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا
اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ سے ہے وہ حضرت سے روایت کرتی ہین **ف**

بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ جب حضرت نی فتح مکہ کے واسطی مدینی سے کوچ کیا تو
یہہ خبر قریش کو پہنچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنیکو نکلے حضرت کے
جاسوس انکو پکڑ لے گئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرت نی کوچ کیا تو عباس سے
فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہہ لیکر کہڑے ہو تاکہ وہ مسلمانونکی فوج کو دیکھے تو عباس
اسکو لیکر کہڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچہتا
جاتا تہا حضرت عباس بتلاتے جاتے تہے ابوسفیان کہتا تہا مجہکو ان لوگون سے
کیا کام جب ایک بڑا جہنڈا آیا ابوسفیان نی پوچہا یہہ کون لوگ ہین عباس نے
کہا یہہ انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تہے ابوسفیان سے کہا کہ
آج خوب خونریزی کا دن ہے آج کعبہ مین لڑنا حلال ہوگا پہر حضرت کا جہنڈا آیا
اور حضرت کا علم زبیر کی پاس تہا ابوسفیان نے حضرت سی کہا کہ آپ نی سعد کا قول

نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اسنے کہا ابو سفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی اور نومسلم لوگون کو دلاسا فرمایا

۱۷۱۵ ق

ق سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يعني عامر بن الاكوع اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَمَاتَ مِنْهُ

بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے وہ قول کہا مقرر اسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنے دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تہا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اسکے برابر لڑائی مین چلا پہر حضرت نے یہہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بہائی کے حق مین فرمائی اور انکی تلوار کا پیپلہ انکے زانو پر لگ گیا تہا سو وہ اُسی صدمے سے مرگئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اس تلوار کا پیپلہ انہین کے زانو پر پڑا اُسی صدمے سے وہ مرگئے بعضی لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتہ سے مرا اُنکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہہ کلام سنا تب یہہ حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتہ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اُسسے آدمی مرجاوے تو اسکی موت حرام نہین

۱۷۱۶ هر

هر اَبُو هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِي اِثْمًا

مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھہ کفایت کرتا ہے کہ جو
سنے اسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے
کہ جو سنے اسکو بیان کرے **ف** یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھہ سی خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات سنی کو
بیان کرلیگا تو یہہ شخص بہی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سی
صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کرلیوی ہرگز زبان پر نہ لاوی

ق ۱۷۱۲

ق اَبُو مُوسٰی كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ
وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا
کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہنچی اور عورتون سی مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے
سوای کوئی باکمال نہین ہوئی **ف** یعنی اگلی امت مین یہی دو عورتین باکمال ہوئین اسواسطے
کہ امت محمدیہ مین حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہن کا کمال بہت
احادیث سی ثابت ہے **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا
وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ
ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ مسلم مین ابو
ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک

ہ ۱۷۱۸

اپنے مدے اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنی اردب اور دینار کو روکے گا اور

ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے لگے تھے اور ہوجاؤ گے تم جیسے آگے تھے

پہر ابوہریرہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی نہین

کچہ شک نہین **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جنہین اناج کو ناپتے ہین اور اردب چونسٹھ

سیر کا ہوتا ہے اس حدیث مین آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکو نکا

محصول انکو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے ہی سردار ملک تہا

ویسا ہی ہو جاویگا **ه** ۱۷۱۹ انس نزلت علیّ آنفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن

الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر

ثم قال تدرون ما الکوثر فقلنا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نھر

وعدنیہ ربی علیہ خیر کثیر ھو حوض یرد علیہ امتی یوم القیمۃ

اٰنیتہ عدد النجوم فیختلج العبد منھم فاقول رب انہ من امتی

فیقال ما تدری ما احدث بعدک مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ ابہی مجہپر ایک سورت اتری پہر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑہی یعنی اے

محمد ہم نے تجہکو کوثر دیا تو نماز پڑہ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان

ہے پہر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو ہمنے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی خوب

جانتاہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میری رب نے اسکا مجھسے وعدہ کیاہے اسپر
بہت خیرہے کوثر حوض ہے جسپر میری اُمت گذری کی اسکے برتن جتنے آسمان کے تارے
تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا ای رب یہہ تو میری امت سے
ہے تو حکم ہو گا کہ تو نہین جانتا کہ تیری بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنے مرتد ہو گیا **ف**
عرب کی چند گروہ حضرت کی بعد مرتد ہو گئے صدیق اکبر سے نے انکو مارا وہ لوگ حوض کوثر سے
بے نصیب ہین **ق** ۱۷۳۰ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرِيلُ
فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ
مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضے سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اُترا اسواسنے میری امامت کی تو مین نے اسکے ساتھہ نماز
پڑھی پہر مین نے اسکے ساتھہ نماز پڑھی پہر مین نے اسکے ساتھہ نماز پڑھی پہر مین نے اسکے
ساتھہ نماز پڑھی پہر مین نے اسکے ساتھہ نماز پڑھی **ف** یعنی پانچ وقت کی فرض نماز
تعلیم کی واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین **م** ۱۷۳۱ بُرَيْدَةُ بْنُ
الْحُصَيْبِ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ **ق** قَالَتْ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ
إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن
حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور ورثہ نے اسکے وہ لونڈی تجھکو

پہر ملی یہہ حضرت نی اُس عورت سی فرمایا جسنی کہا تہا کہ مین نی اپنی ماکو لونڈی دی تہی اور میری ما مر گئی یعنی تجھکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے

ف ۱۷۲۲۰ — ق ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يعني حَيَّةً خَرَجَتْ عَلَيْهِمْ بِمِنًى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب پر منا مقام پر نکلا تہا ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ ہم منا کے غار مین تہے حضرت پر وہان سورۂ مرسلات اُتری ہم اسکو یاد کرتے تہے اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت نی فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنیکو دوڑے سانپ اپنی بل مین گہس گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے

فَصْلٌ فِيمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی مجہول ہے

ف نمبر ۱۷۲۳ — ق عَائِشَةَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کہ مجہکو تو خواب مین دکہلائی گئی تین رات مجہکو یہہ پاس فرشتہ لے آتا تہا

ریشمی کپڑے مین سو یون کہتا تہا کہ یہہ تیری عورت ہے پس مین نی تیرا چہرا کہولا تو کیا دیکہتا ہون
کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو مین کہتا تہا کہ اگر یہہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یون ہی
کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی ف یہہ جو حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ خواب خدا کی طرف سے
ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی دوسری تعبیر ہوئی تو مقرر نکاح ہو گا اس واسطے کہ پیغمبر کے خواب مین
کچہہ شک اور تردد نہین ہوتا

م ۱۷۲۴

ھ ابو ھُرَیْرَۃَ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَیْقَظَنِیْ بَعْضُ اَھْلِیْ فَنُسِّیْتُھَا وَیُرْوٰی فَنَسِیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ شب قدر مجہکو خواب مین معلوم ہوئی پہر میرے بعضے
اہلبیت نی مجہکو جگا دیا تو مین اسکو بہول گیا اور دوسری روایت یون ہے کہ مین
شب قدر کو بہول گیا تو اسکی رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو ف یعنی طاق راتون مین

ق ۱۷۲۵

ق جابر اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاۗءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً بخاری اور مسلم مین جابر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہکو پانچ نعمتین ملین کہ مجہسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو

فتح نصیب ہوئی دہک سے مہینے بہر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ
اور پاک کرنیوالی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز اور تیمم درست ہے سو جس مرد کو میری امت سے
جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑہ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال
اور مجہسے پہلے کسی کو حلال نہ تہی اور مجہکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط
اپنی قوم پر بہیجا جاتا تہا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بہیجا گیا **ف** یعنے ان پانچ چیزون سے
حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہہ تہا کہ پادشاہ روم خوف کہاتا تہا
یہود ونصاری کو سوای عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑہنا درست نہ تہا اور تیمم کا حکم نہ تہا
امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بہی اسی امت کو درست
ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سوای کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی
نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین ہوا بجز حضرت کے **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ
عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ
وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مجہکو حکم ہوا ہے سجدہ کرنیکا سات ہڈیون پر ماتہے پر اور دونو ہاتہون پر اور دونون
گہٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہہ حکم ہوا کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو
نہ سمیٹون **ف** نماز مین بالون کا جوڑا باندہنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے

ق ۱۷۲۶

ق ۱۷۲۷ ق ابوبکر و عمر و جابر امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله و نفسه الا بحقه و حسابه علی الله بخاری اور مسلم مین حضرت ابوبکر اور عمر اور جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک کہ وہ لا اله الا الله کہین سو جسنے لا اله الا الله کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچا یا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہے اور اُسکا حساب خدا کے ذمے پر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر نا حق خون کریگا تو مارا جاویگا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کرلیگا دلون کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین

ق ۱۷۲۸ ق ابوھریرۃ امرت بقریۃ تأکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اُس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا ویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اُسکو یثرب کہتے ہین اور اُسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے بُرے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینے کا نام اول یثرب تہا حضرت نے نام بدل ڈالا

ق ۱۷۲۹ ق انس و سھل

ابن سعد بن الساعدی بعثت انا والساعة کهاتین یعنی اصبعیه السبابة
والوسطی بخاری اور مسلم میں انہیں اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہہ دونوں حضرت نی اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ
کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کی بعد کوئی پیغمبر نہیں
قیامت تک حضرت کا دین قائم رہے گا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہیں

ق ۱۷۳۰

ف ابو هریرة بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من
القرن الذی کنت منه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے
زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں ان زمانے والوں سے ہوا جنمیں ہوا ف یعنی حضرت آدم کے
زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادے شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہہ مطلب نہیں
کہ سب مسلمان تھے

ق ۱۷۳۱

ھ جابر بعثت هذه الریح لموت منافق مسلم میں جابر رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح میں
جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت سفر میں گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی
تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا

ق ۱۷۳۲

یہہ حدیث معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمر بنی الاسلام علی خمس علی

ان یوم

أَنْ يُوَحِّدَ اللّٰهَ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ
فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَ
الْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ
شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ
وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد دیا پانچ چیز پر ہے خدا کو ایک
جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک
مرد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا
نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مین نے حضرت سے سنا ہے یعنی اول روزہ بعد اسکے حج
اور دوسری روایت یون ہے کہ اسلام کی بنیاد دیا پانچ چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوای خدا کے
کوئی معبود برحق نہین اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ
دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکہنا ق أَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ
بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَفِي رِوَايَةِ الْقُضَاعِيِّ حُفَّتْ. بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈہانپی گئی بہشت مشقتا ور
تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سی ف یعنی بہشت بدون عبادت

ق ۱۲۳۴

اور پرہیز کار کیلئے میہ نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سی خالی نہین اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عائشۃ حرمت التجارۃ فی الخمر بخاری اور مسلم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیپار حرام ہوا

ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہین خ ابو ھریرۃ حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگلاخون کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ بہی حدیث انکی دلیل ہے م ابو مسعود عقبۃ ابن عامر الانصاری

حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شیئ الا انہ کان یخالط الناس وکان موسرا وکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر قال اللہ نحن احق بذلک منہ فتجاوزوا عنہ مسلم ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسی اگلی امت مین سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اسکی نیکی کچھ نہی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تہا اور مالدار تہا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تہا کہ محتاج سے قرض مانگنی مین سختی کرین خدا نے فرمایا کہ ہم اسکے نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سوای فرشتو اس سے درگذر کرو خ ابو ھریرۃ خفف علی داود القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ

ولا

وَلَا يَأكُلُ اِلَّا مِن عَمَلِ يَدِهٖ ۔ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤد پر قرآن سو وہ اپنے سواریوں کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سی پہلے پڑہ چکتے تھے اور نہ کہاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہے کیسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت کا داود کا معجزہ تہا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب ور محنت سی کہاتے تھے

۱۷۳۸ م عَائِشَةُ خُلِقَتِ المَلَائِكَةُ مِن نُورٍ وَخُلِقَ الجَانُّ مِن مَارِجٍ مِن نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُم مسلم مین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کئے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے اس سے جو کہ تم سے قرآن مین بیان ہوا یعنی مٹی سے

۱۷۳۹ خ اَنَسٌ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٍ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٍ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٍ فِيهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَقِيلَ لِي اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف کیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور مہرے سامنے تین پیالے لائے ایک پیالے مین دودہ اور ایک

پہلے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو میں نے دودہ کا پیالا لیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تو نے پیدایشی دین پایا ف معراج کی حدیث میں اسکا مفصل بیان ہو چکا ھ ابو ھریرۃ

عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے میں اسنے بلی کو باندھ رکھا تھا اسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھانے ھ ابو ذرٍ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کی نیک اعمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علیحدہ ڈالی جاوے اور امت کی بد اعمال میں میں نے پایا کھنکار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دبائی جاوے راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر ق ابن عباس عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَإِذَا النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَبِيرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ لَا وَلَكِنْ

ھ ۱۷۴۰

ق ۱۷۴۱

اُنظُر اِلَی الاُفُقِ فَنَظَرتُ فَاِذَا سَوَادٌ کَبِیرٌ قَالَ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَھٰؤُلَاءِ سَبعُونَ اَلفًا قُدَّامَھُم لَاحِسَابَ عَلَیھِم وَلَاعَذَابَ قُلتُ وَلِمَ قَالَ کَانُوا لَایَکتَوُونَ وَلَایَستَرقُونَ وَلَایَتَطَیَّرُونَ وَعَلٰی رَبِّھِم یَتَوَکَّلُونَ الحَدِیثَ مُتَّفَقٌ وَالسِّیَاقُ لِلبُخَارِیِّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ ایک گروہ تہا اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تہے اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتھ دس آدمی ہتے اور بعضا پیغمبر چلا اور اسکے ساتہہ پانچ آدمی ہتے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پہر مین نے دیکہا تو ایک بڑی جماعت سو مین کہا ای جبریل یہہ لوگ میری امت ہین جبریل نی کہا نہین ولیکن تو آسمان کی کنارے کی طرف دیکہہ سو مین نی دیکہا تو بڑا جہنڈ ہے جبریل نی کہا کہ یہہ لوگ تیری امت ہین اور یہہ ستر ہزار جو آگے ہین نہ اُنپر حساب ہے نہ عذاب مین نے کہا انکا کیا سبب ہے جبریل نی کہا نہ بیماری مین بدن داغتے تہے نہ جہاڑ پہونک کرتے تہے اور نہ شگون لیتے تہے اور اپنے رب پر بہروسا اور توکل کرتے تہے یہہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے لیکن یہہ خاص روایت بخاری کی ہے **ف** جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اُسکے ساتہہ ہونگے اور بعضی پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اسکے ساتہہ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہماری حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک

توکل ہنین سو سطی کہ حضرت نبی اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اسوقت مین داغنا بھی درست ہے ھ جابِر عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرٰھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ میرے سامنے کئے گئے پیغمبر تو موسٰی دبلا پتلا مرد جیسی قوم شنوءۃ کے مرد اور دیکھا مینے عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسی سے زیادہ مشابہ تر عروہ بن مسعود ہے اور مینے ابرہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہے یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میری دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہے ھ ابو ھریرۃ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتَّۃٍ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَھُوْرًا وَمَسْجِدًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی

اور پیغمبروں پر چھہ چیزوں کے سبب سے مجھکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میری واسطے غنیمت کی مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ کا مقرر ہوئی اور میں تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور میں خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اسکو کہتی ہین جسمین تہوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد ہنین جتنا غور کیجئے اتنے مطالب کہلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث ہن گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور اسمین پانچ چیز سو اسکا سبب یہہ ہے کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پہر چھٹی چیز بہی عنایت ہوئی

ق ۱۷۴۵ أَبُو هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہین معلوم کون صورت ہو گئی اور مقرر سوای چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکہئے تو نہ پیئے اور جب اسکے آگے بکریون کا دودھ رکہے تو پیجاویگی **ف** یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تہے تو اس قرینے سے فرمایا کہ وہ لوگ چوہے صورت پر مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بہی اونٹ کا دودھ نہین پیتا

ق ۱۷۴۶ أَبُو هُرَيْرَةَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوا

فدخلوا الباب يزحفون على استاههم وقالوا حبة في شعرة بخاری مسلم

میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیٹھو دروازہ میں سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم تمکو بخشیں سو انہوں نے حکم بدل ڈالا اور دروازہ میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسٹتے اور کہا دانا بال میں بہتر ہے ف بیت المقدس یا اریحا کے دروازہ میں داخل ہونیکا حکم ہوا تھا سو وہ لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخراپن کرنے لگے سجدہ کے بدلے چوتڑوں سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الہی میں گرفتار ہوئے

۱۷۴۷ ق ابن عباس نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو فتح نصیب ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے

۱۷۴۸ م انس ولد لي الليلة غلام فسميته باسم ابي ابراهيم مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا سو میں نے اسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے انکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد انکا انتقال ہوا

فصل في الحكاية عن نفس المتكلم

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہے

۱۷۴۹ ق انس اتيت على نهر حافتاه قباب اللؤلؤ المجوف فقلت ما

۱۷۵۰

هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَلْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مین نے جبریل سی کہا کہ یہہ کیا ہے جبریل نی کہا کہ یہہ حوض کوثر ہے **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَأْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذَنْتُهٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ما کی مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہی اور مین نی اجازت مانگی کہ اسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی **ف** حضرت نی جب اپنی ما کی قبر کی زیارت کی تو حضرت رضہ اور ساتھہ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبر دیکھنی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کے واسطے مغفرت سے مانگنا منع ہے پہر حضرت نے اپنی ما کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہرچند اورون کو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنی درست نہین مگر شاید مجھکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب ابوطالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہے

۱۷۵۱ **ف**

ف ابن عباس اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے

اکثر لوگ اسکے محتاج دیکھے اور میں دوزخ میں جھانکا تو دیکھے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں
ف محتاج ایماندار اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اس سبب سے بہشت
پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہیں اس جہت سے دوزخی ہوتی ہیں خ
انس أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ میں نے تم سے مسواک کرنیکی خوبی بارہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور
سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو ق جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ
جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي
وَخَلْفِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ
أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي
الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ
دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَأَنْذِرْ بخاری میں اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں میں نے
ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نالے کے اندر اترا تو
مجھکو کسی نے پکارا تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو
نہ پایا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسی کو نہ دیکھا پھر مجھکو کسی نے پکارا

خ ١٧٥٢

ق ١٧٥٣

تو مین نے اپنا سر اٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہے سو مجھکو سخت کپ کپی سنے لیا تو مین خدیجہ پاس آیا سو مین نے کہا مجھکو اڑھاؤ تو انہون نے مجھکو اڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اتارا یعنی اے چادر مار رہنے والے اٹھہ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے خوف دلا **ف** حضرت پر اول اقرا کی سورت اتری پھر تین برس وحی بند رہی اسکے بعد سورہ مدثر اتری

ق ۱۷۵۴ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ **قَالَهُ** لِأَبِيهِ مَخْرَمَةَ يعنی قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہہ مقولہ مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہے جسمین سونے کا تکمہ لگا تھا **ف** جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور قبا دی اسوقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا کہ اسکو بیچ لیوین

م ۱۷۵۵ **م** اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے جوتے کی چپ چپ سنی مین نے پوچھا یہہ کون ہے فرشتون نے کہا یہہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں

خ ۱۷۵۶ **خ** سَمُرَةُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین

اور سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے آج کی رات دو مردون کو دیکھا وہ دونو میرے پاس آئے سو وہ مجھکو ایک درخت پر چڑھا لے گئے پھر مجھکو اُنہون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہت تھا مین نے اس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اُن دونو مردون نے کہا کہ یہہ گھر تو شہیدون کا گھر ہے **ف** یہہ حضرت نے خواب مین دیکھا

١٧٥٦ **خ** اِبْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہان تک کہ مہیعہ مین جا اُتری سو مین نے اُسکی تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی **ف** مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینے سے چھ کوس ہے وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہہ خواب دیکھا تو وہان وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی

١٧٧٨ **ج** عَائِشَةُ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور اُسی نے اول سانڈ چھوڑنیکی رسم نکالی **ف** عمرو بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنیکی اُسی نے

١٧٥٩

نکالی تھی اس واسطے ایسی سخت عذاب میں گرفتار رہوا ﴿ه﴾ انس رایت ذات لیلة فیما یری النائم کانا فی دار عقبة بن رافع فاتینا برطب من رطب بن طاب فاولت الرفعة لنا فی الدنیا والعاقبة فی الآخرة وان دیننا قد طاب مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک رات کو دیکھا جس حالت میں کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کی گہر میں ہیں سو ہمارے آسگے تر چہارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے تو میں نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی دنیا میں اور نیک انجام ہے آخرت میں اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے

ف حضرت نے یہہ تعبیر لفظوں سے نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں ہی سے بطور فال کے مطالب سمجھے

ق ١٧٦٠

ق ابو هریرة رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبه فی النار کان اول من سیب السوائب بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسٹتا پہرتا ہے دوزخ میں اسی نے سانڈوں کا چھوڑنا اول نکالا تہا

ق ١٧٦١

ق ابو موسیٰ رایت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها الیمامة او هجر فاذا هی المدینة یثرب ورایت فی رؤیای هذه انی هززت سیفا

فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ فَاَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْنَدَهٗ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکہ سے اس زمین کی طرف جہان کھجور کی درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہے اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے توٹ گئی تو اسکا انجام مسلمانونکی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر مین نے تلوار کو دوسرے بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اسکا انجام یہہ تہا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانونکی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہو کہ پیغمبرونکے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیا کے خواب اور کشف الغرض ہوتا ہے لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہے ع اِبْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ

فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ
جَسِیْمٌ سَبِطٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین نے عیسی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو سرخ رنگ گھنگر والے بالا والا ہے سینہ کشادہ ہے
اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے
ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین ق رَاَیْتُنِیْ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَاِذَا
بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَاَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ
ھٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا قَالُوْا
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَوَلَّیْتُ
مُدْبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَیْکَ اَغَارُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین
جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو
ناگاہ وہان رمیصا ابو طلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے جوتے کی چپ سنی تو مین نے کہا
یہہ کون ہے تو فرشتون نے کہا کہ یہہ بلال ہے اور مین نے ایک محل دیکھا کہ اسکے صحن
مین ایک عورت ہے تو مین نے کہا کہ یہہ کسکا محل ہے فرشتون نے کہا یہہ محل عمر بن خطاب کا ہے
سو مین نے چاہا کہ اسکے اندر جاؤن تو اسکو دیکھون پھر مجھکو تیرا رشک یاد پڑا ای عمر سو مین
پھر آیا پیٹھ دیکر تو عمر فاروق رو دئے اور عرض کی یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا

ق ۱۷۶۳

اس حدیث میں ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہے

م ۱۷۶۴ سعد بن ابی وقاص سألت ربی ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سألت ربی ان لا یھلک امتی بالسنۃ فاعطانیھا و وسألتہ ان لا یھلک امتی بالغرق فاعطانیھا وسألتہ ان لا یجعل بأسھم بینھم فمنعنیھا مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک مجھکو منع کیا ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اسکو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے یہہ کیا کہ انکے آپس میں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجھکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہوا ہے اور نہو گا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں لیکن جنگ و قتال مقدر ہیں ہمیشہ رہے اور رہے گا

م ۱۷۶۵ ابن عمر عجبت لھا فتحت لھا ابواب السماء یعنی قول رجل دخل معھم فی الصلوۃ فقال اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا قال ابن عمر فما ترکتھن منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک مسلم میں

عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ مجھکو اس سے تعجب آیا کہ اسکے واسطے آسمان کے دروازے کہولے گئی اس مرد کا قول مراد ہے جو اصحاب کے ساتھہ نماز مین داخل ہوا پہر اسنے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چہوڑا جب کہ مین نے حضرت صلعم کو کہتے سنا **ف** یعنے یہہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کہولے گئے **ق**

ق ۱۲۶۶

سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَہٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ مجھکو تعجب آیا ان عورتون سے جو میرے پاس تہین سو انہون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین ہو گئین یہہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا **ف** اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرت کے پاس باتین کر رہی تہین جب عمر فاروق آئے تو انکے خوف سے چپ ہو گئین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ق**

ق ۱۲۶۷

اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ وَ اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ بخاری

اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کہڑا ہوا بہشت کے دروازے پر

سو اسکے اکثر داخل ہونیوالے محتاج لوگ تہی اور دولتمند عیش واسطے بہشت داخل ہونیکے روکے گئے ہین مگر دوزخی لوگون کو دوزخ کے طرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کی دروازہ پر کہڑا ہوا تو اکثر اسکی داخل ہونیوالین عورتین تہین ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون سے بعد بہشت مین داخل ہونگے سبب حساب کے واسطے بہشت کے دروازہ پر روکے جاوینگے ق عَائِشَةُ

كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَهَا وَخَبَرُ أَبِي زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ

ابو زرع ام زرع

جمع كل ذلك قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب
قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب
البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك
له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر
ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع
اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الي نفسي
ووجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل و
اطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح و
اشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها
رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة و
تشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها
وطوع امها وملأ كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما
جارية ابي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا
ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة
معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين

فَطَلَّقَنِی وَنَکَحَهَا فَنَکَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِیًّا رَکِبَ شَرِیًّا وَاَخَذَ
خَطِیًّا وَاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا وَاَعْطَانِی مِنْ کُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ کُلِی
اُمَّ زَرْعٍ وَمِیرِی اَهْلَکِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ کُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِیهِ مَا بَلَغَ
اَصْغَرَ اٰنِیَةِ اَبِی زَرْعٍ. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابو زرع تہا ام زرع کے حق مین یہہ حضرت نے
حضرت عائشہ سے فرمایا اور حکایت ابو زرع کی حضرت عائشہ کی روایت سے یون ہے کہ گیارہ
عورتین بیٹھین سو انہون نے آپسمین اسکا قول قرار کیا اپنے خاوندونکی خبرین کچھہ بہی
نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دُبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین
برابر ہے کہ چڑھ جائے نہ موٹا گوشت ہے کہ اسکو لے آئے یعنی نالایق اور بے حقیقت ہے دوسری
عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے چھوٹنے
رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہے مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اسکے ظاہر باطن
سب عیب بیان کردون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا دُبلا ہے اگر بولون تو
طلاق پاون اور اگر چپ رہون تو ادھر مین ڈالی جاون نہ روٹی دیوی نہ کپڑا
چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف
نہ اُداسی تہامہ عرب مین اس زمین کا نام ہے جسمین مکہ ہے وہانکی رات مشہور ہے

پانچوین عورت نی کہا کہ میرا خاوند اگر گہر مین اوی تو چینے کی طرح سوے اور اگر باہر نکلے تو شیر بن جاوی اور نہ پوچہی عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چہتی عورت نی کہا کہ میرا خاوند اگر کہاوے تو سب سمیٹ جاوی اور اگر پیئے تو بالکل پیجاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کی اندر ہاتہہ ڈالے کہ میرے درد دکہہ کو جانے یعنی بیل کی طرح سوای کہانے اور پینے اور سونے کے کچہہ خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچہتا ساتوین عورت نی کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بہر کے عیب اُسمین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پہوڑیا یا ہاتہہ توڑ یا سر اور ہاتہہ دونون مروڑے اٹہوین عورت نی کہا کہ میرا خاوند چہونے مین نرم جیسے خرگوش اور اُسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گہاس کا نام ہے یعنی میرا خاوند ظاہر کا بہی اچہا اور باطن کا بہی اچہا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچی محل والا لنبے ہے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی را کہہ والا یعنی سخی ہے اسکا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا تو راکہہ بہت نکلتی ہے اسکا گہر نزدیک ہے مجلس اور مشورخانے سی یعنی سردار اور سخی ہے اُسکا لنگر جاری ہے دسوین عورت نے کہا کہ میری خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میری ان تعریف سے اسکے اونٹون کے بہت شتر خانے ہین اور کم تر چرا گاہین ہین یعنے ضیافت بن اُسکے یہان بہت اونٹ ذبح

ہوا کرتے ہیں اس سبب سے بسبب شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنیکو جاتے ہیں جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تہا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تہا گیارہوں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اسنے زیوروں سے میرے کان جہلائے اور چربی سے میرے دونو بازو بہرے یعنی مجھکو موٹا کیا اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین میں رہی مجھکو اسنے بہیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تہے سو اسنے مجھکو گہوڑے اور اونٹ اور کہیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تہی اسنے مجھکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اسکے پاس میں بات کرتی ہوں تو مجھکو برا نہیں کہتا اور سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا اور پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اسکی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ گہر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اسکی سونیکا جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہے اسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتہ یعنی کم خور ہے بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کی بہرنیوالی یعنی جسیم اور اپنے سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اسواسطے اسکی سوت اس سے جلتی ہے لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی

ظاہر کرکے اور ہمارا کہانا نہین لیجاتی اُٹھا کر اور ہمارا گہر آلودہ نہین رکہتی کوڑے سے ابوزرع
باہر نکلا جب کہ مشکون مین مٹھا جاتا تہا کہی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے
جسکے ساتھ اُسکے دو لڑکے تہے جیسے دو چیتے اُسکی گود مین دو انارون سے کہیلتے تہے سو ابو
زرع نے مجہکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پہر مین نے اسکے بعد ایک سردار مرد سے
نکاح کیا عمدہ گہوڑے کا سوار اور نیزہ باز اُسنے مجہکو چوپائے جانور بہت دئے اور اُسنے
ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اُسنے مجہسے کہا کہ کہا اے ام زرع اور کہلا اپنے لوگون کو
ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چہوٹے برتن برابر
بہی نہ پہنچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کمتر ہے **ف**
جب حضرت عائشہ نے گیارہ عورتون کا یہہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے یہہ فرمایا کہ
اے عائشہ مین بہی تیرا ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع اُم زرع کا محسن تہا **ق**

ق ١٧٦٩

ابو موسیٰ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ قَالَہُ لِنَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بخاری
اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے
سواری دی یہہ حضرت نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے فرمایا **ف** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے
کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی حضرت نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا
اور میرے پاس سواری بہی نہین بعد چند روز حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرت نے

پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دئے ہماری قوم کی بعضی لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کہائی تہی کیا آپ بہول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کہاتا ہون پہر اسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مین نے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کہانیوالا نہین اور نہ اسکا حرام کرنیوالا **ف** پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اسکو نکہایا لوگون نے پوچہا کہ کیا یہہ حرام ہے جو حضرت نہین کہاتے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ ہی حلال نہین مگر وہ امام شافعی کے نزدیک حلال ہے **م** اَنَسٌ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسی کے پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر نکلا جس رات کہ مجہکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تہے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید **م** بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَ

ق ١٧٦٥ کراہت طبعی حضرت سے دربارہ سوسمار یعنی گوہ

م ١٧٦٦

جواز زیارت قبور بعد از ممانعت
م ١٧٦٧

نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا مسلم مین بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تہا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو سو اب رکہو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تہا مین نے تمکو چہا رکھے شیرہ پینی سی مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشے والی چیز کو ف ابتدا اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑکے مسلمان ہوئے تہے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پہر گرفتار ہو جاوین جب لوگون کی دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ تبلایا کہ اس سے دنیا سرد ہوتی ہے موت اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہہ فائدہ اسواسطے تبلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نچاہین اور شرک مین گرفتار ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بہی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد پڑے جب اسکی برائی دلون مین بیٹہہ گئی اور عادت بالکل چہوٹ گئی تو ان برتنون کی استعمال کی اجازت دی هر ابو هریرة وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ

م ۱۱۷۳

لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ ہمکو یہہ تمنا ہے کہ ہم اپنے بہائیون کو دیکھتے اصحاب نی کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بہائی نہین حضرت نی فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہوسکتا ہے اور ہمارے بہائی وہ لوگ ہین جو ابہی نہین آئے یعنے اس زمانے مین موجود نہین تو اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اُن لوگون کو جو ہنوز موجود نہین سو حضرت نے فرمایا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کئی پنچ کلیان گہوڑے ہون یکرنگ مشکی گہوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گہوڑون کو نہ پہچان لیویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانے گا حضرت نے فرمایا تو وہ لوگ بہی قیامت مین آوینگے مُنہہ اور ہاتہہ پاؤن روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اُونکا پیشوا ہون سامان تیار کرنیوالا **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نی اُنکو اپنا بہائی فرمایا **مصرعہ**

معشوق کہ عشاق نواز است ہمین است

بیان شرف صحبت حضرت نبی و نوازش فرمانی

فصل فی ھل

اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ھل ہے

ق جریر ھل انت مریحی من ذی الخلصۃ ای الکعبۃ الیمانیۃ الشامیۃ بخاری اور مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجھکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبہ سے ف جریر سے روایت ہے کہ یمن میں ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اسکو کہتے تھے حضرت نے مجھکو اسکے ڈھانیکا حکم دیا اور یہہ حدیث فرمائی میں ڈیڑھ سو سوار سے وہاں گیا اور اسکو ڈھا دیا اور اسکے پاس جن کافروں کو پایا مارا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعا خیر کی م انس ھل تدرون مما اضحک قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ یقول یارب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاھدا منی فیقول کفی بنفسک الیوم شھیدا وبالکرام الکاتبین علیک شھودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کسواسطے ہنستا ہوں ہم نے کہا اللہ اور اسکا

ق ١٧٧٤

م ١٧٧٥

ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندہ کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجھکو ہنسی آتی ہے
بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجھکو پناہ نہیں دیگا ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا
حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین
اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اُسوقت الزام ثابت
ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی کا
مجھکو اعتقاد نہین تو حق تعالی فرمادیگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہے
اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مُہر ہوگی اُسکے مُنھ پر
پھر حکم ہوگا اُسکے ہاتھہ پانون کو کہ بولو حضرت نے فرمایا تو اُسکے بد کامون کو ظاہر
کرینگے پھر بندہ کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اُسکے ہاتھہ پانون سے کہیگا کہ تم پر خدا کی مار پڑے
مین تو تمہارے ہی طرف جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھکو منظور تھا سو تم آپ ہی
گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو **ق** ۱۷۷۶ **اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ هَلْ تَرَكَ لَنَا
عَقِیْلٌ مِّنْ** لا بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا
ہمارے واسطے عقیل نے گہر چھوڑا ہے **ف** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ
الوداع مین مکہ کے قریب پہنچے تو مین نے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت
اترینگے اپنے مکان مین یا علی رضہ کے یا جعفر طیار کے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ابوطا

چار بیٹے

چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نی مکہ سی مدینے مین
ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نی حضرت کا ساتہہ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تہے
اور عقیل اسوقت تک ایمان نہ لائے تہے اس سبب سے کہ مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے
اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کی نزدیک مکے کی مکانات کا بیچنا درست ہے اور یہہ حدیث
انکی دلیل ہے م ابو ھریرۃ ھل ترون قبلتی ھھنا واللہ ما یخفی علی
رکوعکم ولا خشوعکم وانی لاراکم من وراء ظھری مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادہر ہی ہے خدا کی قسم
مجہپر تمہارا رکوع اور خشوع چہپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے
ف جماعت مین بعضے نو مسلم ادب سے نماز پڑہنے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کہڑے
ہونے سے غفلت کرتے تہے حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرت جیسی سامنے سی دیکہتے تہے ویسی ہی پس پشت سی یہہ معجزہ تہا
حضرت کا ق اسامۃ بن زید ھل ترون ما اری قالوا لا قال فانی
لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر لما اشرف علی اطم من
اطام المدینۃ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم
دیکھتے ہو جو مین دیکہتا ہون لوگون نی کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکہتا ہون تمہارے

م ۱۷۷۷

ق ۱۷۷۸

گھر دن اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینھہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہہ حضرت نے
اسوقت فرمایا جب مدینے کے کسی قلعہ سے جھانکا تھا **ف** اس حدیث مین ان فسادونکی
خبر ہے جو مدینے مین حضرت کی بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کی وقتکا

۱۷۷۹ **خ** وفضیلت جہاد

قَالَ **ح** اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہوسکتا ہے جب
غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز
نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے
کہا کہ مجھکو وہ عمل بتلائے جو جہاد کی برابر ہو **ف** یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز
پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کی برابر ثواب پاوے لیکن
آدمی سے یہہ نہین ہوسکتا تو جہاد کی برابر کوئی عبادت نہین ممکن

۱۷۸۰ **م**

م اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ قَالَ لِرَجُلٍ اَعْمٰى حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَسَاَلَهُ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہان

حضرت نی فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہہ حضرت نی اندھے مرد سے کہا جب کہ اُسنے کہا
یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانیوالا آدمی نہین جو مجھکو مسجد مین لے آوی اور اُسنی چاہا
کہ حضرت اسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کری تو حضرت نی اُسکو اجازت
دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نی اُسکو بلایا پھر یہہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت واجب ہے جب اندھی کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت
نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کی نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے
یعنی واجب کے قریب اور امام شافعی کی نزدیک فرض کفایہ ہے **م** ۱۷۸۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ
اَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ
تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا
فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ
الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ
الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ
فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا
رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ

فيقول انا ربكم فيقولون انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري
جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى
الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان
هل رأيتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال فانها مثل
شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس
باعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من
القضاء بين العباد واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر
الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد
الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم
باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله على النار
ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم
ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من
القضاء بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار هو آخر اهل
الجنة دخولا الجنة فيقول اي رب اصرف وجهي عن النار فانه قد
قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله ان يدعو

ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسأل غيره فيقول
لا اسألك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء فيصرف الله
وجهه عن النار فاذا اقبل على الجنة وراها سكت ما شاء الله ان يسكت
ثم يقول اي رب قدمني الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت
عهودك ومواثيقك لا تسألني غير الذي اعطيتك ويلك يا ابن ادم
ما اغدرك فيقول اي رب يدعو الله حتى يقول له فهل عسيت
ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه ما شاء
الله من عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة فاذا قام على باب الجنة
انفهقت له الجنة فراى ما فيها من الخير والسرور فيسكت ما شاء
الله ان يسكت ثم يقول اي رب ادخلني الجنة فيقول الله له اليس قد
اعطيت عهودك ومواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ويلك
يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب لا اكونن اشقى خلقك فلا
يزال يدعو الله حتى يضحك الله منه فاذا ضحك الله منه قال
ادخل الجنة فاذا دخلها قال الله له تمنه فيسأل ربه ويتمنى
حتى ان الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى اذا انقطعت به

الا ماتمنی فقال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور
ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے چودہوین رات کے چاند دیکھنے
مین اصحاب نے کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا بہلا تمکو کچہہ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے
سورج کے دیکہنے مین جسوقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین
فرمایا سو مقرر تم خدا کو بہی اسی طرح دیکہو گے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا
تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اسکا ساتہہ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتہہ
دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتہہ جاویگا اور جو چاند کو
پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتہہ دیویگا اور جو بتون اور دیو بہوت کو پوجتا ہوگا وہ اُنکے ساتہہ
جاویگا اور یہہ امت محمدی باقی رہ جاویگی اسمین منافق لوگ بہی ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر
ظاہر ہوگا اُس صفت مین جو انکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون
تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجہسی پناہ مین رکہے ہم اس مکان مین منتظر ہین
یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے
پہر حق تعالی اُس صفت مین ظاہر ہوگا جو انکے اعتقاد کی موافق ہے سو فرماویگا کہ مین تمہارا
رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہے سو اسکا اتباع کرین گے اور دوزخ کی
پشت پر پلصراط رکہا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرین گے اور سوا

پیغمبرون کے

پیغمبرون کے سوا کوئی بول نہ سکیگا اور پیغمبرون کا قول اُس دن یہہ ہوگا کہ الٰہی پناہ پناہ
اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے اُسکے
کانٹے سرکج ہوتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا
ہان یا رسول اللہ حضرت نی فرمایا تو وہ دوزخ کی آنکڑے بہی سعدان کے کانٹونکی
طرح ہین مگر یہہ کہ سوای خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے
لوگون کو دوزخ کے اندر پلصراط سی کہینچ لیوینگے اُنکے بداعمال کی سبب سے سو بعضا آدمی
تو اپنے عمل سی ہلاک ہو جاویگا اور بعضا آدہ موا نجات پانیگا یہان تک کہ جب حق
تعالی بندون کے فیصلے سی فراغت کریگا اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والون مین سی
اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سی اُسکو نکالین جسنے
خدا کی ساتہہ کچہہ شرک نکیا ہو جسپر خدا نی رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا
ہو تو فرشتے اُنکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اُنکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ
آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کی نشان کو خدا نی دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہے
تو دوزخ سی نکالے جاوینگے جلے بہنے پہر اُنپر آب حیات چہڑکا جاویگا تو اُسسے وہ جسم
اُٹہینگے جیسے پانی کے بہاو کے کوڑے پر خود رو دانہ جم اُٹہتا ہے پہر حق تعالی بندون کا
فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد باقی رہ جاویگا دوزخ کا سامنا کئے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین

سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میری رب میرا منہہ دوزخ کی طرف سے
پھیر دے کہ اسکی بدبو نے مجہکو تنگ کر دیا اور اسکی لپیٹ نے مجہکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا
کریگا جہان تک کہ خدا اُسکا دعا کرنا چاہے گا پہر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہہ تیرا سوال
پورا کرون تو اُسکے سوای تو کچہہ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا کہ مین اسکے
سوای کچہہ نمانگون گا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا
تو خدا اُسکے مُنہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا
اور اُسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پہر کہیگا ای میرے رب مجہکو آگے بڑھا دے بہشت کے
دروازے تک تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہے پہلے سوال کے
سوای مجہسے اور سوال نکریگا تیرا بُرا ہو ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہے تو وہ مرد کہیگا
ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اُسسے فرماویگا اگر مین تیرا یہہ
مطلب پورا کرُون تو اسکے سوای تو اور کچہہ بہی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی
قسم ہے کہ نمانگون گا سو اپنے رب سے نمانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اسکو بہشت کے دروازے پر
کر دیگا سو جب بہشت کی دروازے پر کہڑا ہوگا تو تمام بہشت اُسپر نمود ہو جاویگی سو
اُسکو نظر آویگا جو کچہہ اُسمین نعمت اور فرحت ہے تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا
پہر کہیگا ای رب میری اب مجہکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کیا

تو قول قرار نہین کر چکا ہے کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہو اای آدمی کیا ہی تو دغا باز ہے
تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیرے خلقو مین بدبخت بی نصیب نہین ہونگا سو ہمیشہ
دعا کیا کریگا یہان تک کہ خدا اسّی رضی ہو جاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت
مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اُسّے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ
مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اسکو یاد دلاویگا
تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اُسکی سب ہوس اور خواہشین
ہو چکین گی حق تعالی فرماویگا تیرے یہہ سب سوال پورے ہوئے اور اُسکے ساتھ اتنا اور بہی
ف اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت
وجماعت کا جن لوگونکی قسمت مین نعمت دیدار نہین وہ اسکا انکار کرتے ہین لیکن یہہ
اعتقاد کرنا ضرور ہے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہے اُسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین
معلوم جسطرح حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہے اور جہت کا مقید نہین اسی طرح اپنی جہت دکہلانے پر بہی
قادر ہے ہر چند آدمی کی عقل یہان حیران ہے لیکن اسکی قدرت سی سب آسان ہے **ھ**

۱۷۸۲ م

اَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي
سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ

رَبَّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّانِیَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی اَیْ رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ بِخَیْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ یُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَیْكَ وَیَتَفَكَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِیُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِیْ یَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنی مین ٹھیک دوپہر کو جبکہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نبی نے فرمایا کیا تمکو تردد ہوتا چاند کی دیکھنی مین چودہوین راتکو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہیں حضرت نبی نے فرمایا سو قسم ہے اسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج

یا چاند کے دیکہنے مین یعنی جیسی چاند سورج کے دیکہنے مین اشتباہ نہین ویسی ہی خدا کی دید مین
اشتباہ نہوگا پہر حق تعالی حساب کریگا بندی سے سو کہیگا کہ اے فلانے بندے مین نے بہلا تجہکو کیا
افضل المخلوقات نہین کیا اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون
اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ
لیتا تہا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرماویگا بہلا تجہکو معلوم
تہا کہ تو مجہسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ اب ہم بہی تجہکو بہولتے ہین جیسے
تو ہمکو بہولا پہر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بہلا مین نے تجہکو افضل المخلوقات
نہین کیا اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا
تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا
کہ سچ ہے ای میرے رب پہر خدا فرماویگا بہلا تجہکو معلوم تہا کہ تو مجہسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین
پہر خدا فرماویگا سو مقرر مین اب تجہکو بہولتا ہون جیسے تو مجہکو بہولا پہر تیسرے بندے سے حساب
کریگا تو اُسسے بہی اسیطرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا
اور تیرے پیغمبرون کا اور مین نے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح
اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اُسسے ہوسکیگا تو حق تعالی فرماویگا دیکہہ
یہین تیرا جہوٹہہ ظاہر ہوا. جانا ہے حضرت نے فرمایا پہر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑے

کرتے ہین بندہ اپنی جی مین سوچیگا کہ کون مجہپر گواہی دیگا پہر اُسکے مُنہہ پر مُہر ہوگی اور حکم ہوگا
اسکی ران سے کہ بول تو اُسکی ران اور اسکا گوشت اور اسکی ہڈیان اُسکے عمل پر بولین گی اور یہہ گواہی
اسواسطے ہوگی تاکہ اسکا عذر باقی نرہے اُسی کی ذات کی گواہی سے اور یہہ شخص منافق یعنی جہوٹہا
مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا **ف** اس حدیث مین اول دیدار خدا کا
ذکر کیا پہر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین پہر منافق کا جو زبان سے
اسلام کا اقرار کری اور دل سے انکار یا شک رکہی **ق** ابوھریرۃ ھل تفقدون

ق ۱۷۸۳

من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا و فلانا اربعۃ ثم قال و
ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا و فلانا و فلانا و فلانا ثم قال
وھل تفقدون من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے
کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصون کو تلاش کرتے ہین پہر
حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے
اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پہر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم اور کوئی تلاش کرتے ہو
اصحاب نے کہا کہ انکے سوای ہم کسی کو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا لیکن مین تو جلیبیب کو
تلاش کرتا ہون سو تم ہی اُسکو تلاش کرو **ف** کسی جنگین لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور

دشمنون کی لاشین تلاش کرتے تہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر جب جلیبیب کی
لاش ملی تو حضرت نے انکا سر اپنے زانو پر رکہا اور فرمایا کہ یہہ میرا ہی ہی ہی اسکا خ ۷۸۴ سَعْدُ
بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی
وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے
سبب سے یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گہمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے
ملتی ہے تو انکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو انکو ناچیز اور ذلیل نہ جانو

ق ۷۸۵ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي فَاَخَذَا بِيَدَيَّ فَاَخْرَجَانِي اِلَى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ
فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي
شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ
شِدْقُهُ هٰذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ
مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ بِصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهُ فَاِذَا
ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى
يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ

يتوقد تحته نارًا فإذا أوقدت ارتفعوا حتى كادوا يخرجون
فإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا
قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى شط
النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد
أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه
بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا
إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان
وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة
فأدخلاني دارًا لم أر قط أحسن وأفضل منها فيها رجال شيوخ وشباب
ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني
دارًا هي أحسن وأفضل لم أر قط أحسن وأفضل فيها شيوخ وشباب
فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت قالا نعم أما الرجل
الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى
تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيامة والذي رأيته يشدخ
رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه

بالنهار يفعل به الى يوم القيمة والذى رأيته فى النقب هم الزناة
والذى رأيته فى النهر اكل الربوا والشيخ الذى رأيت فى اصل الشجرة
ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس والذى يوقد النار مالك خازن
النار والدار الاولى التى دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه الدار
فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت
راسى فاذا فوقى مثل السحاب ويروى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك
منزلك فقلت دعانى ادخل منزلى قالا انه بقى لك عمر لم تستكمله
فلو استكملته اتيت منزلك بخاری اور مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سی روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مین نے
تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو انہون نے میرے دونو ہاتھ پکڑ
سو مجھکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہے اور ایک مرد کھڑا ہے اسکے ہاتھ
مین لوہے کا آنکڑا ہے اسکو بیٹھے مرد کے کلہپڑے مین ڈالتا ہے کہ اسکی گدی تک پہنچ جاتا ہے
پھر اسکے دوسرے کلہپڑے سے اسیطرح کرتا ہے یعنی جب تک دوسرا کلہپڑا کو
چیرتا ہے پہلا کلہپڑا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہے تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہے
ان دونو مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد کے پاس آئے

اور ایک مرد اسکے سر پر پتہر لئے کہڑا ہے سو اس سے اسکے سر کو کچلتا ہے تو اُسکو جب مارتا ہے
پتھر ڈھلک جاتا ہے تو اسکی طرف وہ چلا جاتا ہے کہ لے آدے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہنچتا
ہے کہ اسکا سر جڑ جاتا ہے اور درست ہو جاتا ہے جیساکہ تہا سو وہ مرد اسکی طرف پلٹ آتا ہے
اور مارتا ہے سو مین نی کہا کہ یہہ کیا ہے انہون نی کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو
مثل تنور تہا پہنچے اُسکا منہہ تنگ اور اندر کشادہ اُسکے نیچی اگ جل رہی ہے سو جب کہ آگ بہڑکتی
تہی اسکے اندر کی لوگ اونچے ہو آتے تہے یہانتک کہ قریب تہا کہ نکل پڑین پہر جب بجھتی تہی تو اسکے
اندر ہو جاتے تہے اور اُسمین ننگے مرد اور عورتین تہین سو مین نی کہا کہ یہہ کیا ہے اُنہون نی کہا کہ آگے
چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر تک پہنچے اُسمین ایک مرد کہڑا ہے اور نہر کے کنارے پر
ایک مرد ہے اسکے دونون ہاتہون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تہا سو جب کہ اسنے
چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نی اسکے منہہ مین پتھر مارا سو اسکو ہٹہایا جہان کہ وہ تہا سو جب وہ نکلنے
لگتا تہا اسکے منہہ مین پتھر مارتا تہا سو وہ پلٹ جاتا تہا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہہ کیا ہے
انہون نی کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہنچے اُسمین ایک بڑا درخت
تہا اور اُسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہے اسکے آگے آگ ہے
وہ اسکو بہڑکا رہا ہے سو میرے ساتہی دونون مجہکو اس درخت پر چڑہا لیگئے اور ایک گہر مین
مجہکو داخل کیا کہ مین نی کبہی اُس سے بہتر اور فضل گہر نہین دیکہا اُسمین مرد ہین بڈھے اور جوان

اور عورتین اور لڑکے پہر مجھکو اُنہون نی اُس سے نکالا تو درخت پر مجھکو چڑھا لیگئے سو ایک
گھر مین مجھکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تہا مین نے کبھی اُس سے افضل اور بہتر نہین دیکھا
اُسمین بڈھے اور جوان ہین سو مین نی اُن سی کہا کہ تم دونو نی مجھکو رات بہر گھمایا تو اب تبلادو مجھکو
جو کہ مین نی دیکھا ہے اُنہون نی کہا کہ ہان ہم تبلاتی ہین اُس مرد کو جو تو نی دیکھا تہا جسکے گل پہاڑے
چیرے جاتے تہے سو جہوٹہا آدمی تہا کہ جہوٹھی باتین بنا کر لوگون سی کہتا تہا لوگ اُس سے سیکہ کر
اور ون سے نقل کرتے تہے یہان تک کہ ساری جہان مین جہوٹ یہہ مشہور ہو جاتا تہا تو اُسپر
یہہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے دیکھا تہا کہ اُسکا سر کچلا جاتا تہا
سو وہ مرد ہے جسکو خدا نی قرآن سکھلایا سو قرآن سی غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین
قرآن نہ پڑھا اور دنکو اُسپر عمل کیا یہی عذاب اُسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے
گڑھے مین دیکھا وہ حرام کار لوگ ہین اور جسکو تونے نہر مین دیکھا وہ سود خور ہے اور جس
پیر مرد کو کہ تو نی درخت کی جڑ کے پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہہ جو لڑکے کہ
اُنکے گرد ہین سو لوگونکی اولاد ہین اور جو کہ آگ بہڑکاتا ہے سو مالک ہے دوزخ کا داروغہ
اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تہا وہ عوام ایماندارون کا مقام ہے اور یہہ گھر تو شہیدونکا
گھر ہے اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہے اب اپنے سر کو تو اٹھا سو مینے اپنے
سر کو اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ میرے اوپر تہ بتہ

سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہے انہوں نے کہا کہ تیرا انعام ہے تو میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو
کہ میں اپنے مکان میں جاؤں انہوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اسکو
پورا نہیں کیا سو جب تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان میں آویگا **ف** اس حدیث میں
جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سودخور کی سزا کا بیان ہے حفظ قرآن کا حق یہہ ہے کہ اسکو ادب سے
تلاوت کیا کرے خصوصا رات کو تہجد میں اور اسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ
مسلمانوں کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم کو سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرت کے
سوای شہیدوں کا رتبہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہے

خ ۱۷۸۶

خ أَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ
مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ
فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم میں ایسا شخص ہے جسنے آج رات کو گناہ نکیا ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ میں
ہوں حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر میں اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر میں **ف** انس سے مروی ہے
کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے
صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر میں داخل ہونا اسکا افضل ہے جسنے اس رات کو صحبت نکی ہو

ف ۱۷۸۷

ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ لِرَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ

المرأة

اَلْمَرْاَةَ الَّتِیْ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھ قرآن یاد ہے یہہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جس نے اس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا جنے چاہا تہا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اس عورت کو نہ قبول کیا پہر اسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہہ مقرر کیا کہ مرد عورتکو قرآن سکہلا دیوے

١٧٨٨ م اَلشَّرِیْدُ بْنُ سُوَیْدٍ الثَّقَفِیُّ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ قَالَهٗ لَهٗ مسلم میں شرید بن سوید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو کچھ امیہ بن ابی الصلت کے شعر یاد ہین یہہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہے کہ مین ایکروز حضرت کے پیچھے سوار تہا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو امیہ کا شعر یاد ہے مینے کہا ہان یاد ہے مینے ایک شعر پڑہا حضرت نے فرمایا اور پڑہ مین نے دوسرا شعر پڑہا فرمایا اور پڑہ مینے تیسرا شعر پڑہا اسیطرح سو شعر مین پڑہے معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تہا اسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تہا اس واسطے آنحضرت نے انکو سنا پہر فرمایا کہ اسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر ہے یعنی زبان سے مضمون تو اچہے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضی مضمون تو نہایت خوب اور درست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری درفشان ہوئی ہی پر دل کی سیاہی نہ گئی

م ابو ہریرۃ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ عُیُوْنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ

إليها فقال له علي كم تزوجتها قال على أربع أواق فقال له على أربع أواق كأنما تنحتون الفضة من عرض هذا الجبل ما عندنا ما نعطيك ولكن عسى أن نبعثك في بعث تصيب منه قال فبعث بعثا إلى بني عبس وبعث ذلك الرجل فيهم مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ کیا تونے اسکو دیکھہ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھوں مین کچھہ ہے یعنی چھوٹی اگر بجی آنکھہ ہوتی ہے پہہ حضرت نے اُس مرد سے کہا کہ جسنے حضرت کو خبر دی کہ مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اُسنے کہا مین اُس عورتکو دیکھہ چکا ہون حضرت نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تونے اس سے نکاح کیا اُسنے کہا ایک سو ساٹھہ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھہ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اس پہاڑ کی طرف سے چاندی لیتے کہودتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجھکو دیوین و لیکن عنقریب ہے کہ تجھکو ہم کسی دوڑ مین بھیجینگے و لمّا ن تجھکو فائدہ ہو کار اوی نے کہا پہر حضرت نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اس مردکو انہین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اسکو دیکھہ لیوے تاکہ آخر کو افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندھے اسیواسطے حضرت نے اسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پہر اسکا نباہ کر دیا **ق** ابن عمر هل وجدتم ما وعد ربكم حقا ثم قال إنهم الآن يسمعون ما أقول **ق** لما وقف على قليب بدر بخاری اور

مسلم مین

ق ۱۲۰۹

مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہلا تم نے بہی پایا جو تمہارے
رب نے وعدہ کیا پہر حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ ابہی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہہ حضرت نے اُس وقت فرمایا
جب بدر کے کنوین پر کہڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر
گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے انکی لاشون کو کنوئین مین ڈلوا دیا پہر یہہ حدیث فرمائی

فَصْلٌ فِي فِعْلِ الْأَمْرِ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر فعل امر کا ہے

ح ۱۷۹۱

ع أَبُو سَعِيدٍ اِئْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہئیے کہ تمہاری اقتدا کرین جو تمہارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب
صف سے پیچہے کہڑے تہے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑہو پہر یہہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے
لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور دوسرے صف والے پہلی صف والونکی اقتدا کرین اسی
طرح آخر تک حضرت کا معمول تہا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول مین کہڑے کرتے تہے

ق ۲۲۷

تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکہین اور غیرون کو سکہلا وین **ق** عَلِيٌّ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ
فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ
وَيُرْوَى انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ قَالَهُ لِعَلِيٍّ وَأَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ
وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جاؤ شتقا کے
باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اسکے پاس خط ہے سو اُس سے

اس خط کو لے لو یہہ حضرت نے علی مرتضی اور زبیر اور مقداد سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے علی مرتضی اور ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ **ف** یہہ عورت جاسوسی کا خط مدینے سے مکہ کے لئے جاتی تہی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چہنوا لیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُونِی بِکِتَابٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَاباً لَا تَضِلُّوا بَعْدَہٗ اَبَداً **اقول** فی مرضہٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہاری واسطے نوشتہ لکہہ دون تا کہ اس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کی دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکہہ دون کہ اسکے بعد تم ہرگز مختلف و حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نلانے مین گفتگو کی پہر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کر و پہر حضرت سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجھکو نہ چہیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اس سے بہتر ہے جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے انکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسرے یہہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تہا راوی نے کہا تیسری چیز مجھکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہے کہ تیسری بات یہہ تہی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن

قصہ کتاب قرطاس شیعہ ١٧٩٣

عباس سے دوسری روایت یون ہے کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعض صحابے نے کہا کہ
حضرت پر درد کی شدت ہے اور ہمارے پاس قرآن موجود ہے ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے
یعنی لکہنا چنداں ضرور نہین اور بعضوں نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق
رضی اللہ تعالی عنہ پر طعنہ کرتے ہین کہ اُنہوں نے کاغذ حضرت کو نہ لکہنے دیا نافرمانی کی اور کہا
کہ ہمکو قرآن کفایت ہے اسکا یہہ جواب ہے کہ تمہارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق پر کوئی مقام
طعن کا نہین اسواسطے کہ اسوقت حضرت کی کوٹہری مین اکثر صحاب موجود تہے علی مرتضی بہی اُنہین
شامل تہے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تہا اگر عمر رض کاغذ نلائے تہے تو علی
مرتضی کا ہاتہہ کسنے پکڑا تہا حضرت کے یہان سوای قرآن کے اور کسی چیز کے لکہنے کا دستور
نہ تہا اور قرآن سب پورا ہوچکا تہا اسواسطے صحاب کو تامل ہوا تہا اور بعد گفتگو کے
حضرت سے پوچہا تہا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تہا
اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تہی
علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکہنا واجب ہوتا تو دوسرے
وقت اسکو ضرور لکہوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے جن تین چیزوں کی حضرت نے
وصیت کی اُنہین کو لکہواتے اور یہہ جو عمر فاروق نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے
اسکا یہہ مطلب نہین کہ سوای قرآن کے حضرت کے حدیث کی بہی حاجت نہین بلکہ اسکا یہہ مطلب ہے

اسکے بعد قرآن مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اتری یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا
یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نرہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہوچکی اسوسطے
عمر فاروق نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب ندیکھا
اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہہ عین محبت اور خیرخواہی ہے اسواسطے کہ دستور ہے کہ بیمار مین
اپنے بزرگ اور عزیز کو شفقت سی بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو
سبق پڑہنے کیواسطے بلاوی تو شاگرد بخیال اسکی تکلیف کی سبق سی انکار کرتا ہے
یہہ نافرمانی نہین یہہ سراسر محبت اور دلسوزی ہے **شعر** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر **ف** عَائِشَةُ اِئْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ
اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ وَيُرْوَى بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ یعنی رَجُلٌ
اِسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت
پاس آنیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اسکو آنے دو سو برا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنے
اپنی قوم مین برا آدمی ہے یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہے اور دوسری روایت
یون ہے کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہے **ف** حضرت عائشہ سے پوری روایت
یون ہے ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے
اسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہے جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اس سے خوش خلقی کی اور کشادہ

پیشانی سی کلام کیا مین نی کہا کہ یا حضرت آپنے تو اسکو برا کہا تہا پہر جب وہ آیا تب حضرت نے اس سے
اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش کو کب پایا تہا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک
وہ شخص ہے قیامت کے دن جسکی لوک تعظیم تواضع کرین اسکی بدی اور فحش گوئی کی ڈر سے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطی درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ
فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہے تا کہ اور لوک اسکا حال سنکر عبرت پکڑین ق عَائِشَۃَ ١٧٩٥
أَئْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَعْنِي أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ بخاری
اور مسلم مین عایشہ رض سے روایت ہے کہ افلح ابو قعیس کے بہائی رض کے حق مین مجہسی حضرت نے
فرمایا کہ اسکو آنے دے اسواسطی کہ وہ تیرا شیرنوشی کی رشتی سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتہ خاک
آلودہ ہو اگر تو حکم نمانے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نے ابو قعیس کی جورو کا دودہ
پیا تہا جب عورتون کو پردیکا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بہائی میرے دروازے آیا اور اسنے
گہر مین آنیکی اجازت لی تہی مین نے کہا واسہ مین اسکو اجازت ندونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت
دینگے اسواسطی کہ مجہکو ابو قعیس نے دودہ نہین پلایا بلکہ اسکی جورو نی پلایا جب حضرت گہر
مین تشریف لائے تب مین نے یہہ حال حضرت سے عرض کیا اسوقت حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
اسیواسطے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جو نسب سے حرام ہے وہ شیرخوارگی سی بہی حرام ہے معلوم ہوا
کہ دایہ کے خاوند اور اسکے بہائی اور دایہ کی اولاد سی عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وہ محرم

ہو گئے ق ابو ھریرۃ ابدأ بمن تعول بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث میں اسکی تفصیل موجود ہے م جابر ابدأ بنفسك فتصدق علیها فان فضل شیٔ فلاهلك فان فضل عن اهلك شیٔ فلذی قرابتك فان فضل عن ذی قرابتك شیٔ فهكذا وهكذا ق ان ابا مذكور الانصاری حین اعتق غلاما عن دبر یقال له یعقوب مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل عیال سے بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے سو اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی بچے تو اسطرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں ہر ایک محتاج کو دے یہہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اُسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنیکے بعد یعنے اُسنے یون کہا تھا کہ جب میں مر جاوں تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف مرصابیح میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اسکے پاس غلام کے سوای کچھہ مال نہ تھا جب حضرت کو یہہ خبر پہنچی تو حضرت نے اُسکا آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہے ایک شخص نے آٹھہ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وہ درم اس انصاری کو دئے اور یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی

۱۷۹۶ م

ق ۱۲۹۷

خیرات کرنے سی اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہ درویش **ف**

أُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَتْ أَكْبَرَ بَنَاتِهِ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے داہنے طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہہ حضرت نے ان عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تہین انکا نام زینب تہا ابو العاص بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تہین **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنی منہہ اور ہاتہہ کو مقدم کری **ف** **أَبُو ذَرٍّ**

ق ۱۲۹۸

أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہنڈا ہونے دے ٹہنڈا ہونے دے یا کہ یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ٹہنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

ح ۱۲۹۹

خ **أَبُو هُرَيْرَةَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ** بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہے دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین

ہین ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ
قَالَهُ لَہٗ بخاری اور مسلم ہین کعب بن مالک سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو
افضل دن سے جو تجھپر گذرا جیسی کہ تجھکو تیری ماں نے جنا یہہ حضرت نے کعب سے فرمایا **ف** کعب جنگ
تبوک ہین حضرت کے ساتھ نکلے تہے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس دن عتاب رہا جب اُنکی
توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق ہین بہتر
دن وہی ہے جس دن اس سے خدا راضی ہو ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا

ق ١٨٠٠

مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ
الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا
وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم ہین
عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہوا اور امید رکھو اسکی جو تمکو خوش کرے
یعنے فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجھکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین ولیکن ہین تمپر خوف کہاتا ہون
دُنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا ہین حرص اور
حسد کرو جیسے اُنہون نی کیا اور تمکو حب دنیا ہلاک کرے جیسے انکو ہلاک کیا اور دوسری
روایت یہہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت ہین ڈالے جیسا اُنکو غفلت ہین ڈالا **ف** بحرین کے
ملک سے حضرت کے پاس مال آیا اُسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرت کے

سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر کے آنے سے ہوا انصار نے
کہا ہاں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت
دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا **ق** عائشۃ ابشری یا عائشۃ اما اللہ
فقد برّأكِ بخاری اور مسلم میں عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ
خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کردی **ف** جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور انکی پاکدامنی
میں قرآن اترا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ح** ابو هريرة ابغنى احجارًا استنفض
بها ولا تأتني بعظم ولا روث بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش
کر لا میرے واسطے پتھر کہ میں اس سے استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو **ف**
معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست
نہیں اور اسی طرح کوئلے سے **م** انس ابصروها فان جاءت به ابيض سبطًا
قضيء العينين فهو لهلال بن امية وان جاءت به اكحل جعدًا
احمش الساقين فهو لشريك بن سحماء مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے
رہو اس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب آنکھوں والا تو ہلال بن امیہ کا
لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگر والے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک
بن سحما کا ہے **ف** ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے

ق ۱۸۰۳
ح ۱۸۰۴
م ۱۸۰۵

ان دونون مین جدائی کروادی اسکی جورو حاملہ تھی اس واسطے حضرت نے اصحاب سے یہہ حدیث
فرمائی جب اسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرت نے فرمایا
کہ اگر قرآن کا حکم اسپر جاری نہوگیا ہوتا تو مین اُس عورت پر کچھہ حکم کرتا یعنی سزا دیتا
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن
امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرت کو یہہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا

خ ۱۸۰۶ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي بخاری مین ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو پہن پہاڑ پھر خدا کرے تو پہن پہاڑ پھر خدا کرے تو پہن
پہاڑ ف ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اُنمین ایک چھوٹی سیاہ
لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہہ مین کسکو پہناؤن کا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے

ھ ۱۵۰۷ مجھکو بلا کر اپنے ہاتھہ سے پہنائی پھر یہہ دعا دی ھ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِتَّقُوا
الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگون کو ہلاک کیا جب آدمی
ق ۱۸۰۸ بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دیسکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا ق
عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پہانک ہی دیکر سہی **ف** یعنی کمتر خیرات بہی

دوزخ سے بچاتی ہے **م** ١٨٠٩ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ

قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنیوالے کاموں سے اصحاب نے عرض کیا وہ کام لعنت کرنیوالے کون

ہیں حضرت نے فرمایا جو آدمی کہ لوگوں کی راہ میں جا ضرور پہرے یا انکے سائے کے مقام میں **ف**

راہ اور سایہ دار درخت کی نیچی جای ضرور پہرنا رنج رسانی کا سبب ہے اس واسطے لوگ اسپر لعنت کرتے

ہیں اور بد کہتی ہیں **ح** ١٨١٠ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ

لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری میں انس رضی سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے قبضہ

میں میری جان ہے کہ البتہ میں تمہیں اپنی پشت سے دیکھتا ہوں تمکو جب رکوع کرتے ہو اور سجدہ

کرتے ہو **ف** بعضی دیہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدہ میں جلدی کرتے تہے تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی **ح** ١٨١١ اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ

وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری

میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تہم جا ای احد تجہپر تو پیغمبر ہی ہے اور صدیق

اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہے بتھہیر تو سوای پیغمبر یا صدیق یا شہید کے
کوئی نہین اور آحد پہاڑ پر حضرت اور ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے **ف** حضرت اپنے
اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تہے سو اسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
چنانچہ پہاڑ تہم گیا یہہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر اور حضرت
عثمان رض شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہے کہ جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوار نے
اسکو مشرف کیا **ق** ابو ھریرۃ اَجِبْ عَنِّی اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

ق ۱۸۱۲

لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب
دے میری طرف سے الہی اسکی جبریل سے مدد کر یہہ حضرت نے حسان ابن ثابت سے فرمایا **ف**
کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اسکا جواب حسان سے دلوایا **ق** ابو ھریرۃ

ق ۱۸۱۳

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ
بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ
مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

سب سے بڑے گناہ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے
جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے
ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اُس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن

حق پر مارنا

غنیمت پر مارنا درست ہے اور بیاج کہانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا اور لڑائی کے دن کافرون سے انکے سامنے سے بہاگنا اور خاوند والی ایماندار عورت کو جو بدکاری سے واقف نہین انکو عیب لگانا **ف** ہرچند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بہی ثابت ہین اسوقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہو گا

ف ۱۸۱۴ **ف** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچہلی نماز وترکو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبہی رات کو اٹہتا ہو اور کبہی سو جاتا ہو اسکو لازم ہے کہ وترکو عشا کی وقت پڑہ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہے کہ وتر کے بعد بیٹہکر دو رکعت پڑہتے تہے

ف ۱۸۱۵ **ف** اِبْنُ عُمَرَ اَجِیْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِیْتُمْ لَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جبکہ اسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنی شادی کا کہانا قبول کرنا ضرور ہے

ح ۱۸۱۶ **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْیَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَوْمَ الْفَتْحِ کَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکہہ ابوسفیان کو پہاڑ کے ٹکڑ پاس یا گہوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے

لشکر کو دیکھے یہہ حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح کے دن یہہ روایت تو اسی طرح مرسل ہے یعنی عروہ تابعی نے بدون تابعی کے نام سے حدیث روایت کی لیکن حقیقت مین یہہ روایت حضرت عائشہ سے ہے **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا

۱۸۱۷ م

م اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنیوالون کے مونہون مین خاک جہونکو یعنی کچھہ نہ دو **ف** یعنی مدح اور تعریف اکثر جہوٹھہ اور مبالغہ سے خالی نہین ہوتی تو انکو کچھہ مت دو تا کہ دوبارہ جہوٹھہ بولنے کا قصد نکرین اور تا کہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے تو اپنے مدّاحون کو انعام دیا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت کی جو مدح تہی سو سب سچ تہی اور اسمین ثواب تہا بخلاف اور ونکی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیثمین اس مدّاح کی مذمت ہے جسنے مدّاحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہے تا کہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست ہے جسمین طمع دنیا ہو یا جہوٹھہ

۱۸۱۸ م

م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِحْشِدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ ایک جا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑھون کا سو جمع ہوئے جنکو جمع ہونا تہا

۱۸۱۹ م

پہر حضرت گہر سی نکلے پہر قتل ہوا اسلئے پڑھا ھر اَبُو قَتَادَةَ اِحْفَظْ عَلَيْكَ مِيضَاتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ قَالَهُ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيسِ مسلم مین ابو قتادہ سی روایت کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کہ تہامنے رہ اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچہہ حال ظاہر ہونا ہے یہہ حضرت نے اس رات کی صبح کی وقت فرمایا جس رات کی پچہلے وقت مقام ہوا تہا ف صبح کو حضرت نے یہہ فرمایا اور ذکو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تہا اُسی برتن سی پانی لینے لگا ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر آسودہ ہوگیا اس حدیث دو معجزے ثابت ہوا ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرا آیندہ کی خبر دینا خ جَابِرٌ اَخْبَرَ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَهُ لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَهُ بِقَضَاءِ دَيْنِهِ بخاری مین جابر رض روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروق کو یہہ حضرت نے جابر رض سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہونیکی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ اُحد مین شہید ہوئے اُنپر بہت قرض تہا جتنا خرما انکے باغ مین ہوا اُنہون نے چاہا کہ قرضخواہون کو دین قرض بہت تہا اور خرما کم اُنہون نے قبول نکیا جابر نے حضرت سے سفارش کروائی قرضخواہ یہود تہے اُنہون نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کو علیحدہ علیحدہ ڈہیر کر جب جابر نے ڈہیر لگائے تو حضرت ایک بڑے ڈہیر کے گرد گہومے اور اُسکے اوپر جا کر بیٹھے پہر جابر سے فرمایا کہ قرضخواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابر سے

ح ۱۸۲۰

روایت ہے کہ باوجودی کہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اسی طرح پر تہا کچھ کمی اسمین
نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق کو
اس حال کی خبر کردے اسواسطے کہ عمر فاروق کو جابر کے قرض ادا ہونیکی بڑی فکر تہی جب
جابر نے عمر فاروق کو خبر دی اُنہون نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تہے اُسیوقت
مین جان گیا تہا کہ اب ضرور برکت ہوگی

ق ۱۸۲۱ ق عَائِشَةُ اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بہائی کو تا کہ مین انکو نوشتہ لکہہ دون
یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یا کہے
کوئی کہنے والا کہ مین لایق تر ہون خلافت کا اور نمانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو
ف اول حضرت نے چاہا تہا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکہہ دین تا کہ دوسرے کو دعوی نہ
پہر تفویض اوپر تقدیر اور اجماع مومنین پر چہوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہے کہ صدیق اکبر خلیفہ ہون گے
اور اجماع مومنین بھی انہین کی خلافت پر ہو گا پہر لکہنا کیا ضرور ہے اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ سوای صدیق اکبر کے کسی کی خلافت حضرت کو منظور نہ تہی

ق ۱۸۲۲ ق عَائِشَةُ اُذْكُرُوا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے

کہ حضرت نبی فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کہایا کرو **ف** حضرت عائشہ نے کہا یا رسول
اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائی ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اہل اسلام پر خیر گمان کیا
چاہئے وہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہ کے واسطے خدا کا
نام لے لیا کرو اور یہہ مطلب نہین کہ اگرچہ اُنہون نی ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری
بسم اللہ کہنی سی پاک ہو جاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے **ق**
اَنَسٍ اُذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلْیَأْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِمَّا یَلِیْہِ بخاری اور مسلم
مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ کہانیکے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہئے کہ ہر ایک
شخص اپنے قریب طرف سے کہایا کرے **ف** یعنے رکابی کے بیچ سے نکہاوے اور نہ دوسری طرف سے
بلکہ اپنی طرف سی **ق** عَائِشَۃُ اِذْھَبْ فَاحْثُ فِیْ اَفْوَاھِھِنَّ مِنَ التُّرَابِ یَعْنِیْ لِنِسَاءِ
جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ اَکْثَرْنَ الْبُکَاءَ عَلَیْہِ **قَالَ** لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ جا
اور انکے منہہ مین خاک جہونکدی یعنی جعفر بن ابی طالب کے عورتون کے جب کہ اُنہون نی بکثرت
زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہہ حضرت نے اس مرد فرمایا جسنے کہا تہا یا رسول اللہ عورتین
ہمپر غالب ہو گیئن یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سی باز نہین رہتی ہین **ف** جعفر طیار کو

ف ۱۸۲۳

ق ۱۸۲۴

حضرت نی لڑائی پر بہیجا تہا جب انکی شہادت کی خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے
گہر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا
کہ انکو جاکر باز رکہہ اسنے جاکر منع کیا عورتون نی نمانا اُس نی پہر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی
ہین حضرت نی فرمایا کہ پہر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرت نے اسکو بہیجا اُسنے کہا کہ یا حضرت
عورتین نہین مانتی ہین اور ہم پر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور عورتون پر
غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ کری اور چلّا کر رونیکی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ
اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَعْنِيْ عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ فَاُتِيَ الَّذِيْ اَصَابَ اَهْلَهُ فِيْ
رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اپنے گہر والونکو
کہلا یعنی اُن کہجورون جو ٹوکرے مین تہین یہہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسنے اپنے جورو سے
رمضان مین صحبت کی تہی **ف** ایک مرد آیا اُسنی کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے
فرمایا کیا ہوا اُسنی کہا کہ مین نے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار
تہا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اُسنے کہا مجہکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے
برابر روزے رکہہ اُسنی کہا مجہکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹہہ محتاجون کو کہانا دے
اُسنے کہا کہ مجہکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹہہ جا تہوڑی دیر کے بعد حضرت کے پاس ٹوکرا
بہر کے کہجورین آئین حضرت نے اُسسے فرمایا اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اُسنے کہا کہ یا حضرت

ق ١٨٢٥

مدینے مین مجہسے زیادہ ترکوئی محتاج نہین حضرت نے تبسّم کیا پہر یہہ حدیث فرمائی کفارہ
غیرکو دینا چاہیے خود کہانا درست نہین اسواسطی بعضی علمائی کہاہے کہ یہہ حدیث منسوخ ہے
اور بعضون نی کہاہے کہ اسی شخص کو یہہ حکم خاص ہے اور بعضون نی کہا کہ حضرت نے اسکی محتاجی
دیکہکر اسکو بطور قرض دیا تہا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے ق سَهْلُ

ق ۱۲۲۶

بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین
سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے تجہکو اس عورت کا مالک کردیا قرآن یاد
کروانیکے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا ہی اسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا
ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ
فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے

ق ۱۲۲۷

کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دہاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی
موٹی کملی لے آو اسواسطے کہ اسنے مجہکو ابہی نماز مین غافل کردیا ف ابوجہم نے
باریک سیاہ کملی چوکہونٹی جسکے دونون کنارون پر دہاریان تہین حضرت کو تحفہ بہیجین
حضرت نی اسکو اوڑہ کی نماز پڑہی پہر نماز کے بعد یہہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور
نقش کاری نی خضوع اور خشوع خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اسکو پہیردیا اور اسکے عوض موٹی
کملی منگوائی تاکہ انکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دہیان

بٹھاوے اسکا پہننا مکروہ ہے اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقشکاری مکروہ ہے کہ مغزِ دھیان بٹتا ہے **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِي فَاَطْعِمِي هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا **قالہ** صَحَّاءَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم ابن عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گہر والون کو کہلا اور دریافت کرلے کہ ہم نے تیرا پانی کچہ بہی نہین کم کیا ولیکن خدا تعالی نے ہمکو پانی پلایا یہہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکہال والی عورت سے فرمایا **ف** حضرت کسی سفر مین تہے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تہا اصحاب نے یہہ حال حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنیکے واسطے بہیجا اُنہون نے دیکہا کہ یہہ ایک عورت شتر سوار پانیکی پکہال لادے چلے جاتی ہے اسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکہال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہوگئے اور وہ پکہالین اُسی طرح پانی سے لبریز تہین پہر حضرت نے فرمایا کہ اِس عورت کو کچہہ دو کسی نے کہجور کسی نے آٹا کسی نے ستو اسکو دئے تب حضرت نے اُس عورت سے یہہ حدیث فرمائی **م** اَلْمِسْوَرُ ابْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً **قالہ لہ** مسلم ابن مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہہ حضرت نے مسور سے فرمایا **ف** مسور سے

ف ۱۲۲۹ سبب زیادتی آب

م ۱۲۳۰

روایت ہے

روایت ہے کہ میں بہاری پتھر اٹھانے لئے جاتا تہا میرا تہمد کہل پڑا میں اسکو نہ باندھ سکا
اور برہنہ اسکو لے گیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر
عورت فرض ہے **هر** ۱۸۳۰ عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ **قاله** لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ
مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰی قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى مسلم میں عمر فاروق سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا
جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چہوڑا پہر وہ شخص پلٹا سو اسنے
وضو کیا پہر نماز پڑھی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی اندک خشکی بہی وضو کو باطل
کرتی ہے **ق** ۱۸۳۱ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ **قاله** لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّیْ كُتِبْتُ
وَيُرْوٰى اُكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِیْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر
یہہ حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے کہا تہا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکہا
گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے
خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں **ق** ۱۸۳۲ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پہر نماز پڑھ اسواسطے
کہ تیری نماز نہیں ہوئی **ف** حضرت مسجد میں تہے ایک شخص نماز پڑہ کے چلا حضرت کو

سلام کیا حضرت نی سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو پہر نماز پہر پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی
اس شخص نی پہر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کیکے چلا حضرت نی فرمایا کہ پہر نماز
پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اسیطرح تین بار اُسنے نماز پڑھی پہر اوسنے کہا خدا کی قسم مجھکو
اس سے زیادہ بہتر نہیں پڑھ آتی تب حضرت نی فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ
اکبر کہا کر پہر پڑھا کر جو کچھ کہ تجھکو قرآن سی یاد ہو پہر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پہر سر
اُٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھے کھڑا ہو جاوے پہر سجدہ کیا کر اطمینان سے پہر سر اٹھایا کر
اطمینان سے پہر بیٹھا کر پہر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان
نماز میں واجب ہے نہایت جلدی کرنے سی نماز باطل ہوتی ہے یا مکروہ ہوتی ہے عن عائشۃ

ف ۱۲۱۳۲

أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ
إِنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ
أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ
وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو تاکہ تو اسپر حرام اور نا جائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا
رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی میں آتا ہے یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا

تب کہا سہلہ نے کہا کہ یارسول اللہ مین ابو حذیفہ کے منہہ پر کچہہ کراہت دیکہتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اُسکو اپنا دودہ پلا دے سہلہ نے کہا اور کیونکر اُسکو پلاؤن اور حالانکہ وہ بڑا مرد ہے یعنی اپنی چہاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین بہی جانتا ہون کہ وہ جوان مرد ہے یعنی چہاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجہکو حیرانی ہے کسی برتن مین کرکے پلا دے **ف** ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تہا اُنکو اُسکے اندر آنے سے کلان ہوتا تہا سو اُسکے لیے حضرت نے یہہ تدبیر بتلائی شیرخوارگی سی حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہے جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین ظاہر ہے تو اِس حدیث کا حکم سالم کو

۱۸۳۳ **م** خاص ہے یا کہ یہہ حکم منسوخ ہے **م** اَبُوهُرَيْرَةَ اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہوا سے بڈہے اسواسطے کہ خدا تجہسے اور تیری نذر سے بے پروا ہے **ف** حضرت نے ایک بڈہے کو دیکہا کہ پیدل جاتا ہے اور دونو طرف اسکے دو نو بیٹے تہامے ہوئے لئے جاتے ہین حضرت نے پوچہا اسکا کیا سبب ہے لوگون نے کہا کہ اِسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہے خدا کو اسکی کچہہ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین

۱۸۳۴ **م** **م** جَابِرٌ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي الْبَدَنَةَ **قاله** حِيْنَ سُئِلَ عَنْ

رُكُوبَا الْهَدْيِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ سوار ہو قربانی کے اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اسکو تکلیف مت دو سوار ہونا اسوقت درست ہے کہ جب تو مضطر ہو اسکی طرف یہانتک کہ تجھکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نی اسوقت فرمایا کہ جب کسی بیتا سر جانے والے نی قربانی کا مسئلہ پوچہا **ق** ۱۲۳۵ اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ **قاله** حِيْنَ رَاٰى جَارِيَةً فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جہاڑ پہونک کروا وکہ اسکی نظر لگی ہے یہ حضرت نی اُسوقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ کے گہر مین ایک لڑکی کے منہہ پر زردی دیکہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہے اور قرآن اور اسماء الٰہی سے جہاڑ پہونک کرنا جائز ہے لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اُسکے معنے غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین **م** ۱۲۳۶ جابر اِسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیان پہنے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطی کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار بنا رہتا ہے **ف** عرب مین دیہات کے لوگون کو جوتہ پہنے کی کم عادت ہتی اسواسطی حضرت نے انکو تعلیم کی خصوصا انکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تہا تو بس جب سے زیادہ تر حاجت ہتی کہ جوتہ پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پہرنے مین مضبوط ہو جاتا ہے **ق** ۱۲۳۷ اَبُو هُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوا

مسلم کے بعد بیتہ ن

بالنساء

بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَہَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتونکے مقدمہ مین
اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ تر کجی اوپر کی طرف مین ہے
سو اگر تو اُسکا سیدھا کرنا چاہے گا توڑ دیگا اور اگر اُسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہے گی
سو میری نصیحت مانو عورتونکے مقدمہ مین **ف** حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین
تو عورت کی اصل پسلی ٹہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بالکل آراستہ ہونا اور
اُسکی سب عادتین بدلنا محال ہے اسواسطے حضرت نے اُنکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو
لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اسکی بدمزاجی پر صبر کری اور ٹال جایا کرے حکمت کی
چال چلے نہ اُسسے بالکل غافل ہوجاوی کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کری کہ زندگی
تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہنچے خلاصہ یہہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے
لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اسکی رعایت ہرگز نہ چاہئے **ق**

ق ۱۲۳۴

اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَی الْخَیْرِ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ ذٰلِكَ کَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِکُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہے تو اُسکو

تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تم نے اپنی گردن سے

شر کو اتارا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہے **ق** الزبیر

اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کہیت کو سینچ لے پہر چہوڑ دے پانی کو اپنے ہمسایہ کی طرف **ف**

خلاصہ یہہ کہ جسکا کہیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کہیت سینچے اسکے بعد جو اسکے پاس ہو وہ سینچے

ف ۱۳۹

م ابو ہریرۃ اُسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ وَعَلَیْہِ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَ

سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَیُرْوٰی اُھْدُ اُ وَعَلَیْہِ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ

وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹہر جا ای حرا سو تجہپر تو

سوای نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تہے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان

اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تہے اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ تہم جا اور اوپر ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تہے **ف** ابو بکر صدیق کا

ہونا عالم پر ظاہر ہے باقی بزرگوار شہید ہین سوای سعد بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی

بیماری سی مرے تو وہ بہی شہیدون مین داخل ہوئے چنانچہ اور حدیث مین آیا ہے

کہ جو اسہال سے مرے وہ بہی شہید ہے **م** ابو ہریرۃ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ

م ۱۸۰

م ۱۸۱

اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَّاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ یعنی بِسَیِّدِکُمْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ

مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہے اور مین اُس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بہی زیادہ تر غیرت دار ہے سردار سے مراد سعد بن عبادہ ہے **ف** سعد بن عبادہ انصار یون کے سردار تہے اُنہون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اُسکو چہوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعویٰ اُسیوقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہہ کیونکر ہو قسم کہاتا ہون اس ذات پاک کی جسنے تجہکو دین حق پر بہیجا کہ اگر اُس حالت مین مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی یہہ قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عنداللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہون گے تو حاکم قصاص لیویگا **م** وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ

اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ **قالَ** لِسَلَمَۃَ بْنِ یَزِیْدَ الْجُعْفِیِّ مسلم مین وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے پادشاہون کی اسواسطے کہ اُنپر فرض ہے جسکا بوجہ اُنپر ہے اور تمپر فرض ہے جسکا بوجہ تمپر ہے یہہ حضرت نے سلمہ بن یزید سی فرمایا **ف** سلمہ نے کہا کہ یا حضرت اگر ہمارے ایسی سردار ہون کہ ہمسے اپنا اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اسوقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے

۱۸۴۳ م

یہہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وہ ظلم کرین تو بہی تمپر اطاعت واجب ہے اگر وہ خدا لعنت کرنیکے تو خدا اسکی سمجہ لیگا **ق** ام الحصین اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان رأسہ زبیبۃ بخاری اور مسلم ہین ام الحصین سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ سر اسکا سیاہ منقیٰ ہے

ف غلام حبشی کا خلیفہ اور پادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزی مراد ہے یعنی اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اسکی بہی اطاعت ضرور ہے اگرچہ بظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہے جسنے اسکو سردار بنایا

ف ۱۸۴۴

ق عائشۃ اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن اعتق بخاری اور مسلم ہین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اس لونڈی کو مول لے پہر اسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہے جو آزاد کرے **ف** ایک لونڈی کو حضرت عائشہ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے وراثت کا حق آزاد کرنیوالے کو چاہیے اسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین

ف ۱۸۴۵

ق ابو موسیٰ اشربا منہ وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی مما اجتمع من وضوئہ بعد ما مج فیہ قالہ لابی موسیٰ وبلال بخاری اور مسلم ہین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

ف ۱۸۴۶

کہ تم دونوں اس پانی کو پیو اور اپنے منہہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اس پیالے کا
پانی جسمیں حضرت نے ہاتھ دہوئے اور کلی ڈالی تہی یہہ حضرت نے ابو موسی اور بلال کو فرمایا ف حضرت کے
لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہی قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ میں گیا **خ** اَبُو مُوسیٰ
اِشْفَعُوا تُوجَرُوا بخاری میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو
لوگو کی ثواب پاؤگے **ف** یعنی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکال دینا ثواب کا موجب ہے
ق ابْنُ عُمَر ابْنُ مَسْعُود اِشْهَدُوا اِشْهَدُوا وَيُرْوَى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ **قاله**
عِنْدَ اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگو کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یوں ہے کہ الہی
تو گواہ رہیو یہہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کی وقت فرمایا **ف** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ ہم منا میں تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا حرا کے پہاڑ پر تہا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے
تب حضرت نے ہم سے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور بخاری میں انس سے روایت ہے کہ کفار مکہ نے حضرت سے
معجزہ مانگا تو حضرت نے انکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ کفار قریش نے
کہا کہ یہہ محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہے ایک شخص نے کہا کہ اگر ہمکو سحر کیا
ہے تو ساری جہان کو نہیں سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافروں سے دریافت کیا سب نے گواہی
دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بہیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا

یہہ سحر مستمر ہے شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہے بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہے
چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس
اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہے اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہے
چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ يَرَوْا
آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور
اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہہ مضبوط دائمی جادو ہے حق تعالی نے
شق القمر کی تعبیر بلفظ ماضی دی یعنی یہہ امر ہوچکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو
کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہے بعضی جاہل بیدین اور نصاری اعتراض
کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سب کے
پیش نظر ہو جاتا ہے اور نقل عجائبات انسانکی جبلی چیز ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اہل زمین سے
یہہ بھی منقول نہین کہ اس رات کو سب لوگ بتامل دیکھتے رہے اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہہ
امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضی ملک
مین قبل طلوع ہوتا ہے اور بعضی ملک مین گھڑیکے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ
کروی شکل ہے یعنے گول صورت ہے سب روی زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے
اور یہہ بھی ہوتا ہے کہ بعضی وقت بعضی ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہو جاتا ہے انہین وجہون سے

کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف جزی معلوم ہوتا ہے
کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پہر جب قمر اور اہل زمین کا یہہ حال ہو تو اگر اُنپر
شق القمر مخفی رہا ہو تو کچہہ تعجب نہین حالانکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل
ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک انکے وقت ٹہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اُسکا
کوئی قاعدے سے معین نہ تہا جسکے لوک منتظر رہتے اور دیکہا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق
عادات اور نرالا امر تہا کہ نہ کبہی کسینے دیکہا نہ سُنا اگر اُس رات کو کسی ملک مین کسی
شخص نے اتفاقاً دیکہا بہی ہوگا تو اپنے غلط الحس و خطای بصری سمجہہ کر اسکے کہنے اور لکہنے کو
نامناسب سمجہا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تہا اور تہوڑی دیر رہا تہا اور رات
سونے اور آرام کا وقت ہے اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی
حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچہہ بعید نہین اور اکثر یہہ ہوتا ہے کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور
بعضے وقت دیکہتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حالانکہ
اکثر عالم اُنسے غافل رہتے ہین غرض شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے قرآن اور
حدیث اور اُن لوگون کی روایت سے جو اسوقت مین حاضر تہے اور بچشم خود دیکہہ چکے تہے
بتواتر ثابت ہے عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضی خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو
ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اُسکا جواب یہہ ہے کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا

مصرع ایاز توچہ مرغی وکرامت پر وبال است تمام انبیاء کے معجزات کا یہی حال ہے
کہ عقل ناقص سی باہر ہین عصا کا اژدہا ہو جانا مردہ کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا
کب تمہاری عقل خام مین آتا ہے جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اُسی کا نام ہے
جہان عقل حیران ہے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی شق القمر و دفع شبہات
منکرین مین عجیب رسالہ لکہا ہے جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اُسکو تلاش کرکے
دیکہے **خ** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَشِيْرُوْا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ اَتَرَوْنَ
اَنْ اَمِيْلَ اِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّصُدُّوْنَا عَنِ
الْبَيْتِ فَاِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ
بخاری مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو صلاح دو ای لوگو
بہلا یہہ تم بتلاتے ہو کہ مین اُنکے اہل و عیال کی طرف جہک پڑون اور اُن لوگون کے لڑکے
بالون کو گرفتار کرون جو کہ ہم کو خانہ خدا سی روکتے ہین پہر اگر وہ ہم سے لڑنے آوین گے تو حق
تعالی نی مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو ہم انکو مفلس کرکے چہوڑ دینگے یعنی دونو
صورت مین انکا نقصان ہے **ف** حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام
باندہ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کی واسطے بہیجے جاسوسون نی حضرت کو خبر دی کہ کفار
قریش نی بڑا جماؤ کیا ہے حضرت سے لڑین گے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے

دیکھے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور صحابہ سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ

آپ تو بیت اللہ کا قصد کرکے نکلے ہین لڑنیکا حضرت کو قصد نہ تہا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیئے

اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم انکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ کافرون نے حضرت کو

رد کا حضرت اُنسے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا م ۱۱۵۰ اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ

اِلَّا النِّكَاحَ يَعْنِي بِالْحَائِضِ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے حیض والی عورتکے

حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوای سب کچہہ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین صحبت حرام ہے بوسہ اور

مساس درست ہے ق ۱۱۵۱ اِعْتَدِلُوا فِي سُجُودِكُمْ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ

اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درست

اور ٹہیک ٹہیک ہو جایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونو ہاتہون کو نہ بچہایا کرے کتے کی طرح

ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانو سے ملانا مکروہ ہے علیحدہ رہے ق ۱۱۵۲ اَبُو هُرَيْرَةَ

اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيلَ قَالَهُ لِعَائِشَةَ فِي سَبِيَّةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ اس لونڈی کو آزاد کردے

اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہے یہہ حضرت نے قوم بنی تمیم کے قیدی عورتکے حق مین فرمایا

خ ۱۱۵۳ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ

فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَاْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ

حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالک سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا گن رکھہ چھہ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پہر بیت المقدس کا فتح ہونا پہر تم مین مری کا پڑنا جیسے بہیر بکری مین مری پڑتی ہے پہر مال کی ریل پیل ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوین گی پہر بہی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر پہر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گہر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہو گا پہر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کرینگے تو وہ تم سی لڑنے آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکہہ ساٹھہ ہزار کا لشکر ہوگا **ف** عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مرگئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور غرض فساد حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا **ق** اَلنُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا قُلْتُمْ شَيْئًا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور اقلیشی کی روایت یون ہے کہ برابری کر دو اپنے لڑکون مین

ف ۱۶۵

سبکو برابر

١١٥٥ م

ف یعنے برابر سبکو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین ہ
عَوفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ
فِيْهِ شِرْكٌ مسلم مین عوف بن مالک سی روایت ہے کہ حضرت نے کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ
مضائقہ نہین منتر مین جب تک کہ انہین شرک کا مضمون نہو ف مالک نے کہا ہم نے حضرت سے عرض کی
کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پہونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ انہین شرک کا مضمون ہوتا ہے
جیسے کلوا بیر اور لونا چماری اور پاسکہہ دیو اور ہنومان کی دہائی ہوتی ہے اور اسیطرح وہ منتر بہی
حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید انہین بہی شرک ہو ف

١١٥٦ ق

زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ
وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِيْ لُقَطَةَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سی روایت ہے کہ حضرت نے لقطہ یعنی پڑے ہوئے سونے اور چاند
ہی کے مقدمے مین فرمایا کہ اسکی تہیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پہر اسکو ایک برس شہرت دے سو اگر کوئی
اسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہئے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بہر مین
کبہی کسی دن اسکا مالک طلب کرتا آوے تو اسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے
تو اسکی تہیلی اور تاگے کو پہچنوا یا کرے اگر مالک ملے تو اسکو حوالے کرے اور نہین تو سال بہر کے

۱۸۵۷ م
ثواب نفع رسانی مسلمین
بجزره

بعد اپنے خرچ مین لاوی لیکن اسکو قرض جانے جب مالک آوے تو دیوی م ابو برزة الاسلمی
حین قال یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ ق له اعزل الاذی عن طریق المسلمین
مسلم مین ابو برزه سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا
کر یہہ حضرت نے ابو برزه سے فرمایا جب کہ اسنے کہا کہ یا حضرت مجھکو کچھہ ایسا بتلائیے جس سے مجھکو فائدہ ہو
ف یعنی کانٹا اور پتہر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تا کہ مسلمانوں کو آرام ہو تجھکو ثواب ہو گا معلوم
ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے

۱۸۵۸ م

م جابر اعزل عنها ان شئت فانه
سیأتیها ما قدر لها م مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے
وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہہ ہے کہ جو اسکے مقدر مین ہے سو ہوتا ہے یعنی
اگر اس سے اولاد ہونی ہے تو ضرور ہوگی یہہ تدبیر کچھہ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ
میرے پاس ایک لونڈی ہے مین نہین چاہتا ہون کہ اس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کیوقت اس سے
علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی بعد اسکے وہ شخص پہر آیا اور اسنے کہا کہ یا حضرت
اسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا مین نے تو یہہ ہی کہہ دیا تھا

۱۸۵۹ خ

خ جبیر بن مطعم اعطونی ردائی
فلو کان لی عدد هذه العضاة نعما لقسمته بینکم ثم لا تجدونی
بخیلا ولا کذابا ولا جبانا ق مقفله من حنین خ بخاری مین جبیر بن مطعم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار کے برابر

اونٹ ہوتو

اونٹ ہوتے توسب مین تمکو بانٹ دیتا پہر تم مجھکو بخیل اور جہوٹہا اور نامرد نپاتے یہہ حضرت نے حنین سی پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور کہوڑے اور بہیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کردین جب حضرت وہان سے پلٹتے تو راہ مین گنوار لوک حضرت کو لپٹے اور مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اُتار لی تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سی کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ سوای نبی کے بشر سے ممکن نہین ھ

١٠٦٦٠ م

عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ رواه مسلم

یعنی عقبہ بن عمرو سی روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر ای ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اُس سے زیادہ تر خدا تجہپر قادر ہے تو مین نی کہا یا رسول اللہ یہہ غلام آزاد ہے رضای الٰہی کے واسطی تو حضرت نی فرمایا کہ اگر تو آزاد نکرتا تو مقرر تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود سے روایت ہے کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تہا مین نے اپنے پیچہے سی آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے ای ابو مسعود دریافت کر مین نی غصہ کے سبب سے خیال نکیا پہر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مین نے اپنے ہاتہہ سی کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی تو بہی خدا کا گنہگار غلام ہے

اور خدا اکو عذاب کرنیکی تجھسے زیادہ قدرت ہے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ لونڈی غلام کو

حد سے زیادہ نمارے کہ اسکا انجام دوزخ ہے **ق** ابو هريرة اعلموا ان الارض لله و

لرسوله واني اريد ان اجليكم فمن وجد منكم بماله شيئا فليبعه

والا فاعلموا انما الارض لله ولرسوله **ف** لليهود بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہود سے کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے اور مین چاہتا ہون

کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان

رکھو کہ زمین تو خدا اور اسکے رسول کی ہی **ف** یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے انہون نے حضرت سے

دغا کا ارادہ کیا حضرت نے انکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اٹھانے کا اسباب

اٹھا لیجاو زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وہ لوگ شام کی ملک مین نکل گئے

اور انکے مکانات اور باغات حضرت کے تصرف مین آئے **خ** ابن عباس اعملوا فانكم

على عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتى اضع الحبل على هذه يعني

عاتقه بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کئے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو

اگر تمہارے مغلوب ہونیکا ڈر نہوتا تو مین بھی اترتا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف**

حضرت عباس زمزم کی سبیل پر حاجیونکو پانی پلاتے تھے حضرت نے انکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی

نکالنے مین مین بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہے کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجھکو دیکھکر

١٨٦١ ق

١٨٦٢ خ

۱۶۶۳ م

سب لوگ اُسپر ہجوم کرینگے پہر تمکو پانی پانا مشکل پڑیگا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاص
اِعْمَلُوا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحاب نے کہا
کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹہرے تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

۱۶۶۴ خ

یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نسمجہو بلکہ تمہارا یہہ نیک عمل ہی اثر ہے تقدیر کا **خ** اَنْ اَعِیْدُوْا
سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَہٗ حِیْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ
فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ ڈالدو گہی کو اسکے برتن مین
اور خرما کو اسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہہ حضرت نے فرمایا اسوقت جب ام سلیم کے گہر مین
گئے تو وہ حضرت کے آگے خرما اور گہی لائین **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ

۱۶۶۵ ق

افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے پر اسکی قضا لازم ہے **ق** جَابِرٌ اِغْتَسِلِیْ
وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِیْ قَالَہٗ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ
بَکْرٍ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندہ اور احرام کر یہہ حضرت نے اسما بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وہ محمد
بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذوالحلیفہ کی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام
باندہنا درست ہے اور وقوف عرفہ بہی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین

ھ ۱۹۶

ھ بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ
اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ
عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُھُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَیَّتُھُنَّ مَا اَجَابُوْکَ
فَاقْبَلْ مِنْھُمْ وَکُفَّ عَنْھُمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ
وَکُفَّ عَنْھُمْ ثُمَّ ادْعُھُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِھِمْ اِلٰی دَارِ الْمُھَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ
اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَلَھُمْ مَا لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَی الْمُھَاجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا
اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا مِنْھَا فَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْھِمْ حُکْمُ اللّٰہِ
الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ لَھُمْ فِی الْغَنِیْمَۃِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ
یُّجَاھِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَسَلْھُمُ الْجِزْیَۃَ فَاِنْ ھُمْ اَجَابُوْکَ فَاقْبَلْ مِنْھُمْ
وَکُفَّ عَنْھُمْ فَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَقَاتِلْھُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَھْلَ
حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تَجْعَلَ لَھُمْ ذِمَّۃَ اللّٰہِ وَذِمَّۃَ نَبِیِّہٖ فَلَا تَجْعَلْ لَھُمْ ذِمَّۃَ
اللّٰہِ وَلَا ذِمَّۃَ نَبِیِّہٖ وَلٰکِنِ اجْعَلْ لَھُمْ ذِمَّتَکَ وَذِمَّۃَ اَصْحَابِکَ فَاِنَّکُمْ اَنْ
تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَذِمَّۃَ اَصْحَابِکُمْ اَھْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّۃَ اللّٰہِ وَذِمَّۃَ
رَسُوْلِہٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَھْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تُنْزِلَھُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ
فَلَا تُنْزِلْھُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْھُمْ عَلٰی حُکْمِکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ

حکم اللہ علیہم آگ لا مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی
راہ مین اور مارو جو خدا کو نمانے لڑیو تو غنیمت مین چوری نکیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نکاٹیو اور لڑکے کو نہ مار یو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اُسکی تین چیز کی درخواست
کر سو انہین سے جس بات کو مانین تو اُسکی قبول کر اور انکے قتال سے باز رہ ایک تو یہہ کہ اُنسے
اسلام کی درخواست کر اگر وہ مانین تو اُسکی قبول کر اور انکے قتال سی باز رہ پھر اُنسے درخواست کر
کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام یعنی مدینے مین آرہین اور اُنسے خبر کر دے کہ اگر وہ یہہ
کام کرینگے تو انکو ملیکا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب و غنیمت اور اُنپر واجب ہوگا جو
مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وہ لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا قبول نکرین تو اُنسے خبر کر دے
کہ وہ جنگلی مسلمانونکی طرح ہونگے اُنپر حکم خدا جاری ہوگا جیسی مومنین پر جاری ہوتا ہے اور
انکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھہ حصہ نہ ملیکا مگر اُسی صورت مین کہ مسلمانونکے ساتھہ ہو کر جہاد
کرین سو اگر وہ لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اُنسے جزیہ مانگ سو اگر وہ مانین تو اُنسے قبول کر
اور انکے قتال سے باز رہ اور اگر وہ جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور انکو قتل
کر اور جب کہ تو قلعے والون کو گھیر لے اور وہ تجھسے چاہین کہ تو اُنسے خدا کا اور اُسکے رسول کا
عہد کرے تو اُنسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر ولیکن اُنسے اپنا قول اور اپنے ساتھی
لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنی ساتھیونکی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا

اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سی گناہ ہین کمتر اور آسان تر ہے اور جب تو کسی قلعہ والونکو گہیر
سو ود تجہسے چاہین کہ تو انکو خدا کے حکم پر اتار دے تو انکو خدا کے حکم پر نہ اتارو ولیکن تو اپنے حکم پر
اتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ انکے مقدمہ مین تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہین **ف** حضرت کا
دستور تہا کہ جب لشکر کو کہین روانہ کرتے تو اسکے سردار سے یہہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام
تعلیم کرتے ہرچند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سی کمتر ہے
اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بہی اپنی مرضی پر رکہا کہ خدا کی مرضی نہین معلوم
ہو سکتی **ق** اُمُّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا
اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ
كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بہی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکہو اور اخیر غسل
مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تہوڑا سا کافور ڈالو پہر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ
تو مجہکو خبر کرو **ف** حضرت کی بیٹی کا انتقال ہوا تہا عورتین انکو غسل دیتی تہین تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل
ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر مین کافور ڈالنا سنت ہے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ
وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ

ق ۱۶۶۱

ق ۱۶۶۲

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اُسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اُسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اُسکے سر کو نہ اُڑہاؤ ہو سکی کہ خدا اسکو قیامت مین اُٹہاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایکمرد حضرت کی ساتہہ حج مین تہا احرام باندھے مرگیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک مُحرم اگر مرجاوے تو اسکے خوشبو لگانا اور اسکا سر چہپانا درست نہین اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مُحرم اور غیر مُحرم سب برابر ہین خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قالہ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کرلے باغ کو اور اسکو چہوڑ دے طلاق دیکر یہہ حضرت نے ثابت ابن قیس بن شماس سے ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا بُرا جانتی ہین یعنی میرے اور اُسکے موافقت نہین ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُسنے تیرے مہر مین دیا ہے اُسکو پہیردیگی اُسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا م ابْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰی مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو

۱۸۶۹ خ

۱۸۷۰ م

سانپون کو اور کنتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دُم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونون آنکھہ پہوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتونکے پیٹ گرا دیتے ہین ف یعنی اُن دونون سانپون مین یہہ خاصیت ہے کہ جب اُنکی آنکھہ آدمی کے آنکھہ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھہ کی روشنی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے تو ایسے موذیون کو مارنا ہی چاہئے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَاْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهُ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکے آگے قرآن پڑھون اور حالانکہ آپ پر اُترا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو یہہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مین نے سورہ نسا پڑھی یہان تک کہ جب مین اس آیت پر پہنچا کہ کیا حال ہو گا اُسوقت جب کہ ہم ہر اُمت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجھکو اس امت پر گواہ لاوینگے تو مین نے اپنا سر اُٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ٹہوکا لگایا تو مین نے اپنا سر اٹھایا سو مین نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین ف حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور مزید شفقت سے اپنی اُمت پر

ق ۱۸۷۱

وئے کہ انکے افعال کا ہین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سی قرآن سُننا اور
مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سی غیر کے سُننے ہین تاثیر زیادہ
ہوتی ہے م ابو امامۃ اِقرأوا القرآن فانّہ یأتی یوم القیمۃ شفیعًا
لاصحابہ اقرأوا الزّھراوین البقرۃ وسورۃ ال عمران فانّھما یأتیان
یوم القیمۃ کانّھما غمامتان او کانّھما غیایتان او کانّھما فرقان من
طیر صوافّ تحاجّان عن اصحابھما اقرأوا سورۃ البقرۃ فانّ اخذھا
برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ مسلم ہین ابو امامہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشا دیگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی
دو سورتون کو یعنی سورہ بقر اور سورہ آل عمران کو وہ دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے
دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ چڑیونکی عذاب کو ہٹاوینگی
اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورہ بقر کو اسواسطے کہ اسکا لینا برکت ہے اور اسکا چھوڑنا پچتاوا ہے
اور اسپر قابو نہین چلتا جادوگرونکا یعنی اسکی برکت سے جادو اثر نہین کرتا ق جُندُب
بن عبد اللہ اقرأوا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفتم
فقوموا عنہ بخاری اور مسلم ہین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو
قرآن کو جب تک تمہارے دل اور زبانین موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین

ق ۱۲۷۲

ق ۱۲۷۳

اختلاف پڑے تو اُس سے اُٹھہ کھڑے ہو **ف** یعنی قرأت قرآن حضور دل سے چاہئے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھہ کا کچھہ پڑہ جاوے

۱۸۷۴ ھ

ھ ابُوھُرَیرَۃَ اَقِیمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدہا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدہا کرنا صف کا نماز کی خوب صورتی ہے **ف** درستی صف کی یہہ کہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان مین فرق نہو

۱۸۷۵ خ

خ حُذَیفَۃُ اُکْتُبُوا لِی مَنْ یَلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ **ھ** وَیُرْوٰی اَحْصُوا لِی کَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَکَانُوا خَمْسَمِائَۃٍ وَیُرْوٰی مَا بَیْنَ سِتِّمِائَۃٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃٍ وَیُرْوٰی اَلْفًا وَخَمْسَمِائَۃٍ بخاری مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لکھہ لاو میرے واسطے اُنکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہین اور دوسری روایت یوں ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ چھہ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہے کہ پندرہ سو تھے

۱۸۷۶ ق

ق اَنَسٌ اَلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِکُمْ یَخْدِمُنِی **قا** لِاَبِی طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا **ف** مکہ سے مدینہ مین آکر یا خیبر کے جانیکے وقت یہہ حدیث فرمائی

۱۸۷۷ ق

ق ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ ملاؤ

کہ ماں وفرائض کو فرائض والون سے پہر جو مال کہ باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ف فرائض
مقرری حصونکو کہتے ہین جو قران مین مفصل مذکور ہین جیسے ادہ حصہ لڑکیکا اور چہٹا حصہ ماں کا
اور اٹہوان حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے مال سی اول فرائض والون کو دیجیئے اور انکو دیکر
اگر کچہہ مال باقی رہے اسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اُسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہے

۱۸۷۸ ح

خ مَيْمُونَةَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری مین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکال کے پہینک دو چوہے کو اور اُسکے پاس کے گہی کو اور لیلو باقی گہی کو کہاؤ ف چوہا
گہی مین گر پڑا اور مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ اُس صورت
مین ہے کہ گہی جما ہوا اور اگر گہی پتلا اور پگہلا ہو تو تمام گہی ناپاک ہو گیا

۱۸۷۹ ق

ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ق لہ کہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکہہ لے اپنے تہوڑے مال کو یہہ تیرے حق مین بہتر ہے یہہ حضرت نے
کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہہ نگئے تہے خدا اور رسول کا اُنپر
پچاس روز نہایت عتاب رہا جب اُنکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اُنہون نی چاہا کہ اپنا
تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

۱۸۸۰ خ

خ اَنَسٌ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ تَعْرِضُ فِيْ صَلٰوتِيْ بخاری مین انس سے مروی ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردہ کو ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اُسکی تصویرین ہمیشہ میرے

سامنے آیا کرتی ہیں **ف** حضرت عایشہ نے رنگین پردہ جس میں تصویریں تہیں گہر میں لٹکایا تہا

۱۵۸۱ **م** تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **م** ابن عباس انحرها ثم اصبغ نعليها في دمها ثم اجعله على صفحتها ولا تاكل منها انت ولا احد من اهل رفقتك يعني ما ابدع من البدن مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ قربانی کا اونٹ راہ میں تہک جاوے اور بیت اللہ تک پہنچ نسکے اسکے حق میں حضرت نے فرمایا کہ اسکو ذبح کر پہر اسکے خون میں جوتیوں کو رنگ پہر اسکو اونٹ کوہان پر رکہدے اور تو اسکا گوشت مت کہا اور نہ کوئی تیرے ساتہیوں کہا وے **ف** حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالہ کئے کہ ہانکے چلے اسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ میں ماندہ ہو جاوے اور نہ چل سکے تو میں کیا کروں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یہہ تدبیر حضرت نے اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اسکو قربانی جان کے نکہاویں اور محتاج لوگ کہاویں

۱۵۸۲ **م** جابر انزعوا بني عبد المطلب فلولا ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی کہینچو ای عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجھکو یہہ خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو میں بہی تمہارے ساتہہ پانی نکالتا **ف** یہہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس سے فرمایا

۱۵۸۳ **ح** انس انصر اخاك ظالما او مظلوما فقال رجل يا رسول الله

انصرہ اذا کان مظلوما افرایت ان کان ظالما کیف انصرہ قال
تحجزہ او تمنعہ من الظلم فان ذلک نصرہ بخاری مین انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول
اللہ اسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہہ تو بتلائے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اسکی
مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اسکو ظلم سی روک یہی اسکی مدد کاری ہے **م** حذیفۃ انصرفا
نفی لہم بعہدہم ونستعین اللہ علیہم قالہ ولابیہ مسلم مین حذیفہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونو پلٹ جاؤ ہم ان کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور انپر
فتح پانیکی خدا سے مدد مانگین گے یہہ حضرت نے حذیفہ اور انکے باپ سے فرمایا **ف**
حذیفہ سے روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اسی مدت مین
مین اور میرا باپ مکہ سے مدینی کو چلا کافرون نی ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہم نی کہا کہ ہم
جانتے ہین کافرون نی کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہم سے خدا کا قول
کرو کہ ہم مدینے جاکر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نلڑینگے ہمنے ان سے
اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافرون سے کیا ہو **ق** ابو ہریرۃ انظروا
الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فانہ اجدر

م ۱۸۸۴

[illegible]

ف ۱۸۸۵

أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نظر کیا کرو انکو جو تم سے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو انکو جو تم سی اونچے ہین اسواسطے کہ تمہارے
حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے **ف** یعنی جو لوگ تم سے مال اور
صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون انکو خیال کرو تا کہ خدا کا شکر تمہارے دل سے
نکلے اور جو لوگ دنیا مین تم سی افضل ہون انکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلیگی اور ناحق
رنج ہوگا

ق ۱۸۸۶

ق سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ
ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ بخاری اور
مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو انکے
دانڈے پر پہنچے پھر انسے اسلام کی درخواست کر اور بتلا انکو جو اُنپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام
مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام **ف** جب حضرت نے علی مرتضی کو خیبر کی فتح کے واسطے بھیجا
تب یہہ حدیث فرمائی

ق ۱۸۸۷

ق عُمَرُ اَوْفِ بِنَذْرِكَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین حضرت عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی
نذر کو پورا کر یہہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جب کہ انہون نی کہا کہ یا رسول اللہ مین نے کفر
مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہے کہ مسجد الحرام

یعنی بعد اسلام

یعنی بیت اللہ میں اعتکاف کر دینا **ف** معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے

بشرطیکہ خلاف شرع نہو **ق** اَنسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ بخاری اور مسلم میں انس رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کہانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو **ف** عبد الرحمن بن عوف کے

زردی لگی تہی حضرت نے پوچھا کہ یہہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے تب حضرت نے

یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری میں ولیمہ ہو سکتا ہے **م** عَائِشَۃُ اُہْجُوا

قُرَیْشًا فَاِنَّہُ اَشَدُّ عَلَیْہَا مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے **ف**

یہہ حضرت نے شاعر صحابہ سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ

اُہْجُہُمْ اَوْ ہَاجِہِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَکَ **قالہ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں

براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبریل تیرے ساتھ ہے

یعنی اسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہو گا یہہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **م** اِبْنُ

عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر

آگے وتر پڑھ لیا کرو **ف** یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت

نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے **م** اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ

اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِی کَافِرًا وَیُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ

۱۶۸۸ ق

۱۶۸۹ م

۱۶۹۰ ق

۱۶۹۱ م

۱۶۹۲ م

كافرا ويبيع دينه بعرض من الدنيا مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرلو فسادوں سے پہلے ایسی فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی
اخیر تاریکی یعنی اندھیر زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نہ رہے گی صبح کے وقت مرد مسلمان
ہو گا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہو گا اور صبح کیوقت کافر ہو جاویگا اپنے
دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے **ف** اس حدیث میں ان فسادونکی خبر ہے جو یزید اور سلطنت
مروانیہ میں واقع ہوئی اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے
پہلے جو نیک عمل ہو سکیں سو کرلیوے

۱۸۹۳ **م** ابو هريرة بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرلو نیک عمل کو چھ چیز سے
پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں
قیامت جو سارے عالم کو گھیرے گی چھٹی اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے **ف** یعنے آثار قیامت
اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کرلو قیامت سے پہلے سارے عالم میں دھوان ظاہر ہو گا
اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا

۱۸۹۴ **خ ق** ابو ذر بشر الكانزين بكي في ظهورهم يخرج من جنوبهم وبكي من قبل اقفائهم يخرج من جباههم **ق** ويودى بشر الكانزين برضف يحمى عليه في نار جهنم فيوضع على حلمة ثدي

اَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ کَتِفِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفِهٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیَیْهِ یَتَزَلْزَلُ مسلم مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والونکو داغنی کی انکی پیٹہون مین داغا جاویگا پسلیون سے نکلے کا اور انکی گدیونکی طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتہون سی نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہے کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی اگ مین خوب گرم کیا جاویگا پہر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکہا جاویگا یہان تک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکہا جاویگا یہان تک کہ اسکی دونو چھاتیونکی نوک سی نکل جاویگا اور بخیل تہرتہرا دیگا **ف** یہہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہو گا **ح** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبداللہ بن عمرو سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو انمین کچھ مضائقہ نہین **ف** یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکہلانا واجب ہے اگر کچھ یاد ہو تو ایک فرآنکی آیت ہی تعلیم کرے ابتدای اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کے دیکھنے سی حضرت نی منع کیا تھا اسواسطی کہ انکی روایات پر اعتقاد نہین مبادا تو مسلمون کے اعتقاد دین مین دگرگونی ہو پہر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا

۱۱۹۵ ح

توبہی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی کو یا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہہ بات
ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون انکو خرافات یا نا چاہیے

۱۸۹۶ م

م ابن عمر تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنے رمضان

۱۸۹۷ م

عشرہ اخیرہ مین م عائشۃ تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین

۱۸۹۸ م

رمضان کے ف یعنے طاق راتون مین م ابن عمر تحینوا لیلۃ القدر فی العشر
الاواخر او قال فی السبع الاواخر مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب

۱۸۹۹ ق

کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابن مسعود
تسحروا فان فی السحور برکۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے

۱۹۰۰ ق

فرمایا کہ سحری کہایا کرو اسواسطے کہ سحر کہانے مین برکت ہے یعنے ثواب اور قوت صوم ق حارثۃ
بن وھب الخزاعی تصدقوا فیوشک الرجل یمشی بصدقتہ فیقول
الذی اعطیھا لو جئتنا بھا بالامس قبلتھا فاما الان فلا حاجۃ لی بھا
فلا یجد من یقبلھا بخاری و مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ
دو اور خیرات کرو قریب ہے کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین اسکو

قبول کرتا

قبول کرتا اور اب تو مجھکو اسکی حاجت نہین تو پہنا دیگا کسی کو جو صدقہ قبول کرے **ف**
امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا
جو صدقہ لیوی سو فرمایا کہ اسوقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو **ق** ابوموسی (ق ١٩٠١)
تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ
الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو
قرآن کو سو قسم ہے اسکی جسکے قابو مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹ جانے والا
ہے ان اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بستہ ہین **ف** اونٹ جہان اپنی رسی سے چھوٹا بہاگا
اسی طرح جب حافظ قرآن کی دور چھوڑا بہولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا
جاوے تا کہ قابو مین بنا رہے **ق** ابوہریرۃ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ (ق ١٩٠٢)
دَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے
اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنو کی خوشنودی سے **ف** بلا کی مشقت یہہ کہ مال تہوڑا ہو اور
اولاد بہت **م** ابوموسی تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ (م ١٩٠٣)
مَرَّةٍ مسلم مین ابوموسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی
جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار **ف** یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے

ق ۱۹۰۴
نواوروں کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے ف اِبْنُ عُمَرَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم بین عبداللہ بن عمر سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرا اور اپنی آلت کو دھو ڈال پھر سو رہ کر ف عمر فاروق نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسوقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کرکے سو رہے تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے

ھ ۱۹۰۵
ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ مسلم بین ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ سے روایت کہ حضرت نے کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تہا اب اسپر حکم نہین اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس سے روایت کہ حضرت نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانیکے وضو نکیا

ھ ۱۹۰۶
ھ اَبُوْهُرَيْرَةَ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى مسلم بین ابو ہریرہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترو مونچھوں کو اور رکھو داڑھیوں کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی منڈانا یا بہت کترانا کبیرہ گناہ ہے مسلمانوں کو خدا توفیق اور غیرت دے

خ ۱۹۰۷
خ اِبْنُ عَبَّاسٍ حُجِّيْ عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ بخاری بین عبداللہ بن عباس سے روایت کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتی اسنے کہا ہاں حضرت نے

فرمایا

فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو سو سچی کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنیکے لایق ہے

ف ایک عورت نی کہا کہ یا حضرت میری مانی حج کی نذر مانی تہی سو وہ بدون حج کی مر گئی

تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ف امام اعظم کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور

اُسنی حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کرانا اُسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا

ق میت نی وصیت نکی ہو تو مستحب ہے ق عائشۃ حُجِّی وَاشْتَرِطِی وَقُولِی اللّٰہُمَّ

مَحِلِّی حَیْثُ حَبَسْتَنِی قَالَ لِضُبَاعَۃَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ لَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَحُجَّ وَ

کَانَتْ وَجِعَۃً بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور یوں کہہ کہ الٰہی جہاں تو مجھکو روک دیویگا یعنی جہاں

بیماری غالب ہو جاویگی وہیں میں احرام اُتار دونگی یہہ حضرت نی ضُباعہ زبیر کی بیٹی سے

فرمایا جب کہ اُسنی حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بہی بیمار تہی ف جب احرام باندہ کے

حج کو جاوے اور راہ میں بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے نہ جا سکے تو احرام اتار

١٥٠٩ م اور دوسرے سال حج کو قضا کرے و عائشۃ حَوِّلِی ہٰذَا فَاِنِّی کُلَّمَا

دَخَلْتُ فَرَاَیْتُہٗ ذَکَرْتُ الدُّنْیَا یَعْنِی سِتْرًا کَانَ فِیْہِ تِمْثَالُ طَائِرٍ

م مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ پردہ اُتار ڈال اسواسطے

کہ جب میں اندر آتا ہوں اور اُسکو دیکھتا ہوں تو دُنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے

جسمین جڑیونکی تصویرین تہین یہہ حضرت عائشہ نے فرمایا **ف** یہہ پردہ اسوقتین

۱۹۱۱ ق تہا جب تصویر رکہنا حرام نہ تہا **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ

مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ سَالِمٌ ھُوَ مَوْلٰی

اَبِیْ حُذَیْفَۃَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآنکو

یعنی چار شخصون سی سیکہو عبداللہ بن مسعود سے اور سالم اور معاذ سی اور ابی بن کعب سی سالم وہ جو

ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنی تہے **ف** حضرت کے وقت مین یہی چار اصحاب قرآنکے

بڑے واقف تہے اسواسطے حضرت نے انکی استادی سند کردی تاکہ لوگ ان سے سیکہین

۱۹۱۱ م **م** عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰہُ

لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَنَفْیُ سَنَۃٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ

مِائَۃٍ وَالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکہو مجہسے

سیکہو مجہسے مقرر خدا نے اُن عورتونکی راہ کردی کواری کو کواری کے ساتہہ سو کوڑے اُسکو

اور برس بہر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتہہ سو کوڑے اور سنگسار

ف قرآن مین اول یہہ حکم تہا کہ بدکار عورتون کو قید کردو یہان تک کہ مرجاوین

یا انکے مقدمی مین خدا کچہہ راہ نکالے پہر خدا نے یہہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی امام

شافعی کے اور امام احمد مذہب مین یہی ہے کہ اگر کوارا مرد یا کواری عورت

حرام کاری کرے تو اسکی حد ہے کہ کوڑے بہی مارئے اور شہر بدر بہی کیجیئے اور امام اعظم کے نزدیک کواریکی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والیکی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتہہ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتہہ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاون کا انکے نزدیک یہہ حدیث منسوخ ہے اسواسطی کہ حضرت نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حالانکہ انکو کوڑے نہین مارے

۱۹۱۲ م

م عمران بن حصین خذوا ما علیہا ودعوھا فانہا ملعونۃ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اُس اونٹنی پر ہو اور اسکو چہوڑ دو اسواسطی کہ وہ لعنتی ہے ف حضرت سفر مین تہے لعنت کی لفظ سُنی پوچہا کہ یہہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹہری تو اُسپر چڑہنا کیا ضرور اُسپر سے اُسکا اسباب اُتار لو اور اسکو چہوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اُس عورت کو جہڑکی دی تاکہ دوسرے بار پہر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین

۱۹۱۳ م

م ابو سعید خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذالک یعنی ما تصدق بہ علی مصاب فی ثمار ابتاعہا فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فالیغرمائہ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لے لو جو تم نے پایا اور اسکے سوا کچہہ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پہل لوگون سے بیچے اور قیمت لی پہر پہلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے مول لینی والون

اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے
خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہوں سے
یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے
کچھہ قرض دلوا کے باقی قرض کو معاف کرا دیوی

ق ۱۹۱۳ **ق** عَائِشَةُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا بخاری اور مسلم مین عائشہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اُتنے کرو جتنے تم سے ہوسکین اسواسطے کہ خدا ثواب
دینے سے اُداس نہین ہوتا جبتک تم عمل کرنے سے نہ اداس ہو **ف** یعنی عبادت وہی
بہتر جو ہمیشہ ہوسکے جس سے دل نہ اداس ہو

ق ۱۹۱۴ **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يعنی ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن
خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے بہولے بہٹکے بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اسکو سو وہ تیرے
واسطے ہے یا کسی اور تیرے بہائی کے واسطے ہے یا بہیڑئے کے واسطے ہے **ف**
یعنے اگر تو اسکو نہ پکڑلے گا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بہیڑیا کہا جاویگا

ق ۱۹۱۵ **ق** جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يعنی مَاءً كَانَ فِي عَزْلَاءِ الْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے اے
جابر اور پانی ڈال مجھہ پر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری کی چھوٹی مشک مین

تھا ق عائشۃ خذی فرصۃ من مسک ویروی ممسکۃ فتطھری بھا
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک
آلودہ پھر اسّے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرت میں حیض کے بعد کس
طرح طہارت کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتّے میں مشک لگا کر رکھ لیا کر تا کہ یعنی
خونکی بدبو دفع ہو ق عائشۃ خذی من مالہ بالمعروف ما یکفیک ویکفی
ولدک ویروی خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف قالہ لھند
بنت عتبۃ امراۃ ابی سفیان ت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا لے لیا کر خاوند کی مال سے موافق دستور کے قدر جتنا تجھکو اور تیری اولاد کو
کفایت کرے یہہ حضرت نے ہند عتبہ کی بیٹی ابوسفیان کی جورو سے کہا ف ہند نے کہا کہ یا حضرت
ابوسفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھکو اور میری اولاد کو کفایت کرے کر یہہ
ہو سکتا ہے کہ اُسکی نادانستگی میں بقدر حاجت کے لوں یعنی اس طرح لینا درست ہے یا نہیں
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کی مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے
بدون اُسکی اجازت لیوی تو درست ہے اسواسطے کہ اسکا حق خاوند پر فرض ہے ق ابن عباس
دعونی فالذی انا فیہ خیر واوصیکم بثلث اخرجوا المشرکین من
جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم قال وسکت عن

الثالثة او قالها فانسيتها هذا من قول سليمان بن ابي مسلم بخاری

اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چہیڑو مجہکو جسمین کہ مین ہون بہتر ہے

اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام

دیا کرنا ایلچیون کو جسطرح مین انکو انعام دیتا تہا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت

کیا یا کہ اسکو فرمایا مگر مین بہول گیا یہہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے

ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب کے درمیان ہو چکا ع ابو ہریرۃ دعونی

ما ترکتکم انما اهلك من كان قبلكم سوالهم واختلافهم على انبيائهم

واذا نهيتكم عن شيء فاجتنبوه واذا امرتكم بامر فاتوا منه ما

استطعتم بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجہسے سوال کرنا چہوڑو جب

تک کہ تمکو چہوڑ دون اور نہ بتلاؤن تم سے اگلی امتون کو تو انکے سوال اور اختلاف ہی نے

غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تہے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سی منع کردون

تو اس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اسکو کیا کرو جتنا کہ تم سے

ہو سکے ف حضرت نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو اداکرو تو ایک

شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے حضرت چپ رہے یہان تک کہ اسنے

تین بار پوچہا پہر حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور

ق ۱۹۲۱

کسی کبھی نہو سکتا پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو جو تمہاری حق مین بہتر ہے اسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اُنکی کاوش کرنا کیا ضرور ہے **ق** جابِرٌ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یَعْنِیْ دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ اَیْ قَوْلَ الْاَنْصَارِیِّ حِیْنَ کَسَعَهُ الْمُهَاجِرِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہے یعنی کفر کی بات کہ وہ گہار بلانا انصاری کا جب کہ ایک مہاجری نے اسکی چوتڑ پر لات ماری وہ چیخا کہ ای انصار یو دوڑو **ف** حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کھٹکو ہوگئی مہاجری نے انصاری کی چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصاریو دوڑو اور مہاجری نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونو طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہہ شور سنکر فرمایا کہ یہہ کفر کا قول یعنی گہار بلانا کسوسطے ہوا اصحاب نے ان دونو شخصون کا حال عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ دَعُوْهُ وَ

خ ۱۹۲۲

اَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اور اُسکے پیشاب پر چہوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنیوالے **ف** ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان

پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے سے اور خشک ہونی سے دور ہو جاتی ہے ق ابنُ عُمرَ دَ عَنْ فَاِنَّ الحَیَاءَ مِنَ الاِیمَانِ قَالَ لِرَجُلٍ کَانَ یَعِظُ اَخَاہُ فِی الحَیَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہے یہہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہے ہر حال مین بہتر اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہے ق اَبُو سَعِیدٍ دَ عَنْ فَاِنَّ لَہٗ اَصحَابًا یَحقِرُ اَحَدُکُم صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِہِم وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِہِم یَقرَؤُنَ القُراٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُم یَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ کَمَا یَمرُقُ السَّہمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنظَرُ اِلٰی نَصلِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ ثُمَّ یُنظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوجَدُ فِیہِ شَیئٌ سَبَقَ الفَرثَ وَالدَّمَ اٰیَتُہُم رَجُلٌ اَسوَدُ اِحدٰی عَضُدَیہِ مِثلُ ثَدیِ المَرأَۃِ اَو مِثلُ البَضعَۃِ تَدَردَرُ یَخرُجُونَ عَلٰی خَیرِ فِرقَۃٍ مِنَ النَّاسِ وَیُروٰی عَلٰی حِینِ فُرقَۃٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو انکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو انکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وہ لوگ قرآن پڑھینگے انکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر ہوگا

وہ لوگ اسلام

وہ لوگ اسلام سی نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اسکی کانسی کو دیکھے تو کچھہ خون کا اثر نپاوے پہر اسکی پاڑہ کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے پہر اُس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے پہر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھہ اثر نہ پاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کی گوبر اور خون سی یعنی جیسی پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھہ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اُس قوم مین اسلام کا کچھہ اثر باقی نرہیگا اُس قوم کی پہچان یہہ ہے کہ اُنمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکا ایک بازو جیسی عورت کی چھاتی جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیونکے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رض سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہے کہ وہ لوگ اختلاف اور پہوٹ کے زمانی مین ظاہر ہونگے

ف حضرت نے کچھہ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تہا اُسنی حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروق نی کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکا ذکر کو مارڈالون تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اُس قوم کو قتل اس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرت نی فرمایا تہا اُسی نشان کا آدمی اُس قوم مین موجود تہا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہوچکا

ق جابر دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ قالہ لعمر حین قال دعنی اضرب عنق ھذا المنافق یعنی عبد اللہ بن ابی بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اسکو اور مت مار کہ لوگ یہہ گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہے یہہ حضرت نے عمر فاروق رض سے

ق ۱۹۲۵

فرمایا جب کہ حضرت عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی
عبداللہ بن ابی کی **ف** مدینے مین عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اُس نے حضرت کی خدمت مین
بے ادبی کی عمر فاروق نے اسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے
لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجھکو سفاک اور خونریز جانکر مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے
سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا

ق ۱۹۲۲

ق اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّىْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ یعنے الخفین **فائدہ** بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ انکو رہنے دے اور مت اُتار اسواسطے کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنے دونو موزون کو
یہہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے
فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہے مین نے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اُترے مین نے پانی ڈالا حضرت نے
وضو کیا منہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت نے موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اُتارون
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے اُتارنیکی کچھ حاجت نہین مین نے وضو کرکے انکو پہنا تھا

ع ۱۹۲۳

ع عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے کہ مت کر اور
مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا

اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ
ہوتا ہے اپنے چچون سے **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو
احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت
عائشہ نے اس عورت سے کہا کہ تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا **خ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ ارْمُوْا بَنِیْ ۱۰۲۸ **خ**
اِسْمٰعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا بخاری نے سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیراندازی
سیکھو اے اسمعیل کی اولاد ہونے کے واسطے کہ تمہارا باپ تیرانداز تہا **ف** چند انصار تیراندازی کرتے تھے تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھہ ہین تو دوسری قوم نے تیراندازی موقوف کی حضرت نے
فرمایا کہ تم کیون نہین تیراندازی کرتے انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگا دین اور آپ تو اس قوم کے
ساتھہ ہین اور ہمارے ساتھہ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سب کے ساتھہ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا
انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیراندازی کی اس واسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہے **ق** جَابِرٍ سَمِّ ۱۰۲۹ **ف**
اِبْنَکَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّہٗ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکہہ
ف جابر سے روایت ہے کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اسنے قاسم نام رکہا
پہر اسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ق** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ سَمِّ ۱۰۳۰ **ق**
اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کہا اور اس طرف سے کہا جو تیرے
قریب ہے ف عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ مین لڑکا تہا اور رکابی کے ہر طرف سے کہاتا تہا
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکہلانا سنت ہے
ق انس تَسَمَّوْا بِاِسْمِی وَ لَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِی بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نام رکہا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکہو میری کنیت کو ف کنیت اسکو کہتے ہین جیسے
آپ کی لفظ ہو جیسی ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تہی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا
محمد نام رکہو ابو القاسم انکو نکہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین تہے ایک شخص نے پکارا
یا ابا القاسم حضرت اسکی طرف متوجہ ہوئے اسنے کہا کہ یا حضرت مین نے آپ کو نہین پکارا فلانے
شخص کو پکارا تہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکہنے مین علما کے بہت
قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکہنا تو درست ہے لیکن ابو القاسم کہنا بہتر نہین
چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادت مین موجود ہے ق انس سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ
مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کیا کرو اپنی صفون کو
اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے م ابو ہریرۃ سِیْرُوْا ھٰذَا جُمْدَانُ
سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا
وَالذَّاکِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو جمدان پہاڑ ہے بڑہ گئے

ق ١٣٣١ کنیت رکہنے کی ممانعت

ق ١٣٣٢

م ١٣٣٣ فضیلت ذکر

اکیلے

اِنکے اصحاب نی کہا کہ یا حضرت اُنکے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بہت یاد کرنے والے

مرد اور عورتین **ف** حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تہے وہان ایک پہاڑ نمود ہوا

جسکا نام جُمدان ہے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنے جیسے

یہہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنیوالے بھی اسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر

رہتے ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُنکے لوگ وہ ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا

ہین یاد الٰہی اُنکے گناہون کے بوجہ کو اُتار ڈالیگی سو وہ لوگ قیامت مین ہلکے پہلکے آوینگے

۱۹۳۴ **م** عَلِیٌّ شَقَّقْتُهُ خُمُراً بَیْنَ الْفَوَاطِمِ یَعْنِی ثَوْبَ حَرِیْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُکَیْدِرُ دُوْمَةَ **قَالَ** وَالْفَوَاطِمُ اَحَدُهُنَّ فَاطِمَةُ

الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِیَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِیٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ مُسْلِمٌ

علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس ریشمی کپڑے کو پہاڑ ڈالا اور اوڑھنیان بنا کر اُن

عورتون مین تقسیم کر جنکے نام فاطمہ ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیدر دومہ کے پادشاہ نے

حضرت کو تحفہ بہیجا تہا یہہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین یہہ ہین

ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ماں تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی

ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کے

۱۹۳۵ حوالے کرے کہ اُنکو حلال ہے **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ

الصَّلوٰۃِ حِینَ تَطلُعُ الشَّمسُ حَتّٰی تَرتَفِعَ فَاِنَّھَا تَطلُعُ حِینَ تَطلُعُ بَینَ قَرنَی شَیطَانٍ وَحِینَئِذٍ یَسجُدُ لَھَا الکُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلوٰۃَ مَشھُودَۃٌ مَحضُورَۃٌ حَتّٰی یَستَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمحِ ثُمَّ اَقصِرْ عَنِ الصَّلوٰۃِ فَاِنَّہٗ حِینَئِذٍ تُسجَرُ جَھَنَّمُ فَاِذَا اَقبَلَ الفَیءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلوٰۃَ مَشھُودَۃٌ مَحضُورَۃٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ العَصرَ ثُمَّ اَقصِرْ عَنِ الصَّلوٰۃِ حَتّٰی تَغرُبَ الشَّمسُ فَاِنَّھَا تَغرُبُ بَینَ قَرنَیِ الشَّیطَانِ وَحِینَئِذٍ یَسجُدُ لَھَا الکُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ صبح کی نماز پڑہ پہر نماز کو موقوف کر جب تک کہ آفتاب نکلے کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب نکلتا ہے تو شیطان کے دونو سینگوں کے اندر نکلتا ہے اور اسوقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پہر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑہ اسواسطے کہ اسوقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزہ کے ساتہہ قائم ہو جاوی یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پہر اسوقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ دوزخ بہڑ کائی جاتی ہے پہر جب سایہ دوپہر کا پہٹے اور بڑہ چلے تو نماز پڑہ اسواسطے کہ اسوقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوی پہر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہے اور اسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین **ف** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مین نے حضرت سے

نماز کے

نماز کے وقت پوچھے تب حضرتنے یہہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہے لیکن تین وقت
درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہے کہ اسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو
مسلمانون کو انکی مشابہت بچاہئے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہے جلال کا وقت ہے

۱۹۳۶ ح
خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ **قا** لہ بخاری مین عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ نماز پڑھ
کھڑے ہوکر اور اگر تجھسے نہوسکے تو بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھکے بھی نہوسکے تو لیٹکے پڑھ
یہہ حضرت نے عمران سے فرمایا **ف** عمران سے روایت ہے کہ مجھکو بواسیر کی بیماری تھی مین نے حضرت سے
اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا
درست ہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ

۱۹۳۷ ق
صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا نماز
پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرتنے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہہ اس خوف سے
فرمایا کہ لوگ اسکو سنت موکدہ سمجہین **ف** لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہین
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی ہرچند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نچاہئے

۱۹۳۸ ق

ادا وفرض مین تاخیر ہوگی ق خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ ضَعُوْهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ یعنی مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ. بخاری اور مسلم مین خباب بن ارت سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس کملی کو اسکے سر کی طرف ڈالو اور اسکے دونون پانون پر گہاس رکہو یعنی مصعب بن عمیر کے جب کہ وہ جنگ احد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوای ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بہی ایسی چہوٹی تہی کہ اگر سر پر ڈالتے تہے تو پاؤن کہلتے تہے اور اگر پانون پر ڈالتے تہے تو سر کہلتا تہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب کچہہ میسر نہ آوی تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے

۱۹۳۹ م

م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَهُ لَهُ یعنی سَيْفًا اِسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکہہ دے جہان سے تونے اسکو لیا ہے ف غنیمت کے مال سی سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اٹہائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہے تقسیم تجہکو کیونکر ملے

۱۹۴۰ م تجربہ حمص

م عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَهُ لَهُ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتہہ رکہہ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور

سات بار کہہ اَعُوذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اسکی قدرت کی اُس چیز کے شر سے جسکا مجھکو غم اور خوف ہے **ف** مصابیح مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ مین اپنے درد اور بیماری کی حضرت سی شکایت کی تب حضرت نے یہہ دعا فرمائی مین نے اُسپر عمل کیا مجھکو شفا حاصل ہوئی **ق** اُمِّ سَلَمَۃَ طُوْفِیْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَۃٌ **قَ** لَھَا لَمَّا قَالَتْ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہوکر یہہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ انہون نے کہا تہا کہ مین بیمار ہون **ف** معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہوکر طواف کرنا درست ہے

ھ اَبُوْھُرَیْرَۃَ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور ف سے

ھ جَابِرٌ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَنْزِلُ فِیْھَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ کَانُوْنَ الْاَوَّلِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکہا کرو برتن کو

اور دہانہ باندہ کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہے کہ جسمین وبا اُترتی ہے جس برتن اور مشک کو کہلا پاتی ہے اسکے اندر وبا گہس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث سے کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین **ف** کانون اول رومی مہینہ ہے خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہے خلاصہ مطلب یہہ کہ حدیث مین اس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یونہین ہو کہ اس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہے لیکن اسپر یقین نہین تو بہتر تو نکو ہر رات بند رکہنا چاہیئے

ق خَمِّرُوا الآنِيَةَ وَأَوْكُوا الأَسْقِيَةَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ

بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بند رکہو برتن کو اور منہہ باندہو مشکون کا اور بند کرو دروازہ کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازہ اور برتن کو نہین کہولتا اور اگر کوئی برتن ڈہاکنے کو کچہہ نپاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا کرکے رکہہ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گہر والون کو جلا دیتا ہے یعنے اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے تو گہر مین اکثر آگ لگ جاتی ہے

ف حضرت نے اس حدیث مین ادب سکہلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہہ کام کرنا چاہئے

اسمین

۱۹۴۵ م

اسمین بڑی فائدے ہین م جابر غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم مین
جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے
ف فتح مکہ مین ابو قحافہ صدیق اکبر کے باپ مسلمان ہوئے انکے داڑھی اور سر کے بال نہایت
سفید تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن سیاہ خضاب
کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہین کہ وسمہ کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعض صحابہ کرتے تھے وسمہ کے

۱۹۴۶ خ

سوا اور خضاب سیاہ رنگ درست نہین واللہ اعلم خ ابو هُرَيْرَةَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ
كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لم يصل سنده بهذا الحديث بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری
سند نہین بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ رنج آتا ہے

۱۹۴۷ ح

اسواسطے اسکی صحبت سے منع فرمایا خ ابو موسى فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَ
عُودُوا الْمَرِيضَ بخاری مین ابو موسی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلا
بھوکے کو اور خبر و عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور

۱۹۴۸ م

اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہے م ابو هُرَيْرَةَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا
مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ق لَعَلِيٍّ يَوْمَ

اخبیو مسلم بین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وہ گواہی دین کہ خدا کے سوای کوئی معبود برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے پہر جب انہون نے یہہ کیا تو مجہسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب انکا خدا پر ہے یہہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا جنگ خیبر کے دن **ف** یعنی جب کافرنے کلمہ پڑھا تو اسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لی جاویگی اور اگر وہ اپنی جان اور مال بچانیکے واسطے کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے تو خدا انسے حساب کرلیگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے **ھ** اَبُو هُرَيْرَةَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا مسلم بین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو **ف** یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچہی کہ دل پر اسکے کچہہ تاثیر ہو **ھ** جُوَيْرِيَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا يَعْنِي عَظْمًا مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مسلم بین جویریہ حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ اس گوشت کو میرے پاس لاؤ اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہنچ گئی **ف** حضرت نے کہانا مانگا حضرت جویریہ نے کہا کہ یا حضرت اسوقت کچہہ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا وہ حاضر ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند زکوۃ اور

ھ ۱۹۴۹ میانہ روی اختیار کرنے میں ھ ۱۹۵۰

خیرات ہمکو درست نہ تھی لیکن اہل جب محتاج کو ملے اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اسکو درست ہوگئی ✿ طارق بن اشیم قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَاٰخِرَتَکَ قالہٗ لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْاَلُ رَبِّی مسلم میں طارق بن اشیم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہہ دعا پڑہ کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَارْزُقْنِی یعنے الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین میں رکھہ اور مجھکو روزی دے سو مقرر یے لفظیں تیری دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہیں یہہ حضرت نے اس مرد کو فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون ✿ سعد بن ابی وقاص قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَھٰؤُلَاءِ لِرَبِّی فَمَا لِی قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی شَکَّ الرَّاوِیُّ فِی عَافِنِی قالہٗ لِاَعْرَابِیٍّ جَاءَہٗ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِی کَلَامًا اَقُوْلُہٗ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوای خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ اکیلا مالک ہے اسکا کوئی شریک نہیں خدا سب سے بزرگتر بڑائی والا اور سب تعریفیں بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہیں پاک ہے خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت

۱۹۵۱ ✿ دعای جامع مطالب دنیا و دین

۱۹۵۲ ✿ دعای کلمات تعظیم و توحید و تمجید

بدون خدا کی مدد کے جو سب غالب حکمت والا ہے اُس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہہ تو خدا کی تعریفین

ہوئین پہر مجہکو کیا یعنی میرے فائدہ کی چیز کچہہ فرمائے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجہکو

بخش اور مجہہ پر رحم کر اور مجہکو ٹہیک راہ پر چلا اور مجہکو روزی دے اور مجہکو عافیت مین رکہہ

راوی کو شک ہے کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے

فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اُسنے کہا ای خدا کے پیغمبر مجہکو کوئی ایسا کلام سکہلائیے جسکو

مین کہا کرون **م** حذیفۃ قم یا حذیفۃ فأتنا بخبر القوم قالہ لیلۃ الاحزاب

مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُٹہہ ای حذیفہ اس قوم کی ہمارے پاس خبر لے آ یہہ

حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا **م** حذیفۃ قم یا نومان قالہ صبیحۃ لیلۃ الاحزاب

مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُٹہہ او سونے والے یہہ حضرت نے حذیفہ سے فرمایا

جنگ خندق کے فجر کو جنگ خندق مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گہیرا ایک رات نہایت

سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بہیجا پہر حذیفہ کو اپنا کملی

اڑہایا انکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جوتہے

باب مین گذرا **خ** ابوسعید قولوا اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک

کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل

ابراھیم بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑہو کہ الٰہی اپنی مہر کر

۱۹۵۳ م

۱۹۵۴ م

۱۹۵۵ خ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی ال پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق ابو حمید رض

ف ۱۵۰۴

الساعدی قولوا اللّٰھم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید بخاری اور مسلم میں ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ آلہی اپنی مہر کر محمد ص پر اور انکی بی بیون پر اور انکی اولا پر جیسے تو نے مہر کی اولاد ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور انکی بی بیون پر اور انکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی اولاد ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے م ام سلمۃ قولی اللّٰھم اغفرلی ولہ واعقبنی

م ۱۵۰۵

منہ عقبی حسنۃ قالتہا حین مات ابو سلمۃ مسلم میں ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ آلہی مجھکو بخش اور انکو یعنی خاوند کو اور اسکے بعد مجھکو اسکا نیک بدلا دے یہہ حضرت نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ اول خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے انکو یہہ تعلیم کی حق تعالی نے دعا قبول کی حضرت سے انکا نکاح ہوا ق ابو سعید قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی

ف ۱۵۰۶

سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک بخاری اور مسلم میں ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

اُٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنے سعد
بن معاذ کی طرف پہر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہہ یہود تیری تجویز پر
راضی ہو کر اُترے ہین **ف** بنی قریظہ ایک قوم تہی یہود کی حضرت سے انہون نے عہد شکنی
کی تہی حضرت نے انکا قلعہ گھیرا تہا وہ لوگ اسبات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین
تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تہے حضرت نے انکو مدینے سے بلایا جب وہ آئے تب حضرت نے
انصار سے یہہ حدیث فرمائی سعد نے اُنکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اُس قوم کے مرد قتل ہوئے اور
عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضی علما نے کہا کہ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی
تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تہا
بلکہ سعد زخمی تہے انکے سنبہالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تہا چنانچہ دوسری حدیث مین
آیا ہے کہ ایک دوسرے کے واسطے قیام نکیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضی علما نے فرمایا
ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہے

ھ ۱۹۵۹ **قُومُوا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَهٗ** جبن دنا
الْمُشْرِکُوْنَ یَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے کہا اٹھو اُس بہشت کی طرف
جسکا پہیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہے یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر
مین مشرک نزدیک آگئے **ف** یعنی انکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح

ف ۱۹۶۰

بہتر ہے کہ اسکا عوض بہشت ہے **ق** ابن عباس قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ وَيُرْوَى عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میری پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہے کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نی مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نی کہا لاؤ بعضون نی کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانی مین تکلیف ہوگی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا اسی باب مین مفصل ہو چکا

ف ۱۹۶۱

ق اَبُو هُرَيْرَةَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوَى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَهُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوۃ نہین کہاتے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہمکو زکوۃ حلال نہین یہہ حضرتؐ نے امام حسن سے فرمایا کہ انہون نی زکوۃ کی کہجورون سے ایک کہجور اُٹھالی اور اپنے منہہ مین رکہہ لی **ف** حضرت امام حسن اُسوقت مین لڑکے تہے اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہے

ف ۱۹۶۲

ق جَابِرٌ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کہا اسواسطی کہ مین کانا پہوسی کرتا ہون اُس سے جس سے تو کانا پہوسی نہین کرتا **ف** حضرتؐ کے روبرو

پکا ساگ آیا اُسمین لہسن کی بو آئی حضرت نے اسکو نہ کہایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کہا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہیں کہاتے تو اُسنی بہی ہاتہ کہینچا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کہانا ہرچند حلال ہے مگر مین اس عذر سے نہین کہاتا کہ مجہسے اور جبریل سے کلام ہوا کرتا ہے اور انکو اسکی بو سی نفرت ہے

ف ۱۹۶۳ ف ابن عمر کُلُوا فَاِنَّہُ حَلَالٌ وَلٰکِنَّہُ لَیْسَ مِنْ طَعَامِی یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کہاو اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے ولیکن وہ میری خوراک نہین ف حضرت ایک مجلس مین تہے سوسمار کا گوشت پکنہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہہ سوسمار کا گوشت ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کہاتے یعنی شرعی کراہت نہین طبیعی کراہت ہے امام شافعی اور امام مالک کی نزدیک سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین انکے نزدیک یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا

ف ۱۹۶۴ ق ابن عمر کُلُوا مِنَ الْاَضَاحِیْ ثَلٰثًا ھٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کہاو اس کتاب کے مصنف نی کہا کہ یہہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کرچکے ہین

ف ۱۹۶۵ ق ابن عمر کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے

راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردوں میں گن رکھہ **ف** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نبی میرے دونوں مونڈھوں کو پکڑا پہر یہہ حدیث فرمائی اور عبد اللہ بن عمر یوں کہا کرتے
تہے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھہ اور
صحت کی حالت میں بیماری کی خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری میں
کچھہ نہیں ہو سکتا اور زندگی میں موت کا سامان کر حدیث میں یہہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ
چلنے والی کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر میں زیادہ کہیڑا نہیں کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے
زاد راہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سرا جان کے بیہودہ حرص کو مار
کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہہ جو فرمایا کہ آپ کو مردوں میں
شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھی تو سب
مشکل آسان **شعر** چو آہنگ رفتن کند جان پاک   چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک
یہہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھیں کہولے اور اسپر عمل نصیب کرے
آمین **خ** ابو ایوب **کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ** بخاری میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تول لا کرو اپنے اناج کو تمہارے لئے اسمیں برکت ہوگی **ف** یعنے مول لیکر تولنا چاہئے کہ اگر
کم ہو تو طلب کیجئے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پہیر دیجئے اور ہر روز تول کر گہر میں خرج کرنا بہی
حکمت سے خالی نہیں کہ حساب سے خرج ہو ضرورت سے نہ زیادہ نہ کم **م** ابو سعید **لقنوا موتاکم**

۱۹۶۶ **خ**

۱۹۶۷ **م**

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابو سعید رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ **ف** یعنے مرنیکے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنیوالا بہی سنکے کہے اور یون اُسے نہ کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹھے **م** ۱۹۶۸ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ فَاَمْ غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو ہریرہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہہ منزل ہے کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا **ف** جنگ خیبر سے پلٹے آخر شب حضرت اور تمام سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہہ یہہ حدیث فرمائی یعنے یہہ مکان ہے شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسی کے اونٹ کو بہکا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے **ق** ۱۹۶۹ عَائِشَةُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا كَسَلَ اَوْ فَتَرَ فَقَعَدَ وَيُرْوٰى فَلْيَقْعُدْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضسے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑہا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پہر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہے کہ اسکو بیٹھ رہنا چاہیے **ف** انس رضسے روایت ہے کہ حضرت نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تہا نہہ لیتی ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے سستی مین نفل نماز پڑہنا بے لطف ہے **م** ۱۹۷۰ جابر

لِيُصَلِّ

الیُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فِی رَحْلِہٖ قالہ فِی یَوْمٍ مَطِیْرٍ فِی سَفَرٍ مسلم مین جابر رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر
پر یہہ حضرت نے مینہہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا **ف** معلوم ہوا کہ مینہہ کے عذر سے جماعت مین
نہ حاضر ہونا درست ہے **ص ۱۹۷۱** ابْنِ مَسْعُودٍ لِیَلِیَنِی مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ
یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے ہوشیار اور عقلمند لوگ میرے قریب
ہوا کرین پہر اُنکے بعد وہ لوگ ہوا کرین پہر اُنکے بعد وہ لوگ ہوا کرین جو اُن سے میل رکہتے
ہین پہر اُنکے بعد وہ لوگ ہوا کرین جو اُن سے میل رکہتے ہون اور تم بچو بازارونکی بک بک سے
یعنے مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو **ف** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے
کہ حضرت کا دستور تہا کہ جماعت کی وقت ہمارے مونڈہون کو ملاتے تہے اور فرماتے تہے
کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہاری دلون مین اختلاف پڑ جاویگا
پہر حضرت یہہ حدیث فرماتے تہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل
کہڑے ہون تا کہ مسائل کو سیکہین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اُسکو خبردار کرین اور
علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کہڑے ہون ابو بکر صدیق رض کا دستور تہا کہ نماز مین
حضرت کے پیچھے برابر کہڑے ہوتے تہے اِس جگہہ دوسرا شخص نہین کہڑا ہوتا تہا **ص ۱۹۷۲** اَبُو سَعِیْدٍ

سنت ہے یہ کہ قریب امام کے اہل علم کھڑے ہوں

لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا يعنى فى الجهاد

قالہ لبنى لحيان حين بعث اليهم بعثا مسلم مين ابو سعيد رض سے روايت ہے كہ حضرت نے

فرمايا چاہئے كہ دو آدميون مين سے ايك آدمى جہادكو جاوى اور ثواب دونون مين برابر ہے

يہہ حضرت نے اسوقت فرمايا جب قوم بنى لحيان پر لشكر بھيجا **ف** يعنے ہر قوم سے آدھے آدمى

جہادكو جاوين اور آدھے مجاہدين كى جورو لڑكونكى خبرگيرى كرينگے ثواب دونوكو برابر مليگا **ق**

عائِشَة مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخارى اور مسلم مين حضرت عائشہ سے روايت ہے

كہ حضرت نے فرمايا كہ كہو ابوبكر رض سے كہ لوگون كو نماز پڑھاوى **ف** حضرت نے مرض الموت مين

يہہ حديث فرمائى اور پانچ دن اُنسے امامت كروائى چنانچہ اسكا مفصل قصہ دوسرے

باب مين گذرا جو عہدہ حضرت كو خاص تہا يعنے امامت كا سو اپنى حيات مين ابوبكر صديق كو

ديا اسمين صاف اشارہ ہے خلافت كا گويا حضرت نے انكو اپنا ولى عہد كيا **خ** ابن عباس

مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ يعنى أَبَا إِسْرَائِيلَ

بخارى مين عبداللہ بن عباس رض سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ اُس سے كہدے كہ بولے

اور اپنے اوپر سايہ كرے اور بيٹھے اور اپنا روزہ تمام كرے **ف** حضرت نے ايك شخص كو ديكھا

كہ دہوپ مين چپكا كہڑا ہے اسكا سبب پوچھا لوگون نے كہا كہ يہہ ابو اسرائيل ہے اسنے

نذر مانى ہے كہ روزہ ركہكے دہوپ مين كہڑا رہے اور كسى سے كلام نكرے تب حضرت نے يہہ

۱۶۷۵ ھ

حدیث فرمائی روزہ عبادت تہا اسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تہا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیئے **ھ** ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پہر اسکو اپنی جورو بنا وی پہر اسکو حیض سے پاک ہونے پہر دوسرا حیض اسکو آوی پہر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سی سے پہلے چاہیئے اسکو طلاق دیوی اور چاہے اسکو اپنے کہر مین رکہے سو یہی ہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ مین نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رض نے یہہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پہر یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ مین

ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑہی کا کام کرتا تہا حضرت نے اُسسے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اُسنے بنایا تہا حضرت اُسپر خطبہ پڑہا کرتے تہے اور جب منبر نہ تہا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑہتے تہے حضرت کو اُسمین تکلیف ہوتی تہی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تہا عرض کی کیا حضرت منبر بنولئے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا

۱۹۷۷ م

م عَائِشَةَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجہسے فرمایا کہ چٹائی لاؤ مسجد بیسے ف گہر مین ایک مکان تہا وہان عورتین نماز پڑہتی تہین اسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہ اُسوقت حائض تہین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہہ مطلب کہ حائض عورت ہاتہہ بڑہا کر مسجد سے اگر کوئی چیز اٹہا لیوی تو درست ہے حائض کو مسجد کے اندر جانا منع ہے

۱۹۷۸ خ

خ عَائِشَةَ هَرِيْقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قَالَ حِيْنَ اشْتَدَّ وَجْعُهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُنڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کہلے ہون تاکہ مین لوگونکو وصیت کرون یہہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اُسی بیماری مین جسمین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک

نماز مین بٹھلایا اور ان مشکون سی پانی ڈالنا شروع کیا یہان تک کہ حضرت نی اشارہ کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی او خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی شدت تھی یہہ زہر کا اثر تھا جو خیبر کی یہودی عورت نی دیا تھا

ق ۱۶۷۹ اَنَسٍ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا بخاری اور مسلم مین انس رض سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ لوگون سی نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

یہہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لام تاکید ہے

م ۱۶۸۰ عُمَرُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ضرور نکال دونگا یہود اور نصارا کو عرب کے ٹاپو سی یہان تک کہ سوای مسلمان اسمین کسی کو نچھوڑونگا فائدہ عرب مبدا اسلام ہی تو حکمت یہی تھی کہ سوا مسلمانون کے وہان کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظم نی موجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سی نکالا اور شام مین رکھا

ق ۱۶۸۱ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَعْنِىْ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین

فضیلت حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہیں کل علم دونگا اُس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اسکو چاہتے ہیں یعنے علی مرتضی کو یہہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ خیبر میں حضرت نے جب یہہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کرتے رہے کہ دیکھیئے یہہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت میں اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہیں لوگون نے کہا کہ یا حضرت اُنکی آنکھیں آئی ہیں حضرت نے انکو بُلایا اور لب مبارک انکی آنکھہ پر لگایا اُسیوقت صحت ہو گئی پھر حضرت نے اُنکو علم دیا خدا نے اُنکے ہاتھہ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی **خ** اَبُو سَعِيدِ بْنُ الْمُعَلّٰی لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ **لہ** کہ بخاری میں ابو سعید بن معلی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ میں تجھکو ایک سورت سکھلا دونگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے **ف** مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب میں مذکور ہو چکا **م** اَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہے **م** الزُّبَيْرُ لَاَنْ يَأْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى

خ ۱۹۸۲

م ۱۹۸۳

م ۱۹۸۴

طُهْرَهٗ فَیَبِیْعَهَا لِیَکُفَّ اللّٰہُ بِهَا وَجْهَهٗ وَفِی رِوَایَۃٍ فَیَسْتَغْنِیْ بِثَمَنِهَا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْأَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوی پھر پہاڑ مین جاوی سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھہ لاوے پھر اسکو بیچے تاکہ خدا اُس کے سبب سے اسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہے کہ اسکی قیمت سے اپنا کام چلاوی تو یہہ اسکے حق مین لوگون کے سوال کرنی سی بہتر ہے اسکو دیوین یا نہ دیوین **ف** یعنے لکڑیان بیچ کھانا سوال سی بہتر ہے اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہے اور دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ملے یا نہ ملے

۱۹۸۵ **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہہ بہتر ہے اسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر پھرنا سخت گناہ ہے

۱۹۸۶ **ھ** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا مسلم مین ابو ہریرہ اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہانتک کہ اسکے پھیپڑے تک پہنچے یہہ اسکے حق مین بہتر ہے اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے **ف** یعنے شعر گوئی اور شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا

سخت قبیح ہے اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سی خالی نہین
تو شعرگوئی اور شعرخوانی گویا کذب و افترا پردازی کی ورزش ہے اور پریشان خاطری تو
نقد وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کنوین جہانکنے پڑتے ہین لیکن
اگر گاہ گاہ شعر سخن سی دل لگادی مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین
کہ حضرت نی بھی گاہ گاہ اشعار سنے ہین لیکن حق مضمون کے

ق ١٩٨٧ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَمْنَحُ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی
زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے اسکے حق مین اسپر معین محصول لینے سے ف
باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا

خ ١٩٨٨ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین
سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے
تیرے واسطے بہتر ہے تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہے
یعنے تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہہ دنیا کے مال سی بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو
بقا اور دنیا کو فنا ہے یہہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا جب کہ انکو جنگ خیبر مین علمدار
کیا

م ١٩٨٩ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ

اللشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

مقرر حقداروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کی دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا

سینگدار بکری سے ف یعنے ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامتمین انصاف ہوگا آدمی تو ایکطرف جانوروں کی بہی زیادتی کا

عوض ہوگا کہ اگر سینگدار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگدار کو مارلیوی ف ابو سعید

لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا

جحر ضب لتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن بخاری

اور مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگونکی چالوں پر بالشت

بالشت بہر اور ہاتہہ ہاتہہ بہر یہان تک کہ وہ سوسمار کے سوراخ مین گہسے ہونگے تو تم بہی انکی

پیروی کروگے ہم نے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا کہ

اگر یہی نہین تو پہر کون یعنی یہود و نصاری ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقت

جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کے عوام خلقت مین شرک اور بدعت یہانتک

رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود اور نصاری کے

قدم بقدم ہوگئے بلکہ تعزیے داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہین

کہ یہود اور نصاری کو بہی ہرگز نہین سوجہے ق النعمان بن بشیر لتسون صفوفکم

او لیخالفن اللہ بین قلوبکم بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے

بیان قصاص جانوران باہم روز قیامت

ف ۱۹۹۰

بیان پیروی کرنے اس امت کی یہود و نصاری کی

ف ۱۹۹۱

فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پہوٹ ڈال دیگا تمہارے دلون بین **ف** یعنے
جماعت کے صف برابر ہونیکا یہہ اثر ہے کہ آپسمین اختلاف پڑجاویگا اور نکرار ہوگی تو
رنج ہوگا **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِّیَّۃٍ مَهْلِكَۃٍ مَعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْهَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ فَنَامَ نَوْمَۃً وَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُہٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْمَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَكَانِیَ الَّذِیْ كُنْتُ فِیْهِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُہٗ عِنْدَہٗ عَلَیْهَا زَادُہٗ وَشَرَابُہٗ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ بخاری اور مسلم بین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندیکی توبہ کرنیسے اُس مرد سے بہی زیادہ فرحناک ہوتا ہے جو چٹیل
میدان ہلاکی مکان بین اُترا اسکے ساتہہ سواری تہی اُسپر اسکا کہانا اور پانی تہا سو اس مرد نے لیٹے سر کو
زمین بین رکہا پہر ایک نیند سوکر اس حال بین جگا کہ اسکی سواری جاچکی تہی سو اُسنے اُسکی
تلاش کی یہان تک کہ جب اُسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی تو اُسنے کہا اب دل پلٹ چل
اُسی مکان بین جہان بین تہا سو وہین سو رہون تا اینکہ مرجاون سو اُسنے اپنا سر اپنی کلائی پر
رکہا تاکہ مرجاوے پہر جاگ پڑا تو کیا دیکہتا ہے کہ اسکی سواری موجود ہے اُسپر اُسکا زاد راہ اور

اور پانی مسے پسے تو حق تعالی اپنے مومن بندیکی توبہ کی سبب اس مرد سے بہی زیادہ تر خوش ہوتا جو
اپنی سواری اور زاد راہ پاکر خوش ہو گیا **ف** یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضای الٰہی حاصل
ہوتی ہے اسواسطی کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ
لَیَأْتِیَنَّ عَلَے النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ
بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ
پرواہ نکریگا کہ اُسنی کہان سے مال کو لیا حلال یا حرام سے **ف** یعنی بے دینی رائج ہو گی مال حاصل
کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی
خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اِس
زمانے کا حال کہ اسطرح پاہین ملتے ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ
لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِی اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ
عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ
آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اُسنی قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا **ف**
یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بے جہت خونریزی ہو گی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان
معلوم ہو گا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنو کے بانکون مین صرف
آنکھہ ملانے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو

١٩٩٥ خ

بنتے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین خ ابو سعید لیحجن البیت ولیعتمرن

بعد خروج یاجوج وماجوج بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی

بعد اسلام قائم رہے کا حج اور عمرہ ادا ہو گا بعضی علما نے کہا ہے کہ انکے ہلاک ہونیکے بعد بیس

١٩٩٦ ق

برس تک آدمیون کا قیام رہے گا واللہ اعلم ق سهل بن سعد لیدخلن الجنة

من امتی سبعون الفا او سبع مائة الف لشک من ابی حازم متماسکون

اخذ بعضهم بعضا لا یدخل اولهم حتی یدخل اخرهم وجوههم علی

صورة القمر لیلة البدر بخاری و مسلم مین سهل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار ٧٠٠٠٠ یا یون فرمایا کہ سات لاکھ ٧٠٠٠٠٠ یہہ شک

ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگ بہشت مین جاوینگے

ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے ہوئے اگلے نہ داخل ہونگے جبتک کہ انکے پچھلے نہ داخل

ہون گے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے انکے چہرے چودہوین رات کے چاند کے صورت پر

١٩٩٧ ق

ہون گے ق ابن مسعود لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اهویت الیهم لاناولهم

اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا

بعدک بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے

لائے جاوینگے تم مین سی چند لوگ یہان تک کہ جب مین انکی طرف جہکون گا کہ حوض کوثر کا پانی
انکو دون تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دئے جاوینگے تو مین کہون گا کہ ای میرے رب یہہ تو میرے
ساتہی ہین تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ انہون نی تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے
چند گروہ تو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تہے جنکو صدیق اکبر نی قتل کیا وہ لوگ اس حدیث مین
مراد ہین خ ۱۹۹۸ انس لَيُصِيبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ اَصَابُوهَا عُقُوبَةً
ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ بخاری مین
انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہون کے
سبب جو ان سے ہوگئے یہہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پہر خدا انکو بہشت مین داخل کریگا اپنی
مزید رحمت سے سو انکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول مین روایت ہے کہ یہہ لوگ جناب
الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسی ہی یہہ لقب بھی
دور کر مے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ انکے ماتہون سے اس لقب کو مٹا دیگا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے ایمان کی برکت سی آخر کو نجات
پاوینگے م ۱۹۹۹ ابوهريرة لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ
فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اٹھانے سی نماز مین دعا کے وقت آسمان کیطرف

نہین تو انکی نظرین چہین لی جاوینگی **ف** نمازمین دعا کی وقت آسمان کی طرف انکہہ اُٹہانا درست نہین اسواسطی کہ حق تعالے مکان پاک ہے **حد** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چہوڑنے سے نہین تو خدا انکے دلون پر مہر کردیگا پہر بیشک وہ غافلون مین ہوجاوینگے **ف** یعنے جمعہ چہوڑنیکی یہہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مُہر ہوجاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اسکا ترک کرنا ہرگز درست نہین

حد اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسی بن مریم روحا کی راہ مین خواہ حج کرنے خواہ عمرہ کرنے یا عمرہ اور حج ساتہی کریگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کی قریب جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اُترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے اور مکے کے درمیان

فصل فی انواع شتّی

اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ منافق کی نشان

حد ۲۰۰۰ — تاکید نماز جمعہ و بیان جمعہ کی نماز بہت ہی بڑا فرض

حد ۲۰۰۱

ق ۲۰۰۲

ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکے پاس امانت
رکھے تو چورا دی ق اَنَسٌ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم ہین انس رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بہانجا بھی قوم ہین داخل ہے ف یعنے جب کوئی قریب وارث نہ باقی
رہے تو بہانجا اپنے ماموں کا وارث ہے اور ماموں بہانجے کا وارث ہے ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ
اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ حِيْنَ قَالَ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم ہین
عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجھکو تپ کی شدت ہوتی ہے جیسے
کہ تم ہین سے دو مردونکو ہوتی ہے یہہ حضرت نے اپنی بیماری ہین فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے
کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ ہین نہایت تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی
تکلیف دو مردونکو ہوتی ہے اتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت نے
زیادتی تکلیف کا یہہ سبب ہے کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اتنا ثواب زیادہ
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ بخاری اور مسلم ہین ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُحد ایسا پہاڑ ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُسسے محبت
رکھتے ہین ق عَائِشَةُ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ
اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ

ق ٢٠٠٣
ق ٢٠٠٤
ق ٢٠٠٥
ق ٢٠٠٦

الملکُ رجلًا فیکلمنی فاعی مایقول **ق** حین سألہ الحارثُ بنُ ھشامٍ
کیف یأتیک الوحی بخاری ہین اور مسلم ہین عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کبھی مجھکو
وحی آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پہر موقوف ہو جاتی
ہے جب کہ ہین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کر آتا ہے سو مجھسے
کلام کرتا ہے سو ہین یاد کر لیتا ہون جو کہ مجھسے کہتا ہے یہہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا جب کہ حارث
بن ھشام نے حضرتؐ سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہے **ف** بخاری ہین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ ہین نے حضرتؐ کو دیکھا کہ جاڑے کے دنون جاڑی ہین وحی آتی کہ حضرت کی پیشانی سے پسینہ
پہوٹ نکلتا **م** ابنُ مسعودٍ اذنُکَ عَلَیَّ اَن ترفعَ الحجابَ و تسمعَ سوادی
حتی انھاک **ق** لہ مسلم ہین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو اجازت
میرے پاس آنیکی یہی ہے کہ تو پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جبتک کہ ہین تجھکو منع نکرون
یہہ حضرتؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا **ف** عبداللہ بن مسعودؓ حضرتؐ کے خادم تھے جب قرآن ہین
یہہ حکم ہوا کہ حضرت کی گھر ہین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرتؐ نے عبداللہ سے یہہ حدیث
فرمائی یعنے تجھکو بار بار اجازت مانگنی کی حاجت نہین کہ کام خدمت ہین حرج ہوگا تیرا
اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جب کہ ہین تجھکو منع کرون اسوقت
آنا درست نہین **ح** ابو ایوبَ اَرِبٌ مالہ **ق** تعبدُ اللہَ ولا تشرکُ بہ شیئًا

و ق ح

ونقیم

وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهُ لِأَعْرَابِيٍّ أَخَذَ
بِخِطَامِ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يُدْنِيْنِي مِنَ الْجَنَّةِ
وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوب سے اتنی روایت ہے کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو
فرمایا کہ نامراد ہوجیو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہے کہ تو عبادت کر
خدا کی اور اوسکے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوة دیوی اور برادری کا
حق ادا کرے چھوڑ دی میری اونٹنی کو یہہ حضرت نے اس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی
اونٹنی کی مہار پکڑکے کہا کہ یارسول اللہ مجھکو وہ عمل بتلائے جو بہشت سی مجھکو قریب کردیوی اور
دوزخ سے مجھکو دور ڈالے **ف** حضرت کو اسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام ظاہر ہوچکے
صریح بات کو اس دلیری سے کیون پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوة اور برادر پروری سے
بہشت کا قرب اور دوزخ سی دوری حاصل ہوتی ہے **م** ۲۰۱۰ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ
وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلٰكِنِ اللّٰهُ قَالَهَا وَفِي رِوَايَةِ خُفَافِ
بْنِ إِيْمَاءٍ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہہ کلام نہین کہا ولیکن
خدا نے یہہ کہا ہے یعنی بحکم خدا مین نے یہہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت مین ہے کہ غفار کو خدا نے

بخشا اور اسلم سی خدا راضی ہوا اور عصیہ نی خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان
اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تہے بے لڑے ایمان لائے حضرت نے
انکے واسطی بشارت دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تہے انہوں نے
حضرت کی اصحاب کو دغا سی قتل کیا اسواسطی حضرت نی انکو بد دعا دی و ابو ہریرۃ اکل
کُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب نکیلے
دانت والے جانوروں کا کہانا حرام ہے ف یعنی جس جانور کے نوکدار دانت ہوں اور وہ
درندہ بہی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پہاڑ کے کہاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور
بہیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور کیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام
احمد کا لیکن امام مالک کی مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے
نوکدار دانت ہوں لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے و عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ
اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهَا
مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب
تک اور کسواسطی کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اسی دن کے اخیر میں اسکو اپنے پاس
سلاویگا ف یعنے شرعًا اور عقلًا مناسب نہیں کہ جسکو اپنے پاس لٹانے اسکو ایسی سخت مار
مارنے صبح کو مارنا اور شام کو پاس سلانا آدمیت سے بعید ہے و عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حرمت اکل درندگان

ف ۲۰۱۱

ف ۲۰۱۳

زَمْعَۃَ اِلَامَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مسلم مین عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس سے کب تلک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے **ف** ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنے جو خود کیجئے اُسپر کیا ہنسئے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین کہ بی ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی **ھ** اَبُوْحُمَیْدِنِ

۲۰۱۳

السَّاعِدِیُّ اَلَا خَمَّرْتَہٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَیْہِ عُوْدًا قالہ لہٗ حِیْنَ اَتَاہُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مسلم مین ابوحمیدسی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تونی اسکو کیون نہ ڈھک دیا اگرچہ یہہ ہیکہ اڑنی لکڑی ہی رکھدیتا یہہ حضرت نے ابوحمیدسے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودہ کا پیالہ لایا **ف** حضرت نی یہہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہئے تاکہ کوئی چیز اُسین نکرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اُسپر لکڑی کو رکھہ دیوی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمَّتِیَ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ق ۲۰۱۴

مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ میری امت کے مُنہہ اور ہاتھہ پانون روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے **ف** یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت مین روشن ہوجاویگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا

ق ۲۰۱۵

وَمَوْلَانَا قالہ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے زید بن حارثہ سی فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

خ ۲۰۱۶

اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِیَ لِیْ حَلَالٌ قالہ لِاَبِیْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ

فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ اِنَّمَا اَخُوكَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیر سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میرا بہائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عائشہ مجھکو حلال ہے یہہ حضرت نے ابوبکر صدیق سی فرمایا جب کہ اپنے ساتھہ حضرت عائشہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق نی کہا کہ یا حضرت مین تو آپ کا بہائی ہون یہہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے ہے وہ حضرت سے نقل کرتے ہین **ف** ابوبکر صدیق نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہہ عذر کیا کہ حضرت مجھکو بہائی فرمایا کرتے ہین سو بہائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہے اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے **ق** جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَہٗ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوا اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اسدن صحاب ایکہزار چارسو تہے **ف** اس روز صحاب نے موت پر بیعت کی تہی یعنی میدان نہین چہوڑنے ہو جاوین گے مگر قدم نہ ہٹاوین گے تب حضرت نے انکو یہہ بشارت دی اور بعضی روایتین آئی ہے کہ پندرہ سو اصحاب تہے **ق** اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے

ق ۲۰۱۲

محبت خدا و رسول عمدہ سبب نجات ق ۲۰۱۳

انس سے روایت ہے کہ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُنکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے **ف**
ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے
جو پوچھتا ہے اُسنے کہا کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن میں خدا اور اُسکے
رسول سے محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے قیامت میں تو محبت کے سبب سے ہمارے
ساتھ ہوگا اِس حدیث کے راوی یعنی انس یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی
محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ
وسیلہ ہے اور یہہ بھی اِس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہے
اِس واسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّیْ
وَاَنَا مِنْكَ **قالہ** لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم میں براء ابن عازب سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا علی مرتضی سے کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں **ف** یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہے
اِس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوتی ہے **م** اَنَسٌ اَنْتِ هِیَهْ لَقَدْ
کَبِرْتِ لَا کَبِرَتْ سِنُّكِ **قالہ** لِیَتِیْمَةٍ کَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَیْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو وہی ہے البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جب
یہہ حضرت نے اِس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس رض کی ماں کے پاس رہتی تھی **ف** یہہ حضرت نے
خوش طبعی سے فرمایا بد دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچویں باب میں ہوچکا

قو ٢٠١٩

قو ٢٠٢٠

٢٠٢١ م

ابن مسعودٍ اول ما يقضى بين الناس يوم القيمة في الدماء متفق عليه

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیوں کے درمیان قیامت کے دن خونوں میں ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور بہت سخت گناہ ہے اگر قیامت میں پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہو کر فیصلہ ہوں گے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خون کا فیصلہ ہوگا

٢٠٢٢ ق

ق ابو سعيدٍ اَوَّهْ عين الربوا لا تفعل ولكن اذا اردت ان تشتري التمر فبعه ببيعٍ اخر ثم اشتر به **ق** لبلالٍ من جاءه بتمرٍ برني وقال كان عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاعٍ لمطعم النبي صلى الله عليه واله وسلم وفي رواية البخاري اَوَّهْ اَوَّهْ مرتين بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہہ تو عین سود ہے ایسا نکیا کرو لیکن جب تو عمدہ خرمہ خرید کرنا چاہے تو ناکارے خرموں کو بیچ کے دوسرے بیع سے پھر اسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہہ حضرت نے بلال سے فرمایا جب کہ وہ حضرت کے پاس عمدہ قسم کا خرمہ لائے جسکو عرب برنی کہتے ہیں اور بلال نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو میں نے انکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا **ف** یعنے ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اسکی تدبیر یہہ ہے کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہہ مباح ہیں

۲۰۲۳ م

اس واسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہین **م** نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ
أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ مسلم مین نبیشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا ایام تشریق کے کہانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین **ف** عید قربانی کے بعد تین دن کو
یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کہانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ
روزہ رکہنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکہنا حرام ہے عید الفطر اور عید الضحی
اور ایام تشریق مین

۲۰۲۴ ق

عائشۃ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا **قالہ** فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ
فِيهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا مین کل
کہان ہون کا یہہ حضرت نے اس بیماری مین فرمایا جس مین انتقال ہوا **ف** حضرت کا دستور
تہا کہ ایک ایک دن سب بی بیون کے گہر رہتے تہے ولیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے
تہے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری
ہو گی اس کلام سے بی بیان سمجہین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہ کے گہر مین رہین
سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گہر مین رہین ہم نے اپنی باری معاف کی حضرت
نہایت خوش ہو گئے پہر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے

۲۰۲۵ م

بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی ثابت ہوئی **م** أَبُو قَتَادَةَ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ
تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سمیہ کے بیٹے تجہکو

بڑی بدبختی ہوتا ہے تجھکو باغی گروہ قتل کریگا **ف** عمار کی ماکا نام سمیہ تہا عمار علی مرتضی کے رفیق
تہے جب معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام
برحق علی مرتضی تہے اور معاویہ کا لشکر باغی تہا **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكَذِبُ
اَنْ یُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار
انسان جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سنی اسکو کہنے لگے **ف** یعنے جھوٹھ صرف اُسی چیز کا نام
نہین کہ اپنی طرف سے بات بنا دی اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہہ بھی جھوٹھ مین داخل ہے کہ جو خبر سنی
بدون تحقیق کئے اسکو کہنے لگے سو اسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتے ہین تو مومن عاقل کو
اُسکی تحقیق لازم ہے بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسیواسطے علماء اہل حدیث نے حدیث کی
تحقیق مین بڑی محنت کی ہے اور چھانٹ پچھوڑ کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے
جدا کر دیا ہے حق تعالی اُنکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث
سنی یا کسی کتاب مین دیکھے تو اسکو نہ مانے جبتک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اسکی
سند نہ پاوے **ق** اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا
قُلْتُ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش یہہ مال تو فائدہ دینے والا ہے شاباش یہہ مال تو فائدہ
دینے والا ہے اور مین نے سنا جو تونے کہا اور مجھکو یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اسکو

٢٠٢٦ م

٢٠٢٧ ق

اپنے فرزند

اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے یہہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا قرآن مین جب اس مضمون کی
آیت اُتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکوگے جبتک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین
نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہے اور میرے سب قسم کے مال سے مجھکو وہ
باغ بہت پیارا ہے جسکا بیرحا نام ہے اسکو مین نے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اُسکو جو
چاہئے سو کیجئے اور جسکو مناسب دیکھیے اسکو دیجیے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی حضرت نہایت
خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات
دینے مین غیرونکی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ
تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اُسکا پانی نہایت شیرین تھا حضرت اکثر اُسمین تشریف لیجاتے
تھے اور اُسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو
راہ خدا مین نثار کرے ھ جَابِرٍ بَلَى فَجُدِّى نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى اَنْ تَصَدَّقِي
اَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طُلِّقَتْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا
فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو
توڑلے اپنے خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہہ حضرت نے جابر کی
خالہ سے فرمایا اور اُسکو طلاق ملی تھی سو اُسنے چاہا کہ اپنے خرمون کو درخت سے توڑنے
تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بغیر ضرورت

م ۲۰۲۹

عائشة بيتٌ لا تمرَ فيه جياعٌ اهلهُ عدت ہیں گہر سے باہر نکلنا درست ہے مسلم ہین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس گہر مین خرما نہین اسکے لوگ بہوکہے ہین انکو آسودگی نہین ف یہہ حضرتؐ نے اہل مدینے کے حق مین فرمایا اسواسطی کہ انکی غذا اکثر خرما تہا۔

باب بیان ترک صلوٰة کے یعنے نماز نہ پڑھنیکا

م ف ۲۰۳۰ جابر بین العبدِ وبین الکُفرِ ترکُ الصَّلوٰۃِ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچہ فرق باقی نہین رہتا ف یعنے ایمانکی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اسمین کچہ فاصلہ نرہا کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحاق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے نزدیک عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بہر صورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جانکے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوی

م ۲۰۳۱ عبدُ اللهِ بنُ مغفلٍ بین کلِّ اذانین صلوٰۃٌ بین کلِّ اذانین صلوٰۃٌ ثمَّ قالَ فی الثالثۃِ لمن شاء مسلم مین عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پہر حضرتؐ نے تیسری بار فرمایا جو چاہے سو پڑہے واجب نہین

٢٠٣٣ **ق**

ق عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ **قَالَ** لَهٗ حِيْنَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک یہہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ انہون نی اپنا خواب حضرت سے بیان کیا **ف** خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرت نی اسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ستوین باب مین ہو چکا

٢٠٣٤ **ق**

ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ **قَالَهٗ** لِاُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ حِيْنَ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا

بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے انسے نہ چھپتے یہہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا جب کہ وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور انکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھپا لیا اور انہین چراغ روشن تھے تو دم بدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور انکا گھوڑا اُسسے بھڑکتا تھا **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ اسید بن

خضیر کا لڑکا انکے پاس سوتا تہا گہوڑے کے بہڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے
قرآن پڑہنا موقوف کیا بدلی بہی غائب ہوگئی صبح کو یہہ حال عرض کیا تب حضرت نی
یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین ہر کسی کو نظر نہین
آتے ھ عائشۃ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ
وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قا لها حين قالت ان الكهان كانوا
يحدثوننا بالشيء فنجده حقا مسلم مین حضرت عائشہ سی روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بہاگتا ہے سو اسکو اپنے دوست کے کان مین
ڈال دیتا ہے تو وہ اسمین اور سو جہوٹہ زیادہ کرتا ہے یہہ حضرت نی حضرت عائشہ سے
کہا جب کہ انہون نی کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تہے تو اسکو ہم سچ پاتے
تہے ف عرب مین چند لوگ تہے جنون سے راہ رکہتے تہے انسے دریافت کرکے آیندہ
خبرین لوگون کو بتلاتے تہے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوای خدا کے غیب کوئی نہین جانتا
کاہن جہوٹے تہے اور نی حقیقت ہین ان سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہ نے
پوچہا کہ یا حضرت اگر کاہن جہوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہے کہ انکی بات سچ بہی ہوتی تہی
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے جو اس عالم مین ہوتا ہے اسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہے
فرشتے اول آسمان پر آپسمین اسکی گفتگو کرتے ہین شیطان اور جن وہان جا کر سن آتے ہین

اور اپنے پوجنے والے دوستون کو تبلاتے ہین وہ لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملا
لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور باقی واہیات نادان لوگ اسی
ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہین اور انکی اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور
حماقت سی یاد نہین رہتے **ف** ابْنُ مَسْعُودٍ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
قاله حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ
بِهِ وَيُرْوَى ذٰلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ أَيْضًا
مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس وسوسہ کو بد جاننا تو محض ایمان ہے
یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ وسوسہ کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اسکو کہتے ہین جس کا
خیال آدمی اپنے دل مین پاتا ہے اور اسکے کہنے کو برا جانتا ہے اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے
یون ہے کہ یہہ تو صریح ایمان ہے اس حدیث کو بھی صرف مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوٰۃ مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ چند اصحاب نے حضرت کے پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین نہایت
برے برے خیال آتے ہین کہ ہم انکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
یعنے برے خیال کو برا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہے اگر دل مین ایمان نہوتا
تو کون روکتا اور یہہ مطلب نہین کہ برے خیال کا آنا صریح ایمان ہے چنانچہ ابو داود مین عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ ایکمردنے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہے کہ اگر مین

بیان وسوسہ
و روایت کہ وسوسہ نشانی ایمان است ٢٠٣٥

جن کے کوئلا ہو جاؤں تو بہی زبان سی نہ نکالوں حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسہ ہی پر پہیرا لایعنی شیطان کافروں سی تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہے لیکن مومن سے برے خیال ڈالنے کے اسکا کچہہ زور نہیں چلتا وسوسہ کا علاج یہہ ہے کہ اسکی طرف دہیان نہ کرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑہے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے

۲۰۳۶ م رافع بن خدیج ثمن الکلب خبیث و مھر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث مسلم میں رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام اور خرچی حرام کار عورت کی حرام ہے اور پچہنے لگانیوالیکا کسب پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہیں اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہے تو انکے نزدیک حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکار اور حفاظت کے واسطے نہو تو اسکی قیمت حرام ہے اور خرچی بالاتفاق حرام ہے اور پچہنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام اور اماموں کے نزدیک حرام نہیں مکروہ ہے کہ نجاست سی خالی نہیں

۲۰۳۷ ح انس حبک ایاھا ادخلک الجنۃ یعنی سورۃ الاخلاص بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورہٗ اخلاص کی محبت تجہکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میں سورہٗ اخلاص یعنے قل ہو اللہ سے بہت محبت رکہتا ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

م بریدۃ بن الحصیب حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین کحرمۃ امھاتھم وما من رجل من القاعدین

يُخَلِّفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ غازیون کی بی بیونکی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام خدمتمین رہے پہر انہین خیانت کرے تو قیامت کے دن کہڑا کیا جاویگا پہر مجاہد اسکے نیک عمل سے جو چاہے کا سو لیکا پہر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے **ف** یعنے اسکو حق جانتے ہو یا کچھہ تردد ہے **ق** ابْنُ عُمَرَ

ق ۱۳۰۹

حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہے تم دونون مین ایک تو جہوٹہا ہے تجہکو اس عورت پر کچہہ قابو نہین **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اسنے انکار کی دونو آپسمین قسم کہا جہوٹے کو بددعا کرکے جدا ہو گئے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی دو مین ایک مقرر جہوٹہا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جہوٹہا ثابت نہو لیکن قیامت مین خدا حساب کرلیگا پہر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تہا حضرت نبی فرمایا تجہکو اب اسکے دئے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے

۲۰۴۰ ق ابو هريرة حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم مین ابو هریره رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا

۲۰۴۱ م ابو هريرة حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وہ حق کون ہین یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اس سے ملے تو اسکو سلام کر اور جب تجھکو وہ بلاوی اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھسے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسکا جواب دے یعنے یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اسکو جا کر پوچھ اور جب کہ مر جاوی تو اسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ

۲۰۴۲ خ ابو هريرة

حَقٌّ اللهِ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَغْتَسِلَ فِی کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ وَیُرْوٰی لِلّٰهِ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ یَغْتَسِلَ فِی کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہہ ہے کہ ہر ہفتہ مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دہووے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتہ مین غسل کرے ایکدن یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے

۲۰۴۲ م

حَلْبُهَا عَلَی الْمَاءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِیْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَیْهَا فِی سَبِیْلِ اللهِ قَالَ رَجُلٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا حَقُّ الْاِبِلِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودہ دوہنا پانی پر اور اُنکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو اعلا ریت دینا یعنی اونٹنی کاہن کرنیکے واسطے اور محتاجون کو اونٹ دینا دودہ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجہ رکہنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکہنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تہا کہ جب تالاب یا کوئے پر اونٹو کو پانی پلاتے تو دودہ دوہتے اور محتاجون کو دیتے

ق ۲۰۴۳

ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِیْ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُهٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَکِیْزَانُهٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا یَظْمَاُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینہ بھر کی راہ ہے پانی اسکا
زیادہ تر سفید دودھ سے اور اسکی بو مشک سی زیادہ تر خشبودار ہے اور اسکے کوزے اور آبخورے
جیسے آسمان کے تارے یعنی بے شمار جو اس حوض سے پانی پئے کبھی اسکو پیاس نہ لگے
ف یہ جو پیاس تو ایک بار کے پینے ہی میں جاتی رہے گی لیکن اہل جنت اسکو
لذت کے واسطے پیا کرینگے م ام الدرداء دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ
الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ام الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہے اسکے سر کے پاس ایک فرشتہ
مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین
اور تجھکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اسکو بھی ملیگی
اور تجھکو بھی ملیگی م ابوهريرة دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ
فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ
أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے میں یعنی
بردہ آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دیا اور ایک دینار تو نے

۲۴۴ م دعا در غیبت نفع بعض بعض ست

۲۴۵ م ترجیح نفقہ عیال بر نفقہ جہاد و عتق و صدقہ افضل است

گہر والون پر خرچ کیا اُن سبمین بڑا ثواب اسمین ہے جو تونے اپنے گہر والون پر

کیا ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا خرچ اسواسطی افضل ہوا کہ یہ فرض

ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہئے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ

کرے لیکن اگر اسکو خدا کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے

م ۲۰۴۶ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَاِذَا

اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلٰثًا قَالَهُ حِيْنَ قَالَ

اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلٰوتِي وَقِرَاْتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ مسلم مین

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اسکو خنزب کہتی ہین سو جب

اسکا کہٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اسکے شر سے اور اپنے بائین طرف تین بار تہک تہکا

دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے

اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجہکو قرآن کے پڑھنے مین شبہ ڈال دیتا ہے ف

جو شیطان کہ نماز مین شبہ ڈالتا ہے اُسکا خنزب لقب ہے پہر اُسکے علاج بتلائے اور

حدیث مین آیا ہے کہ جو شیطان وضو مین شبہ ڈالتا ہے اُسکا ولہان لقب ہے

خ ۲۰۴۷ عائشہ ذَاكَ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ بخاری مین حضرت

عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے

واسطے مغفرت مانگونکا اور تیرے حق مین دعا کرونگا **ف** حضرت عائشہ نے عرض کی کہ یا حضرت

میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیئے گا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ

ق ۲۰۴۸

رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ

اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف سے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون

مین ہے اور شور کرنیوالون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور غمخواری بکری والون مین ہے

ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بہی اسی طرف سے نکلیگا پہر فرمایا کہ جانورونکی

صحبت کی بہی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانیوالے

بیشتر مسکین ہوتے ہین اسیواسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا **ھ** اَبُوْهُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ

ھ ۲۰۴۹

مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ دروازون پر سے ڈھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد کسی بات کی

قسم کہا بیٹھین تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوی **ف** یعنے بعضے بندے کا ان خدا ظاہر کے

تو ایسی برے کہ کوئی دروازی پر نہ کہڑا ہونے دیوی اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو انکی

خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدہ معلوم ہوا اول یہہ کہ کسی مسلمان بد

ظاہر کو حقیر نہ جانے **شعر** خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے

باشد

باشد مگر یہہ بہی نہ چاہئے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطی کہ حضرت نی اس حدیث مین بعضی پریشان ہو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بہی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے ح سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ

۲۰۵۱ ج

رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کے سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی اراسش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی اراسش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندیکا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آراسش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سی اسواسطی بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی هر سَلْمَانَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سرحد اسلام پر ایک رات اور ایک دن کی چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے

۲۰۵۲ هر

اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اسکی روزی اسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سی نڈر ہو جاویگا **ف** موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہیں ہوتا اور قبر کے سوال وجواب کا کچھ کھٹکا نہیں رہتا **م** ۲۰۵۴

عائشہ رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے نماز فجر سے کمتر ہے **ف** یہہ سنت فجر کی فضیلت ہے حضرت کا دستور تہا کہ تمام سنتا ور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تہے اور کمال رعایت رکہتے تہے **م**

المغیرۃ بن شعبۃ ساقی القوم اخرہم شربا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانیوالا انکا پچھلا ہے پانی پینے مین **ف** یعنے ساقی کو لازم ہے کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلادی پہر سب کے بعد آپ پئے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہے کہ جبین اختیار رکہتا ہو اول اور مسلمان کو مقدم رکہے سرداری اسکا نام ہے **ق** ۲۰۵۵

ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر بخاری اور مسلم مین حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے **ف** اگر حلال جان کر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور نہین تو کبیرہ گناہ ہے **م** ۲۰۵۶

انس سبحان اللہ لا تطیقہ او لا تستطیعہ ویروی لا طاقۃ لک بعذاب

اَللّٰہِ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

۲۰۵۷ م

عَذَابَ النَّارِ قال لرجل عادہ فدعا اللّٰہ بہ فشفاہ مسلم بن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اٹھا سکے گا اور دوسری روایت یون ہے کہ تجھکو عذاب خدا کی طاقت نہین تونی یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہم کو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہہ حضرت نے اس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے تھے پھر اُسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اُسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہے اُسنے کہا ہان مین صحت مین یہہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجھکو آخرت مین میرا اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرلے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت نہ آخرت مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے منہ سے کیون مانگی پھر اُسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اُسکو یہی دعا سے صحت ہوگئی

۲۰۵۸ خ

خ ام سلمۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرٰتِ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج

اتری ہین اور آج کی رات کیا ہے فتنہ اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہے کہ کوٹہریون والی عورتون کو جگا دے یعنے تا کہ تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سی فضیحت **ف** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سوکر جاگے پھر یہہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونیوالے حضرت کو خواب مین نمود ہوئے

۲۰۵۸ **ق** ابو ہریرۃ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین **ف** سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرونکا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو

۲۰۵۹ **خ** شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِی النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہہ ہے کہ بندہ یون

فضائل سید الاستغفار

کہے

کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہین سوای تیرے تونے مجھکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدہ پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسی اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا تجھسے اقرار کرتا ہون سو مجھکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ بخش نہین سکتا ہے سوا تیرے جو یقین سی اسکو دن مین کہے پھر اسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہے **ف** اللہم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونو لگے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ بشارت مین داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین **ق** اَبُوْبَکْرَۃَ شَھْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّۃِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج **ف** امام احمد نی اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہہ دو مہینے ساتہی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحٰق نی کہا کہ ان دونو مہینے کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونو شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹہیک ہے واللہ اعلم **م** عُمَرُ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ یَعْنِی الْقَصْرَ فِی السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تمپر

ق ۳۰۶۰

م ۳۰۶۱

تصدق کیا ہے سو اسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر سفر میں چاہیے
ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہہ خدا کی طرف سے تخفیف اور
رخصت ہے تو مناسب نہیں کہ خدا کی رخصت کو نمانئے اور پوری پڑھئے اور یہی مذہب ہے
امام اعظم کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں م زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ
إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین
اسوقت ہے جب کہ اونٹ کے بچوں کے تلوے جلنے لگیں ف یعنی چاشت کے وقت زمین
گرم ہوتی ہے بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں وہ ہر طرف سے بہاگ کے اونٹوں کے گرد ہو جاتے
ہیں مشایخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہے اوابین ان عابدوں کو کہتے
ہیں جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہے م أَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ
أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے خ ابْنُ
عُمَرَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ
دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ بخاری میں
عبداللہ بن عمر اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز

۲۰۶۲ م — فضائل صلوٰۃ چاشت

۲۰۶۳ م

۲۰۶۴ خ — فضیلت جماعت

پچیس حصے افضل ہے یہہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت ہین ستائیس درجے کا

ذکر ہے ق ابو ھریرۃ صلوٰۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلوتہ فی بیتہ

وصلوتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان احدھم اذا توضاء

فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لاینھزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ

اللہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل

المسجد کان فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ والملائکۃ یصلون

علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللھم ارحمہ اللھم

اغفر لہ اللھم تب علیہ ما لم یوذ فیہ ما لم یحدث فیہ بخاری اور مسلم مین

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اسکے گہر اور بازار کی نماز سے

بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہہ ہے کہ جب آدمی نے

وضو کیا بخوبی پہر مسجد مین آیا اس حالت سی کہ سوای نماز کے اسکی جنبش کا کوئی سبب نہو

تو ایسا شخص کوئی ڈک نہ چلے گا مگر کہ خدا اس ڈک کی سبب سے اسکا درجہ ایک بلند

کریگا اور اسکی جہت سے اسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوی پہر جب مسجد مین آیا

تو نماز مین داخل ہوا جب تک اسکو نماز روکے رہے یعنے جو مدت نماز کی انتظار مین گذرتی ہین

وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اسکو دعا کرتے

جب تک کہ اس مکان میں بیٹھا رہے کا جسمین نماز پڑہ چکا فرشتے کہتی ہیں الٰہی اسپر
رحم کر الٰہی اسکی مغفرت کر الٰہی اسکی توبہ قبول کر اسپر رحمت متوجہ ہو یہہ وعدہ اس شرط
سے کہ جبتک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دیوی جب تک مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو
نہ ٹوٹے **ف** ان تینون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سی پچیس درجے فضل اور
ثواب مین زیادہ ہے اور اگر نیت زیادہ خالص ہو تو ستائیس درجے تک ہی نوبت پہنچتی
ہے پہر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے
جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور
فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور با ادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے
بچنا اس سی فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہہ امور حاصل نہین **ق** ابن
عمر صَلوٰةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعتین ہین پہر
جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر **ف** امام شافعی اور ابو یوسف اور
محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت فضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے **م**
ابو ھریرۃ صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چینخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے

۲۰۶۶ ق

۲۰۶۷ م

ہونے کے سبب سے ہے م ابو ھریرۃ ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ
مسیرۃ ثلث مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ
برابر ہوگا اور اسکے کہال کی دبازت اور کند کی تین دن کی راہ کے برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین
کافر کا ف نہایت لنبا چوڑا ہوگا کہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے م

۲۰۶۹

جابر طعام الواحد یکفی اثنین وطعام اثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ
یکفی الثمانیۃ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کہانا دو کو کفایت
کرتا ہے اور دو کا کہانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کہانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف
یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کہانے مین دوسرے ہوکے بہائی مسلمان کو شریک کرلے ایک
روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بہر لیوی
اور دوسرا مسلمان بہوکہا رہے اور دیکہا کرے م صھیب بن سنان عجبا لامر

۲۰۷۰

المؤمن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ
سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ مسلم میں صہیب
بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہے مومن کا مقرر اسکا ہر حال اسکے واسطے
بہتر ہے اور یہہ بات کسی کو حاصل نہین سوای مومن کے اگر اسکو خوشی ہو شکر کری تو شکر گذاری
اسکے حق مین بہتر ہوا اور اگر اسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بہی اسکے حق مین بہتر ہو

ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گذاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین

٢٠٧١ **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ عَلَامَا تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مسلم

جابر بن سمرہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑونکی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادہر ادہر ہلاتا ہے ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھون کو ران پر رکھے رہے پہر اپنے مسلمان بہائی کو سلام کرے جو اسکے داہنے اور بائین پر ہون **ف** نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا

٢٠٧٢ **ق** اُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

بخاری اور مسلم مین ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ عورتون سے حضرت نے فرمایا کہ کیون تالو دبا کر حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گہلنٹے سی تم لازم پکڑو اس کوٹ کو اس واسطے کہ اسمین سات بیماریکی

شفا ہے

شفاہے اُسمین سے ایک ذات الجنب ہے یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالے اور ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تہین حضرتؐ نے اُس سی منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفاہے دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریونکو نہین مذکور کیا ہے لیکن معلوم کیا چاہئے کہ کوٹ گرم خشک ہے حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہے جب کہ شہد کے ساتھ پیجئے اور جگر اور معدہ کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور بخاری کے بخار کو شفاہے لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہے اِس واسطے حضرتؐ نے یہہ دوا تجویز کی اِس حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہے دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور ریح کو تحلیل کرتا ہے اور کھانسی اور دمہ اور غشی اور سرد خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہے **ق**

ق ۲۰۷۳

اُبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہے خواہ اُسکو اچھا لگے یا بُرا مگر اِس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ

اور خلاف شرع کا اسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نہچاہیے ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام مین نہین

۲۰۷۴ ق أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین نہین وبا اور دجال نہ داخل ہو گا

۲۰۷۵ خ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پڑوتا خزاعہ کا باپ ہے ف یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہہ لوگ مضر کے بیٹے نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھہ اختلاف تھا حضرت نے اسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا

۲۰۷۶ م أَبُو أَيُّوبَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہے اسسے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اسکا ثواب باقی ہے اور دنیا فانی

۲۰۷۷ م جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دلونکی سختی مشرقی لوگون مین ہے اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہے ف مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی

م تھے نہایت سخت لوگ تھے عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے

النَّوَّاسِ بنِ سمعانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ

فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ

خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ

بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ

إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ

اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا

يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا

رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ

قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ

كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ

وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ

سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ

ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ

مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي

كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا
شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ
فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ
الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ
وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ
تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ
وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ
ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى
عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى
الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ
أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ
بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى

واصحابه حتى يكون راس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم
اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف
في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى و
اصحابه الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملاه زهمهم و
نتنهم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا
كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا
لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة
ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة
من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان اللقحة من
الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث
الله ريحا طيبة فتاخذهم تحت اباطهم فتقبض روح كل مؤمن
وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم
الساعة مسلم مین نواس بن سمعان رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے
سوای نے مجھکو ڈرایا ہے یعنی دجال کے سوای مجھکو تمہارے حق مین اور فساد دن کا خوف

اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلے مین اسکو الزام دونگا اور تم کو
اسکے شر سے بچا دونگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی
طرف سی اسکو الزام دیگا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال
نوجوان گہنگرالے بالون والا ہے اسکی آنکہین ٹہنیٹ ہے گویا کہ اسکی مشابہت دیتا ہون عبد
العزی بن قطن کے ساتہہ عبد العزی ایک کافر تہا سو جو شخص کہ تم مین سی اسکو پاوی تو چاہیے
کہ سورہ کہف کی سرے کی آیتین اسپر پڑھے مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ
تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اٹہا دیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہیو اصحاب
بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس
دن ان مین سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ
اور باقی دن جیسے کہ بے تمہارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر
ہوگا کیا ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اس
دن مین بقدر اسکے یعنے جتنی دیر بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اس طرح اس دن بہی
اٹکل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اسکے شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے
فرمایا جیسے وہ مینہہ جسکو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو انکو
کفر کی طرف بلا دیگا سو وہ اسکا ایمان لاوینگے اور اسکی بات مانینگے تو آسمان کو

حکم کریگا سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماوی گی تو شام کو
اُنکے مویشی آوینگے بڑے بڑے سا بقسے دراز کوہان ہو کر اور کشادہ تہن ہو کر اور کوکہین
خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پہر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی
طرف بُلاویگا تو وہ اُسکے قول کو اُسپر رد کرینگے یعنی اُسکی بات نمانینگے تو اُنکی طرف سے
ہٹ جاویگا تو وُہپر قحط اور خشکی پڑیگی اُنکے ہاتوں مین اُنکے مالون مین سے کچھہ نہ باقی رہیگا
اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اُس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہانکے
مال اور خزانے ظاہر ہو کر اُسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکہیان بڑے نکہی کی
گرد ہجوم کرتی ہین پہر دجال ایک جوانمرد کو بلاویگا تو اُسکو تلوارسے ماریگا سو اُسکو قتل کرکے
دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسے نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پہر اُسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان
سامنے آویگا چہرہ دیکھتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہو گا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی ابن
مریم کو بہیجیگا تو عیسی اُترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین
جوڑے پہنے اپنے دونو ہاتہہ دو فرشتون کے پرون پر رکہے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے
تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اُٹھاوینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس
عیسیؑ اُترینگے اور اُسکو اُنکے دم کی باپہہ لگیگی سو وہ مرجاویگا اور اُنکا دم پہنچیگا جہانتک
اُنکی نظر پہنچیگی پہر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ اُسکو باب لد پاس پاوینگے

الدشام مین ایک پہاڑ کا نام ہے سو اُسکو قتل کرینگے پہر عیسی بن مریم اُن لوگون کے پاس آوین گے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اُنکے چہرون کو سہلا دینگے اور اُنکو اُنکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو اسی حال مین ہون گے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اُنسے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے مسلمان بندونکو طور کی طرف اور خدا بہیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک بلندی سے نکل پڑین گے تو اُنکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اسمین ہوگا اور اُنکے پچہلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبہی اس دریا مین بہی پانی تہا پہر چلینگے یہانتک کہ اُس پہاڑ تک پہنچینگے جہان درختونکی کثرت ہے یعنے بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے اور اب آسمان والون کو قتل کرین گے تو اپنے تیرون کو آسمان پر مارینگے تو خدا اُنکے تیرون کو خون آلودہ کر کے ڈہلے کا اور خدا کا پیغمبر عیسی اور اُنکے اصحاب گہرے رہین گے یہانتک اُنکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کہانیکی نہایت تنگی ہوگی پہر خدا کا رسول عیسی اور اُسکے اصحاب دعا کرین گے سو خدا اُن یاجوج ماجوج پر عذاب بہیجیگا اُنکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے ایک جان کا سا مرنا پہر خدا کا رسول عیسی اور اُسکے اصحاب زمین پر اُترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اُنکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے یعنے تمام زمین پر اُنکی سڑی لاشین پڑی

ہوئی کی پہر خدا کا رسول عیسی اور اسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر
جڑ ہاین بھیجیگا جیسے بڑے اونٹونکی گردنین سو وہ انکو اٹھا لیجاوینگے اور انکو پہینک دینگے
جہان خدا کو منظور ہوگا پہر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گہر مٹی کا اور انکا اُس پانی سے
باقی نرہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کے طرح کر دیگا پہر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنی برکت پہیر دے تو اُس دن ایک
انار کو ایک گروہ کہا دیگا اور اُسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اُسکے سایہ مین بیٹھینگے
اور دودہ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودہار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی
اور دودہار گائے ایک برادری کے لوگونکو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت
کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اُنکے بغلونکے
نیچے لگے گی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور بُرے بدذات
لوگ باقی رہ جاوینگے آپسمین بہڑینگے گدہونکی طرح سو اُنپر قیامت قائم ہوگی **ف**
ایک روز حضرت نے دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو
یہہ حال معلوم ہوا تب یہہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال
آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچا دیگا پہر اُسکی
نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتین

دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسی کا نزول اور اسکا
حضرت عیسی کے ہاتھ سے قتل ہونا اسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور انکی کثرت اور شوکت
پھر انکا مرجانا اور بعد چند کفار بدذات کی وقتین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال
اور یاجوج ماجوج کو خدا اپنی طرف سے دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اسکے دام مین
آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع
فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اسکا ہرگز اعتقاد نکرے اسکو دجال کا نائب جانے
ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اسکا نام ہے جو ولی یعنی
متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بے دین فاسق سے ہو اسکو استدراج کہتے ہین **ق** حذیفہ

ق ۲۰۷۹

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ
وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم
مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اسکے گھر والون کے حق مین اور اسکے
مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایہ مین اسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات سے بتلانا اور برے کام سے
روکنا دور کردیتا ہے **ف** یعنے اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایہ کے حق مین کچھ قصور
یا نا انصافی ہوجاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی **ھ** عبد اللہ بن عمرو

ھ ۲۰۸۰

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ

مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا
بچھونا اسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی
حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے
زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو

٢٠٨١ م

م اَبُو مُوسَی وَاَنَس فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَی سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسی اور انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر
ف ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹیکو شوربے مین بھگوایا ہو عرب کو یہہ کھانا نہایت پسند تھا
سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ نے علم و ادب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ
سیکھے تھے اس واسطے انکی فضیلت حضرت نے بیان فرمائی

٢٠٨٢ م

م جَابِر فَکُلُّکُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاِنَّهُ عَلَی ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
سو تم مین سی ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا **ف** ثنیۃ المرار
ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑہ جاوے اسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اسپر چڑہ گئے
ایک گنوار نہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے
زیادہ پیارا ہے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے

٢٠٨٣ ق

ق اَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری و مسلم مین

ف ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہے سوای موت کے

ق ۲۰۸۴ یعنی سب سرد بیماریون کی کلونجی دوا ہے باقی اسکی تفصیل ساتوین باب مین گذری ق ابو ہریرہ رضہ فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَرَّیٰ اَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر تشنہ

جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہے ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا بھولا جانور

میرے حوض پر آوے اور مین اسکو پانی پلاؤن مجھکو بھی ثواب ہوگا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی

م ۲۰۸۵ معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر م جابر رضہ فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَیْمُ الْعُشُوْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالسَّانِیَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین

جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اسمین دسوان حصہ زکوۃ ہے

اور جو کھیت اونٹون پر پانی لادکر سینچا جاوے اسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہے ف جسمین کم محنت

تھی اسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسیکا نام ہے

م ۲۰۸۶ م جابر رضہ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاۤئِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابر رضہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا یہود یون پر انہون نے اپنے پیغمبرونکی قبرون کو مسجد

ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس رضہ قَدْرُ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ

اَیْلَةَ وَصَنْعَاۤءَ مِنَ الْیَمَنِ وَاِنَّ فِیْهِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاۤءِ بخاری اور

مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہے جتنا فرق ہے

ایلہ اور یمن کے صنعا ہین اور البتہ انہین آبخورے ہین آسمان کے تارون کے شمار برابر **ف** ایلہ شام
مین ایک بستی کا نام ہے اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہے **ق** ٢٠٨٧ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ
وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَ
رَسُولِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ قریش اور انصار اور
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مدد گار ہین انکا کوئی مدد گار نہین سوای خدا
اور رسول کے **ف** یہہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے
انکی فضیلت بیان کی **خ** ٢٠٨٨ ابْنُ عَبَّاسٍ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ گویا کہ مین اس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پہڈے کو دیکھتا ہون
کہ اسکے پتھر پتھر کو اکھاڑتا ہے **ف** قیامت کی قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا **م** ٢٠٨٩
عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے **ف** یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ
دیوی قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ دس محتاجون کو دونون وقت کہانا کہلا دی یا لباس دیوی یا
غلام آزاد کری اور اگر مقدور نہو تو تین روزہ رکھے **ق** ٢٠٩٠ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كِلَاكُمَا
قَتَلَهُ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ قَالَهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور
مسلم مین عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ تم دونون نے اسکو قتل کیا

ف ان یعنی ابوجہل کو یہہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا
دو نون نی حضرت کو خبر دی کہ ہم نی ابوجہل کو مارا حضرت نے دو نونکی تلوارین خون آلودہ دیکھکر
یہہ حدیث فرائی

ق ۲۰۹ ابو ہریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان الشملۃ التی
لتلتہب علیہ نارا اخذھا من الغنائم یوم خیبر لم تصبہا المقاسم
قال لعبد لہ اسمہ رفاعۃ ویقال لہ مدعم قتل بوادی القرے
مقفلہ من خیبر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ یون نہین اسکی
قسم جسکے قابو مین محمد کی جان کہ مقرر کملی تو اسکے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سے اسنے
کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لیا تہا یہہ حضرت نی اپنے غلام کے حقمین فرمایا

ف جسکا رفاعہ نام تہا اور لقب اسکا مدعم تہا وہ قتل ہوا تہا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے
وادی القری یہود یونکی ایک بستی کا نام تہا جب خیبر فتح کر کے حضرت کا لشکر وہان پہنچا
تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اسکی تعریف کی کہ اسکو شہادت نصیب ہوئی
تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل
رہا ہے جب لوگون نی یہہ سنا تو بہت گہبرائے ایکمرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تہا وہ حضرت کے
پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہہ تسمہ تجھکو جلاتا

م ۲۰۹ جابر بن سمرۃ کم من عذق معلق او مدلی ویروی مذلل فی الجنۃ لابی

اللہ حداج مسلم مین جابر سے مروایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتیرے خرمی کے گچھے لٹک رہا ہے
جھک رہے ہین ابو دحداح کے واسطی اور دوسری روایت یون ہے کہ بہشتین گچھے ایسے جھک رہے ہین
کہ انکا توڑنا نہایت آسان ہے **ف** ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمیکے درخت مین جھگڑا تھا یتیم
روسنے لگا حضرت نی ابولبابہ سی فرمایا اگر تو اسکو درخت دیدے تو بہشتین اسکے عوض خرمیکے گچھے پاو یگا
ابولبابہ نی درخت نہ دیا ابو دحداح نی وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اس یتیم کو دیا جب ابو دحداح
مرگئے حضرت نی انکے جنازیکی نماز پڑہ کے یہہ حدیث فرمائی اُس حدیث مین اشارہ ہے کہ یتیم سے
سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے **خ** اَبُو ذَرٍّ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ
اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ
قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ **لم** لَهُ
بخاری مین ابوذرسی روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اُسوقت جب تجھپر ایسے
حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنے مکروہ وقت مین
پڑھینگے مین نی کہا اُسوقت مین مجھکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نی فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین
پڑہ لیا لیجو پہر اگر تو جماعت کی نماز انکے ساتھ پاوی تو انکے ساتھ بہی پڑہ لیجو کہ یہہ دوسری نماز
تیری حق مین نفل ہو جاویگی یہہ حضرت نی ابوذر سے فرمایا **ق** اسلام مین نماز کی سستی اول
سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی **خ** اِبْنُ عُمَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

٢٠٩٤ غ

٢٠٩٥ خ

بْنُ عَمْرٍو اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهُ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَكِلُ عَنْهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت داریان بگڑ جاوینگی اور اُنمین پھوٹ پڑجاویگی تو وہ لوگ اِس طرح ہو جاوینگے اور حضرت نے انکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونو ہاتھو کی انگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمر نے کہا سو اس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اسکو لیجیو اور بری کو چھوڑیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور ونکو انکے حالات پر چھوڑنا **ف** یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بیدیانتی کے سبب لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسی وقت مین دیندار کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو **ھ** عُمَرُ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ **قَالَهُ** لِاَحَدِ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُوْدِ خَيْبَرَ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہہ حضرت نے ابو حقیق یہود کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق نے انکو تیما اور ریحا کی

طرف نکال دیا **ف** خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نی وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروق نی اپنی خلافت مین چاہا کہ انکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نی کہا تم ہمکو کیون کر نکالوگے حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکہا تب عمر فاروق نی یہہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے یہودی نی کہا کہ ابو القاسم کی نی یہہ کلام ٹھٹھے کی راہ سی کہا فاروق نی کہا ای دشمن خدا کے تو جہوٹہا ہے یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پہر انکو شام کی طرف نکال دیا اُن بستیون مین جا کر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہے **م**

عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ **قَالَهُ** لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا م مین عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ کیون کر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہے کہ مین نی تم دونون کو دودہ پلایا ہے اور دوسری روایت یون ہے کہ یہہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اس عورت کو اپنے نکاح سے چہوڑ دی یہہ حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اُسنی ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پہر ایک سیاہ عورت آئی اُسنے کہا کہ مین نی تم دونون جورو خاوند کو دودہ پلایا تہا **ف** جب اُس عورت نی یہہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مین نے تیرا دودہ پیا ہو پہر اپنی جورو کے لوگون سے پوچہا اُنہون نی بہی انکار کی پہر عقبہ نی حضرت سے کہا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی امام مالک کا بہی مذہب ہے کہ فقط ایک

عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیر خوار کی ثابت ہو جاتی ہے لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تو انکے نزدیک اس حدیث کا یہہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہہ حکم ازراہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی

ف ۲۰۹۸ آنس

كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ قا يَوْمَ اُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم نے انس رضہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بہلا ہو گا اُس قوم کا جنہون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ اُنکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی

ف ۲۰۹۹

ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود اور انس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن دغا باز کا ایک جھنڈا ہو گا بقدر اسکی دغابازی کے ف یہہ اسواسطے ہو گا تاکہ وہ فضیحت ہو

م

م ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ أَلِلصَّلٰوةِ وَيُرْوٰى لِمَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّاَ وَيُرْوٰى اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّاَ قالہ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيْلَ اَلَا تَتَوَضَّاُ مسلم نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہے کہ کیون واسطے کیا مجھکو نماز پڑھنا ہے جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہے کہ کہا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہہ حضرت نے اُسوقت فرمایا کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپکے آگے کہانا

رکھا گیا سو لوگون نی کہا کہ آپ وضو نہین کرتے **ف** پورا قصہ یون ہے کہ پہر حضرت نی کہا یا اور
ہاتہہ ہین پانی نہ لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطی واجب ہے کہا نیکے واسطی واجب
نہین ہرچند کہانے سے پہلے ہاتہہ دہونا مستحب ہے لیکن حضرت نی اس واسطی ہاتہہ نہ دہوئے تاکہ لوگون کو
معلوم ہو جاوی کہ اگر ہاتہہ پاک ہون تو دہونا واجب نہین **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ

ق ۲۱۱۱

حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيهِ يعنی لِأَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ دَعَا لَهُمْ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بخاری اور مسلم ہین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ والون پاس اُس زمانی ہین اناج
نہ تہا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم ع اُنکے واسطی اناج ہین بہی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم ع نے مکہ والون کے
واسطی کثرت میوہ جات کی دُعا کی اسوقت وہان زراعت نہ تہی اگر ہوتی تو اسکی بہی دُعا کرتے

ق ۲۱۰۲

ق عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم ہین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہہ حضرت نے لیلۃ التعریس ہین فرمایا تہا پہر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندہ کے آئے حضرت نی پوچہا
تو کون آیا ہے سعد نی کہا کہ یا رسول اللہ ہین آپکے محافظت کی واسطی آیا ہون پہر حضرت نے انکے حق ہین
دعاء خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین **م** أَبُوْ قَتَادَةَ مَتَى

م ۲۱۰۳

كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّيْ قَالَهُ لِأَبِيْ قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهُ ثَلَاثَةً مسلم ہین
ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سی یہہ تیری چال میری ساتہہ تہی یہہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس

مجہ کو فرمایا جب کہ اُسنے تیسرے بار حضرتؐ کو تہام لیا **ف** حضرت رات بہر کی منزل کی نیند کے غلبے سے

جہپکنے لگے ابو قتادہ نی تین بار حضرت کو تہام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہہ حدیث فرمائی

جب کہ ابو قتادہ سی یہہ حال معلوم ہوا تو حضرتؐ نے ابو قتادہ کے حق مین یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت

کرے جیسی تونے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى **قالہ** لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ

الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا

خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وین نہ شرمندہ یہہ حضرتؐ نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ ان سے

پوچہا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو انہون نی جواب دیا کہ ہم ربیعہ کے قوم سے ہین **ف** عبد القیس

ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وہ حضرت کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے

یہہ حدیث سنا کر انکی توقیر کی **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ

مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ

يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ

وَالدَّوَابُّ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

فرمایا کہ یہہ مردہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانیوالا اور آرام

دینے والا کیسا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق

ق ٢١٠٤

ق ١٠٥

نبد ایسے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرت کے سامنی ایک
جنازہ نکلا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قیدخانہ ہے جہان وہ
مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا
اور ظالم منافق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اسکے موت سے عالم کو

٢١٠٦ **ق**

آرام ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرضدار
تمہارا قرض کو کسی مالدار پر اتارے تو مان لینا چاہیئے **ف** یعنی مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے
تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلا دوے تو لازم ہے کہ مان لیوے

٢١٠٧ **م**

زیادہ تنگ نہ کرے **م** جَابِرٌ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا
وَاَصْحَابَهُ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے
کہ لوگ یہہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہہ شخص اور اسکے ساتھی قرآن
پڑھتے ہین کہ انکے نرخرون سے نیچے نہین اترتا یعنی قرآنکی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہہ لوگ دین سے
نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے **ف** ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اسنے حضرتؐ سے کہا کہ آپ
انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون کریگا عمر فاروقؓ نے

کہا یا حضرت اگر حکم ہو تو ہین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی یعنے ہرچند یہہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن اسمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہے تو لوک ملاقات سے وحشت کرین گے اسلام سے محروم رہین گے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ ہی ضرور ہے بعضے جکہہ ٹال جانا چاہیے

۲۱۰۸ **م** سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى مسلم مین سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونیکے ساتھہ اسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اسکے عوض خون اور دور کرو اس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈوا اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۰۹ **م** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین انکا کہنے والا یا کرنیوالا نقصان نہین پاتا وہ الفاظ یہہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۰ **خ** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ قَالَهُ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ جَاؤُهُ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ

یرد الیهم اموالهم وسبیهم بخاری مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے
ساتھہ کے لشکر تم دیکھتے ہو اور میری نزدیک سچی بات پسند ہے تو دو باتون سی ایک بات اختیار کرو
یا مال لو یا جورو لڑکے اور مین نے تمہاری انتظاری کی تہی یہہ حضرت نے ہوازن الجیون سے فرمایا جب کہ
وہ حضرت پاس مسلمان ہو کر آئے پہر انہون نے یہہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پہیر
دین **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی انکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے
انکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو وین تو انکے مال اور آدمیون کو پہیر دیوین جب انکے آنیمین دیر ہوئی
تب حضرت نے انکے مال اور آدمی اور لشکر کو تقسیم کردئے بعد اسکے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے
مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی پہر انہون نے مال چہوڑا اپنے آدمی لینا اختیار
کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے انکے جورو لڑکے پہیر دئے **خ** ابن عمر مفاتیح الغیب
خمس لا یعلمها الا الله لا یعلم احد ما یکون فی غد الا الله ولا یعلم احد
ما یکون فی الارحام ولا تعلم نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای
ارض تموت وما یدری احد متی یجیئ المطر بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین انکو کوئی نہین جانتا سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا
کہ کل کیا ہوگا سوا خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی
نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پر مرے گا اور کوئی نہین جانتا کہ مینہہ

خ ۱۱۱

علم غیب مخصوص ساتھ ذات پاک حق سبحانہ کے ہے

کلیا و بکا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا غیب کا دروازہ سارے
عالم پر بند ہے اسکی کنجی کسی کے پاس نہیں کہ کھولے جب چاہے تب دریافت کرے پیغمبروں کو وحی سے
اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہہ غیب دانی نہیں خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے
علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو میں نہیں کہ جب چاہیں دریافت کرلیں نجوم اور رمل اور جفر
میں یقین نہیں حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہے ہزار بار مخالف ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑجاتا
ہے اور ہرچند علم طب میں حاملہ عورت کی علامات لکھی ہیں کہ پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا پھر جب علامات
اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہہ تو کبھی نہیں معلوم
ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اسکے سب اعضا درست ہیں یا ناقص خلاصہ یہہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص
ہے بالیقین بے تردد کسی کو نہیں معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس
اعتقاد میں خلل ہے بالیقین اسکے ایمان میں خلل ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ
حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں سے زیادہ تر میری محبت ہیں وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہونگے کوئی
اُنمیں سے چاہیگا کہ کاش مجھکو دیکھتا اپنی اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنائے دیدار
میں اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا **شعر** حب احمد ہے سراپا ایمان
جان و مال اسکے جمال پر قربان **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ

م ۲۱۱۲

ق ۲۱۱۳

قالوا یا رسول اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل
فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا ماباپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے ہے یہہ گناہ ہے صحابے نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماباپ کو بہی
گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہان یہہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور اپنے
یہہ اور کسیکی ماکو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماکو گالی دیتا ہے ف یعنے جب کسی کے ماباپ کو گالی دی
تو وہ بہی اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماباپ کے گالی دلانے کا یہی باعث ہوا

۲۱۱۴ ھ

ابو ہریرۃ من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل
اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل
والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ہذہ الشعف
او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویوتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین
لیس من الناس الا فی خیر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اس مرد کی زندگانی
بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑیکی باگ تہامے ہوئے دوڑتا پہرتا ہے اسکی پیٹھ پر جبکہ شور یا گھبراہت سنتا ہے
دوڑ پڑتا ہے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پہرتا ہے یا اس مرد کی زندگانی
بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انہین نالون مین سے
رہتا ہے نماز کو قائم رکہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرنے دم تک

ادمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوا اسکے **ف** حضرت نے اس حدیث مین دو شخصو نکو سب سے افضل

فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور

حسد اور خوشنودی اور شر و فساد سے پناہ ہے فراغت سی عبادت ہوسکتی ہے لیکن گوشہ گیری

اسوقت مین بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پہیلے درستی کی

توقع باقی نرہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ اور حدیث مین آیا ہے

کہ لوگون مین رہنا اور اُنکی ایذا دینیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے **ق** ۲۱۵۳ اِبْنُ عَبَّاسٍ مِنْ

مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ

فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ

يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ

الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ

بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ بخاری

اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکہا

کہ یہہ خط ہے محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے اسپر سلام ہے جو راہ

راست پر چلا بعد اسکے مین تجہکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے قبول کر تا کہ تو دین دنیا مین سلامت

رہے اور تو مسلمان ہوجا خدا تجہکو دوہرا ثواب دیگا یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا

اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تونے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور
تابعداروں کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بہی مسلمان نہوگی تو اُنکی
گمراہی کا عذاب تجہپر ہوگا اور اے کتاب والو جاؤ اسبات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے
وہ بات یہہ ہے کہ ہم اور تم سوای خدا کے کسیکی عبادت اور پرستش نکریں اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ
شریک نہ ٹہراویں اور ہم میں سے بعضے آدمی بعضوں کو خدا سوای اپنا رب اور مالک نہ بناویں سو اگر اہل
کتاب توحید سے مُنہہ موڑیں تو اُن سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں حکم الٰہی کے مطیع
ہیں **ف** صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ابو سفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب
ہم سے اور حضرت سے حدیبیہ میں صلح ہوئی تو میں شام کے ملک میں گیا اسی زمانے میں حضرت نے دحیہ کلبی کے
ہاتہہ روم کے پادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے شام کے سردار کو خط دیا اُسنے روم کے پادشاہ کو
حوالہ کیا ہرقل یعنی روم کا پادشاہ اُسوقت میں آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپ کو
پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاو سو میری طلبی ہوئی معہ چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ لوگوں
میں سے اس پیغمبر کا رشتے میں کون شخص زیادہ تر قریب ہے میں نے کہا کہ میں تو مجہکو لوگوں نے
پادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بہاشیا طلب ہوا
پادشاہ نے کہا میرے ساتھیوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے کچھہ پوچھتا ہوں اگر یہہ جھوٹھہ بولے تو تم اسکو
جھٹلائیو ابو سفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغگو مشہور ہونے کا خوف نہوتا تو میں حضرت کے حال میں

کچھہ جھوٹھہ بولنا پادشاہ نی پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہے مین نے کہا ہم لوگون مین
وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے پادشاہ نی پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ بہی
تھا مین نی کہا کہ نہین پادشاہ نی پوچھا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے کبہی جھوٹھہ بولنی کی تہمت بہی
اُسکو لگی ہے مین نی کہا نہین پادشاہ نی کہا کہ سردار لوک اُسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ
مین نی کہا غریب اُسکے تابع ہوئے ہین پادشاہ نی کہا اُسکے ساتہی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے
کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین پادشاہ نی کہا کہ کوئی اُنہین سے اُسکے دین سے پہر بہی جاتا ہے
ناخوش ہوکر مین نے کہا کہ نہین پادشاہ نی کہا کہ تم سے اور اُسسے لڑائی بہی ہوئی ہے مین نے
کہا ہان پادشاہ نی لڑائی کا حال پوچھا کہ کیسا ہے مین نے کہا کبہی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے
کبہی ہم اُسپر غالب ہوتے پادشاہ نی کہا کبھی قول کرکے دغا بہی کرتا ہے مین نے کہا کہ نہین لیکن
اب ہم سے اور اُس سے صلح ہوئی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنیوالا ہے ابوسفیان نے کہا واللہ
اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا پادشاہ نی کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا
دعوی کسی نے آگے بہی کیا ہے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پہر پادشاہ نے دوبہلئے سی کہا کہہ
کہ مین نے اسکا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان سے ہے سو پیغمبر لوک
ایسی طرح اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مین نے پوچھا کہ
اسکے باپ دادے مین کوئی پادشاہ تہا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی پادشاہ ہوا ہوتا تو مین

کہتا کہ یہہ شخص نبوت کے پردہ مین اپنے باپ دادی کی سلطنت چاہتا ہے اور مین نے اُسکے
تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تونے کہا غریب ہین سو یہی حال ہے پیغمبرونکا
کہ انکی اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بی نصیب رہتے ہین اور
مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اُسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے تونے کہا کہ نہین تو
مین نے جانا کہ جو انکبھی آدمیون پر جھوٹھہ نہ باندھے کا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھہ باندھے کا اور
مین نی تجھسے پوچھا کہ اُسکے لوگ دین سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتے ہین تونے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے
ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمانکی یہی خاصیت ہے کہ اسکو تغیر نہین ہوتا اور مین نے
تجھسے پوچھا کہ اسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تونے کہا زیادہ ہوتے ہین یہی حال ایمان کا
ہے کہ اسکو ترقی ہوتی ہے یہان تک کہ کمال کو پہنچتا ہے اور مین نی کہا کہ اُسکی لڑائی کا
کیا حال ہے تونے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سو یہی سنت ہے پیغمبرونکی کہ اول ایمان
والونکی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہے اور مین نے پوچھا کہ وہ دغا بھی
کرتا ہے تونے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہے پیغمبرونکی کہ وہ ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے
پوچھا کہ ایسا دعوی اُسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تونے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے
دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلونکی طرح اسکو بھی ہوس نے
لیا پھر بادشاہ نی کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مین نے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری

اور بہر بہتر کاری سکہلاتا ہے پادشاہ نی کہا کہ اگر یہہ سب باتین سچین ہین تو بے شک وہ
شخص پیغمبر ہے اور ہین آگے سے جانتا تہا کہ اس وقت ہین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن یہہ میرا
گمان نہ تہا کہ تم عرب لوگون ہین ہوگا اور اگر ہین یہہ جانتا کہ ہین اُس تک پہنچ سکونگا
تو ہین اُسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر ہین اُسکے پاس ہوتا تو ہین اُسکے قدم دہوتا اور البتہ
اُسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم نیچی تک پہنچیگی پہر پادشاہ نی حضرت کا یہہ خط مانگا
اور پڑھا جب وہ خط پڑہ چکا تو اہل دربار ہین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پہر
ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نی کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو ہین نے اپنے
ساتہیون سے کہا کہ محمد کا یہہ رتبہ پہنچا کہ پادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہے سو جب سے مجکو یقین
ہوگیا تہا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نی مجہکو اسلام ہین داخل کیا راوی نے
کہا کہ پہر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان ہین جمع کیئے اور دروازون ہین قفل دے
پہر اُنسے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا
قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاو سو روم کے سردار بہڑکے اور گورخرون کی طرح بد کے
اور بہاگے لیکن دروازے بند پائے پہر پادشاہ نی اُنکو بلایا اور کہا کہ ہین نے تمہارے دین کی مضبوطی
آزمائی تہی شاباش جو بات مجہکو پسند تہی وہی تم نے کی پہر تو اُن لوگون نے پادشاہ کو سجدہ
کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا پادشاہ نصرانی تہا اپنے دین کا بڑا عالم تہا

اُسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہو سکا
ہجری چھٹے سال حضرت نے پادشاہوں کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب پادشاہوں مین سے
تین پادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا پادشاہ نصرانی
دوسرا یمن کا پادشاہ تیسرا عمان کا پادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے پادشاہ نے
جسکا دین عیسوی تہا حضرت کے خط کا یون جواب لکہا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الٰہی کی
دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسی کے بعد ہونیوالا ہے میرا
گمان یہہ تہا کہ شاید کہین اور ہو گا اور اُسنی کچہہ سونا اور ایک خچر جسکا دُلدل نام تھا اور دو
عورتین یعنے ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لکاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور
ایران کے پادشاہ نے غرور سی حضرت کا نامہ پہاڑ ڈالا حضرت کی بد دعا سے اُسکے بیٹے نی اُسکا پیٹ پہاڑا
عمر فاروق اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی پادشاہ کا زور نرہا اسلام ہو گیا
ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر کے ہونیکی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود
انجیل مین خبر موجود ہے کہ عیسی کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہہ کہ
حضرت کے وقت کی نصرانی پادشاہون نی عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل
اور مقوقس کے کلام سے بصاف ثابت ہوا اور حبش کا پادشاہ تو کھل کر مسلمان ہوا اور کسی
پادشاہ نی حضرت سے یہہ نہین کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی

کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسی کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہے

۲۱۱۶ م حُذَیفَۃَ مِنھُنَّ ثَلٰثٌ لَا یَکَدْنَ یَذَرْنَ شَیْئًا وَ مِنھُنَّ فِتَنٌ کَرِیَاحِ الصَّیفِ مِنھَا صِغَارٌ وَ مِنھَا کِبَارٌ یعنی الفِتَنَ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے ذکر میں فرمایا کہ انمیں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگا رکھینگے کچھ بھی چھوڑیں اور انمیں سے ایسے فتنے ہیں جیسے گرمی کی آندہیاں کہ بعضے انمیں چھوٹی ہیں اور بعضے بڑی ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فسادوں سے کون فساد مراد ہیں بعضے کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۷ ق اَبُو ھُرَیرَۃَ نَارُکُم جُزْءٌ مِنْ سَبْعِینَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَھَنَّمَ قَالُوا وَ اللّٰہِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ فَاِنَّھَا فُضِّلَتْ عَلَیھِنَّ بِتِسْعَۃٍ وَ سِتِّینَ جُزْءً کُلُّھَا مِثْلُ حَرِّھَا زَادَ الْبُخَارِیُّ نَارُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِی یُوقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصوں سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی ہے تب حضرت نے فرمایا البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمہاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے

دوزخ کی اگ کے ستر حصے سی **ف** یعنی دوزخ کی اگ کے روبرو دنیا کی اگ کی گرمی نہایت کمتر ہے پہر جب اس اگ کی گرمی کی ادمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ **ق** ۲۱۱۸

اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت میں سے میرے سامنے کئے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار پادشاہ تختون پر یا جیسے پادشاہ تختون پر **ف** ام حرام سے روایت ہے کہ حضرت میرے گہر مین سو کر ہنستے جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکہلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہوکر جہاد کرینگے پادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجہکو بھی ان غازیون مین شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانہ مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تہین پہر جہاز سے اترکے سواری سے گر پڑین اور مرگئین **ق** ۲۱۱۹ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ یُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے

کہ حضرت نی فرمایا کہ ابراہیم سی زیادہ تر ہم شک کرنیکے لائق ہین جب کہ ابراہیم نی کہا کہ
ای رب مجھکو دکہلا دی کہ تو مردون کو کیون کر زندہ کرتاہے خدا نی فرمایا کیا تجھکو اسکا
یقین نہین ابراہیم نی کہا یقین کیون نہین ولیکن یہہ تمنا اسواسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے
اور خدا رحم کرے لوط پر اسنی آرزو کی تہی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجھکو
قید خانے مین دیر لگتی بقدر رد رازی درنگی یوسف کے تو مین بلانے والیکی بات مان لیتا یعنی
تکرار نکرتا اسکے ساتھ چلا جاتا ف حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہ
دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تہی اسواسطے دیکہنے کی
درخواست کی اور ہمارے نبی نی کبہی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہہ شبہ اس طرح دفع
کیا کہ مجھکو تو مردہ زندہ ہونی مین کچھہ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تہی
اور اگر انکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہہ ہے کہ جب کافرون نے
حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گہبرا کے
اور یہہ تمنا اسوقت کی کہ کاش مجھکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ
مکان ملتا حضرت نی اس قصہ کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد
کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تہا اور حضرت یوسف کا قصہ
یہہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سی نہوئی تو ہسنے انکو قید

کروایا تہمت لگاکر چودہ برس قید رہے جب پادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سی معلوم ہوا تو پادشاہ نی انکو بلایا حضرت یوسف نے بلانے والیکے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول بی تصوری ثابت ہوئے قید خانے سے نکلیں چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے پادشاہ پاس گئے حضرت نی اس حدیث میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانی سی نہ نکلے یعنی اتنا توقف نکلنے میں نکرتا بلانے والیکے ساتھ چلا جاتا

م ابو ذر نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ **ق** جبین سالہ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ مسلم میں ابو ذر روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خداوند نور ہے میں اسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نی اسوقت فرمایا جب کہ ابو ذر نی پوچھا کہ حضرت نے کیا اپنے رب کو دیکھا تہا **ف** یعنی اسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردہ ہیں دنیا میں آنکہ کو دیکھنے کی طاقت کہاں **خ** ابو سعید وَیْحَ عَمَّارٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو انکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وہ لوگ اسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضی اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے **ق** ابو سعید وَیْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِیْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا یَوْمَ

وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ

شَيْئًا **قا** لِاَعْرَابِيٍّ سَاَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ وای بچال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہین اُسنے کہا ہان

حضرت نی فرمایا تو انکی زکوۃ دیا کرتا ہے اُسنی کہا ہان حضرت نی فرمایا بہلا انکو دودہ پینے کے

واسطے عاریت بھی دیتا ہے اُسنی کہا ہان حضرت نی فرمایا پانی پلانیکے دن انکا دودہ دوہتا ہے

یعنی محتاجون کو دیتا ہے اُسنی کہا ہان حضرت نی فرمایا تو اسیطرح کیا کر اپنے دیہات مین

جو شہرون سے پرے ہے سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچہہ نہ گہٹا دیگا یہہ حضرت نے ایک دیہاتی

عرب سے فرمایا جب کہ اُسنی ہجرت کا حال پوچھا **ف** قرآن حدیث مین مہاجرین کی فضیلت

بہت مذکور ہے اُسکو بہی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نی اُسکی استعداد دیہاتی کہ وطن چہوڑ کے

ہجرت کی تکلیفین اُٹہا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات

دیا کر حضرت نی نماز روزہ کا اُسسے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہے

نماز روزہ کہ جسمین کچہہ مال نہین خرچ ہوتا ہے بطریق اولی کرتا ہوگا **ق** اَبُوْبَكْرَةَ وَيْحَكَ

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ **قا** مراراً بخاری

اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہے تونے اپنے بہائی کے گردن کاٹی

ہے تونے اپنی بہائی کی گردن کاٹی یہہ حضرت نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے دوسرے

ق ۲۱۲۴

شخص سے

شخص کے منہ سے تعریف کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے تعریف آدمی کے حق مین زہر

کہ وہ غرور مین آجاتا ہے کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے

بے نصیب رہا ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ ق ٢١٢٤

حَرْبٍ لَوْكَانَ لَهٗ اَحَدٌ یعنی ابا بصیر بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی ماکی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بہڑکانیوالا ہے کاش

اسکا کوئی مددگار ہوتا یعنے ابو بصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہہ صلح ہوئی تھی کہ

قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اسکو حوالہ کردین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس

جاوی تو وہ نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بہاگ کر حضرت

پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی یہہ شخص صلح تڑوایا چاہتا ہے اور جنگ

کرایا چاہتا ہے باقی قصہ ابو بصیر کا چھٹے باب مین گذرا ھ جابر وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ ٢١٢٥

اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ تجہپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ مین نے انصاف کیا البتہ

تجہپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بی ادبی سے کہا کہ یا

حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار

اس کتاب مین ہوچکا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری ق ٢١٢٦

اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہے ایڑیونکو دوزخ سی
ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ اُنھون نے وضو کیا اور انکی ایڑیان خشک رہ گئین یعنی
وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک
نرہنے پاوے ق ابُوهُرَيْرَةَ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہے کوچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کوچین خشک
رہین گے تو دوزخ مین جلین گے ف ان دونون حدیثون سی صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا
دہونا وضو مین فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہے کہ اُسکا انجام دوزخ ہے
ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سی شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو
غلط ہے قرآن کا مطلب حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ
لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ
وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ بخاری اور
مسلم مین حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہے عرب کو اُس
بلا سے جو نزدیک ہو چلے یاجوج ماجوج کی دیوار آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے
انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو

ف ۲۱۲۷

ف ۲۱۲۸

حضرت زینب

حضرت زینب نی کہا کہ یا حضرت کیا ہم ہٹ جاوین گے اور حالانکہ ہم مین نیک لوک ہون گے
حضرت نی فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہوجاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے
ہوئے اور نیک لوک کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوجاتے ہین **ف** حضرت زینب سی روایت ہے
کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے سرخ تہا فرماتے تہے لا الہ الا اللہ پہر یہہ
حدیث فرمائی حضرت کے وقت سی اس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اسکی ترقی ہے یہان تک
کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرین گے ہرچند وہ بلا عالم
ہے لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اس واسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ
تر عداوت ہوگی **م** ابو سعید هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
یَعْنِی الرَّجُلَ الَّذِیْ یُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا
کہ یہہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے
جہگڑے کا **ف** صحیح مسلم مین روایت ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اسکے
پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہہ تو دجال ہے جسکا ذکر حضرت کر چکے ہین سو دجال اس
مومن کو خوب زدوکوب کرواکے بلاویگا اور کہیگا اب بہی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا
تو مسیح کذاب ہے پہر دجال اسکے سر پر آرہ رکہوا کر چروا ڈالیگا بعد اسکے زندہ کریگا پہر کہیگا
کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہوگیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بہی

٢١٢٩ **م**

حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مارکے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون
پھر مومن کہیگا کہ ای لوگو اب میرے بعد اسکو کسیکے مارنے جلانیکی طاقت نہو گی پہر دجال اسکو
پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کرسکیگا پہر اسکو اگ مین ڈالدیگا لوگ جانینگے کہ وہ اگ مین ہے
اور حالانکہ وہ باغ مین ہوگا پہر حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت
نہایت عمدہ ہے خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ
قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ
فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهٗ نَهَشَهٗ هٰذَا اَقُوْلُهٗ حِيْنَ خَطَّ
خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا
الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ آدمی ہے
اور یہہ اسکی موت ہے جو اسکو گہیرے ہے اور یہہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید اور تمنا ہے اور
یہہ چہوٹی چہوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہہ آفت چوکی تو اُس آفت نے آدمی کو کاٹا
اور اگر وہ چوکے تو اُسنے کاٹا یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ چوکہنٹی لکیر کہینچی اور ایک لکیر
اُسی کے اندر ایسی کہینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملاکر چہوٹی چہوٹی لکیرین کہینچین اس
طرح سے ف اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے
گہیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا

خ ۲۰۱۳

پہر بہی
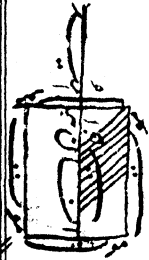
پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صد ہا برس کا
سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت نا عاقبت اندیش ہے ق عائشۃ ھذا الحمال

ق ٢١٣١

لا حمال خیبر ھذا ابر ربنا واطھر کان یتمثل بہ عند نقلہ اللبن فی بنیان
مسجدہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ بوجھ اوٹھانا افضل ہے
نہ کہ خیبر کا بوجھ ای ہمارے رب یہہ نیک تر اور پاک تر ہے حضرت یہہ فرماتے تھے مسجد کی تعمیر مین اینٹین
لاتے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لاد لاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لادنا
خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمین دنیا کی فلاح ہے اور اسمین آخرت کی خ عائشۃ

خ ٢١٣٢

ھذا ان شاء اللہ المنزل قال حین ترکت ناقتہ عند موضع مسجدہ بخاری مین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہہ حضرت نے
اسوقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کے جگہہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت
کی اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین
تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہہ اونٹنی
بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہے وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی
ابو ایوب انصاری کا گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی
اور وہین قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس ھذا جبرئیل اخذ براس فرسہ علیہ

خ ٢١٣٣

اَدَاۃُ الحَرْبِ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ جبریل ہے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہے اسپر لڑائی کے ہتھیار ہین **ف** حضرت نی جنگ خندق کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑہائی کی تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا

۲۱۳۴ **م** اَلعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الوَطِيْسُ **قَالَهٗ** يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ وقت ہے کہ تنور بہڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** پہر حضرت نے چند سنگریزہ کفار کی طرف پہینکے اور فرمایا کہ کفار بہاگے کعبے کی رب کی قسم پہر کفار کی شکست ہوئی

۲۱۳۵ **ق** اَلمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ البُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِي رَجُلًا مِنْ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِي اٰتِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُوْنِي اٰتِهٖ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ یہہ فلانا شخص ہے اور یہہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے جانورونکی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنی حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجھکو جانے دو

تو مین اسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پہر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی پہر جب دوسرا بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے فرمایا یہہ مکرز بن حفص ہے اور یہہ شخص ہے
بد ذات مرد اور مکرز نے بہی کفار قریش سے کہا تہا کہ مجہکو جانے دو تو مین اونکے پاس جاؤن
اپنے حضرت کے پاس **ف** ہجری چہٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سی چلے کفار قریش سے لڑنے کا
ارادہ نہ تہا قربانی کے اونٹ حضرت کے ساتہہ تہے اصحاب احرام باندہے تہے جب کہ مکے کے قریب حدیبیہ کے
مقام مین پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سی روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت
عمرہ کے بہانے سی ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت
پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرت نی قربانی کے اونٹ اسکے روبرو کروائے
تا کہ اسکو یقین ہو کہ سوای عمرے کے اور کچہہ ارادہ نہین پہر جب کہ یہہ شخص پلٹ گیا تو اسنی قریش سے
کہا کہ یہہ لوک تو زیارت ہی کرنیکو آئے ہین قربانیان انکے ساتہہ ہین پہر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو
خبر تحقیق کرنیکے واسطی بہیجا باقی اسکا قصہ کئی بار مذکور ہوچکا **ق** مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ

ق

هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ
مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین
معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ یہہ عاشورہ کا دن ہے اور خدانی اسکا
روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکہا چاہے سو رکہے

اور جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہے
اسکا روزہ فرض نہین سنت ہے حضرت نے اسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم
ہو کہ سنت موکدہ نہین ق ابوہریرۃ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِی یعنی بنی تمیم بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ یہہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم
بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرت نی اپنا قوم اسواسطے
فرمایا کہ وہ مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے
بنی تمیم کو قرابت ہے خ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ اور یہہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا مین
وہین برابر ہے ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ اور انگلی کا خون بہا
دسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہہ کہ دیت سب
انگلیون کے برابر ہے چھوٹے ہون یا بڑی ق ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ
فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ یعنی شَاةً لِمَیْمُوْنَةَ مَیْتَةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نی اسکی کہال کیون نہ لی سو اسکو تم پاک صاف کرتے پہر اسکو اپنے کام مین
لاتے یعنی میمونہ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اسکو کہوڑے پر ڈال دیا تب حضرت نے
یہہ حدیث فرمائی یعنی مردہ جانور کی کھال صاف کرنیکے بعد کام میں لانے کے لائق ہے موت سے کہال

۲۱۴۰ خ

حرام نہین ہوتی خ اَبُوهُرَیرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِي وَيُرْوَى هَلَكَةُ اُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کی بلا کی قریش کے لونڈون کے ہاتہ سے ہوگی ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ مدینے مین حضرتؐ کی مسجد کے اندر مروانکی روبرو ابو ہریرہ نے یہہ حدیث بیان کی مروان نی کہا خدا اُنپر لعنت کری کہا وہ لونڈے ہونگے ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو انکے نام بہی لیدون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کے قوم سی چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہون گے مسلمانونکی بیعزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروانکی اولاد اور بعضی عباسی پادشاہ یہہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے

۲۱۴۱ ق

ق اَبُوهُرَيرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت مین وہ نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنے جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کے قوم پر اسکا قابو نہ چلے گا

۲۱۴۲ ق

ق اَبُوذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُونَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُولٰهَا

حَتّٰی یَقْضِیَ بَیْنَ النَّاسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ نہایت زیانکار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب کعبہ کی تو مین نی کہا یا رسول اللہ آپ پر میرا ماباپ قربان وہ زیانکار کون ہین حضرت نے فرمایا وہ بڑے مالدار مگر وہ زیانکار نہین جو دیوی اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سی اور اپنے دلہنے سی اور بائین سے اور ایسے لوک تو کم ہین جو اونٹ اور گائی اور بکریکا مالک اُنکی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وہ جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہوکر آوینگے اسکو نچینگے اپنے سینگون سی اور اسکو روندہ ہینگے اپنے کھرون سے اور جب پچہلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پہر پلٹ آوینگے اس طرح کو نچا روندا کرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا

ف ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت کعبے کے سایہ مین بیٹھے تہے تو جب مجھکو حضرت نی دیکھا تب یہہ حدیث فرمائی یعنے سخی مالدار تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین نہ زکوۃ دیوین نہ محتاجونکی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اُنکی زیانکاری ثابت ہوگی

سہو ١٢ 8

ح اَبُوْھُرَیْرَۃَ ھٰمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ وَفْدُ جِنِّ نَصِیْبِیْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَاَلُوْنِی الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰہَ لَھُمْ اَلَّا یَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَۃٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْھَا طَعَامًا قَالَ لَہٗ حِیْنَ قَالَ لَہٗ لَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَۃٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَۃِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ دونون یعنی ہڈی اور لید جنکا کہانا ہے اور اسکا حال تو یون ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وہ خوب جن ہین سو انہون نی مجھسے کہانا مانگا تو مین نے اُنکے واسطے خدا سے

دعا مانگی کہ وہ جس ہڈی اور لید پر ہو نکلین اسپر اپنی خوراک پاوین یہہ حضرت نے ابوہریرہ سے
فرمایا جب کہ حضرت نے اُن سی فرمایا کہ میری پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو ابوہریرہ نی کہا کہ ہڈی اور لید
نہ لانے کا کیا سبب ہے **ف** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی مجھسے فرمایا کہ میری واسطے ڈھیلے لا کہ
مین طہارت کرون اور ہڈی اور لید مت لانا تب مین نی اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اُنکی تعریف کی
اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اسکو جن کہاتے ہین اور لید کہاس ہوجاتی ہے
اُسکو اُنکے جانور کھاتے ہین تو اس لئے ہڈی اور لید سی استنجا منع ہوا **ھ** ابو عبیدۃ بن الجراح

۲۱۴۴

هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَ فائدہ **فِي حُوتٍ مَيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ** قال الصغانی **مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللّٰهُ بِسُلْطَانِهِ آمَالَهُ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهِ أَقْوَالَهُ أَخَذْتُ مَضْجَعِي لَيْلَةَ الْأَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ أَرِنِي اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِي إِلَيْهِ فَرَأَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ كَأَنِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ وَنَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسْفَلَ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرُبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي**

حُوتٌ مَيِّتٌ رَمَاهُ الْبَحْرُ حَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَبْتَسِمُ اِلَيَّ نَعَمْ فَقُلْتُ وَاَنَا اُشِيْرُ
اِلٰى مَنْ بِاَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِاَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُوْنِيْ فَقَالَ لَقَدْ شَتَمْتَنِيْ
وَعَابُوْنِيْ فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ يَحْضُرُنِيْ لَفْظُهُ
وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِيْ عَلٰى مَنْ لَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ وَيَعِظُهُمْ
فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهُ بَعْدَ
لَيْلَتِيْ هٰذِهِ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهُ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا مسلم مین ابو عبیدہ بن جراح سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ وہ مُردہ مچھلی روزی ہے کہ خدانی تمہارے واسطے نکالی سو کیا تمہارے پاس اسکے گوشت سے کچھہ باقی
ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نی کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھہ اسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کہایا یہہ حضرت نے
اُس مُردہ مچھلی کے حق مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے ہم کو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہم پر حاکم کیا ہمارے پاس تہ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب
ہوئی تو سمندر نی ایک مُردہ مچھلی باہر ڈالدی ویسی بڑی مچھلی ہم نی کبہی نہ دیکھی تھی اسکی پسلی کے تلے سے
گھوڑیکا سوار گذر جاتا تھا اول اُسکے حلال ہونی مین تردد ہوا بعد اسکے اضطرار کے سبب سے اُسکو کھانا
شروع کیا ہم تین سو آدمی مہینا بھر وہان رہے اور کھا لیکئے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرت سے یہہ قصہ
نقل کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مرجاوی اور پانی

نراو

تو آدمی تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مرجاوی تو حلال ہے ف حسن صنعانی اس کتاب کے مصنف نی کہا کہ خدا اسکی امیدون کو اپنے فضل سے قدرت بر لاوی اور اپنی حجت اور دلیل سے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا انوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ سنہ چھہ سو بائیس ۶۲۲ ہجری مین اور مین نے کہا کہ الٰہی مجھکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دکھلا دے کہ اسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے تو رات کو ایک نیند کے بعد مین نی دیکھا کہ گویا مین اور حضرت ایک بالا خانے مین ہون اور چند لوگ میرے ساتھہ کے ہم سی نیچے بالاخانے کے سیڑھی پاس موجود ہین تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین مردہ مچھلی کے حق مین جسکو سمندر نی باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہے تو مین نی عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہین انکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہین جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور ان لوگون نی مجھکو عیب لگایا تو مین نی عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھہ کلام کیا کہ اسکی لفظین مجھکو یاد نہین رہین ولیکن اسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نی میری حدیث اُن لوگون سی بیان کی جو اسکو قبول نہین کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بی ادبی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوئے انکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مین نے اس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے بعد مین حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر نہین

لوگون سی کہونگا جو اپنی اختلافات مین حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنیوالا جانتے ہین پہر اپنے دلون
مین حضرت کے حکم اور فیصلہ سی کچہ تنگی اور آداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو
سونپتے ہین دل سے انتہی ف مصنف کی خواب سی بہی معلوم ہوا کہ ایسی مچہلی حلال ہے
اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نااہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مثل قندیل روشن
رکہنے نااہل کے روبرو ضائع کرے ق اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ
مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی اَبَا طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین
عباس بن عبد المطلب سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابی طالب دوزخ کی پایاب یعنے
چہچہلی آگ مین ہے اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کے نیچی تہ مین ہوتا ف ابو طالب نی حضرت کو پرورش
کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اُنپر کمتر ہلکا عذاب ہوگا ق اَنَسٌ
هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ یعنی لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اسکے حق مین صدقہ ہے اور ہمارے واسطی تحفہ ہے
یعنے وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تہا ف بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تہی اُسکو زکوۃ کا
گوشت ملا تہا حضرت نی اُسکو کہایا اور یہہ فرمایا یعنی جب زکوۃ کا اول محتاج مالک ہوا پہر
اُسنی غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے م حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللهِ فَمَنْ اَخَذَ
بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

ق ۱۳۹۵
ق ۱۳۹۶
م ۱۳۹۷

أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمرو سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہے خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوی تو اچھا ہے
اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اسپر کچھ گناہ نہین یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اُسنے کہا تھا
کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قدرت پاتا ہون سو کیا مجہپر گناہ ہے روزہ
رکھنے مین ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانیکی سفر مین اجازت دی ہے
یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہے م ابو موسیٰ سے

۲۱۴۸ م

مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِي سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین
ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا
ہونے تک ہے ف بہت احادیث مین ثابت ہے کہ جمعہ مین ایک ایسی ساعت ہے کہ اُسمین مسلمان
جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اُسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اُنمین نہایت
صحیح ہین ایک تو یہہ کہ وہ ساعت اسوقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے
اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہہ ہے کہ وہ ساعت جمعہ کی اخیر ساعت ہے جب
آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبداللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک
دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اُسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح مین
موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اُسکو دیکھے خ ابو هُرَيْرَةَ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا

۲۱۴۹ خ

نفقةٌ سحّاءُ الليلَ والنهارَ ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات والارض
فانه لم يغض ما في يمينه وعرشه على الماءِ وبيدهِ الاخرى القبض او
الفيض يرفع ويخفض بخاري بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا
ہاتھ ہے پر خرچ کرنا اسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز انڈیلنے والا ہے یعنی ہر دم فیض کا
ریلہ جاری ہے بہلا دیکھو تو کہ جو خدا نے خرچ کیا جبسے کہ آسمان اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اسکے
داہنے ہاتھ میں سے کچھ کم نہیں کیا اور حالانکہ یہہ فیض اسوقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تہا یعنے ازل
اور خدا کے دوسرا ہاتھ میں روک ہے یا یوں فرمایا کہ فیض ہے کسی کو اٹھاتا ہے اور کسی کو جھکاتا
ہے یعنے کشایش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں **ف** (۲۱۵) **ق** ابو هريرة يمينك على
ما يصدّقك به صاحبك وفي رواية يصدّقك عليه صاحبك مسلم
بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کے تصدیق پر ہے
اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری قسم وہی معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرنے
یعنے مدعی کی مراد پر قسم کہا وے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

الباب الحادی عشر

في الكلمات القدسية التي اخبر بها رسول الله صلى الله عليه واله

وسلم عن ربه جل جلاله کہا ہوین اب ہین قدسی حدیثین ہین جنکی حضرت نے اپنے رب کی
طرف سے روایت کی اس باب ہین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہے قدسی حدیث اسکو
کہتے ہین کہ حضرت یون کہین کہ خدا نے یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث ہین یہہ فرق ہے کہ قرآنکا
مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی ہین مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے
خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل ہین ڈالا حضرت نے اسکو اپنی عبارت سے بیان کیا
قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے خ انس اذا ابتلیت

۲۱۵۱ خ

عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ بخاری ہین انس رض سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب ہین نے اپنے بندے کو اسکی دو پیاری چیزون ہین مبتلا کیا یعنے دونو
آنکھین اسکی جاتی رہین پہر اسنے صبر کیا تو انکے عوض اسکو ہین بہشت دونگا ف دونون
آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین انکا پہوٹنا یا انکی روشنی کا کم ہونا اسپر نہایت شاق ہے
جب اسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نکیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو

۲۱۵۲ خ

مقرر کیا خ ابوہریرہ اذا احب العبد لقائی احببت لقائہ واذا کرہ لقائی
کرہت لقائہ بخاری ہین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب بندے
نے میرا ملنا دوست رکہا تو ہین بھی اسکا ملنا دوست رکہتا ہون اور جب اسکو میرا ملنا برا لگا
تو مجھکو بہی اسکا ملنا برا لگتا ہے ف یعنی ایماندار کو مرنے کے وقت مغفرت کی بشارت

ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کے حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرنے کے وقت عذاب

نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کے حضوری سے گھبراتا ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا تَلَقَّانِي

عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا

تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِاَسْرَعَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے

کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو مین اُسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب

وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو مین اُسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب

وہ میرے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہے تو مین اُسکے پاس اُس سے بھی زیادہ جلدی

بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ

ہوتا ہے اُسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اُسپر آسان کر دیتا ہے اس حدیث مین نیک

کامون کی ترغیب ہے جنسے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا هَمَّ عَبْدِي

بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ

فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرشتون سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اُسکو اُسپر مت

لکھو اور اگر اُسنے اُس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اُسنے نیکی کا قصد کیا اور اُسپر عمل

نکیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اُسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف سبحان اللہ

کیا اسکی رحمت اپنے بندون پر بیہہ ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھا دی اور نیک کام کے قصد کو بدون کئے لکھا دی اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اسکا کرنا بے نزد دخوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہہ کہ بدی کا عزم مصمم سوای خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہونے پایا تو بے شک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اسی رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہے **ق** ابو ہریرۃ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین نے تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندون کے لئے جو کسی آنکھہ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا **ف** یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ انکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجئے **مصرع** چہ نسبت خاک را با عالم پاک **م** ابو ہریرۃ اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ

ق ۱۲۵۵

م ۲۱۵۶

فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
فرماتا ہے کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہون ساجھی سے جسنے کوئی ایسا
عمل کیا جسمین میرے ساتھہ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اسکو اور اسکے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہون
ف یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود
ہے خدا اُسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اسمین
کچھہ بھی لگاؤ نہو **ق** ابوہریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی بخاری

ق ۲۱۵۷

اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اسکے
پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھہ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھہ ہوتا ہون جسدم کہ مجھکو یاد
کرتا ہے **ف** پوری روایت یون ہے کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اسکو
اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجھکو مجمع مین یاد کرتا ہے تو مین اسکو اس مجمع مین یاد کرتا ہون جو
اسکے مجمع سے بہتر یعنی اسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی
فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہہ نہین کہ گناہون پر
تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اس واسطے کہ اسکا نام رحیم ہے اور حسن ظن نہین
بلکہ یہہ باطل آرزو اور وسواس شیطانی ہے جیسے کوئی بدون جوتنے بوئے خرمن کے آرزو رکھے تو سودائی
اور دیوانہ گنا جاویگا **ق** ابوہریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین

ق ۲۱۵۸

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں

اسکا بدلا دونگا یعنی اسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا **ف** روزے کو خدا نے اپنی

طرف اسواسطے نسبت کیا ہے کہ اور عبادات میں جیسے نماز زکوۃ حج میں ریا اور نمود داری کو دخل

لیکن روزے میں دخل نہیں کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اسکو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا

سبب یہہ کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں شریک نہیں اسواسطے کہ انکو

بہوک پیاس نہیں جسکو روکیں ٢١٥٩ **ح** انس اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا

حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ

حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیرے امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہے ایسا

کیا ہے یہان تک کہ کہیں گے یہہ تو خدا ہے جسنے خلق پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** یعنے اس

امت میں بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہان تک نوبت پہنچاوینگے کہ خدا میں

تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہیں اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہے جو اول اسکا

وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہہ

واہی سوال ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہے اور آفتاب

کسکی روشنی سے ظاہر ہے **مصرع** آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث میں آیا ہے جسکو ایسا وسوسہ

آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ٢١٦٠ **ح** ابو ہریرۃ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ

اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَرِحَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اُسنے روزہ کہولا خوش ہو گیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہو گا ف روزہ کہولنے کے وقت تو یہہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بہوکہہ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سی ملکر ثواب روزیکا پاویگا تو خوش ہو گا

خ ۲۱۶۱ ابُوذَرٍّ اِنّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی وَعَلٰی عِبَادِی اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مین نے ظلم اپنے اوپر اور اپنے بندون کے پر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنے خدا ظلم سی پاک ہے اُسکی صفت عادل ہے اسیواسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہے

م ۲۱۶۲ ابُوْهُرَیْرَۃَ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِی اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِی ظِلِّی یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّی مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج انکو سایے مین رکھون کا اپنے سائے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سائے کے سوا ف یعنی جو آپسمین محبت رکھتے ہین انکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے رہا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے انکی محبت پاک ہے وہ قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایہ مین ہونگے

خ ۲۱۶۳ ابُوْهُرَیْرَۃَ ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ

ثمنہ و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ بخاری ہین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ تین شخص کا ہین مدعی دشمن ہو جاونگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے ہیاد درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اس سے پورا کام کروالیا اور اسکی مزدوری نہ دی **ف** خدا کو درمیان دیا یعنے کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سی قرض لیا خدا کو ضامن دیکر **م** ابوھریرۃ قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سال مسلم ہین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بین نے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندیکے درمیان آدھون آدھا اور میر بندیکے لئے ہے جو مانگے **ف** پوری روایت یون ہے کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے خدا فرماتا ہی میر بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہے خدا فرماتا ہے میر بندے نے میری ثنا او صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے خدا فرماتا ہے میر بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ آیت میرا اور میر بندیکے درمیان ہے یعنے عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندیکو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے خدا فرماتا ہی یہ میر بندیکے واسطے ہے یعنے سورۂ فاتحہ ین دو مطالب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا

٢١٦٤

تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا بندے کے واسطے ہے سو اسیواسطے فرمایا کہ نماز یعنے سورۂ فاتحہ میرا اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہے

خ ۲۱۶۵ ابو هريرة كذبني ابن ادم ولم يكن له ذلك وشتمني ولم يكن له ذلك فاما تكذيبه اياي فقوله لن يعيدني كما بدأني وليس اول الخلق باهون علي من اعادته واما شتمه اياي فقوله اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن لي كفوا احد بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجھکو جھٹلایا اور اسکو یہہ لازم نہ تھا اور مجھکو گالی دی اور اسکو یہہ لائق نتھا سو میرا جھٹلانا تو اسکے اس قول مین ہے کہ کہتا ہے کہ خدا مجھکو کبھی دوسرے بار نہ بناویگا جیسے اسنے اول بار مجھکو بنایا اور حالانکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسرے بار کے بنانے سے یعنے دونون بار کا بنانا مجھکو برابر ہے اور یہہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسرے بار کا مشکل اور مجھکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور حالانکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوسرے بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکا انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کیا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہے نصارا کہتے ہین مسیح خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیز کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہتے

٢١٦٦ م

م عياض بن حمار كل مال نحلته عبدا حلال وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما أحللت لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطانا

مسلم مین عیاض بن حمار سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ مین نے بندیکو دیا سو حلال ہے اور مین نی اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اُنکے پاس شیطان آئے سو اُنکو انکی پیدایشی دین سی پھیر ڈالا اور اُن پر حرام کیا جو مین نے اُنپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نی انکو تبلایا کہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مین نی کوئی دلیل نہین اُتاری ف یعنے اگر شیطان اور کفار کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنے شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہ کی فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین

٢١٦٧ م

م ابوهريرة لا ينبغي لعبد لي ويروى لعبدي أن يقول أنا خير من يونس بن متى مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرے بندیکو

لایق نہین یون کہنا کہ مین یونس بن متی سی بہتر ہون **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی انکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبر دل سے کوئی بہتر نہین ہوسکتا

۲۱۶۸ **م** **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَآ اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِىْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ بِالْكَوْكَبِ

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر نہین ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنے مینہہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اُسکو تارے اور نکہت کی تاثیر سے جان کر خدا کا شکر نہین کرتے

۲۱۶۹ **ع** **ع** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا زَالَ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِىْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَ بِىْ لَاُعِيْذَنَّهٗ

بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہان تک کہ مین اُسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اُسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اُسکی انکھہ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہے

اور اسکا ہاتہہ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اسکا پاؤن ہو جاتا ہون جس سے
چلتا ہے اور اگر مجھسے وہ کچھہ مانگے تو مقرر مین اسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو البتہ
اسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک
مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے
مقبول ہوا تو خدا اسکے دل اور جوارح کا یعنے انکہہ کان ہاتہہ پاؤن کا حافظ ہو جاتا ہے
گناہون سی انکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی
اسکے کان اور انکہہ اور ہاتہہ پاؤن سی بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہہ ہے
کہ جب محبت الٰہی نی بندے پر سایہ ڈالا تو اسکو سوای خدا کے کسی چیز سے تعلق
اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضای الٰہی کے کوئی ارزو اور تمنا اسکے دل مین نہین
دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اس سے نہین ہو سکتا انکہہ کان ہاتہہ
پاؤن مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین بے اسکے مرضی نکسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو
سنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام
نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنے جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کے نزدیکی کا
بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اس واسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت
دو قسم ہے فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اسکے وقت

مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اُن وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی
نہین رہ جاتا اسواسطے اُن خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہے جب چند مدت
کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدہ کے مقبول درگاہ
صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اسکا یہہ حال ہو جاتا ہی کہ **شعر** ہمہ کو شیم تا چہ فرمائی
ہمہ چشمیم تا نظر آئی آس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون
کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہہ جو بعضے جاہل خلاف شرع
بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو انکا غلط گمان ہے اسواسطے کہ
نفل کا لحاظ کرتے وہ لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا
لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِی جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا
ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا
ہے کہ بہشت کے سوای ایماندار میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جب کہ مین نے اسکا اہل دنیا
پیارا لے لیا پھر اسنے ثواب کے واسطے صبر کیا **ف** یعنے جب مومن کا دوست جیسے
ماباپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا استاد مرگیا اور اسنے صبر کیا تو اسکا بدلا
خدا نے بہشت مقرر کیا **ع** اَنَسٌ وَاَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ اَهَانَ لِیْ وَلِیًّا مَنْ
عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا

خ ۲۱۷۰

ع ۲۱۷۱

فاعل ما ترددت فی قبض نفس عبدی المؤمن یکرہ الموت واکرہ مساءتہ ولابد لہ منہ وما تقرب الی عبدی المؤمن بمثل الزہد فی الدنیا ولا تعبد بمثل اداء ما افترضتہ علیہ بخاری میں انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہے کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اُسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجھکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہے وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہے اور مین اسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حالانکہ اسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنے اسکو مرنا ضرور ہے اور میرے بندے ایماندار میری نزدیکی نہین چاہتے ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کے فرض ادا کرنیکے برابر ف

ولی سے مراد متقی مومن ہے چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ پر کچھہ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہہ جو فرمایا کہ جیسا مجھکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہے کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا گو خدا تردد سے پاک ہے لیکن اس مین مزید رحمت کا بیان ہے یعنے ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھہ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین

اور کوئی عبادت اداء فرض سے افضل نہین یعنے جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر انکے برابر ہونیکا مشتاق ہو اسکو لازم ہے کہ اول دنیا سی بی تعلق ہو جاوی پھر عبادت کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہہ نہین کہ فرض نماز ہین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلانے لو دو دو پہر پڑھین

۲۱۷۲ م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم ہین جندب بن عبداللہ سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ خدا فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجہپر قسم کھاتا ہے کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل اکارت گیا فتحسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہر گز نہ بخشیگا اُس نے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہے اور جسپر اُس نے قسم کھائی اُسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کے حال سوائے خدا کے کسی کا کسی کو معلوم نہین کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہکار مسلمان ہو بالیقین اسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اس واسطے کہ شاید اُسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے وقت توبہ کرے

۲۱۷۳ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِیْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً مسلم ہین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

کہ حضرت نے

کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو گیا کہ بنا دے تصویر کو
میری طرح تو بنا دے کہ ایک ذرہ بنا دیں یا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک جو بناویں **ف** یعنی
جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھہ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ
ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف سے ذرہ یا جو برابر بیجان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے

۲۱۷۴ **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں بھی تجھکو دیا کرونگا
ف اس حدیث میں سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج
نہیں دیکھا لیکن اسکو دریافت کیا چاہئے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند
سخاوت یہہ کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہہ کہ خلاف شرع

۲۱۷۵ بیجا کاموں میں مال کو اڑانا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ
قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ
عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ

عِنْدِی یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِی قَالَ یَا رَبِّ كَیْفَ اَسْقِیْكَ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ
سَقَیْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماویگا قیامت مین کہ ای آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نی مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا
ای میرے رب مین کیون کر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنے بیمار
ہونا مخلوق کی شان ہے خالق سی اور بیماری سی کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم
نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تونے اسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہین کہ اگر
تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا ای آدم کے
بیٹے مین نی تجھسے کہانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا ای رب میرے مین کیون کر
تجھکو کہانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو نہ
معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھہ سی کھانا مانگا تھا سو تو نے اسکو نکھلایا تجھکو
معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا ای آدم کے بیٹے تجھسے
مین نے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای رب میرے مین تجھکو کیون کر پانی پلاتا
اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا
تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھہ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا

ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہی کہ اُنکی احتیاج اور ضرورت کو اُنہی ذات پاک کی طرف نسبت کیا ہاتا کہ وہ مقدس ذات سب احتیاجوں سی پاک ہے

٢١٧٥ م

اس حدیث مین اداء حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے ہ ابوذر یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیتہ فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما ہی اعمالکم احصیہا لکم ثم اوفیکم ایاہا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ مسلم نے ابوذر رض سے روایت کیا

کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مین نے راہ
بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگادون اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو
مین نے کھلایا تو مجھسے کہانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین نے
پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات
اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون اے
میرے بندو تم کبھی ضرر نہین پہنچا سکتے کہ میرا کچھہ ضرر کرو اور کبھی مجھکو فائدہ نہین پہنچا سکتے
کہ مجھکو کچھہ فائدہ پہنچاؤ اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن
تم مین سی ایک مرد بڑے متقی پرہیزگار کے برابر ہو جاوین تو یہہ سبکا تقوی اور
پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھہ نہ بڑھا دی اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے
اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سی ایک مرد نہایت بڑے گنہکار کے برابر ہو
جاوین تو یہہ سب کا فسق اور گنہکاری میری پادشاہی سی کچھہ نہ گھٹا دی اے میرے
بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون
اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا
دینا اُن سے کچھہ نہ گھٹا دی جو میرے پاس ہے مگر جیسی سوئی گھٹاتی ہے جب کہ اسکو
سمندر مین ڈال لیجئے یعنی ایسی عطا سی بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ہے

اسے میرے بندو یہہ تمہارے ہی اعمال ہین جن کو تمہارے لئے شمار کر تا رہتا ہون پھر تمکو اُن اعمال کا
پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع
نکیا اور جو اُسکے سوا بُرا بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو الاہنا نہ دیوے کہ اُسنے
جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندونکی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی
شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنے
بدون میرے التجا کے تمھارا کوئی کام چل نہین سکتا نہ دنیا مین راہ پانی اور طعام اور لباس
تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہونکی مغفرت بدون میرے ہوسکتی ہے تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا
اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پروائی کا تو یہہ حال ہے کہ اگر تم سب کے
سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اُس مین میری سلطنت کی کچھہ رونق موقوف نہین اور
اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھہ نقصان نہین پھر اپنی عطا بیسا کی
مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجئے تو بھی یہان کچھہ کمی کا
خوف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمہارے
اعمال ہین ہماری طرف سے کچھہ ظلم نہین **ق** ابو ھُرَیْرَۃَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اِذَا قَضَیْتُ ق ۱۷۷۱
قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّی اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَا اُھْلِکَھُمْ بِسَنَۃٍ
بِعَامَّۃٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ یَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَھُمْ

وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مین نے تجھکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہہ تجھپر احسان کیا کہ انکو مین عالمگیر قحط سی نہ مار ڈالونگا اور انکے سوا اور کسی دشمن کو انپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ انکی جڑ پیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ انپر تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع کرین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنے قضا و قدر مین یہہ ٹہر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑیگا جسمین سب کے سب مرجاوینگے نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالین ہرچند چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کروڑون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست و نابود نہین ہوگئے ہان یہہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا اختلاف در شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہہ حال ظاہر ہے

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارھوین باب ہین حضرت کی دعائین ہین جو ہر یک مطلب کی جامع ہین فصل

یہی ہے کہ حضرت کی دعائین یاد کر کے عمل مین لادی اسواسطے کہ اول تو یہہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی

یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا نکی ہو دوسرے یہہ کہ جو دعا حضرت کی

زبان مبارک پر گذرے بلاشک بابرکت اور مقبول ہے تو ہوتے حضرت کی دعا کے

کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے ق عَائِشَةُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ

وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ

اِذَا اشْتَكَى اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت

عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے

تو ہی شافی ہے صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے

حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اُسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے

پھر یہہ دعا اذھب سقما تک فرماتے خ اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْقَذَهٗ

مِنَ النَّارِ قَالَهٗ عِنْدَ اِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ يَخْدِمُهٗ

بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے اسکو دوزخ سے

بچایا یہہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے کو فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی

خدمت کیا کرتا تھا ف ایک یہودی کا لڑکا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اسکے

دیکھنے کو گئے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اسنے اپنے باپکی طرف
دیکھا اسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرت نے اس طرح
شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر کی عیادت
جائز ہے اور مرض الموت میں مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے
نہ آگیا ہو ح اَبُوْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا
مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَہٗ بخاری
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہے بہت سا ستھرا بابرکت
شکر نہ ایسا کہ جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اسکے کچھ حاجت نہ رہے
اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے یہہ حضرت دعا کرتے تھے جب دسترخوان اٹھاتے
تھے ف یعنی کھانے کے بعد یہہ دعا سنت ہے م ابْنُ عُمَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ
وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَرَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ

ح ۱۸
م ۲۱۸

اَبُن جس اَیضًا وزاد الحَوُرَ بَعۡدَ الکَوۡرِ وَدَعۡوَۃِ الۡمَظۡلُوۡمِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہے
جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو مین نکر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے
رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکو کاری اور پرہیزگاری تجھسے
مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین جنبہن رضی ہو جاوی الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کر دے
اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمپر سی لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے
الٰہی تو سفر مین تو ساتھی ہے اور گہربار کا خلیفہ ہے یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون
سفر کی سختی اور بد شکلی سے اور مال اور گہربار کی بری الٹ پلٹا سے اور عبد اللہ بن سرجس نے
بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ ڈوٹنے سے جو
فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بد دعا سے **ف** یہہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے **ق**
اِبۡنُ عُمَرَ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیۡھِنَّ اٰئِبُوۡنَ تَآئِبُوۡنَ عَابِدُوۡنَ سَاجِدُوۡنَ
لِرَبِّنَا حَامِدُوۡنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعۡدَہٗ وَنَصَرَ عَبۡدَہٗ وَھَزَمَ الۡاَحۡزَابَ
وَحۡدَہٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اور جب حضرت سفر سی پلٹتے
تو یہی اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور یہی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پہرے
توبہ بند کی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا

ق ۴۶۸۲

اور اپنے بندہ کی یعنے حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو ہکا یا وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین **ف** اسمین اشارہ ہے جنگ خندق کے قصہ کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گہیر لیا تہا پہر بے مطلب بہاگ گئے تہے **ق** انس اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کَانَ هٰذَا اَکْثَرُ دُعَائِهِ

بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ہمکو دنیا مین بہتری دے اور آخرت مین بہتری اور بہلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تہے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الہی علی مرتضی سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیک بخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد کمبخت عورت ہے اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہین اس واسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑہا کرتے تہے **م** ابو ہریرہ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا

مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی دے میری جان کو اسکی پرہیزگاری اور اسکو گناہ اور بدخوئی سے پاک صاف کر ڈال توہی اسکا بہتر پاک کرنیوالا ہے اور توہی اسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت مین ضرر کرے اس سے بچنے کا

۲۰۸۳ ق

۲۱۸۴ م

نام

نام تقوی اور پرہیز گاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی ممکن نہین اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی

ح ۲۱۸۴ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِيْ الْاَنْصَارَ بخاری مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق مین دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدارون کو انہین مین کر دے **ف** انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان ہو جاوین تب حضرت نے یہہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست

ق ۲۱۸۵ اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اُسکی دونی جو تونے مکہ مین کی ہے **ف** حضرت ابراہیم نے مکہ کے واسطے دعا کی تھی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے

ق ۲۱۸۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر **ف** یعنے اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتات نہو اس واسطے کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرت کی بعد حضرت کی بی بیان اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لئے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہین بھرا اور اسی کتاب مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بی بیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا

اور اسی کتاب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت
روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ
شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ
نُوْرًا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل میں روشنی کر
اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے
روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی
اور کر ڈال مجھکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات
مراد ہوتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے
مجھکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے خ عائشۃ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ
عَبَّادًا یَعْنِیْ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قالہ حِیْنَ تَهَجَّدَ فِیْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ
یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر
یعنے عباد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب حضرت نے حضرت عائشہ کے گھر میں تہجد پڑھا
تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی ف اس حدیث میں ترغیب ہے
تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے ھ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ

خ ۲۱۴۷

خ ۲۱۴۸

ھ ۱۲۶۹

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منھہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھہ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سی تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیری ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تونے اُتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تونے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص سی روایت ہے کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت اُنکو عیادت کو تشریف لے گئے تب یہہ دعا کی پھر اُنکو صحت حاصل ہوئی **م**

۲۱۹۱ **م**

۲۱۹۲ **م**

اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ

الحَيوٰةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ

مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میرا آخرت کے

کام کا حافظ اور نگہبان اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار

میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین

زیادتی کا سبب اور کردے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف**

یہہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے **م** الْمِقْدَاد اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

٢١٩٣

مسلم مین مقدادسی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اسکو جو مجھکو کھلادے اور پلا اسکو

جو مجھکو پلادے **ف** جب کسی کی دعوت کہاوے تو یہہ دعا کرے **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ

٢١٩٤

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میری مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات

برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے

یہہ دعا کی یعنے جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا اُن پر پڑے تاکہ اپنی

شامت اور گمراہی سے خبردار ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اُنہوں نے ہڈی

اور مردار کو کھایا آخر کو حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی

م عَلَيَّ دُعَائُهُ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ

٢١٩٥

عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی
نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون
تیری رضامندی کے سبب سے تیرے غصے سی اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ
مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سی مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہے
جیسی تونے اپنی ذاتکی خود تعریف کی **ف** مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک
رات مین نی حضرت کو بستر پر نپایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھہ حضرت کے تلوون پر
پڑا اور حضرت سجدہ مین یہہ دعا کرتے تھے **م** ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ
مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطہ
تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سی پناہ مانگتا ہون کہ تو مجکو گمراہ اور ضایع
کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَهٗ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے
کہ حضرت نی فرمایا الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینھہ کو برسا الٰہی ہمپر مینھہ کو برسا الٰہی ہم کو پانی
دے یہہ حضرت نے پانی کی طلب مین دعا کی **ف** ایک بار حضرت کے وقت مین قحط پڑا حضرت
منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے

م ۲۱۹۶

ق ۱۶۶۰

اور لڑکے بالے بہوکون مرتے ہین دعا کیجئے خدا پانی برساوی تب حضرت نی ہانہہ اٹھا کر
یہہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہین بدلی کا نشان نہ تھا یکایک پہاڑ کے نیچے سی بادل اٹھا
اور سارے آسمان پر پہیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرت
دوسرے جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پہرا آیا اسنی کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے
ہلاک ہوئے اور راہین بند ہوگئین دعا کیجئے کہ خدا مینہہ کو روکے تو حضرت نی ہاتہہ اٹھائے
اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ۔ ہمپر اب نہ برسی الٰہی ٹیلون اور
پہاڑیون پر اور نالون مین اور جنگل بیچ کے درختون مین مینہہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل
ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہہ معجزہ تہا حضرت کا م اُمِّ
سَلَمَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْ فِیْ
عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ
لَہٗ فِیْہِ مسلم مین حضرت ام سلمہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو
اور اسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن
یعنے انکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخش دے ہمکو اور اسکو ای رب العالمین اور اسکی قبر کو کشادہ
کر اور اسمین روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب وہ مر گئے
تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے انکے واسطے یہہ دعا کی م عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ

۲۱۹۸
۵

۲۱۹۹
م

لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مُردون کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کی قبرستان کا نام ہے اِس دعا مین بشارت ہے مغفرت کی انکو جو مدینے مین مرا اور وہان گڑے ق ابو موسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِي عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اُسکو اپنے اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سی اونچا مرتبہ دے ابو موسیٰ نی کہا مین نی کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اُسکو عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰ سے مروایت ہے کہ حضرت نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اسی زخم سی وہ مر گئے مین نے یہہ حال حضرت سے بیان کیا اور مین نی کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تہا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرت نے یہہ دعا کی پہر ابو موسیٰ نی اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے

ق ۲۲۰۰

ق ۲۲۰۱

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی

ف ۲۲۰۲ عن ابو ہریرۃ اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال اللّٰھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال وللمقصرین۔ بخاری اور مسلم بن ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں کے واسطے بھی مغفرت مانگئے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والوں کے لئے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والوں کی بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی کترانے والوں کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع میں حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت مکے میں پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جنکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈا دے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کئے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اُس میں سے بعضوں نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضوں نے اپنے سر کے تھوڑے بال کتروائے سر نہ منڈوائے یہہ سمجھے کہ بدون حج کئے کیا سر منڈوائے حضرت کو یہہ بات پسند نہ آئی کہ انہوں نے حکم بجانے میں کیوں تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والوں کے

واسطے

واسطی دعا کی اور کترانے والون کے واسطی نکی آخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترنے والون کو بہی مغفرت کی دعا مین شامل کرلیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال
کتروانے سی افضل ہے م عوف بن مالک الاشجعی اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ
وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء
والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و
ابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ
الجنۃ واعذہ من عذاب القبر او من عذاب النار قالہ حین صلی علی جنازۃ
مسلم مین عوف بن مالک سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الہی اسکو بخش اور اسپر رحم کر اسکو
عافیت اور آرام دے اور اسکا گناہ معاف کر اور اسکی عزت سی مہمانی کر اور اسکے بیٹھنے کی مقام کو
کشادہ کر یعنے قبر کو اور اسکو دہو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنے اسکو پاک کر طرح
طرح کرم سی اور اسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چہانٹتا ہے اور بدل
دے اسکو گہر اسکے گہر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اسکے علاقے دار لوگون سی بہتر اور جورو بدل
اسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اسکو بہشت مین اور بچا دے اسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ
عذاب سے یہہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑہی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب
حضرت نے اس میت کے واسطی اس تفصیل سی دعا کی تو مجہکو تمنا ہوئی کہ کاشکے مین بجا اس میت کے ہوتا

٢٢٠۴ ف

ق ابو موسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطِیْئَتِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میری چوک اور نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اُس چیز کو جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے اور بخش دے میری بیہودگی اور میری گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور بے قصد کو اور یہہ سب میری طرف سے ہے ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم اُمت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سی ایسی دعائین کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اُتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان رابیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنے ہین کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو خواہ نہوا ہو اقرار کیا کرے

٢٢٠٥ م

م ابو هریرة اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا خواہ پچھلا خواہ کھلا ہو خواہ چھپا ف مصابیح مین انس سی روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے مین پڑھتے تھے

٢٢٠٦ ق

ق عائشة اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی دعا به عند وفاته بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجھکو

اور رحم

اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجھکو بلند رتبہ رفیقون مین یہہ حضرت نے اپنے موت کے وقت دعا کی

ف رفیق اعلی سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ رفیق اعلی سے

مراد خدا ہے

۲۲۰۷ ق

ق أُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ دُعَاءٌ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نجاری اور مسلم مین ام سلیم بنت ملحان رض سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی بہت زیادہ کر اسکے مال اور اسکی اولاد مین اور اسکے برکت کر جو

تو نے اسکو دیا یہہ حضرت نے انس بن مالک کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم ہے نو برس کے تھے کہ انکی

ما یعنی ام سلیم نے انکو حضرت کے خدمت مین دیا مصابیح مین روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ

یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجئے تب حضرت نے یہہ دعا کی بعضی روایت مین یون ہے

کہ حضرت اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت بھول گئے انس نے اسکو بھر دیا

جب حضرت نے اسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ انس نے تو حضرت نے

انکی عمر درازی اور مال اور اولاد کے کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو بیس ۱۲۰ برس تک

زندہ رہے اور ایک سو بیس انکے لڑکے پیدا ہوئے اور بصرہ مین انکے کھجور کے باغ سال مین دو

۲۲۰۸ ق

بار پھلتے تھے اور انکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہین ق عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ

الْاَعْلٰى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مین عالی

رتبہ رفیقونکی صحبت مانگتا ہون ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے حالت

صحت مین فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آتی جب حضرت کو مرض
الموت مین غش سی ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہہ دعا کی اسوقت مین نی جانا کہ
حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہہ اخیر کلام حضرت کا تھا اسکے بعد حضرت نے کوئی
کلام نکیا م عائشۃ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا ۲۲۰۹
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو
سبھی سلامتی ہے تو ہر عیب اور مکر دہات سے سالم ہے اور تیری ہی طرف سے خلق کو سلامتی حاصل
حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بڑائی والے ف صحیح روایت
اتنی ہی ہے اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام وادخلنا دار
السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذالجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو اسکی حضرت سے
صحیح روایت مین کہین اصل نپائی م علی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۲۲۱۰
اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي
جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا
اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كَانَ يَقُوْلُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ وَاِذَا رَكَعَ

قَالَ

قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعی وبصری و
مخی وعظمی وعصبی فاذا رفع راسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات و
ملء الارض وما بینهما وملء ما شئت من شیء بعد فاذا سجد قال اللهم لك
سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق
سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقین ثم یكون من اخر ما یقول بین
التشهد والتسلیم اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما
اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر
لا اله الا انت مسلم نے علی مرتضی سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی تو پادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہین
سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے زیادتی کی اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب
گناہونکو بخش دے نہین بخشتا گناہونکو سوا تیرے اور ہدایت کر مجکو بہتر خوئین نہین ہدایت کرتا بہتر خویونکو
سوا تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوون کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر
ہون اور نیکی بالکل تیرے ہاتھون مین ہے اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیری طرف آنے والا ہون تو بڑے
برکت والا ہے اور سب سے اونچا ہے تجھسے مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو
حضرت بعد وجہت کے ہی پڑھتے تھے یعنے اللہم سے اتوب الیک تک اور
جب حضرت رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللہم سے عصبی تک یعنے الہی تیرے ہی واسطے

مین نی رکوع کیا یعنے جھکا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لئے
میرے کان اور آنکھہ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر
اٹھاتے تھے تو اِس دعا کو ربنا سے من شیئ بعد تک پڑھتے تھے یعنے اے ہمارے رب تیرے ہی
واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اُسکے برابر اور اُسکے بعد
جو چیز تیری خواہش مین ہو اُسکے برابر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اِس دعا کو اللہم سے احسن
الخالقین تک پڑھتے تھے یعنی الٰہی مین نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا مین ایمان لایا اور تیرا مین تابعدار
ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اُسکو جسنے اُسکو پیدا کیا اور اُسکی صورت بنائی اور اُسکے کان اور
آنکھہ چیرے خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہہ ہوتی تھی کہ حضرت
التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان اللہم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنے الٰہی بخش دے میرے لئے
جو مین نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو مین نے چھپایا اور جو مین نے کھولا اور جو مین نے زیادتی
کی اور اُسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر جانتا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہتے اور پیچھے ڈالتا ہے
جسکو چاہتا ہے تیرے سوای کوئی بندگی کے لائق نہین **ف** یہہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف
نہین یعنی بد کام سے تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہہ مطلب کہ ہرچند نیکی اور بدی کا خالق
خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہہ ہے کہ بدی کو اُسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیئے جیسے دُعا مین یا
خالق الشر یا خالق الخنزیر والکلب نہین لاتے اور حالانکہ ان سب کا خالق وہی ہے

۲۲۱۱ م

حنفی مذہب مین یہہ دعا مین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین م ابن عمر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِی وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ اَمَرَ بِہٖ رَجُلًا اَنْ يَّقُولَ لَہٗ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسکو ماریگا تیرے ہی واسطے اسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اسکو زندہ رکھا تو اسکو امان مین رکھ اور اگر اسکو مارا تو اسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہہ دعا حضرتؐ نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو پڑھا کرے

۲۲۱۲ ق

ق ابو ھریرۃ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ھشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکہ کے دبے ہوئے بے زور مسلمانون کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ف مکے مین چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے سو حضرتؐ نے انکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر عرب مین ایک قوم تھی وہ بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے

۲۲۱۳ م

حضرتنے اُنہ دعا کی م عمرؓ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْلِی مَا وَعَدْتَنِی اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِی
اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ
مسلم میں عمر فاروقؓ روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تونے مجھسے وعدہ کیا ہے
الٰہی کہاں وہ فتح جسکا تونے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تونے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا
تو زمین میں تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرتنے دیکھا با سامان ہزار آدمی کا
کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا تب مضطرب ہے
یہہ دعا کی سو خدانی قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہہ جو فرمایا کہ اگر اہل اسلام ہلاک
ہوئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنے میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت
کرے شرک چھڑاوی سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہوگئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت
ہونیکی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب
خدانی اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو انکے اضطراب کا کیا مقام تھا اسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت
بے نیازی اور بے پروائی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اسکا کون ہاتھ
پکڑنے والا بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے اور دوسرا سبب
یہہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ
حضرتکی دعا بے شک مقبول ہی خ ابن عباسؓ اَللّٰھُمَّ اَنْشُدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ

۲۲۱۴ خ

اللھم

اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي رِوَايَةِ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہون یعنے کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے واسطے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت مین یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنے ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین پھر تیری عبادت نہوگی یہہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی **ف** مصابیح مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن خیمہ مین دعا کرتے تھے تو ابو بکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپنے بہت سے کی التجا اپنے رب کی تو حضرت زرہ پہنے خیمہ سی نکلے اور یہہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہو بلا تفاوت

م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہون سو جس مسلمانکو مین کوسون یا لعنت کرون تو اُس بد دعا کو اُسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کر دیجیو **ف** یعنے ہشیار ہو اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اُسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ بد دعا مین دعاء خیر ہو جاوی اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی اُمت پر

۲۲۱۵ م

ثابت ہوئی م انسؓ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ یَعْنِیْ الْاَنْصَارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وہ انصار میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وے میرے نزدیک اُن آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہہ حضرتؐ نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا

۲۲۱۷ خ

خ ابْنُ عُمَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ مُنْصَرِفُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ مِنْ بَنِیْ خُزَیْمَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کئے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہہ حضرتؐ نے دوبار فرمایا جسوقت خالد بن ولید قوم بنی خزیمہ سے پلٹے ف عبداللہ بن عمرؓ سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے خالد کو بنی خزیمہ کے قوم پر بھیجا اُنکے مسلمان کرنے کو سو خالد نی انکو اسلام کی دعوت کی تو وہ بخوبی یہہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اُنہون نی یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنے مسلمان ہوئے اُسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نی اُنکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمانکو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم تو ملتے یہہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی یعنے خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب تو جھے انکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا

کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی ہے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اسکا کچھہ اعتبار نہین **شعر** ما درون را بنگریم و حال را نی برون را بنگریم و قال را اور خالد کی طرف سے یہہ عذر ممکن ہی کہ اُنکو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام لاوین تو قتل کرو اُنہون نی صاف نہین ظاہر کیا اور یہہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئی اسمین یہہ مطلب ہی ممکن ہے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واسہ اعلم **ق** ابُوهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اسکو چاہ اور اسکو چاہ جو اسکو چاہے **ف** حضرت نے ایک بار امام حسن کو اپنے گود مین لے کر چوما پھر یہہ دعا کی

ق ۲۲۱۸

ح اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَيُرْوَى اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی انکو چاہ اور دوسری روایت یون ہے کہ الٰہی مین مغفرت ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی اُن پر رحم کر **ف** اِن دونون حدیثون مین حسنین کی بڑی عمدہ فضیلت ہے کہ حضرت نی انکی محبت اور انکی محب کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد رحم

ح ۲۲۱۹

اور کمال رحمت سے م عائشۃ اللّٰہمّ انی اسئالک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہٖ واعوذبک من شرھا وشر ما ارسلت بہٖ کان یقولہ اذا عصفت الریح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ الٰہی میں تجھسے اسکی بھلائی اور اسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہہ آندھی بھیجی گئی اسکی بھلائی مانگتا ہون اور اسکی برائی اور اسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہہ آندھی بھیجی گئی ہے اسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی م ابن مسعود اللّٰہمّ انی اسئالک الھدیٰ والتقیٰ والعفاف والغنیٰ مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تجھسے ہدایت اور پرہیزکاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پروائی مانگتا ہون ف عفاف اور عفت یہہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہوجاوے یعنے بے شرع کے اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیا ح سعد بن ابی وقاص اللّٰہمّ انی اعوذبک من البخل واعوذبک من الجبن واعوذبک ان اردّ الیٰ ارذل العمر واعوذبک من فتنۃ الدّجّال واعوذبک من عذاب القبر بخاری میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بری اور نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنہ فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے

۲۲۲۳ مت

ف یعنی عمر یعنے پیری سی اسواسطے پناہ مانگی کہ اسوقت آدمی کے ہاتھ پاؤن کہے بین ہوتے نہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہے ق انس اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دیو بہوت اور بہوتنیون کے شر سے یہہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہونے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اس واسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہہ دعا کی

۲۲۲۴ ق

ق ابو سعید و انس اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جا کی ماندگی اور بدنکی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجہ اور مردون کے غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہہ کہ پادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو

۲۲۲۵ م

م ابن عمر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نبی فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت

اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے

۲۴۲۶ م عائشۃ اللّٰھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل مسلم مین
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی برائی سے
جو کر چکا ہون اور اس چیز کی برائی سے جو نہین کیا مین

۲۴۲۷ م عائشۃ اللّٰھم انی اعوذ بک
من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من
فتنۃ المحیا والممات اللّٰھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نبی نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے
فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنہ سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون
گناہ اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت
مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اُسوقت کی شدت اور
دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا

۲۴۲۸ م انس اللّٰھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب
لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اس دل سے جو تیرے حضور مین
نہ جھکے اور اس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنے قبول نہو اور اُس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی
ہو قلیل پر قناعت نہ کرے ف علم غیر نافع یعنے علم بے عمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو

جیسے

جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوی بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہی جو دُنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دُنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دُنیا اور آخرت کا دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا کرنا

۲۲۲۸ م عائشۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالدار کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مال داری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اُنکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا

۲۲۲۹ ق ابوبکر اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم
اور کرتا ہون کو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر
رحم کر البتہ تو ہے بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے **ف** ۔ صدیق اکبر رضہ سے
روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب
حضرتنے مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے **مد** اَلْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذَا مَاتُوْهُ فَاِنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ بِيَهُوْدِيٍّ
مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ترجمہ مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ
الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وہ اسکو مار چکے تھے یعنے جسوقت
ہین کہ یہودی نے سنگسار کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اسکی رواج ہوئی یہہ
حضرتنے اُس وقت فرمایا جب کہ حضرتکے سامنے کوڑون سے مارا ہوا اور سیاہ یہودی نکلا
پھر حضرتنے اسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا **ف** حضرتکے سامنے کالا منہہ یہودی جسپر کوڑون کی
مار پڑی تھی نکلا حضرتنے یہودیون سے پوچھا کہ تمہاری کتاب مین حرام کاری کی یہی حد اور
یہی سزا ہے یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہے تب حضرتنے انکے ایک عالم کو بلایا جسکا
ابن صوریا نام تھا اور اسسے فرمایا کہ مین تجھکو اُس خدا کی قسم دلاتا ہون جسنے موسی پر
توریت اُتاری کیا تمہاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے مارے اور کالا

منہہ

منہہ کر دیجیئے اُسنی کہا نہین یہہ سزا نہین اگر تو مجھکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز
حقیقت نہ تبلاتا حرام کاریکی سزا توریت مین سنگساری ہے لیکن جب زناکی ہمارے اشراف
لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہہ معمول تھا کہ ہم رئیس و شریف کو اگر حرام کاری مین
پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب و کمینے کو پکڑتے تو اُسکو سنگسار کرتے پھر ہم نے آپس مین
ایک صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کر لوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی
صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑونکی مار اور منہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہود یون نے
حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اُنکی بات پر کچھہ دھیان نکیا اور اُسکو
سنگسار کروایا پھر یہہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے
سنگساریکے حکم کا انکار کیا تو عبداللہ بن سلام نے حضرت سے کہا کہ توریت مین سنگساریکا
حکم ہے پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساریکی آیت پر ہتھہ رکھہ دیا عبداللہ بن سلام نے
اُنکا ہاتھہ اٹھا کر اُس آیت کو پڑھہ دیا پھر حضرت نے اُسکو سنگسار کروایا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

ھ ۱۳۲۱

اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماکو الٰہی اپنے اِس بندیکو اور اُسکی ماکو پیارا کر دے اپنے
ایماندار بندونکے نزدیک اور ایمانداروں کو اِن دونوکے نزدیک پیارا کر دے

ف مصابیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میری ما مشرک تھی مین اس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو اُسنی ایک بار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجھکو نہایت بُری معلوم ہوئی سو حضرت کے خدمت مین مین روتا آیا اور مین نے کہا کہ یا حضرت میری ما کے واسطے دعا کیجئے کہ خدا اُسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب مین گہر کے دروازے پر پہنچا اور میری ما نے میری جوتی کی چپ سنی تو کہا ای ابو ہریرہ کہڑا رہ اور مین نے پانی کی آواز سنی سو اُسنے غسل کر کے جلد ایسی کپڑے پہن کے دروازہ کہولا اور یون کہا کہ اے ابو ہریرہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہوگئی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ

ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابو ہریرہ اُسی قوم سی تھے حضرت نے ابو ہریرہ کی خاطر سے یہہ دعا کی خدا نی قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت مین آئے

ف ۲۲۴۲

ق ۲۲۴۳ هـ عَلِيٍّ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ

الهدی

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَبِالسَّدَادِ

سَدَادَ السَّهْمِ عَلَّمَهُ اِيَّاهُ مسلم مین حضرت علی مرتضی سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی

مجھکو ہدایت کر اور سیدھا کر دے اور ایک روایت یون ہے کہ الہی مین تجھسے ہدایت اور

راستی مانگتا ہون اور اس عا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی

دھیان کیا کر یعنے جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھا اسی طرف چلتے ہین داہنے

بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سی ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہئے کہ منزل مقصود کو

پہنچاوی شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی

مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنے جیسا تیر سیدھا نشانہ پر پہنچتا ہے

داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہئے کہ باطل

دخل نہ پاوی اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہہ ہے کہ دلکی غفلت دور ہو اور حضور

دل حاصل ہو جاوی ھ سعد بن ابی وقاص اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

فِيْ مُدِّهِمْ مَنْ اَرَادَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی برکت دے مدینہ کے

لوگون کو انکے مد مین جو مدینے سی برائی کا ارادہ کرے خدا اسکو گلا ڈالے جیسے نمک

پانی مین گلتا ہے ف مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمینا بقدر تین پاو کے ھ

۲۲۳۲ ھ

ابو هريرة اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا
في صاعنا وبارك لنا في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه السلام عبدك
وخليلك ونبيك وانه دعاك لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل
ما دعاك لمكة ومثله معه كان يقوله اذا اخذ اول الثمر ثم يدعو
اصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہم کو ہمارے مدینے مین اور برکت
دے ہمکو ہماری صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام
تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور البتہ اُس نے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی
تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اُسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے
دعا کی اور اُسکے برابر ساتھہ اوسکے اور بھی یعنے مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون
حضرت یہہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہلبیت کے چھوٹے لڑکے کو
بُلاتے پھر اُسکو وہ پھل دیتے **ف** صاع اور مُد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے
حضرت ابراہیم نے مکے کے پہلونکی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا
اور حضرت نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی
ہین سنت یہہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا

۲۲۳۸ خ

مناسب ہے خ ابن عمر اللّٰھم بارک لنا فی شامنا اللّٰھم بارک لنا فی یمننا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہم کو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہے کہ لوگون نی کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجیے حضرت نی دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین زلزلے اور فسادہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنے سورج نکلتا ہے شام کا ملک مکے مدینے کے اُتّر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرونکی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اس واسطے نسبت کیا کہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے

۲۲۳۹ م

م عبد اللّٰہ بن بسر اللّٰھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم دعا لابیہ بسر مسلم مین عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی برکت کر انکے واسطے اسمین جو تونے انکو دیا اور بخشش دے انکو اور رحم کر اُن پر یہہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا نام بسر ہے ف عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کہانا اور کھجور کھائے اور شربت پیا باقی شربت داہنے طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہہ دعا کی

۲۲۴۰ خ

خ البراء بن عازب

قولہ اذا اخذ مضجعہ اللّٰھم باسمک احییٰ و باسمک اموت کان یقول واذا استیقظ قال الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونیکے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اسی کی طرف جی کر اٹھنا ہے یعنے قیامت مین **ف** نیند کو موت اس واسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنے جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہون گے **ق** ابوھریرۃ اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللّٰھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللّٰھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تونے فرق ڈالا ہے مشرق ومغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجھکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہے

۱۴۴۲ ق

میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سی یعنے طرح طرح کی مغفرت

کر ف جریرؓ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دعا کی اُسکو حِيْنَ شَكَى

اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

الٰہی ٹھہرا دے اُسکو گھوڑے پر اور کر دے اُسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب یہہ دعا

حضرتؐ نے جریر کے لئے کی جب کہ اُسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر جم نہین سکتا جریر سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھکو ایک بتخانہ توڑنیکو بھیجا، مین نے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر

سکتا تب حضرتؐ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتہہ ملا پھر یہہ دعا کی تو شہسوار ہوگئے ق

عائشۃؓ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا

وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک

مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہے یا اُس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے

مدینے کو یعنے مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لئے اُسکے مُد

اور اُسکے صاع مین اور لیجا اُسکے تپ کو سو ڈالدے اُسکو جحفہ مین ف مصابیح مین

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق

اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانبکے اشتیاق مین شعرین پڑھنے لگے

ق ۲۲ ۳ سہم

ق ۲۲ ۴ سہم

تو مین نی یہہ حال حضرت سے کہا حضرت نی یہہ دعا کی آب وہوا مدینے کی بہت خراب
تھی اکثر وبا ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھہ کوس ایک
مکان ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی انس
اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہہ برسے ہمپر نہ برسے **ف** اسکا قصہ اسی باب مین ہوچکا
کہ اول حضرت نے مینہہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہہ دعا فرمائی **ھ**
اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَ
رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَ
الْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ
فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ
وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے کہا الٰہی اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے
رب اے بڑے عرش کے رب ہمارے رب اور ہر چیز کا رب اُگانیوالا دانے اور گٹھلی کا
چیر کے اور اُتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک
چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنے ہر چیز تیرے تابع ہے

اسے

ہے الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجھسے پہلی نہین اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے
بعد نہین اور تو ہی کھلا ہے تو کوئی چیز تجھسے بڑہ کے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہے تو
کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ نہین ادا کر ہم سی قرض کو اور بچا دے ہم کو محتاجی سے **ف** دانہ
اور گٹھلی جمنے کے وقت اوپر اور نیچے سی پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند
ہوتا ہے اور نیچے سی جڑ نلے کو گھستی ہی یہہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہے یعنے نہ
اسکی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہے
خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کے نشانیون سی کہ تمام عالم اسکا قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور
باطن ہے اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اسمین پریشان ہے جیسے نادان نہین

۲۲۴۵ **ھ**

حیران ہے اس سے زیادہ نرد انا سرگردان ہے **ھ** عَائِشَۃَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ
وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ
الشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ
لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل کے رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور
کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وہ پھوٹ پھٹک

ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہے
تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباس
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ
الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ
حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ
عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ
يُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب
تجھی کو حمد ہے تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو اُنکے درمیان ہے
اور تجھی کو شکر ہے تو ہی آسمانون اور زمین اور اُنکے درمیان والونکی رونق ہے اور
تیرے ہی واسطے شکر ہے تو ہی آسمانون اور زمین اور اُنکے درمیان والون کا پادشاہ

ہے اور تیرے

ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ مچ ہے اور تیرا وعدہ سچ مچ ہے اور تیرا
ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہین اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہے اور قیامت حق ہے یعنے یہ سب چیزین سچ مچ ہین اینن
کچھ شک نہین الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھپر مین نے بھروسا کیا
اور تیری طرف مین نے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور تیری ہی طرف مین جھگڑا
رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجھکو جو کہ مین نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا
اور جسکو مین نے چھپایا اور جو ظاہر کیا اور لعبد سکے روایت ہے کہ یہہ فرماتے تھے اور اُس
گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہے تو ہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی
پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے کوئی عبادت کے لایق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہے
کہ حضرت نے لا الٰہ الا انت یا لا الٰہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونو نکا ایک ہے یہہ دعا
حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اُٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ھ ابو سعید

۴۲۴۸ م

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ
شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ
اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ
الْجَدُّ كَانَ يَقُولُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ

حضرتنے فرمایا کہ الٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کی
برابر اور بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اُسکے برابر بڑائی اور تعریف کے لایق
جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سو اُسکا تو لائق تر ہے اور ہم سب تیرے بندے ہین
الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو
اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اُسکا نصیبہ اور مال کچھہ فائدہ نہین کرتا یعنے
بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھہ کام نہ آویگی یہہ حضرت فرماتے تھے
جب رکوع سی سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے **ف** یہہ دعا حنفی مذہب مین نفل نماز مین پڑ
فرض مین نہین **م** ابو برزۃ الاسلمی اللّٰھُمَّ صُبَّ الْخَیرَ عَلَیْھِمَا صَبًّا وَلَا
تَجْعَلْ عَیْشَھُمَا کَدًّا اَدْعُو لِجُلَیْبِیبٍ وَامْرَاَتِہٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمی سے
روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ الٰہی ڈال دے اُن پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی زندگی
اور گذران کو تنگ اور سخت یہہ دعا حضرتنے جلیبیب اور اُسکی جورو کی حق مین کی **ف**
یہہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرتنے اُنکے واسطے فراغت کی دعا کی **ف**
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی اَوْفٰی اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِی اَوْفٰی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا کہ الٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر **ف**
جب یہہ اتری کہ اے محمد لوگون کے مالون سے زکوۃ لے اور اُنکے واسطے دعا مانگ

۲۲۴۳ **م**

۲۲۵۰ **ق**

نو عبد اللہ

تو عبداللہ بن ابی اوفی زکوٰۃ لائے تو حضرت نے اُنکے حق میں یہہ دعا کی **ف** انس اللّٰھم
علی الاٰکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر دعا حین استسقی
فقیل لہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یمسکھا
عنا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پانی برسے ٹیلوں پر
اور نالوں کے اندر اور درخت جمنے کے مکانوں پر یہہ حضرت نے دعا کی جب کہ اول مینہہ مانگا
تھا پھر حضرت سے لوگوں نے یوں کہا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو خدا سے
دعا کیجئے کہ ہم سے مینہہ کو روک دے **ف** اسکا پورا قصہ اسی باب میں ہو چکا **ق** ابن مسعود
اللّٰھم علیک بقریش فعل ثلث مرات ثم قال اللّٰھم علیک بابی جھل
بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ
وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ
قال ابن مسعود فوالذی بعث محمدا بالحق لقد رایت الذین سمّی
صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال الصغانی مؤلف ھذا
الکتاب السابع ھو عمارۃ بن الولید بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو یہہ حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے
ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور

ف ۱۴۳۵ ق ۱۴۵۱

اُمیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہے کہ حضرت نے ساتوین شخص کو بھی
ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہے اسکی جسنے محمد ص کو سچا پیغمبر
کیا کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مین نے انکی پڑی لاشین دیکھین پھر وہ کھینچ کر کنوئین مین
ڈالی گئین یعنے بدر کے کنوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان
شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہے **ف** روایت ہے کہ حضرت مکے مین کعبے کے سامنے
نماز پڑھتے تھے ابو جہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدے مین گئے تو ان
ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھ دی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہہ حرکت کی دوسرا
کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اُسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا نے جب یہہ
سُنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اُسکو اتارا تب حضرت نے انکو یہہ بد دعا دی
اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ جنگ بدر مین
وہ لوگ مارے گئے اور کنوئین مین ڈالے گئے لیکن اُمیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر
مکے مین جا کر مر گیا اور یہہ جو مصنف نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے یہہ بات
خوب نہین بنتی اس واسطے کہ کہتے ہین کہ عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی ہے واللہ اعلم

ص ابن عباس اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زاد ابو مسعود عَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ ۲۲۵۳

دعا اللہ لما وضع لہ وضوءہ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اسکو دین میں فہم اور بوجھ دے ابو مسعود محدث نے اتنی روایت
اور زیادہ کی کہ اور اسکو قرآن اور حدیث کا ایر پھیر سکھا دے یہہ دعا حضرت نے عبد اللہ
بن عباس کے واسطے کی جب کہ اُنہون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھہ دیا
ف اسی دعا کی برکت سے عبد اللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر
اُنہین سے روایت ہے ابو مسعود اس محدث کا نام ہے جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق

۲۵۴ ق

انس اللّٰھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی
زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار
مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا محمدا
علی الجھاد ما بقینا ابدا یعنے ہم نے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک
ہم زندہ رہین گے تب حضرت نے اُنکے جواب مین یہہ دعا فرمائی یعنے دُنیا کی زندگی کچھہ
حقیقت نہین زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی اُنکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف
اُٹھاوین م عبد اللّٰہ بن عمرو اللّٰھم مصرف القلوب صرف قلوبنا
علی طاعتک مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی

م ۲۵۵

۲۲۵۶ ق عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی اَللّٰہُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِہْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰہُمَّ اہْزِمْہُمْ وَزَلْزِلْہُمْ دُعَا عَلَی الْاَحْزَابِ

اے دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ف بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی انکو شکست دے اور انکو ڈگا دے یہہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے ہوا بہت سرد ہوا چلی کفار اسکے بہاگ گئے

۲۲۵۷ م عَائِشَۃُ اَللّٰہُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْہِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِہِمْ فَارْفُقْ بِہٖ

مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر ان پر سختی ڈالے تو اسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر ان سے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم نکرے اور تنگ نہ پکڑے حضرت کی اس بددعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اس سے نرمی کرے

۲۲۵۸ م جَابِرٌ اَللّٰہُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ یَعْنِیْ رَجُلًا مِّنْ دَوْسٍ ہَاجَرَ مَعَ الطُّفَیْلِ بْنِ عَمْرِو نِ الدَّوْسِیِّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَاجْتَوَاہَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِہَا بَرَاجِمَہٗ فَمَاتَ

مسلم میں جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اور اسکے دونو ہاتھوں کو بھی بخش دے
یعنے اس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو دوسی کے ساتھ مدینے
میں ہجرت کر آیا تھا سو ہاں کی ہوا اسکو ناموافق پڑی تو اسنے چوڑی گانسیوں سے اپنی انگلیوں کے
درمیان کے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا **ف** مصابیح میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے جب مدینے کی
طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے میں وہ نہایت بیمار
ہو گیا اسنے اضطراب میں اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اسی صدمے سے
وہ مرگیا تو طفیل نے اسکو خواب میں دیکھا کہ سارا بدن اسکا اچھا ہے مگر ہاتھوں کو
اپنے چھپائے ہے طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اسنے کہا کہ ہجرت کی
برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیوں لپیٹے ہے اسنے جواب دیا کہ
یہہ حکم ہوا کہ ہم اسکو نہیں سنوارنے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہہ خواب طفیل نے
حضرت سے کہا تب حضرت نے اسکے حق میں یہہ دعا فرمائی یعنے الٰہی جیسے تو نے اسکے سارے بدن پر
کرم کیا ہے تو اسکے دونو ہاتھوں پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت
ہوئی اس شخص کو اپنے مارنیکی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہہ حرکت ہوئی
ہو گی یا شاید ہلاکی نیت ہو مگر حضرت کی دعا سے اسکی مغفرت ہو گئی **م** سعد ابن
اَبِی وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاۤءِ اَھْلِی یَعْنِی عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

۲۲۵۹ **م**

رضی اللہ عنہم مسلم مین سعد بن ابی وقاص سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہہ

میرے اہل بیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب

نجران کے نصارانی اسلام کی حقیقت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی

حضرت اور نصارا بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اتری

کہ ای محمد کہہ دے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی

عورتون کو ہم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹون پر خدا کی

لعنت ڈالین جب یہہ آیت اتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام

حسین کو گود مین لئے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہہ حدیث

فرمائی جب نصارانی یہہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلہ سی انکار

کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی

بی بیون اور اصحاب کو ساتھہ نہ لیا اسواسطے کہ ایسی وقت مین انکے لینے سی نصارا پر حضرت کا

رعب نہ پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بی بیونکا نقصان

آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہے اور یہہ جو شیعہ اس

آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بیجوڑ بات ہے

اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت قرابت ور محبت اور چیز ہے اور خلافت اور

چیز

چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا اُم
علی مرتضی خلیفہ ہونے بین مقدم تھین حالانکہ یہہ کسی کا مذہب نہین خ عَائِشَۃُ ۲۲۵۸ خ
اَللّٰھُمَّ ھَالَۃُ یَعْنِی ھَالَۃَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ اُخْتَ خَدِیْجَۃَ قَالَہُ لَمَّا اسْتَاذَنَتْ
عَلَیْہِ نَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّمَ اِسْتِیْذَانَ خَدِیْجَۃَ تَجَازَنَ
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہہ ہالہ ہے اسکو بخش دے
ہالہ مراد ہے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہے یہہ حضرت نے اسوقت فرمایا
جب ہالہ نے حضرت پاس آنیکی اجازت مانگی تو حضرت نے اسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا
اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا اور حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد انکی بہن ہالہ
حضرت کی گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنیکی
مانگی حضرت کو انکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہہ حدیث
فرمائی مر ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ۲۲۵۹ مر
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَ ھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
شَرِّ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَ ھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ
وَسُوْءِ الْکِبَرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ

یقوله اذا امسی واذا اصبح قال مثل ذلک ایضا اصبحنا واصبح
الملک للہ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نے شام کی اور
خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے خدا کے
وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر
سکتا ہے الٰہی مین تجھسی اس رات کی خیریت اور اسکے بعد کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون پر
رات کی برائی اور اس رات کے بعد کی برائی سی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری
پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہہ حضرت فرماتے تھے شام کے
وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے
مقام پر اصبحنا واصبح الملک للہ فرماتے تھے یعنے ہم نے صبح کی اور خدا کے ملک نے
صبح کی ھر عائشۃ بسم اللہ اللھم تقبل من محمد ومن امۃ محمد قالہ
عند الذبح مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام
ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہہ دعا
حضرت فرمائی ذبح کرنیکے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منہہ اور پیٹ اور پانون سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا
کہ اے عائشہ چھری لا اور اسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اسکو ذبح کیا اور

ق ۲۶۱

یہہ فرمایا ق عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی انسان الشیئ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال بسبابتہ بالارض ثم رفعھا بخاری اور مسلم ہین حضرت عائشہ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہہ مٹی ہے ہماری زمین کی لپٹی ہے ہماری بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اسکے ورم کا زخم ہوتا یا کہین گھاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی انگلی لگاتے پھر اٹھا لیتے اور یہہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسیواسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین

ق ۲۶۲

ق ابن عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب بخاری اور مسلم ہین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوای خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے نہین کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہین کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال

سختی ہین فرماتے تھے ق المغیرۃ بن شعبۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیئ قدیر اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقوله فی دبر کل صلوٰۃ بخاری اور مسلم ہین مغیرہ بن شعبہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اسکا نصیبہ کچھہ نفع نہین کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جابر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیئ قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وهزم الاحزاب وحدہ قالہ علی الصفا بخاری اور مسلم ہین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اسیکا ملک ہے اور اسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہے پورا کیا اسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اسی نے احزاب یعنے کفار کے گروہون کو شکست

ق

دی ہے حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہہ شکر ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
زُبَیْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھِنَّ فِیْ
دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زبیر بن عوامؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک
نہین اُسکا ملک ہی اور اسیکو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی نہین جنبش گناہ سی اور نہ طاقت بندگی کی
مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے اور ہم کسی کی بندگی نہین کرتے سوا اُسکے اسی کی
نعمت ہے اور اسی کا فضل اور اسی کو عمدہ تعریف ہے سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہہ حال
ہے کہ ہم دین کو صرف اُسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرون کو یہہ برا لگے یہہ کلمہ حضرتؐ پڑھا کرتے
تھے ہر ایک نماز کے بعد ق ابْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون
تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین تیری خدمت مین

حاضر ہون منفرد حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہی کوئی تیرا شریک نہین

حضرت کا معمول تہا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے **ف** تلبیہ اُس ذکر کو

کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اس ذکر کو

احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اُترتے اور

لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون مین یہہ تلبیہ متفق علیہ ہی انہین الفاظ

ہین امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین اسپر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ

نہین لبیک عرب مین پکارنیکے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد

کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے

پکار دو چنانچہ اُنہون نی پکارا تھا تو حاجیون کا لبیک کہنا اُسی پکارنے کا جواب ہے

م انس **لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا** مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم

ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرہ کے ساتہی نیت کی اسکو قران کہتے ہین

یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے

تمتع اور افراد سی تمتع یہہ کہ اول احرام عمرہ کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اُتارے

پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہہ کہ صرف حج کے واسطے

احرام باندھے عمرہ نکرے بدون حج کئے احرام نہ اتارے

الحمد للہ علی الاتمام والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ وصحبہ الکرام

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب
علم احادیث کا لُب لباب

جو کہ مطالب تھے بر اوج فلک
ترجمے سے آئے اتر ارض تک

یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا
شاہد نازی ہوا جلوہ نما

گنج خفی دست بدست آگیا
کیا ہی ہوا راز نہاں برملا

دوستو اب اسکا ادا حق کرو
خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو

اسکو نہ جزدان میں رکھ دیجیو
ہاں کہیں ایسا نہ ستم کیجیو

پیرو سنت ہی کا رہیو بجان
دل میں نہ بدعات کو دینا مکان

اب بھی تو بدعت میں رہا گر پھنسا
منہہ تو محمد کو دکھاویگا کیا

نور کو لے نار کی گم کر ہوس
عاقل دیندار کو نکتہ ہی بس

یا رب ان اوراق کو مقبول کر
بندہ کو اس فیض سے بہرہ در

خرم افسردہ کو پُردرد کر
الفت دنیا سے اسے سرد کر

تیری سہی دھن روح کو ہر دم رہے
تیرے غم عشق میں خرم رہے

یارب اس عاجز کی دعا کر قبول　　　　خاتمہ بالخیر بحق رسول

تمام شد

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کو جو تالیف کی ہوئی واقف دقائق خفی وجلی مولوی خرم علی صاحب دامت فیوضہ کی ہے تاریخ بست ۲۷ و ہفتم شہر رمضان المبارک ۱۲۶۳ھ ہجریہ مقدسہ کو بیچ جزیرہ معمورہ بمبئی بین عاصی عبد الملک بن مولوی محمد صادق مرحوم فی مطبع محمدی بین حلہ اختتام کا پہنایا

اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِبَانِیْہِ وَلِکَاتِبِہٖ وَلِوَالِدَیْہِمَا وَارْحَمْہُمْ وَاَدْخِلْہُمُ الْجَنَّۃَ الْفِرْدَوْسَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳۳	۱۵	لا تنبی	لا تبی	۶۰۷	۱۲	احاج	اجارح
۵۳۵	۶	کیا بنے	کرتے	۶۱۱	۱۵	سبحان ربی الاعلیٰ	سبحان ربی العظیم
۵۳۹	۱۳	چھوڑی	چھری	۶۱۷	۵	اسر حساب	اسپر حساب
۵۴۰	۹	حضرت نے	حضرت	۶۲۳	۷	تیرے تیرے	تیرے
۵۴۴	۴	کو غیرہ	وغیرہ	۶۲۴	۱۸	گی	گلی
۵۵۲	۶	ماپنا	اپنا	۶۲۶	۱۰	چھوارے	چھوہارے
۵۵۵	۱	آسنے	نہ آسنے	۶۲۷	۶	ہنوا	ہوا
″	۵	ق	ق انس	۶۳۱	۴	مرکے	میرے
۵۶۰	۱	نسومھم	قومھم	۶۳۲	۲	عرمت	عرفت
″	۴	حضرت کے	مدینہ کے	″	۸	امید سے پر	امید سے
۵۶۱	۱	حضرت نے مجھے	حضرت نے فرمایا مجھسے	۶۳۳	۱	رہے	ہے
۶۵۲	۱۳	بحوالہ	حوالہ	۶۴۷	۱	حضرت نے	حضرت نے فرمایا
۵۶۳	۶	لی لسی لو	کی کسی کو	۶۴۸	۱،۴	جوں جوں ہونگے	خوب ہونگے
۵۶۴	۳	پانی	پابی	۶۵۰	۱۵	نش	بین
۵۷۴	۴	سے	سسے	۶۵۱	۱۳	سیلۃ	سیلع
۵۷۵	۱۴	نوعمہ	نزغمہ	۶۵۲	۶	سیلمہ	مسیلمۃ
۵۸۶	۳	روز	روزہ	۶۵۳	۱۵	العمری	القہقری
۵۹۰	۱۴	البقرارۃ	البقرۃ	۶۶۰	۱،۳	گم	کم
۵۹۱	۱۱	بنی	اپنی	″	″	عالم	عالم بن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٦٣	١٥	رہا پڑا	پڑا
٦٦۴	١	پانی سے اس	اُس پانی سے
٦٦١	١٣	ورقها	ورفها
٦٦٥	٧	حربت	جربت
٦٥٥	١٥	جرجت	جربت
٦٦١	١٢	بالاخ	بالابن
٦٠	١	بحر	حجر
٦٧	٩	اسنئے	اپنے
٦٧٢	٩	حجر بين	حجر عرب بين
٦٧٥	١۴	ارنظهما	اوقظهما
٦٧٧	٨	پڑہے	بڑہے
٦٢٩	٩	کرین نے مین	کرسو مین نے کیا ہن
٦٨٠	١١	منهه	منہ
٦١٦	٨	اولی	ادنی
"	٩	حقیقت	خفیف
"	١٢	بسرے	کرے
"	١٠	برم	دسں درم
"	"	لرالله له	والدایه
٦٨٦	٥	است	ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٩٣	٩	مری لی لو	میری بی بی یو
٦٩٦	١۴	الی	الیٰ
٦٩٨	٩	وسیلمه	میسلمه
"	١١	مجکو	نجکو
٧٠٨	١٠	ہونا نہا	ہورہنا
٧٠٩	١٥	داخل	داخل ہون
٧١١	١٠	شافعی	شافعی کے
٧١٢	٦	قرنے	قربانی
٧١٣	٨	حائحه	جائحة
٧١٨	٨	ہیبو	ہٹیو
٧٢١	١	عزوه	غزوه
٧٢٢	١١	داو	دوا
٧٣٠	٧	ابوهريرة	ابن مسعود
٧٣١	١١	سبکے	سبکے سب
٧٣٣	٢	اختیار	اعتبار
٧۴٠	١٣	لو	و
٧۴٣	٩	خافرنا ها	خاضرنا ها
٧۴۴	١۴	حق ل	حال
٧۴٨	٦	کرنوکر	نوکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵۱	۳	لیے	پہلے	۸۲۴	۱۳	ٹہرا	ٹھہرایا
〃	〃	فیہ	دفیہ	۸۲۶	۲	ہی	ہیں
〃	۷	ہوئی	ہوگی	۸۳۶	۱۱	عاسلم	عالم
۷۵۲	۱	خوں	توخون	۸۵۰	۵	خلفیفۃ	حذیفۃ
〃	۲	زیزی	ریزی	۸۵۱	۱۳	جکھتی	رکھتی
〃	۲	کرتا	کرنا	۸۵۲	۳	دارمی	داری
۷۹۷	۱	لی	کی	۸۵۳	۵	ع فاروق	عمر فاروق
〃	۸	پادشاہی	پادشاہی پر	۸۶۱	۶	سرکہ کے	سرکے
۸۰۲	۵	مردنسے	مردسے	۸۶۱	۸	درد	درددور
۸۰۴	۷	گل	گل کردیا	۸۶۲	۱۳	دسکس	دس
۸۰۵	۱۵	ہوئیں	ہوں	۸۶۵	۲	حضرت	حضرت نے
۸۰۶	۲	پوچھے	بوجھے	۸۶۷	۲	سکو	اسکو
۸۰۸	۹	کشاء	کشادہ	〃	۱۱	اعمال	اعمال کے
۸۱۲	۱۳	خیاب	جناب	۸۷۲	۹	طینا	طیبا
۸۱۸	۱۱	فرماسرکین	مشرکین	۸۷۸	۴	اید	بد
۸۱۹	۲	ملک ہیں	ملکات میں ہیں	۸۷۹	۳	حضرتنے	حضرت نے فرمایا
〃	۷	الفضبۃ	للعصبۃ	۸۹۰	۱۰	بے	فی
〃	۱۰	فلہافیہا	فاذا فیہا	۸۹۲	۷	وماو	اونٹنیان
۸۲۰	۵	تاپی سپ	ہاپی جب	〃	۱۰	ایلنٹون	اونٹنیون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٨٩٥	٤	للدنیا	الدنیا	٨٩٧	٨	تونے	تونے اسکے
٨٩٧	٩	سچے ہے	سچی	٩٠٤	١٤	للقرع	للاقرع
٩٠٦	٨	نہین تھا	نہین کیا تھا	٩٠٧	٩	چھوٹھے	جھوٹھے
٩٠٨	١٠	یومرات	مرات	٩١٦	١٠	مین	مین مکان
٩١٦	١٢	حدسکی	خدائی اسکی	″	″	بچا	بچایا
٩٢٠	٣	جو	پو	″	٤	حضرت س	حضرت نے مین
٩٢٤	٦	خذیفہ	حذیفۃ	٩٢٥	٥	ازدا	اوزدا
٩٢٨	٧	اتینون	آیتون	٩٢٩	١	سورا	سورہ
٩٣٢	٣	عقعل	عکل	٩٣٣	٢	مارے گئے	مار مرگئے
٩٣٨	٧	دلیل	ولیدۃ	٩٤١	١٢	نہین لئے جانے	لئے جانے
٩٤٢	٤	گناہون	گناہون کو	٩٤٣	٣	بکلمات التامنہ	بکلمات اللہ التامات
٩٤٤	١	اباوابیک	اماوابیک	٩٥٠	٧	اکھرسے	اکھر
٩٥٣	٢	ایاکم	ایاکم وایاک	٩٥٨	١٤	واسطے کہ	واسطے
٩٦٦	١	لکھون	انکہون	٩٦٦	٦	رماھا	رعاھا
٩٦٧	٧	حضرت کے سا	حضرت کو کوسا	٩٨٤	٦	جودرو	خودرو
٩٨٥	١٠	جانتے	جاتا	٩٨٦	٢	ملنے کے	ملنے کا
٩٨٦	١٣	ابلیت	اہلبیت	٩٨٨	١٠	حضرت کے سے	حضرت سے
٩٨٩	٧	دوڑو	ڈرو	٩٩٩	٦	نکیا	کیا
١٠٠٧	١٣	بیشارت	بشارت کے بعد	١٠١٧	٦	بکوتوال	کوتوال ا

تصحیح الاغلاط کتاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣	٥	ہو ہو دیں	ہو دیں	٦٩	١٤	کہ تیر	کہ جو تیر
″	١٤	دہلوی	دہلوی کے	٧١	١٥	یونس کی قوم	یونس قوم
١٤	١٠	بندی	بلند	٨٠	١	دو کیتین	دو آیتین
١٤	١٥	کر	کرو	٨١ ٨٣	٥ ٣	مسجد چھپ	مسجد کی چھت ق
١٥	٧	خالدہ	خالد	٨٤	١١	راوی تنگ	راوی کو شک
١٦	٤	قبصہ	قبضہ	٨٤	١٣	صفا	صفہ
٢٠	٦	یہہ سنا حدیث	یہہ حدیث	٨٥	٣	واسے	واسطے
٢٣	٦	ق	خ	٩٥	١٣	خوبیان	خوبیان بیان
″	١٠	اسی سکو	اسکو	٩٢	١٣	حضرت نے	حضرت
٢٨	٦	ثوما	ثُوما	٩١	١٤	پھرن	پھر
٣٩	٥	نیک کام اور	نیک کام	٩٣	٥	ہریرہ سے کہ	ہریرہ سے روایت ہے کہ
٤٢	٩	سلیمہ	مسیلمہ	١٠٣	١٢	اوابر	اوپر
٥١	١١	زہا	رہا	١٠٤	١٥	کہ رومہ	کہ کون ہے کہ رومہ
٥٦	٨	جو نماز	جو ہر نماز	١٠٦	٧	را خدا	راہ خدا
٦١	١	اسکے دو بجے	اکہ دو کے	١١٠	١٤	حسین ان	حسین وجابران
٦٢	٩	ہوے	ہوئے	١١١	١٤	انس سے	انس سے روایت ہے کہ
٦٥	٢	بندگی	بندے	١١٥	١٤	دکا	ہوگا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١١٩	٢	کوک	لوگ
١١٨	٣	کریکی	کرین
١٢١	٣	مسلم عبداللہ	مسلم بن عبداللہ
١٥٠	٢	مجمع	فیجمع
١٥٧	١	اب مع اسکو	اب اسکو
١٥٨	٩	ساتھی	سامنے
١٦٠	٤	فائی	فاذا
١٦٥	٥	جنس	حبش
١٨٤	٤	علی	عن
١٩٤	١١	سرداد	شکر
١٩٦	١٠	فلتبوا	فلیتبوء
١٩٦	١١	باندنہایت	باندھنا نہایت
١٩٨	٦	حورلی	حواریی
″	″	بہایی	بہائی
٢٠٨	١٢	صاحب	صاف
٢٠٩	١٥	انگست	امکنت
٢١١	١٤	تام	ناتام
٢٢٠	٩	اذا	اذ
٢٢٥	٣	ناؤں	ناؤ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٣٦	١٠	پھر	پھیر
٢٣٦	٧	تمتم	نمتم
٢٣٨	٦	حدیثے	حدیث
٢٤١	٨	ماسے	مانگنے
٢٤٢	١٢	انکھیں	انہیں
٢٥٠	١٢	ار	اور
٢٥١	١	کرٹند	کرٹنہ
٢٥٢	١	سلما	مسلمان
٢٥٥	١٤	ہشارے	اشارے
٢٥٦	١٥	چوڑ	جوڑ
٢٥٨	٩	لمنعبہ	بلنعہ
٢٦١	٥	عتق	عنق
٢٧١	٣	کہاتا	کہانا
٢٨١	٣	رحمہ	رحما
٢٨٢	٥	ابوسعید روحی سے	ابوسعید سے
٢٨٤	١٣	خفصہ	حفصہ
٢٨٩	٢	نے	نے فرمایا
٢٩٠	١	ینفی	تنفی
٣٠٠	٧	یقیضین	تقیضین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۲	۳	جرج	حرج	۳۸۳	۱۴	بعزب	عوب
۳۰۳	۱۲	دازسرا	دوسرا	۳۸۹	۱۴	نکھا	نکھایا
۳۰۴	۱۰	گذر	گدر	۳۸۷	۹	الحفین	الحفین:
۳۰۵	۳	خائبا	غائبا	۳۹۰	۲	انی اسے	نے اپنے
۳۰۷	۱	اباذھر	ادھر	۳۹۶	۱۵	والے	والے کو
۳۰۸	۵	مجرن ہوتی رہائے	مجرن اور پیاس	۴۱۰	۸	تکبیرکے	تکبیر
۳۱۶	۴	پیابنے	پیاسے	۴۱۵	۱	فرشتوں کا آہین	جسکا آہین
۳۱۹	۵	الوجال	الوجال الرجال	۴۲۴	۶	جھہ	وجھہ
۳۲۷	۵	دل	مول	۴۲۵	۱۱	ازان	اذان
۳۲۸	۱۴	محنث	محنت	۴۳۲	۱	بلایا	جب بلایا
۳۳۲	۱۱	ےوس	دوس	۴۳۸	۷	الطزق	الطرق
۳۴۷	۴	نکبتو	نکتبوا	۴۴۰	۱۳	زہین	زہین ہین
۳۵۱	۴	فی احدکم	احدکم	۴۴۵	۱۳	امام بنے	امام بنے
۳۷۰	۱	نہ دوزخ	دوزخ	۴۴۶	۱۳	الامامہ	الامانۃ
۳۷۱	۱۱	مزد	مرد	۴۴۷	۱	امامت	امانت
۳۷۲	۷	سکیا	نکیا	۴۴۹	۱۵	وبے	والے
۳۷۴	۵	شعیہ	شعبہ	۴۵۴	۱۱	ابن	ابن آدم
۳۷۸	۷	قیامت کے	قیامت کے دن	۴۵۶	۱۳	بولنے	بولنے والے
۳۸۱	۳	ہاک	ناپاک	۴۵۷		حضرت نے	حضرت نے فرمایا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵۶	۵	کرتا	کرتا	۵۰۶	۹	پنے	اپنے
۴۶۲	۷	تبانا	بنانا	〃	۱۰	عمال	اعمال
۴۷۰	۱	فلیتم	فلینھم	〃	۱۱	گو	لوگو
۴۷۸	۵	ڈپنگ	دبنگ	۵۰۷	۴	ہوسے	ہو
۴۷۹	۲	دہ	رودہ	〃	۶	سےہے	سے
۴۸۱	۲	حراء	حواء	۵۰۸	۶	اور کچھ ملاش	اور کچھ
〃	۹	کو	جو	۵۰۸	۸	گناہون	گناہون سے
۴۸۳	۵	الخمر	الحمر	۵۰۹	۱۰	بازی	بارے
۴۸۵	۱۴	الاخو	اخر	۵۱۱	۱	تکلیف	تکلیف پہنچے
۴۸۶	۱۵	واجب ہی	واجب نہین	۵۱۷	۱۳	تعالی	تعالی کے
۴۸۹	۹	کرسوا	کروا	〃	〃	ثانیثہ	ثانیہ
〃	۱۵	ہاے	ہمائے	۲۱	۵	حضرت جبرئیل	حضرت جبرئیل
۴۹۰	۳	خلفا	خلفا	〃	〃	روکھا	روکا
۴۹۱	۲	علی ذلك	علیؐ	۵۱۴	۱	مالک کے	مالک کے نزدیک
۴۹۲	۸	حاجۃ	حاجۃ	۵۲۷	۷	لبسترا	لبستر
۴۹۸	۴	فانحا	فانحا	۵۲۸	۳	حضرت مرے	میرے
۴۹۹	۱۴	جبینہ	جبینہ	۵۳۰	۱۳	مسلمان سے	مسلمان
۵۰۱	۶	خوب مرے	خوب غور کرے	۵۳۲	۵	اصلی	اصلی قائمہ
۵۰۶	۸	رہبان	رہبان	۵۳۳	۷	کہ حضرت	حضرت

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	-	صحیح
۱۰۱۸	۱۴	یہہ خضرت	خضرت	۱۰۹۳	۱۷	ہوتی	ہوئی
۱۰۲۰	۷	کفارسے	کفارسے	۱۰۹۳	۱۳	ابی	ادبی
۱۰۲۲	۱۴	برحرون	نرحرون	۱۰۹۴	۱۱	الخلفت	الخلفت
۱۰۲۷	۹	خواہ میرے	وہ میرے	۱۱۰۷	۵	سے	کے
۱۰۳۲	۱۱	بصرانی	نصرانی	۱۱۱۶	۵	مالدنکو	مالون کو
″	۱۴	کیلا	کھیلا	۱۱۲۰	۱۲	والون	والون کو
۱۰۳۷	۱۳	کہر	لہر	۱۱۱۷	۵	لکیا	لیا
۱۰۴۰	۸	ابراہیم کے	ابراہیم	۱۱۳۳	۴	تک	تک کے
۱۰۴۲	۶	برں	برتن	۱۱۴۱	۴	نے کہا اسکو	نے مجھکو
۱۰۴۴	۲	غذای	غذاے	۱۱۴۵	۲	جاد	جادو
۱۰۴۳	۹	کوئی	کوئی ہے	۱۱۵۶	۷	منار	منا
۱۰۴۵	۴	تمہارا اپنا	تمہارا	۱۱۵۶	۱۲	الملک	الملک
″	۱۰	طرکت	برکت	۱۱۵۸	۱۴	لو	کو
۱۰۴۶	۴	ینفو	ینغو	۱۱۶۲	۴	حضرت کا	حضرت
۱۰۶۸	۲	فاقتنی	فاقتنی	۱۱۷۳	۱	نکالی	رسم نکالی
۱۰۶۹	۸	بہر ہو	بھر	″	۱۰	کہن کان	کہان،
۱۰۸۱	۱۱	جننک تک	جننک	۱۱۷۵	۱۳	بابا	بال
۱۰۸۴	۱۰	ڈالاویگا	ڈالا جاویگا	۱۱۷۸	۴	ے	سے کے
۱۰۸۹	۱۲	ہوی	نہین	۱۱۸۴	۶	کوی	گوہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۸۲	۱۵	سکھا	اسکا رسول	۱۲۵۷	۱۱	پہنے	مدینے
۱۱۹۰	۷	پوچھتا	پوجتا	۱۲۵۹	۱۲	زنبار دوا	زبادروا
۱۱۹۰	۷	ادہ ہوا	آدہ ہوا	۱۲۷۳	۱۰	قتل	قتل کیا
۱۱۹۶	۱۴	باندہ	چاند	۱۲۹۷	۳	نے	ہین
۱۱۹۹	۴	انسٹون	اونٹون	۱۳۰۳	۹	اسطرح	جسطرح
۱۲۰۱	۵	ہلی	ہے	۱۳۰۸	۱۱	مسعود کے	مسعود
۱۲۰۳	۱۵	چٹ	چت	۱۳۰۹	۴	عبات	عبادت
//	۱۴	چٹرہ	چڑہ	۱۳۱۰	۳	عادی	دعادی
۱۲۰۷	۱۲	جب جب	جب	۱۳۲۸	۱۱	اعتماد	اعتماد پر
۱۲۰۹	۱۱	زند	زندہ	۱۳۳۱	۲	ہو	مو
۱۲۲۱	۲	سے	کے	۱۳۲۶	۱۱	عہدک	عہدک وعدک
۱۲۲۶	۹	کہجورون	کہجورونکو	۱۳۴۰	۱۴	فافی	فانی
//	۱۰	ملاک	ہلاک	۱۳۴۸	۱۲	ال	مال
۱۲۲۷	۱۱	نما فل ہین	غافل	۱۳۴۹	۶	حضرت نے	حضرت نے فرمایا
۱۲۲۷	۱۴	خضوع	خضوع ہین	//	۱۵	الجنتہ	الحبۃ
۱۲۳۴	۹	بخلم	مسلم	۱۳۵۰	۷	فیرا	فیما
۱۲۴۳	۱۱	افنا پادہ	افنادہ	۱۳۵۲	۹	زعاعہ	رفاعہ
۱۲۵۱	۱۱	ہین	ہون	۱۳۵۲	۱۲	چوڑی	چوری
۱۲۵۶	۶	سے	ئے	[illegible]	۱۳	لیجو	کہجو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۵۴	۹	بگرط	بگرٹ	۱۴۰۴	۴	لو	کو
"	۱۲	قلو	قلو	۱۴۱۶	۱۰	بجھکو	مجھکو
۱۳۹۷	۱۵	النغریس	النغریس کی	۱۴۱۷	۱۳	انکو	انکی
۱۳۵۸	۲۰	جھکنے	جھکنے	۱۴۲۷	۷	اسرفت	اسرفت
۱۳۶۵	۳	جاو	آجاؤ	۱۴۳۵	۴	حضرت نے	حضرت نے فرمایا
۱۳۶۹	۹	لے	کے	۱۴۳۶	۷	تیری	تیری پناہ
"	"	پہا	پھاڑا	۱۴۵۰	۱۵	یہہ انزی	یہہ آیت اتری
"	۱۴	ماصاف	صاف	۱۴۵۲	۵	مر	ق
۱۳۷۹	۱۴	رہان	وہان	۱۴۵۳	۱۴	اقلوبنا	قلوبنا
۱۳۸۴	۲	آپ	آپ پر	۱۴۵۴	۸	دمر	امر
۱۳۸۸	۱۵	خناح	جناح	۱۴۵۶	۶	ہم نے افرا ہنوکو	ہم اپنے فرہنوکو تم اپنے فرہنوکو
۱۳۹۰	۱	نففۃ	نففۃ	۱۴۵۷	۲	مرتضی	مرتضی پر
۱۳۹۱	۷	یحبیبتیہ	بجبیبنیہ	"	۹	حضرت کی	حضرت کے
"	"	انس سے	انس سے روایت ہے	۱۴۵۹	۴	خرح	طرح
۱۳۹۶	۶	کے پر	کے اوپر			رہیہ	رہیو
۱۳۹۸	۱۵	عزیز	عزیز			لبائنہ	لبائنہ
۱۴۰۰	۸	ناوان	ناداں		۸	تمادا ہوا	غلطمہ
۱۴۰۴	۴	مرعی	مرعی				
"	"	وطیفے	وظیفے				

خاتمة الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد خیرخواہ مسلمین فقیر حقیر عبد الملک ولد مولوی محمد صادق مرحوم سب دیندار بھائیونکی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ نسخہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار تالیف کیا ہوا واقف رموز خفی وجلی مولوی خرم علی صاحب کا ہندی زبان مین عام فہم خاص پسند اس خوبی کے ساتہہ ہے کہ زبان اسکی تعریف کے بیان مین عاجز ہی اور شہر لکہنو مین دو مرتبے نواب صاحب نیاضر زمان حاتم دوران نواب ذوالفقار علیخان بہادر دام اقبالہ نے چہپوا کے مستحقوں کو تقسیم کیا تہا لیکن صدہا شوقین دیندار اس فیض سے محروم رہے اور کتاب مذکور نایاب ہوگئی تھی سو دیندار بھائیون کے شوق کے لحاظ سے اس عاجز نے جناب فیضمآب مصدر حسنات منبع خیرات محسن دوران جناب ناخدا محمد علی صاحب بن ناخدا محمد حسین صاحب روگھے کی تائید اور اعانت سے تیسرے مرتبے معمورہ بمبئی کے مطبع محمدی مین نہایت صحت کے ساتہہ حلہ طبع کا پہنایا اللہ تعالی تمام مسلمان مرد اور عورتون کو اس سے فیضیاب کرے وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تمت